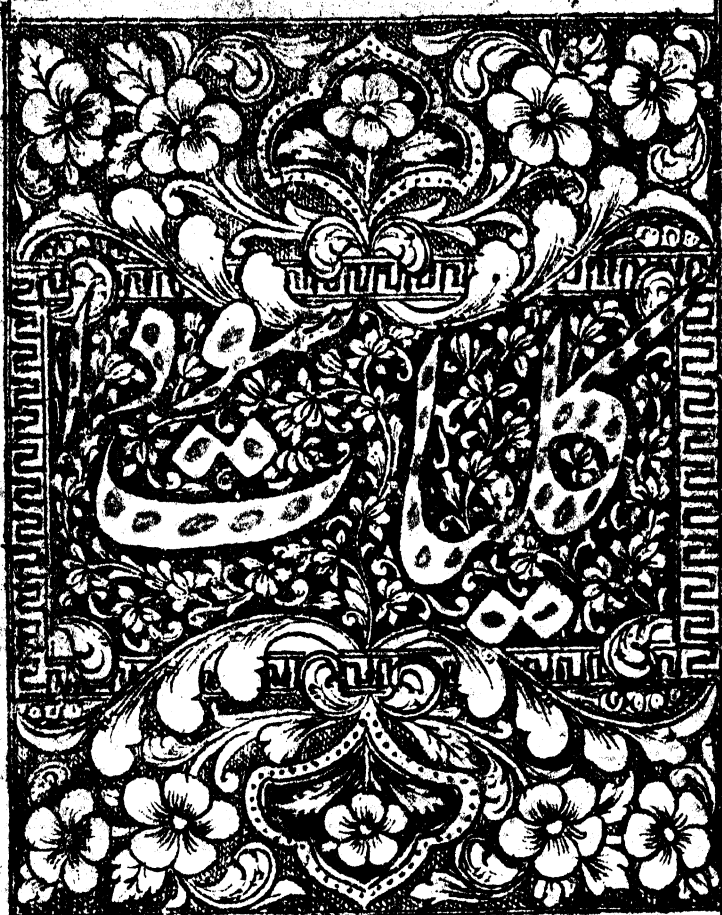


UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222724

UNIVERSAL
LIBRARY

بنام خداوند بخشنده مهربان
بنام محمد و آله و سلم



مطبع می می منشی نو کشتی منسوب
مطبع می می منشی نو کشتی منسوب



۴۶ صفحہ

اطلاع

۶۹۱۵۱۳۱۳

Checked 1968

Checked 1969

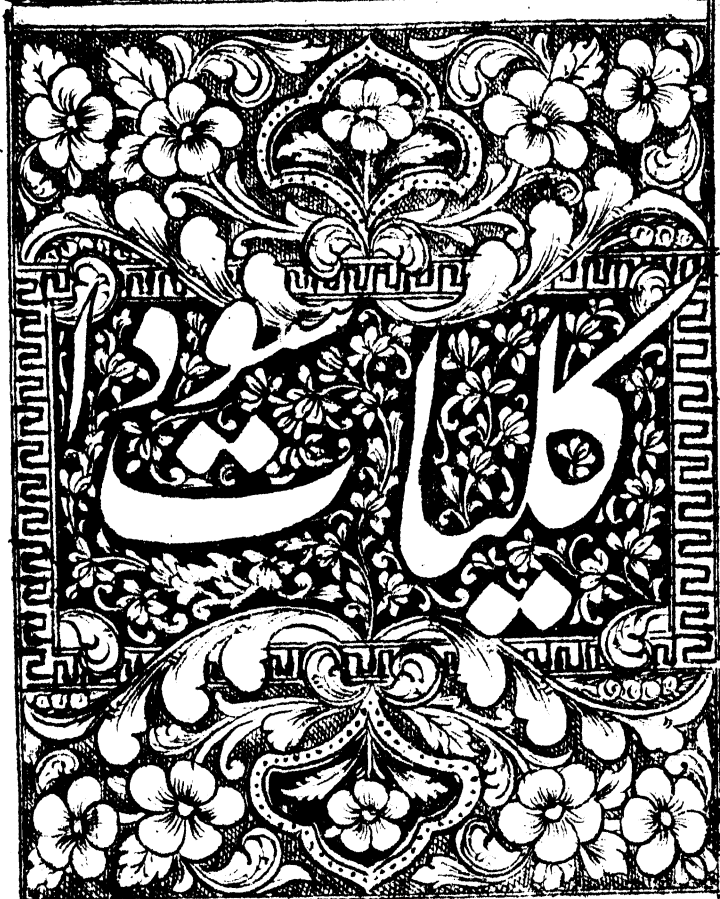
اس طبع میں بر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور ہر کتاب اس کی مر ایک شائق کو چھاپے خانے سے لی گئی ہے جس کے معیار و ملاحظہ سے شائقان اہل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ ساوہ میں کتب کلیات و دواوین اور دواوین قصائد فارسی و چند کتب تذکرہ شعرا و شاعرانہ ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کلیات و دواوین اردو

کلیات ظفر - کلام الملوک ملک الکلام از حضرت
سراج الدین غفر بادشاہ -
انتخاب - ہر چار جلد - کلیات ظفر -
کلیات میر تقی - ستاد و مسلم الثبوت سنخوری -
کلیات محسن - کامل فن از مومن خان دہلوی -
کلیات ناسخ - کلام استاد زبان آفرین شیخ امام بخش
ناخ گسنوی -
کلیات آتش - کلام خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی -
کلیات انشا و اندھ خان - شاعر نامی -
کلیات نساخ - شامل دس کتاب (۱) شاہد عشرت
(۲) سخن شہر اسرار (۳) اشعار نساخ - (۴) مرغوب دل -
(۵) دفتر بیاں - (۶) گنج تواریخ - (۷) چتر فیض -
(۸) قندبارسی - (۹) زبان ریختہ - (۱۰) قطعہ منتخب
اور شاہد عشرت - سخن شہر - مرغوب دل گنج تواریخ - زبان
قطعہ منتخب علمکدہ بھی ملتے ہیں -
کلیات شاہ نواب - کلام عارف ناصر حضرت
شاہ تراز کا کوروی -
کلیات نظیر اگر آبادی -
کلیات موی - کلام سنخورد کامل منشی شیوہ شاد و شجر
اور دواوین اخبار تخلص بوہی -
کلیات دلی - موجودہ شعرو کی زبان اردو و ہندی و سنخورد

قدیم شاہ ولی اللہ -
بہارستان سخن - تین استاد کا کلام عزیزین
دہم ردیف - ناسخ - آتش - آبادی
مہدی حسین خان آباد -
دیوان فروق - کلام سید البرہہ علی فروق -
دیوان مرآۃ الغیب - کلام میر احمد متخلص ابر -
دیوان قند اچلدا اول - کلام مولوی فدا حسین
متخلص بہ فدا -
ایضا جلد ثانی سنخورد - بیاض گلشن -
مصنفہ ایضا -
دیوان رند - سید محمد سنخورد عشق - ابواب
سید محمد خان رند -
دیوان گویا - کلام فقیر محمد خان سالوار قند گویا -
دیوان غافل - شاعر عقل کا خوش فکیر نیا
محمد علی بیگ دہلوی -
دیوان غالب دہلوی - کلام میر اسد اللہ دہلوی
دیوان قلقل سنخورد - کلام آفتاب الدولہ
خواجہ اسد تخلص - قلقل -
دیوان خواجہ امیر درد - سنخورد صاحب اہل کلام -
دیوان بہار عرب - کلام مولوی محمد نذیر علی صاحب -
دیوان لطیف - کلام حافظ محمد طیف علی خان
میلوی -

بن حریق می دانم که این کتاب را بنویشت
بن حریق می دانم که این کتاب را بنویشت



بن حریق می دانم که این کتاب را بنویشت
بن حریق می دانم که این کتاب را بنویشت

دوستای آن شهر را بهر شهر ایام در میان
سواران خیزد شایان تر از دوازده ساله تر از دوازده
دست از اصف می دانند شایان ساله تر از دوازده
که هر سرش پهلایا و یوزند ساله تر از دوازده
شایان نام طار و شکاری مهر
میز آید ساله

[illegible]

فرواموش کردند هر اسب افکنی که همچنان آن فارس مضامینی فرس راند بر نعل و آرد
 بستن خویش نعل و آردن خواند بزرگ زادوهای طبع و الایش از شتم ناسجان کسوت
 تناسخ پوشیدند و چون عمر طینت از نام آرمیدن کرد و کار کرده رسیدند محمد حسین خان
 صاحب طبع مصطفای دلی که توانا فرزند است و یگانه زمانه با اتفاق
 عبدالرحیم خان صاحب و دیگر صاحبان که نظم بر طبع او نشان قسم میخورند و طبع
 بطبعش نهاد و او در حق پیر و بی و او نخل غلاط را که بوجه کنگی تا شاخ کاو زمین ریشه دو ایند
 از پانداخت و بکلمه شیرینی از صرف زردیده و زردیده طبع کلیات پر دوخت چون
 قلت شی حریف کثرت مشتریان نگردید بانگ بهائی هوی محرومان در مطیع
 او دود اخبار رسید مالک مطیع یعنی نشی نول کشور که رب النوع
 گریبانست و اصل فرع اقسام بخشش و انواع احسان گیتی خدیو وجود و انعام است
 جهان سالار نوال و اگر ام صیت بدش اکناف عالم فرا گرفته و آوازه همت او
 بالای آسمان رفته گرامی ذاتش بستوده کاری موصوف و صفت یکتایش
 در ربع سکون معروف انطباع این نسخه در مطیع کانپور که آنم شاخ مطیع و خیار
 است تجویز فرمودند و با تنطاش مولوی محمد اسمعیل را که آن کارخانه
 بسر کردگی او شانست نامور نمودند اگر در نگارش حال این بزرگ قلم رود

اسب افکن بهادری که یکبار در جویون
 کشید نعل و آردن بستن گنبد از
 کردن کار سبب نعل که بیابان زند
 تناسخ نعل و آردن نعل
 و در آمدن بقایا و دیگر
 طینت آنکه یکبار در جویون
 اسب باب به بیستی شود و غوغا
 عالم از قلوب با استیلا
 رب النوع فرشت که شکر
 برای پرورش و خالکت
 نوع از انواع نباتات و حیوانات
 و جادات متفرقه بود و چنانکه برای
 پرورش برین فرشته علیاده است

4

جواب مصنف

تھانور لٹور اوہ کہ تسلیم سے جسکے
دستور ہے شعر کے کہنے کا جان میں
لیتا ہے معافی کے تین طبع میں ٹھہرا
تیری یہ عجب فکر ہے حسین نہیں کرتا
کیونکر ترسے اشعار میں ہر فور معافی
روشن تر ہے سنی و مضمون کی اک شمع
تیرے سبھی اشعار کے رمزی کہ یہی نہیں
تمہید قہیدہ کے تینیں بس ہر جو تو نے

منہ

دیوان کو میر سے لگا ہاتھ تو نادان
اعجاز خطابی کو کوئی چہرے بین وہ لوگ
ہر چند کہ دون کامری تو بہت نیاں
پہچتا ہے کب دیکھتے تین عطار کا دھوکہ
خوشامش کے دہانوں کو اگر وہ دھرمین
ہر چند کہ با قوت کے دھڑک اس میں ہوں سکا

ہر صفحہ کا غدیہ ہے یان شیر کی تصویر
چالاک سے ہاتھوں کی بجھاتے ہیں جو زنجیر
پر قیمت کا فور کو کب پہنچے طباشیر
دکانوں میں جھکے ہوئے ہاؤن نہ عاقیر
شیرینی نہ پیدا کریں جو دائہ انجیر
پر ہوسے گیدک کو نہ با قوت کی توقیر

مصحف کا بعد از ان جگہ پر جو ہے
کے میں تو چھوڑ دینی چاہیے
میں جابجہ لاؤں گے کہ شکر کا جو ہے
میرزا چھوڑ دینا اور میرزا چھوڑ دینا
اس بات کو دوسرے حسین کے چھوڑ دینا

معنی سے رہا باز تو عتقا پہ ہوا شیر
کرتا ہے بقدر اپنی طبیعت کے جو تحریر
کرتا ہے پھر الفاظ میں لاؤ سکو گرہ گیر
رکھنے کے معافی کی تو الفاظ میں تیرا
طیقت کی تری طبع کی ظلمت سے ہی تحریر
از بسکہ چھایا ہے تری طبع نے انجیر
ہے بند غرض جو علی سینا کی بھی تقریر
کھینچی ہے ہر اک شعر میں مضمون کی تصویر

دیوان کو میر سے لگا ہاتھ تو نادان
اعجاز خطابی کو کوئی چہرے بین وہ لوگ
ہر چند کہ دون کامری تو بہت نیاں
پہچتا ہے کب دیکھتے تین عطار کا دھوکہ
خوشامش کے دہانوں کو اگر وہ دھرمین
ہر چند کہ با قوت کے دھڑک اس میں ہوں سکا

جواب مصنف

دیوان کو میر سے لگا ہاتھ تو نادان
اعجاز خطابی کو کوئی چہرے بین وہ لوگ
ہر چند کہ دون کامری تو بہت نیاں
پہچتا ہے کب دیکھتے تین عطار کا دھوکہ
خوشامش کے دہانوں کو اگر وہ دھرمین
ہر چند کہ با قوت کے دھڑک اس میں ہوں سکا

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

کہتے ہیں سبھی چہرے کی تصویر کا لکھنا
 اس طرح سنا کہ کہ مصور کے تئیں کو
 اس شعر کو اس رنگ سے اس وقت تو
 ہر چند تصور نے گل و لالہ کا لے رنگ
 پائے کو رہ راست کی تقریر بیان کے
 پر دیکھنے و تباہین تب کو طرف اور سکے
 اس رنگ کی تصویر سے تصویر کا رنگ
 سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہے اس کا
 یہ تیری زبان سے جو ادا ہے نہ ہرگز
 نادریہ مقولہ ہے کہ اس کہنے پر تو نے

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

۱۶
 سو دا

سودا سے کہا نضر قصیدہ میں یہی نہ
 مصرع سے بعد خون جگر مصرع کو چپان
 مصرع کا جو مصرع میں تری لفظ چلے کو
 سوطی کے وہ نظم میں ہر شعر میں تیرے

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا
 ہر شاعر و شاعرین سے اس شعر کا

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے

مصنف	
گرمز کے سوار جلاوے تجھے تقدیر	ایسی نہ زمان کی تری زہنا ہو تقریر
تقریر وہ یہ معنی کی تصویر ہے جسکے	خامہ کو میرے فخر ہوا کرنے سے تحریر
سودا	
مستغنی ذاتی نہ جنوس کی ہوں تسخیر	
معدن پر جہاں سونے کا وان خاک پر اکسیر	
لبریز ہے کیسہ درمکنوں سے جسکا	کشبہ فرشتوں کو حضوروں کے ہی توقیر
ہے لعل سے نسبت نگہ چشم کو جسکے	جاتی ہے دو پلکی پہ نظر اون کی بے اختیار
ہے وہ ڈر مکتا بجان جسکی زبان کی	لڑتی ہے سدا بر گہر بار سے تقریر
یوں صفی پہ بولے ہے صریاؤں کے قلم کی	تعلیم ہے مثنیٰ فلک کو میرے تحریر
ہوتا جو سخن فرسہ تو ہزار سمجھتا	پرداز کو معنی کے جو کھینچے ہیں وہ تصویر
تیراونکے کرے فکر رسا کا او سوز غالب	مضمون چھپے کوہ میں ہو صورتِ بخیر
معنی کی جو ہونا م سے مشہور موکل	اوسکو بھی بچو دین وہ کچھوں کیے خیر
اوسانہ ہو کوئی کجھو آفاق کے اندر	ما فیض سخن اوسکی نہ طیفنت میں پر خیر
روکش ہو وہ ایوں کو جھینق قزویم	نادانی سے کب اپنے تئیں کرتے تئیں خیر

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے

یہ کتاب جو کہ درج ذیل ہے اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے
 صاحب کتاب کی نسبت سے کہ اس کے مصنف کا نام ہے

تو اس کے عوض دیکھتا اپنے ہی سخن کو پر حق نے تیرے تجھے اس پر متوجہ تو کیا کرے ہے طور یہی سب حقا کا جو ہو سخن خوب برا کہتے ہیں اس کو ہیں متفق اللفظ وہ اس بات کے اوپر کہتے ہیں غزل اور قصیدہ کی زبان کے ہے طرز غزل اور قصیدہ کی ہر طرز اور مصروف غزل گوئی میں لیکن گہ و ناگاہ کہتے ہیں قصیدہ بھی غزل ہی کی زبان طور غزل اپنے کی قصیدہ میں بھی ہرگز پایا نہ قصیدہ میں جو کچھ وزن غزل سے ثابت یہ ہوا اس کو کہ انہیں نہیں قدرت ہے طرفہ یہ تقریر کہ اس کہنے پہ اپنے کہنے کا غزل اور قصیدہ کا جو مذکور سودا کی غزل کے تئیں رکھا نہیں غزل	کچھ آتی رہ مہسنی پہ شاید تیری تقریر ہونے نہ دیا ملک تری مطلق نہیں تقصیر طبع اونکی زبں ہوتی ہے تحقیق کی جاگیر اور کرتے ہیں ذکر اس کے مصنف کا بغیر ان داہیوں کی بس کہ جو صاحب ہند ہیں تقریر جو بیان کرنے میں ہے فاصلہ وہ آپس میں ہر ان دونوں کے فرق زبرد کرتے ہیں قصیدہ جو بصد فکر بہ تحریر مطلق انھوں کی کرتی تفاوت نہیں تقریر کرنے میں رعایت کی نہیں کرتے میں تقصیر اور دیکھے کلام اس کے کی کیساں عجیب تقریر قصیدہ کو غزل سے کہیں تقصیر ماوصف کہ اک حرف میں ان کو نہیں تیر آتا ہے تولاتے ہیں یہ اس طرح پر تذکر جو طور غزل کا ہے سو کہتے ہیں اسے
--	--

جس طرح غزل میں نہیں رہتا جیسا کہ
 جس طرح غزل میں نہیں رہتا جیسا کہ
 جس طرح غزل میں نہیں رہتا جیسا کہ
 جس طرح غزل میں نہیں رہتا جیسا کہ

اس سے جی بڑا ہو گا وہ یہ فکرت
 اس سے جی بڑا ہو گا وہ یہ فکرت
 اس سے جی بڑا ہو گا وہ یہ فکرت
 اس سے جی بڑا ہو گا وہ یہ فکرت

سودا کی غزل میں اس کا تو جی اس کا تو جی
 سودا کی غزل میں اس کا تو جی اس کا تو جی
 سودا کی غزل میں اس کا تو جی اس کا تو جی
 سودا کی غزل میں اس کا تو جی اس کا تو جی

اس کا تو جی اس کا تو جی اس کا تو جی
 اس کا تو جی اس کا تو جی اس کا تو جی
 اس کا تو جی اس کا تو جی اس کا تو جی
 اس کا تو جی اس کا تو جی اس کا تو جی

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین

ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سوکیر
 یہ ضبط نہو دے کسی خاطر میں گرہ گیر
 دانائی کی گواہی کے مقرر ہوں جاہیر
 واناؤں میں ہوگی نہ سخن اس کے کو قویر
 کرتا ہوں اونھوں کی تہنشی کو میں تحریر
 ہر ایک ہوگا کہ کہ فن لپٹے میں تحریر
 افسانے اس وقت کو بخشی تھی بیتا شیر
 حاجت نہیں اظہار کی سب میں وہ شاکر
 اس عصر کے کرنے میں زبان کرنی ہر قصیر
 گلشن میں سخن کے تھار کہ چھہ تقریر
 گر گوش سپہر برین پر گوش جاہیر
 وہ بلبلوں کا زمرہ و نغمہ جاہگیر
 بلبل نکیا زمرہ ادن کا سا بہ تحریر
 بجتی رہے گی ادنی ہی دستان کی ہم دریر
 اگر ہم سے کچھ بہرہ تو رکھتا ہے بہ تقدیر

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین

ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین
 ایک سہ ماہی کا قصیدہ میں بی بی پروین

سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے

ہرگز نہیں رکھتا گھر و محل کا رتبہ
 جب تک کہ نہ نوں گ نہ نوں گ نہ نوں گ
 سودا میں ہر ایک بات ہر ایک سخن و شعر
 کہیں باتیں خدا نے یہ تمام ادیکے سخن پر
 ہیں وہ دیکھتا جہاں جنکے زبان کے
 یہ کیا غضب فہام جہاں پر ہے خدایا
 جو ایسی زبان میں ہو غزل او سکھ میں
 آیا ہے عجب دور یہ تاجہند کرے گا
 نادان و سفینہ اپنے تئیں سمجھیں گودانہ
 اچھوں کو برا جو کہے شکہ ہر ہر
 تبھسا نہ برا ہو دیکھا اتفاق میں کوئی
 مانند تیرے اور بھی بے معنی کج ہیں
 کہ کہ نہ پریشان میں کچھ اسکے سخن کی
 جو خاک کوئی پھینکے ہے خورشید کواد پر
 نازان ہے عبت تو سخن پر پر پلے

دیکھا سخن اہل جہاں تا سخن میر
 پاتا ہے سخن کب گھر و محل کی توقیر
 رکھتا نہیں جتنے میں گناہ و مشاہیر
 وصف اپنے میں یہ شعر جنھوں نے کیا خوب
 لڑتی ہے سدا اگر گھر بار سے تقریر
 انکو دنیا تو نے مگر قسم بہ تقدیر
 اور لہجہ میں ہو عام کے سو پاوے وہ تو
 اسطور سے اور وضع سے گردش فلک
 اور لائیں گے داناؤں کی کہ جو بہ تجر
 ہو دی گی بردن کی نہ کجوا چھوں میں
 اچھوں سے جو اچھے ہیں تو ادنیٰ کی تحقیر
 زندان حماقت میں ہے جو جو کوئی زنجیر
 رکھتی ہے زیادہ یہ مثل مہر سے شیر
 سوڈا لے ہر خاک اپنی ہی انھوں میں ہر
 معنی سے تیرے طبع کا ہر گز نہیں

سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے
 سودا کی ہر شے اس میں ہے

مشرب مناظر ہم زار فہم لہو
 بافاخر لیکن و احوال بقا
 اشرف علی خان نامی باخلاق و مندوب
 سلطان محمد اسلم سے دہاک و دیوڑ

احوال کو خان سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 احوال کو خان سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے

مصروف اویں ہے جب تک کہ ہو
 اون خان نے کیا تھا غرض ایک تذکرہ
 جیسے کسی آگہ کے دیکھانے کی تھی تدبیر
 اشرف علیخان نے جو با خواہ مجاہد
 رکھے ہے وہ اس شہر میں اوستا کی تہذیب
 تادیکھے وہ اس تذکرہ کے شعر تباخیر
 اور سست کے احوال کو دیوی نہ وہ تغیر
 تب عذر دماغ اپنا بیان کردہ بتکریر
 جو جواد سے منظور تھا لا اوس کو بتقریر
 لایا جو تکرار وہ اقبال میں تاجیر
 جو باتیں کہ پائیں تھیں قرار اس کی تدبیر
 تا جو دے با سنا و مرزین بہ تخریر
 وہ تنگی سے سزا تعلیم مجاہد
 کرتی زبان جسکے بیان کرنے میں تاخیر
 تھی زاوہ طبع اس کی جو گزرے میں مشاہیر

تھا شعر کا شوق اونکو وہی نہایت
 ایک عرصہ میں بہت شوق و شغف سے
 دل جی تھی تخیل اپنی سے سوا دیکھے
 تذکرہ سندھ فاسی کو فی کا مکین کے
 دل اس کے میں آیا سے یجایے اوس با
 اس تذکرہ کو لے گئے القصبہ وہ اوس پاس
 ہوا عرصہ چھ ماہ اوس میں کرے صادر وہ پیکر
 لکھا یا جلد اس تذکرہ کو خان کی مکین کو
 تصدیق بھی اس کی کئی شد طہ پر موقوف
 جرم کی ادن شرطوں کی اشرف علیخان
 ہاتھ پٹنے سے اک ہند یہ لکھ اوسے وہ طہین
 پھر اوس سے کہا کیے مہر اپنی اب اس
 اصلاح کی لکھو اس سند اشرف علیخان
 اسطرح ہوا تذکرہ اد پر متوجہ
 ابکار مضامین و معانی کے سب آسین

اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 احوال کو خان سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے

اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 احوال کو خان سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے
 اوس حال سے کہو وہ دیکھا متون سے
 پامس اوس سے کہو وہ دیکھا متون سے

اور پانی ہرگز گھٹتا نہیں
اور فضل چارم میں وہ
کس لطف سے شکاری کی بیوی کو تویم

اسو اسو شمشیر سے کیڑے کی تیر
ہم تین ہفت زبان سے کوئی نہیں
شاعر کا جگمگاتی کوئی نہیں
کھادوں کو پودوں کی حفاظت کی
نیکواری کی کوئی عداوت نہیں
میں اپنے سانسور
ملا کر

[illegible]

اوس تہم ہا خان کے احوال کو کوئی
 لکھا ہے یہ سب بڑی وقت و تھم
 نسبت کری ہے ہم قوی اور ہل کی اوس
 رکھ بعضوں پر عینہ کی پناہ کے تھم
 ہل

شاگردوں کی اس خدمت سے نوازاں شام کی تہذیب
 اس بات کی بھی نہیں کی جانی بلکہ اس معنی
 پرستار نہیں باب کی گرا بات ہوئی ہے
 کہ شمع کی بات میں نہیں ایمانی و دینی
 و ہر کہ ہو جس پر مشافہ
 شکاری کی

ہونا نہیں اس جوہر سے خود جب نور
 کی وہ سچا جوہر وقت اپنی سے ہے
 کہ اس کا جوہر و رنگ کا خفا رہا نقد
 کے ہاتھ لکھ دیکھ خفا کی شان
 پہنچا کہ سب سے جوہر لانی نہ خفا
 ہوں کہ حقاری یہ حقیت سے خفا
 اہم بین ازل ہی کا یہ ان کی نہیں
 نورین میں کہ منطق و بیان اپنی کو
 باہر حق میں سے بیخفا ہے تو زہر
 لازم ہے

لایا ہے کہ ایک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کی کارساز
 شیر ہوا ازبند لعل و زری طبع
 کہ کی سخن سلسلہ در شیرین

لازم ہے جوین جوہری باز سخن کے اس لطف و صفائے نگر جوہری ہرگز فرمان بلاغت کی ہے پیشانی کا طعنا جو زلف تباں اسکا ہر اک مصرعہ دگر کیا طاقت کیا تاب جواب اسکا معاند دیکھے جو مخالف کوئی اسکو جگر اوس کا لکھوں میں اتنا کہ یہ ہے محل جواہر اقلیم معانی میں ہے راقم ترا ڈنکا شامشیر اقلیم سخن ہے تو جہان میں ہے چار قب لفظ و بیان و سخن و حرف لیتا ہے ترا خامہ فکر اود سے سد باج ہے طبل دوات اور علم خامہ ہے تیرا شمشیر کی تعریف تری کیا کروں جس سے ہے فارس میدان معانی تو وہ جسکے ہے شاعری کی غر و شرف طبع سے تیری	اب گوہر شہو امین تو لیں تری تقریر جسطح کیے لعل و گہر تو نے گرہ گیر اس نظم کے ہر مصرعہ موزون کی تحریر ہیگا دل عشاق سخن کے پلے و بچہ لاو سے زبان اور کر سے لکھنے کی تزییر دو ڈکڑے ہوٹ کر یہ وہ بزنہ ہر شمشیر سیراد کی ہر اود کی سبب قوت تبصیر عالم میں سخن کی تری جتنی ہے ہم وزیر چارون حدین او کی تری خوان کی بین قامت پہ زبان کے ترے زیندہ یہ تقریر ہیں تخت نشینان سخن جتنے مشاہیر معنی ہے سیاہ اور زبان ہر تر شمشیر تو نے ہے کیا ملک سخن کے تعین سخنیر خامہ کافرس ران بیان کی ہر سدا زیر بسے کہ معانی کو دیا خلعت تو قیر
---	--

جوین و سوار کی ہر سدا
 لایا ہے کہ ایک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کی کارساز
 شیر ہوا ازبند لعل و زری طبع
 کہ کی سخن سلسلہ در شیرین
 جوین و سوار کی ہر سدا
 لایا ہے کہ ایک بوی شیر کو فرما دے
 دانی ہے دل اہل جہان کی کارساز
 شیر ہوا ازبند لعل و زری طبع
 کہ کی سخن سلسلہ در شیرین

۳۲
 سدا

اس قدر کہ تلوول کی تیرا ہی قصہ
 اس کے کہ تلوول کی تیرا ہی قصہ
 اس کے کہ تلوول کی تیرا ہی قصہ
 اس کے کہ تلوول کی تیرا ہی قصہ

اس ذوق کو بین قافیہ سوائے بین النہین
سب فارسی و ہندی ملا قافیہ او سکے
ان قافیوں میں آٹھ سوا درکتے ہیں شاعر
تکرار قوافی کے بہن اسناد کے خاطر
صائب سا ہو کوئی نظم آفاق میں استاد
اوس شاعر ساحر کے قصیدہ دن کو جو دیکھا
پو پو پنے نہ جسے وہم فرشتہ کا بھی نہ ہوا
تکرار کو پھر قافیہ کے حسن سمجھ کر
مضمون معانی کو بدل اوسے کیا جو
ادستادوں کے نزدیک نہیں عیب سمجھتے
القصہ کہ جہد مہین فطرت میں میرے
گلدستہ بنایا ہے طبع عظیم میں
تا اسکے تفرج سے تفرج کریں حاصل
بہر حقا دستہ ہے تیرون کا یہ گویا
اور مرتے ہیں سن اسکتے تین دہائیوں
تیزی و صفائی کو قصیدہ کی مری دیکھ
بہتر ہے کروں خاتمہ اسکا بدعائیں
تا جمل کو نسبت کریں غلامت جہان میں

رهن اکل در شعر و سخن نیز نامزد رفیع
 التخلّص به سودا با تمام رسید و
 ازین جاد ساله دیگر گشت به نظم و نثر
 در کمال و کمال و کمال و کمال
 میرزا محمد رفیع صاحب مکتب تعلیم
 بصفه اندیشه و شعر و نثر
 با نهمش رسانا و

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله الذي هدانا لهذا
 الذي كنا لنهتدي لہ
 لو اننا علمنا ان
 هذا هو الموضع
 الذي نلتقي فيه
 ربنا ما كنا لنجترأ
 ان نذكر الله
 في هذا الموضع
 الذي نلتقي فيه
 ربنا ما كنا لنجترأ
 ان نذكر الله

حضرت ا
توبین غنی دمن عاشق و ملکه زودود
فوق الصاف بهار زیستن امکان ندارد
قدم بگذشت یاد من پیامد در دولت
کرم با بگذشت غم یاران ازین بهر توفیق
جان من یاران آمدینند ازین پیش
کله صبا گلش از خنده برون می آید
که با کلام زین از خنده برون می آید
توس

مولانا روم علیہ السلام
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد
 دلبری عشقه گری سحرش و غوارش ده
 تابد اندک شب بیدار شد و بیدار شد

که در میان من و دل هزار فرسنگ است
 که شنید است که دید است و گراش آمد
 از جو تو کردم گله انکار نه کردی
 کنون بر میدهم تخمی که من یکا شتم روزی
 دل چون ننگد فرمان خسرو چه کند آن را
 نه آشتی تو داند که نه جنگ ترا
 دان دل که سوخته بود آتشش و دید
 که دادی صحبت ویرینه برباد
 فریب صید باشد خواب صیاد
 سپیده دم و میدومه فرو رفت

تو اے صنم که مراد دلی چه سود ازین
 آنچه من دیدم و من یکشتم از درد فراق
 ز انسان شده ام غوار به پیش تو که هر چند
 من اشک بیدلان را خنجر پنداشتم روزی
 گویند که از زبان بد نام شدی خسرو
 که شمای تو از بسکه هست رنگ آمیز
 خسرو که سوخت و می دلش و دید
 ندانم هر ترا در دل چه افتاد
 تا فل کردنت بے فتنه نیست
 سخن باقی و شب در گفت گرفت

سعدی علیه الرحمة

لے مجلسیان راه خرابات کدام است
 یا بهر گوشه که باشی تو که خوبستانی
 کش یا بهر آدم از نگیب رند بد است

بر من که صبوحی زده ام خرقة حرام است
 آرزو میکشم با تو دمی در بستان
 چون تنگ نباشد دل مسکین حامی

مولاوی جانی علیه الرحمة
 قابل خط کشیدن نبوده
 مولاوی جانی علیه الرحمة
 قابل خط کشیدن نبوده
 مولاوی جانی علیه الرحمة
 قابل خط کشیدن نبوده

آه از آن شمع که در کوزه زده
 آه از آن شمع که در کوزه زده
 آه از آن شمع که در کوزه زده
 آه از آن شمع که در کوزه زده

پیشانی

کتابخانه

بابیہ از خان مختلص بنجاص

	مولانا فسر	
--	------------	--

نعمت خان عالی

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

میرزا عباس

میرزا حسن

۱۴۹

اینست صنوبر که بود پارس دل
 اس سشار ترا مشاطه در کار نیست
 میز نبز گشته هم گان شانه ز کار نیست
 ز تاش تر نگاه چشم او پیراسته نیست
 یمن آب و هوا ساس و صحرای گلستان نیست
 هم در دوزخ و بهشت چون یکداز گم نشود دل
 با شریک بکار رفتن ای که بکار ما نیست
 غمناک بخت

شهرت از نوری که در نوری قشاس
بنده کی باید عیب زادی منظور نیست
وینای خلد پروردگار است دست مردی
بیا چون خدی بنید از خاک بر ندارد
من شهرت جهان دوستی بدارم که بیدار
بغیر از دهنی ما شهرت کاید که نیست منظور
یک عمر درین میگذرد به دورم که از روز
پروان در خم نزدیک پس ساده نیلوم
شهرت نیار تو تا خط به بر آورد
دربند تو گشت است که در راه

بغیر مالک و دشنام میخواند و او
 ماسر سیر قلمرو ایجاب و دید و ایم
 صائب چاشنید ز مردم ای تو
 سخت مترحم دوچار آفتاب من شود

که کام عاشق ناکام می شود و اندو
 هرگز نبوده است باین رتبه حسن خط
 اگر بشنوی از دود و سر در نمی پیوست
 آنکه دارد اعتماد خیرگی بر چشم خویش

حکیم شیخ حسین شہرت

اگر کردم حسد بر تلک دنیا حسد کردم
بیدرونش جور و جفای اگر ان کن
زبان خویش را لکن ندیدی کاش میدیدی
اگر از زلف یار افتد برست من سن کی
چه میکرد اگر میداشتند این قوم دنیائی
نمیدانم گره از زلف ما کاکل کشتاد ب
که من کار نایان کرده ام انعام بخوام
شاهدی از بهر این دعوی باز شمشیر
کوکن معشوق را از سنگ پیدا کرده است

تشنه بزرگ کسے مسوون از مردم دنیا
 سودای بار محنت وصل تو در گرفت
 پیش چون خودی هنگام عرض ماحالم
 بزرگ موی چینی میدهم جادو دل نشویش
 دل دانی را به نخوت میکنم زور و درویشان
 پرستانست بوی نافه هر جا میروم شهر
 ز فخر بوسه از لعل لبش دشنام میخوابم
 نام صاحب جوهران از کار فراموش بلدم
 مشتاق چون کامل عیار افتد کند ایجا و آن

است کور باد و ندیدم
 اسرار الدین علی خان اردو
 اگر بیدار می خاندنک بیان دینان جهان را
 گشتی شمع چون اشک مانع مریح جان را
 معجزه ای دعوی تقوی نخواهد رفت پیش
 عالم آریست این واحد جای زود نیست
 هر لحظه آید مبنی نظر دیگر او م
 کلالت به
 ۱۲۰۸

زمان رسو بوجمل پیوست
 کلام دو بان سن نرمی بوسه بکشت
 در نیم وصل نشست بهین آرزو مرا
 که تو هم آتی چو طوف شیدان دوریت
 که پی می آید در نجاراه چندان دوریت
 زین شیر طاقت جور اسکس بوجانداریم
 تا چند خون توان کرد آندک که ماندایم
 کرد بجال ذائقه خویش گریه ام
 کس استنای بازه در روزگار نیست
 به تیر تیر محب بودم ز بقی محب
 به تیر تیر محب بودم ز بقی محب

رشتہ دل گرفتہ بن گیا تو رشتہ
 اگر نماند ہے زلف تا کمران دل گرفتہ
 اگر نماند ہے زلف تا کمران دل گرفتہ
 اگر نماند ہے زلف تا کمران دل گرفتہ

در لکافی

کرم طلب باز
مردم تو هر دل که بودی در خون شد
مردم تو هر دل که بودی در خون شد

و انای کشمیری

نکته سخن نداشتی در این جهان داشت
دست اگر ندی غم بود بسیار است
لب مقراض کردار در ورق نازکی گل
لب گستاخ همانند بیخ و دسم است
مضطرب اندک غم نیست زانچون پهل
مهر و دوست باید که پس بای رسد
فقیه در دامن
نهمه مینا باز نماید که خواب ۱۲

طیبات سوره

فنی شهرداری

رضی الدین شایانوری

رضی صفهانی

صفهانی جوی

در روی که می کشد علم از انتظار وصل
کرده شد بر تو از تنگی جایم شمع تابان را

داند کسی که بر سر راهی نشسته است
نگین یاقوت اگر گشت از خزان نگین در آن

در ویش مہلی

برنگ دیگر امروزم نصیحت میکند مدام
هنوزم می آید اعتباری هست ای همد
افسوس که کارشکل افتاد

مبادا دل ز روشش برده باشد دل بانی من
که شبی باست باغیا رو پنهان میکند من
قلم بر بنای قاتل افتاد

میر رضی دانش

می نوخیزد اندک شناسد ز گل گچین ترا
چند پرشته کتم خون دل میخواران

پاسبان جن پاک خوشین بودن خوش است
شب آویند بهمن در رمضان می بایست

داود تنبولی

بیتواز شعله آه دل و پو اند ما
اقا ده بکت زلف تو دو کام گرفتیم

سیل دودی شد و بهماست در راه
شب بر سر دست آمد آرام گرفتیم

رضی صفهانی
مردم تو هر دل که بودی در خون شد
مردم تو هر دل که بودی در خون شد

صفهانی جوی
مردم تو هر دل که بودی در خون شد
مردم تو هر دل که بودی در خون شد

نیانی

میر نظام الدین نجلی

سینی نجاری

دل جان سپرده بسکه طعید است در برم | سن خوش بر این گمان که قرار ی گرفته است

میر رضی ارطمانی

باور کن که از تو دل آزرده میر دم | جنگ مرا چه صلح تو ایچ اعتبار نیست
چند دوستی است بآن سنگدل رضی دیگر | چه دشمنی است که با جان خوشین داری

رضای کاشی

نیاز عاشقان معشوق را در ناز می آورد | نوسر پایا و فاداری تو اسن یوفیا کرم

سعد الدین راقسم

ز آزار دل من کیسرمو کم نمیکردد | آشکر یوفیا برگشته ترکانه که من دادم

میر محمد زمان خان اسخ

از گلگشت چمن بیرون چو آن سر مغرانی شاد | کشاده بال قمری سوراچاک گریان شد

حسن بیگ فسیح

ز جو یار چه گویم مثل که پیش است | بلطف او ستم روزگار می ماند

سلیمان ساوجی

و عوی زهد تو آن روز مسلم دارم | که روی بر سر آن کوچه و پو شایار آئی
شکل صنوبری که دلش نام کرده اند | سلمان بیاد قد تو در بر گرفته است

میر حسن کاشی

دندانم که بگویم تو در نه دارم
سنگینم که بگویم تو گشتن دارم
پنجم تو ای دل دس ده دوست تو
کودهنی و امید بزیستن داری

حسن بدنی

سور
۳۴
در کمال ذوق و اشتیاق
در کمال ادب و احترام
در کمال وفاء و محبت
در کمال خدمت و عبادت

حاجی فریدون شائق

است و بیباک و وفادار
خوب می آئی اگر جسم شفاعت کند
سبب همه و همه خوشی با صفاست
شائق بهال چشمه آن نازنین بنات

سرسوز

سایه نسی نشسته سایه
سایه نسی نشسته سایه
سایه نسی نشسته سایه
سایه نسی نشسته سایه

سری شندی

سری شندی
سری شندی
سری شندی
سری شندی

محسن سیرتی

دل محمود شد اسیر ایاز	کار خود کرد عشق بنده نواز
ز پیرین کبوتر همه تن در اضطرابم	که کجا نشسته باشد کجا رسیده باشد

سالک قزوینی

زان لب که مرده را نفسش آب ندگی است	و شام شکم هم بدعا گوئی رسد
حسرت مرا که دخت که چون جذبه وفا	دست پیر گرفته بدست پدر و پدر
دل سدا زلف بر نیب دارد	این طلسم شکسته چون بستند
از بچه قتل چون می و ده چه می کنی	بند قبا ی خوش را خاطر خود که مرز
بغایب لبست مشغول مسان که خواهی	که در بر گرفته از چشم تو افتاد است پیکار
بچو دور افتاده ناگه بیار خود رسد	دست تاد گردن من که تیش خون گشت
چو اند مرز لاف محبت که نداری	آن روز که بی منت پرواز توین خست

میر سیادت لاهوری

چو آفتاب لب بام آخر عمر است	رسید بر سرناخن خای عشرتین
-----------------------------	---------------------------

سختور

شکایت و حلا عاشق تو سه نازم
که جهان زور تو برب رسید چو گلنگ
رباعی شاه بوعلی قلندر
دل که بوی بهیگاه در دشت عشق

شکایت و حلا عاشق تو سه نازم

چند که زشت نیستید اندر عشق
چند که زشت نیستید اندر عشق
چند که زشت نیستید اندر عشق
چند که زشت نیستید اندر عشق

شاه و اسف

شکایت و حلا عاشق تو سه نازم

شکایت و حلا عاشق تو سه نازم

شکایت و حلا عاشق تو سه نازم

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

شد سینه بصد چاک ز تیغ ستم او	بیرون نشد از سینه چاک غم او
میر شاهی	
ز جهانیان ندارم کبی جز از تو الفت	تو هم از دوی بر آئی سدی سکت
شهر جهان	
سگ کوش اگر آرد مار از دهنی رنج	میان بنشینان گفتگو بیارم به بند
شاپور	
کم کن ای شاپور از زمار زلفش گفتگو	این سخن با آدمی راز و دکا فرمی کند
شانی تکلو	
نکشم ناز و لبیران چکنم	طویرن عاشقانه او فتاده است
حیدر شکوئی	

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

کتابت شد این کتاب
میر شاهی

رباعی

دل تاج ملک به تلاش رزق آماده بود
در زمه کائنات دید ساس که ز کار
این ملک بگو و خیر بجز فتنه

رباعی

نه ایمان سوسا فطرت مودت
در معبد شوق یزنی نبرد
یک ره خیز از این کافران
تا سونگلان پو بوسه گردانند

رباعی

پیدل به بود بندگی تو ام بایش
چهار سو
تا با زلفش پوشش داری خم بایش
زین نو که در کار که طلیعت
السنی توان شدن آدم بایش

رباعی

تا صبح نشوی بگویم که در کس
لبه خیم این قافله اوام است کس
جانی ز سبیده است که برگردد کس

رباعی

اگر از عالم جوت خیر است
باغ خود و غنم کن و اقبال طلب
مجان که یکم را فصولی خیر است
رباعی

دوش گفتی که قریب از تو شکایت دارد
هر چه خواهی تو بگو غیر چه طاقت دارد

باقی کاشی

حیران خودم که از چه جنسم
من هیچ باین و آن نمایم

مرزا بیدل علیه الرحمة

عشق گاهی قدر دان در و پیدا می کند
دل جمیع این زمان چه امکان است
ز جیب هر قفله آغوش می چکد اینجا
عقاسرور بگویم پرس از فقر ایچ
نثار گوشه دل از دیر و حرم نمی رسد
آرزو در غم حسرت شب بکوی نویدی
ازین عبرت سرگفتم چه بر دنا آرزو مندان
آنجابواب نامه عاشق و ریدن است
همه عمر تو قدح زویم و زلفت رنج خمار ما
میستون تا حشر اگر ناله و گرفتار نیست
ریش گل کرد و رفت دانه ما
بیا که جایی تو در چشمم دوستان غایت
عالم همه افسانه ما دارد و ما هیچ
سر بهزار سنگ زن در و بهم نمی رسد
روز آن شهم نیست طرفه زندگانی هست
حقیقت محرمان گفتند داغ آشنائی ما
بهیوده انتظار خبر من کشیم ما
چه قیامتی که من رسی ز کنار ما بکنار ما

فیروز صاحب بیست است
 شعر کرده اند با خاشاک از فطرت
 و در تذکره اشتراف علی خان فطرت
 میزنای میگویند که معنی فطرت دست
 که از این بدگمانی دوستی
 چه سود از فطرت
 بنام محمد علی حرم علی علیه السلام
 لب

بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی
 بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی
 بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی

سید اشرف

آلب یا قوت او ساز خجل لعل بختشان را
 نه آنم که زنجاری عشق آسان دست بردم
 دل را به نهان خانه دیدار فرستیم
 داغی خوشی او قنادر عشق تو بدستم
 سجفات دل نهادم کین آنچه میتوانی
 بدست سینه ز من ناوک مفرگان از تو
 طفل که ز مستی نشناسد سر و پارا
 زنجیران دیده ام خاسه که کافر اجل میند
 اگر از دیده اتبناست زمان ستوری
 یک و ش نیست جهان گذران ای غافل
 من آن غارت گر جان می پرستم
 سزد که تو کنسم عهد جوانی
 من سرگشته دور از کوی جانان خانه دارم
 خطری جان او دور و ام آرد ماه تابان را
 بیدارمان قیامت می برم چاک گریبان را
 این نامه سر بسته بدلد ار فرستیم
 این لاله آرایش دستار فرستم
 چکنم نمی توانم ز تو احترام کردن
 سخت جانی ز من دوستی پیمان از تو
 از بے سرو پایان چه خبر داشته باشد
 خدا کو ماه ساز و عجم ایام جدائی را
 خوش بیاساس که از جمله باد و دوری
 خاک ره گردی اگر تاج سر غفوری
 غم جان نیست جانان سے پرستم
 که پور سپید کنان سے پرستم
 دل آنجا دلبر آنجا دعا آنجا امید آنجا

بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی
 بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی
 بهون رگ بهون چلی که کند یار را گرد آوری
 کوی شهرت توان زور بیان در گوی

کلمات سودا

آنجا میرزا صاحب عقل مصاحب بعد از خط کشیدن بر اشعار و استادان دور
 تذکره مذکور بدست خط خاص نوشته اند عجب حالیت که مولف تذکره شعر بلند

از چاک غم در طبع پر خون نظر کسین
 ز طاهره صد بازن خسته تری
 با مهر و

شاه را بسیار خوش آمد و مبلغی بعد و سیورغال برای او مقرر کرد و تنوی شیرین داد
 خوب گفت نظرش صفا گوی و سلاست آب کوثر دارد و اشرف علیخان از
 ریاض الشعرا از سفینه و تخطی شیخ محمد علی خیرین این قطعه را مع احوال و تذکره نوشت

یکه شوریده باغی داد و ترتیب	نمودی از ریا حین زیب و تمیز
آب دیده پروردی گلشن را	ز گلهامزده داد و لبش را
گله مشاطی کردی چمن را	گله آراستی سده و چمن را
گله خاشاک چیده بهر لبیل	که سازد آشتیان در پهلوی گل
چو شد آراسته از گل بهارش	فرزوزان گشت طرف لاله زارش
که ناگه تند باد چو صرصر	بر آورد از کین گاه بلا سر
چنان بکشود بر دوسه دست تاراج	که گلچین را بجای کر و محبت ج
فلک نگذاشت که گلهای باغش	بهیوی آشتانگرد و دما عش

اعتراض میسر زافاخر صاحب این است و زیب از لفظ
 زیب ظاهر آبر آورده اند چنانچه مرید بهی آراسته میگویند غافل اند
 که چون جملش که زیب است لفظ فارسی است مرید و زیب چگون
 درست باشد چنین لغزش در کلام ناگهان بسیار است چنانچه مرید و
 مرغن افوس که رفته رفته اهل علم را هم آگاهی بعضی اوقات نمیشود کلام مرید

است و از برای این که از این کلام ناگهان بسیار است چنانچه مرید و
 مرغن افوس که رفته رفته اهل علم را هم آگاهی بعضی اوقات نمیشود کلام مرید
 مرغن افوس که رفته رفته اهل علم را هم آگاهی بعضی اوقات نمیشود کلام مرید

عبارت است که از ریاض الشعرا از سفینه و تخطی شیخ محمد علی خیرین این قطعه را مع احوال و تذکره نوشت

عبارت است که از ریاض الشعرا از سفینه و تخطی شیخ محمد علی خیرین این قطعه را مع احوال و تذکره نوشت

عبارت است که از ریاض الشعرا از سفینه و تخطی شیخ محمد علی خیرین این قطعه را مع احوال و تذکره نوشت

عبارت است که از ریاض الشعرا از سفینه و تخطی شیخ محمد علی خیرین این قطعه را مع احوال و تذکره نوشت

لام شد کلام مبین تحت کلامه و اعتقاد این
 در آن وقت مصرعه اهل بحری را بدارد
 چنین جزو بحیون را بدارد عالم را بحیون
 بن مسکن را بدارد کفایت بیاید
 چنین میگفت بیاید کفایت بیاید
 لام بیت بیاید کفایت بیاید
 یقوان بیاید کفایت بیاید

خاصی نیست که اصل بکده مصنف
 را بوجدت داده است و خاص است
 سودای بیخشم پیش پلشاده در نظر
 تفتیح مصنف و ملاحظه میکنند و در
 پیچیدگی بیخشی و دانش که آن عبارت
 موبت تفحیک بیخشی ایشان است
 بیابان فنی خود در صحنه شاعر سودا

۵۲
 سو و

و سواى این شعر ملا محمد سعید اشرف است که مرزا از زمره مفتیان
 مائده سخن او خود را میداند اشرف
 بهجور خسار مزل و لبران تازه خطا
 مصحفی گرمی نوشت آنهم خط خوانا

سرور خان عاقل

گواهی میدید عالم بوجدت است بحیون
 که خاصیت بی باشد و چنین جزو
 میرزا صاحب و در باب معنی این شعر چنین میفرماید که بدستخط خاص
 بنده که مذکور نوشته اند چه نویسم مولف زاد فتنه بلخی شده که اشعار بی تیره
 را خط کشم سخن شناسی کو که سستی این بیت مرحومی را با بندگان و ضایع
 تلاش در عرصه معیارات از چنین تشبیهات بارده میگردد مرآت بحیون
 تشبیه بحیون داده و اهل عالم را اجزای آن گفته هر چند بحیون بمعنی آمیخته
 شیده آمده اما بنا بر عرف خالی از سودا و ادب نیست مشتق میفهمد این قسم
 تشبیهات بدخوم اهل کمال در کلام نمی آید مگر جای که غرض تشبیه
 بقیع باشد مضایقه ندارد و عجب بحیون بی نشئه بود علیه الرحمن و الغفران نفصید
 که سر رشته بکجا میکشد تنها بحیون قرار دادن ذات بحیون را تعالی شانه عا

فرار داده اند و مصرعی که معنی ندارد
 بدلت موزون فرموده این است
 مصرعه بود آینه شیشه ای بچشم طبعیت
 مصرعه را پس چو زخمی زخمی زخمی
 ریح مسکون را پس چو زخمی زخمی زخمی
 پیدا است که معنی را آید و دارد
 چهارم صند بن که آید و دارد
 چنانچه اهل ریاضی جایی که حقیقت
 چنانچه اهل ریاضی جایی که حقیقت
 چنانچه اهل ریاضی جایی که حقیقت

در آن وقت مصرعه اهل بحری را بدارد
 چنین جزو بحیون را بدارد عالم را بحیون
 بن مسکن را بدارد کفایت بیاید
 چنین میگفت بیاید کفایت بیاید
 لام بیت بیاید کفایت بیاید
 یقوان بیاید کفایت بیاید

بنظر الانصاف باد معنی که موجب گفتن
اول ناصر علی علیه السلام بود و نظر
میزد که مذکور شد اندک است افتاده
میرزا قاضی صاحب پیشه خاص
بنظر الانصاف باد معنی که موجب گفتن
اول ناصر علی علیه السلام بود و نظر
میزد که مذکور شد اندک است افتاده
میرزا قاضی صاحب پیشه خاص

در این بیت آنکه میفرماید بدین معنی که
 این بیت را صاحب در تذکره مذکور در پیش
 غاشیه که در این بیت بیان شده و در
 غاشیه قدست و اطاعت مفهوم
 ماست و در این بیت که در این بیت
 شاعر گفته است که غاشیه در این بیت

حسن مطلع ملاحظه نموده مصرع اول شعر را است
 پرواخته حاضر جوابی او را بنحاک سیه برابر ساخته و گفته
 معنی را به خوبی بیان کرده اند که روح ناصر علی انظر و بنظر الانصاف گویند
 محل انصاف خواستن میرزا است شیخ آیت الله شاعر غلی خوب گفته است

زور و صاف رسد آنچه که خوشش کشد
 که پیش قسمت خود را بدو ق گوش کشد
 مگر نیم کنون تا درت بدوشش کشد
 چراغ درنگه سر ز راه گوشش کشد
 که سر کوی فرج بخش می فروش کشد
 ملک ز پای عرشش مجید دوش کشد
 که نفس ناتواند که خوشش کشد

دل از پیال قسمت مبحث خروش کشد
 غمت بلدت شادویت خاصه کامی را
 شست و خاست و چوبوی گنجه حفظ
 چون آید از پس دیوار تلک پارس
 بچار سوی غم آبادم آن کدام هست
 چه می فروش که حکم ارد به بغاشیه اش
 چنان ز مصرع صیدی بشوریم ثنا

میرزا صاحب موصوف و در صبر می که لفظ نیش و نوش یکجا بسته شده
 می گویند که نیش کشیدن یعنی خوردن و درین بیت شده چرا بجای آن
 و هر گفته که زهر کشیدن متعل است و هم صنعت طباق که در آن است
 فوت نمیشود و عاصی گوید مراد مصرع ثانی آن است که شاعر بهرا مثل نیک

در این بیت آنکه میفرماید بدین معنی که
 این بیت را صاحب در تذکره مذکور در پیش
 غاشیه که در این بیت بیان شده و در
 غاشیه قدست و اطاعت مفهوم
 ماست و در این بیت که در این بیت
 شاعر گفته است که غاشیه در این بیت
 در این بیت آنکه میفرماید بدین معنی که
 این بیت را صاحب در تذکره مذکور در پیش
 غاشیه که در این بیت بیان شده و در
 غاشیه قدست و اطاعت مفهوم
 ماست و در این بیت که در این بیت
 شاعر گفته است که غاشیه در این بیت

در این بیت آنکه میفرماید بدین معنی که
 این بیت را صاحب در تذکره مذکور در پیش
 غاشیه که در این بیت بیان شده و در
 غاشیه قدست و اطاعت مفهوم
 ماست و در این بیت که در این بیت
 شاعر گفته است که غاشیه در این بیت

نور محمد علی

	ول	
--	----	--

در بیان اشعار معترف میرزا سید محمد
دین جاسق در فصل چهارم
چنانچه این چند بیت از دیوان ایشان
در غزل نامه مذکور است

راستی بن باده و آب الحلاوه نوش را
من گدا می نوش کردم پادشاه خوش را

همی

وله ملین

طریق اہل خرابات و خانقاہ یکست
دو جادہ گریہ بیان قنادہ را دیکست

عاصی گوید

طریق اہل خرابات یادارم مختلفان غلط
بہ نیست مصراع اولی از لفظ طریق

ماشتاق او بودیم نہ مشتاق تو ولہ ملین

نغمہ عاصی بنی بہ مطرب بہ نغمہ غیر بنی نوشت

رود برین عذاب دوزخ و دوزخ شایع

اول ایکہ بہ نغمہ غیر فتن چہ لازم دو دیگر کہ در بر ہم عیو عشوق خواستن و در از
غیرت عشق است دہر گاہ دران مجلس خواہ بود دیگران ہم نظارہ خوانند
با تو شمول انتظامی خواہید شد گفتار عاشقان غیور این است چنانچہ در بیت میفرماید

غیرت امیشم بر ہم روحی تو دیدن ندیم

گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم

وله ملین

من پنهان من گرو سرت گروم گوی قصہ

کہ از ہر برقیہ کن نہ چہ پنهانی نوشت شہب

عاصی می گوید

بشورہ قاصد نبوشتمہ باشد کہ از اظہار نماید پرسیدن شاعر کہ رسوا و
از قاصد بیست اگر پیام نہ بانی بقاصد می داد پرسیدن آن راہ بیہی
پیدا شد و از مضمون نامہ قاصد کے اطلع میسدا رد کہ لازم
ہم پرسد چنانچہ اوستاد است بہیت اوستاد

چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری

باسن خبری بہت و مرا بہیخ خبر نیست

ج

فصیحی

نغمہ عاصی بنی بہ مطرب بہ نغمہ غیر بنی نوشت
رود برین عذاب دوزخ و دوزخ شایع
اول ایکہ بہ نغمہ غیر فتن چہ لازم دو دیگر کہ در بر ہم عیو عشوق خواستن و در از
غیرت عشق است دہر گاہ دران مجلس خواہ بود دیگران ہم نظارہ خوانند
با تو شمول انتظامی خواہید شد گفتار عاشقان غیور این است چنانچہ در بیت میفرماید
غیرت امیشم بر ہم روحی تو دیدن ندیم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندیم
من پنهان من گرو سرت گروم گوی قصہ
کہ از ہر برقیہ کن نہ چہ پنهانی نوشت شہب
عاصی می گوید
بشورہ قاصد نبوشتمہ باشد کہ از اظہار نماید پرسیدن شاعر کہ رسوا و
از قاصد بیست اگر پیام نہ بانی بقاصد می داد پرسیدن آن راہ بیہی
پیدا شد و از مضمون نامہ قاصد کے اطلع میسدا رد کہ لازم
ہم پرسد چنانچہ اوستاد است بہیت اوستاد
چون اسہ بران میروم از شہر بہ شہری
باسن خبری بہت و مرا بہیخ خبر نیست

۵۸

ملک

منج خون آلوده تشبیه به شفق بنیان
درین عبارت خون آلودگی بنیان است
ظاهر افلاک از غلغل و یابوات خنک و خنک

وله مکین

دور از تو غم من گذرد و تیر زنده گشت
در راه صیلم روزی که در اندیشه را
فاقد غمیتوان گفت و عاشق را به خیال
دوری نسبت میدهند فقر و فاقه را

سبب کز نازکی با تبسم بر نمی تابم		بخون غلظت که امزش بدشنامش آلوده
مکین		
کجایم و چه شوم چون کفم چسبان سازم		
اگذار من بر کوی قاتل افتاده است		
در عالم عشق کوی معشوق را فوقیت بر هر دو جهان و بلغ جهان است و		
مراد عاشق بچاره همین است که در آنجا کشته شود و در عالم عشق کسی که از		
پاکداشتن بکوی قاتل اینهمه مضطرب شود باید که از راه دیگر بجا نهد خود		
تشریف برود همچو عاشقی کم از بهوس نیست و چه شوم طرفه لفظی و عجیب		
عیار تے است و ازین لفظ کمال اضطرار پیدا است لازم که شاعر خود را		
به شکل زانغ و زغن قرار داده از مشل طیور پرواز نماید سابق این		
مضمون را امیب و خسرو چه خوب بسته اند لیکن باین صورت		
کجایم و چه شوم کجایم چه چاره کنم		که تیر عشق مرا در ورون جان زوده
وعلق هرگاه تیر عشق درون سید عاشق کجایم و زغن خسرو درست است		مکین
همچنین شفق از ذوق شهادت دل من		بر سر کوی بتان تیغ و کفن ابرداشت
تشبیه کفن با صبح مسلم است و تیغ تشبیه به شفق ندارد و چون شاعر او عمو		
غیور بسیار است ظاهر تشبیه تیغ به شفق دیده باشد و با عقدا و بسته		

دیده شاد و غمناک و غمناک و غمناک
فقد است عاشق اگر چه در راه صیلم این جا
نشین بگریه و در راه صیلم این جا
رابطه ندارد و در راه صیلم این جا
یکسره غمناک و غمناک و غمناک
در راه صیلم این جا

۵۹

غیر از افلاک و زمین نو نه در قیام را که غمناک
گیاهان بر سر زمین نو نه در قیام را که غمناک
غیر از افلاک و زمین نو نه در قیام را که غمناک
گیاهان بر سر زمین نو نه در قیام را که غمناک
غیر از افلاک و زمین نو نه در قیام را که غمناک
گیاهان بر سر زمین نو نه در قیام را که غمناک

این بیت از آن قتل است که در تمام
دل فکرتن ظاهر از خون بندان که در تمام
لکنت اما حرفه است که در تمام
ایجاد است که در تمام
جداست که در تمام
و در تمام
و در تمام
و در تمام
و در تمام

لفظ تو خدای تو تو این بندش بنویس
و این لفظ مصروف گواه گرفتن است یا
کسی که بر پشت کاری بندود و چنین
بگوید تو خدای تو که این کار از من بوقی آید

مصرعه

هر سخن جاس و هر نکته ملک است و دارد
همین سخن این قیامت است که علق
و کور است و هر نکته ملک است و دارد
خود رسید میگوید من از کسی در پیج باب
نمود اینده ام تو هم از من روگردان و
شاه هرگز به مال من دست نه زدن

غزل معشوق را به عالم طفلی قرار داده اند بیک نشق گفته اند بنده در مصرع
اولای این بیت اعتراض دارد حرف درست گفتن را تعلق به لکنت
نیست هرگاه سخن درست از زبان بر آید لکنت کجا ماند و اگر مراد شاعر
از لفظ درست این باشد یعنی قول و فعل او درست پس کسی که
اینهمه طفل قرار داده اند و در مصرع ثانی اظهار نادانی او نموده اند که سبب
کسین خاطر آزرده و دل شکستن نمیداند که چیست قول و فعل او
درست چه قسم خواهد بود و همچو مضامین را سابق برین هم استادان
بسته اند لکن باین صورت شاپور

هر چه بخاطر هر سد العیاض باشد فخر و دلان و
تقصیم چیست نیست من بخیر ام پیر
قربان شوم بفرز این ناتوان فرزند
مشت زدن و بچه چیدن کار پهلوان است
کار معشوق نماند از او غم و خور باد این
نمودن تامل عاشق بسیار فایده نداشت

صد جان اگر از کس طلب نیست نداند	طفل است و عاشق روشن نیست نداند
و اند که دل است این دلی که نیست نداند	دل دارند و دل ما ز دل اغیار
با هیچدانی که ده از مبیست نداند	شاپور به محشر چه سبب است او که است

و است به شامی که ناتوان باشد
قوی بیک اگر شکم بگردد و خفتن جگر
چند چیدن و شست زدن سابق
مهر بسته اند از این صورت خفا
بسر زده و دل بردن زمان می آید
بست چیدن و دل بردن میان می آید
هر چه بگوید از آن موی میان می آید

دل اگر بگویدیم از طفلی نمیدانی که چیست		انچه روز اول اند ما بنده آنرا بنده	
مکین فاخر			
از کس بخود نیافته ام هیچ تاب رخ		ای بت تو خدای تو از من تمایس رخ	

شهادت از کف از بهر است بسبب الله
کلمین و له
طول بانجام لفظ منوع است که بیک
درین مقام محض از اندیش پیر
واقع شده و تا ختم بیک
نیاید و تا ختم بیک
و نه

اول اینکہ از غبار راه ہم کس را می بیند
 شخص بر آهوی میزد صاحب بنس
 دوم اینکہ ازین معنی غبار راه
 است چرا کہ شاعری گوید هرگاه از غبار راه
 آهوی من رم نمی آید پس سر راه را بر زمین
 سواي این لطف دیگر ندارد و مکین و له
 از نزاکت به برویش می ناید چون مکین و له
 خمره چینی کس نینکوی است اگر کس
 این لفظ نزاکت نیز بکار است
 اینجام راه بری و باید که باشد لفظ نزاکت
 و ضیا و غلی است و داشت ماه را تعلی بود
 نیست که خمره چینی نزدیک خود چه خمره
 قرار داده اند و در این معنی خود چه خمره
 گویند که در چشم او جیانی است پس
 دین صورت این مضمون بگویند مکین و له

نسبت داده است چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمه گفته است	
گفتی شبی بخواب تو آیم و چه سود	چون من بجز خویش ندانم که خواب چیست
و نیز حضرت حافظ شیرازی علیه الرحمه میفرماید	
قرار و خواب ز حافظ طبع مداری دل	قرا چیست صبوری که ام و خواب کجا
و نیز شعر دیگر از مثنوی کس است	
بگفتا وصل من در خواب در یاب	بگفتم را غنیمت لیکن کجا خواب
از به نیت بیدار بنخست که عاشق شام و سحر در خواب باشد مکین و له	
چون سیمه سی که بنید گوشه محراب را	چشم جادویش خم ابروی او در خواب
نیت به خواب چیز می رامی بیند که بظاهر هم او را می تواند دید و ابرو و سیمه خود	
چشم خود بنظر نه آید مگر در آینه پس آئینه در شعر معاشنه نیست	
مکین و له	
از غبار راه کند رم آهوی من بعد ازین	سر راه خوابد ز گس جادوی او در خواب
عجب معنی غریب است شاعری گوید که آهوی من غبار راه رم مینماید پس	
سرمه چه طو چه نیست که ز گس جادوی او بر دنگاه بکند مگر در خواب	

در خیال باغ خلد و شام و جلوه ی شمع
 کوی او را با قد و بوی او در خواب
 چیزی را که زیادت انسان خلق می آید
 یا بچشم او باشد و در آن چه خواب
 می تواند دید اگر کسی بگوید فایده را
 یا بکس مکتف یا بجال تباه یا زیاده
 باب اس مکتف یا بکس دست است
 یا بکس خواب دیدم و کس کی را
 و ازین قبیل می توان گفت مکین و له
 کوی با قد و دیدن مضمون تازه است و میگوید
 از خندان و از عجب زیوسف چاره را
 چشم شرم را بنیت بچشمین نسبت است
 یا بکس و عرق از خندان خوش زدن
 یا بکس و عجب زیوسف چاره را

از خندان و از عجب زیوسف چاره را
 چشم شرم را بنیت بچشمین نسبت است
 یا بکس و عرق از خندان خوش زدن
 یا بکس و عجب زیوسف چاره را

بایوب نسبت مخفیست
 خندیدار از نسبت بایوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب

مکین وله

بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب

س	
تا به چین او عرق مشرم جوش کرد	آئینه زادگان جوا هر فروش کرد
و شعر میرزا صاحب میرزا ایدل نیزه	
بشبنم صبح این گلستان نشاید خوش بماند	عرق چو سیلاب ز چین رفت مانده کاغذ
مکین وله	
تا شود را غم هزاران حیل و فن می کنم	انچه می باید که او با من کند من می کنم
معشوق را با حیل و فن کار نیست کار او ناز و داد و عشوه است و میرزا صاحب	
تجارت با فم میفرمایند	
انچه می باید که او با من کند من می کنم	او را چه ضرور است که ناز و عشوه را
گذاشته حیل و فن برای ملاقات ایشان نماید میرزا کار او را جبار خود گرفته اند	
شایان شان ایشان نبود مکین وله	مراول در بر و دار و بی صحبت اثر دارد
غم خوین جگر و در بے صحبت اثر دارد	اثر صحبت با صرخه ثانی ربط ندارد
و غم جگر خون کن است و جگر غم خون کن نیست مکین وله	
یا قسم عشر عشیر و در خود	محنت ایوب کردم امتحان

مکین وله
 در محبت دعا که به اثر دارد
 زین شکب کجا اثر دارد و چه عیب
 زین شکب کجا اثر دارد و چه عیب
 که ایشان تشبیه را داده فقط تشبیه
 که ایشان تشبیه را داده فقط تشبیه

۴۳
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب

بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب
 بایوب است بود صبر از یوب

از شعر و شاعری میرزا نام خداوند
 بعلت امداد از دوش بر آید
 ضحاک جادوی کی دل داده بود که
 از غبارت این شعر پیدا است که بظاهر
 از دوش تو هم مار و ضحاک بر آید
 زنده بمان طهره جادوی دل
 مکین وله
 علال است بر لفظ کشتن علال
 نپختن آنکه معنی شده و پائیل

نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط

نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط

گل نیست اگر گل را بر خوار معشوق نسبت است ز گس را به چشم هر چند
 او عا هم در فن شعر درست است تا بهم اند که راه بدی داشت باشد
 ارباب سخن قسمی که او عا در فن شعر قرار داده اند از این معنی بیگانه و جداست
 و سخن رس می فهد مکین و له
 از گداز خویش باشد احتراق مانهوز
 دویم اینکه لفظ نهوز در مصرع ثانی پس کار است

مکین و له

خود و سال من ندانم رسم بهری نهوز
 شاعر این مضمون و ظاهر از بانی و ایه لفظ است و اما در ای این لفظ
 دیگر از این عبارت مضموم و معلوم نمیشود

مکین و له

لعل جان بخش تبان نفرت از خطا هم
 شاعر لعل جان بخش تبان را علیی او نمود و خا را سوزن قرار داده میگوید

نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط

نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط

نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط
 نیت با برعل جان بخش تبان اختلاط

کیاست را با اهل درد و بیدار و دهر دو
کار است ایشان و تخصیص کرده که
کیاست را با موتاس بیدار و دوست
کار نیست از چه دوست

پایان دادن قابل بر بوسی گامی است که می برد
و نظری است که بر بوسی از راه شوقی
سموین نیست و بر بوسی

۱۰۶۱

۴۴

سری کشید. و برای تناسب خاقان چین را و مصرغ ثانی تصدیق داد و
و رعایت زنجیر گردش افتاد و چاره عوض این فیل چین را یاد نظر موده
که از حق تناسب هر دو آدمی شد سخن فہم معنی یاب را باید کہ بعد از استماع
این بیت زنجیر و نشاط زده عمل بر این آیت کلام شریف نماید بضمیمہ

ایں سید روز رقیب است کہ بیابا	قلیلادیکو اکثر ملکین ولہ
دین بیت بحر تناسب لفظ بازو	ایں جهان بچہ نرغ است کہ نمی

شعر ترقی میکر دیکھیں ولہ	از آفت و از بلا فروز نے
نے نے غلط سمجھا بر ابر ہی تو	این قسم معنی شعرا ترقی معکوس

میگویند در مصرع اول معشوق را از آفت و بلا افزون قرار داده اند
و در مصرع ثانی برابر گفته بعید از گفتگوی شاعرانه است مکیں و له

ناصح بر غیر شرب افسانہ شنیدی | در خواب شدی چون سخن خانہ شنیدی
معنی مصرع ثانی معلوم نمشد کہ مدعای شاعر از شنیدن سخن خانہ چیست

دل افشکان از شور محشر کی بدوید
قیامت را نباشد کار با متوای بدید

دامن کشے گریبان گیر دامن گیر است و در
 دشمن گریبان گیر دامن گیر است و در
 خفا چو شمع است تا دود و دامن گیر است و در
 دامن کشے گریبان گیر دامن گیر است و در
 دشمن گریبان گیر دامن گیر است و در
 خفا چو شمع است تا دود و دامن گیر است و در

زیبی

بنام خداوند بی پایان باید نوشتن معنی از این کلمات

فرمان طلب است که دیده است
لکه یمن

دولت ملین
بنده و اوقاف خود را در آن دخل ننموده است
بیان اشخاص و صرف میرزای اوقاف الیه
مستحق این سهم منقسم و فصل هر چه
از خشم پادشاه و دیوان
باید نوشت تا بالغ برسد
پیکار و دیوان

کے

این خسته را از خود دل بردار
عاصی که در این خسته دارد

نیست که شود اوراد و سعت و عدول
و صد انجا کار میکنند شیخ که بقوت و
قدرت پیغمبر قادر باشد و از شخص ضعیف
و حق که پاس

42

و با قضاوت بنده و بجای
سے بود شعور درست می شد لازم
ایمان قسم سے گفتند اصلاح
برای بگره از خود سے قبول صدق و داد
این خستند نامی و تقدیر و حمله دارد

6

کیمین شریفی کی کوئی قاتل خود
کیمین شریفی کی کوئی قاتل خود

دوستی فلک به دردم پیما پدید نیست دارد
 دوستی که می سیاحا لطف دیگر است
 که تعلق به نفس هم دارد و درین صورت بسیار
 مصیبتانی اولی چنین است باید اصلاح
 هیچ از دوست او که در عیب اعم که بر خیزد
 بهر بهتر مرین ز کس بیمار یار افتد

داغم که دل از لاله بیا تو زخود رفت | جزنگ بر روی تو اگر هست و گرنیست
هست و نیست چه دخل دارد البته نیست چگونه رنگ لاله مانا بهوسه مشوق
باشد اگر شاعران هر می بود این مضمون را این قسم می بست صیالح
از دیدن گل رفت بیا تو زخود رفت | جزنگ بر روی تو اگر هست و گرنیست

کلیں و

بسکه فی نام و نشان و بکسیرم کین
پنجان افتاده مگذازند روز محشرم
عاصی گوید که این مقام شادی است که کسی
بروز محشر نبرد نمیست
چرا که از برخاستن روز محشر خوف باز پرس است چنانچه او ستادی گوید
روز محشر زان روز از سر

بہارِ حیات	دو بی بی رازیہ اور اس کے چہرہ
دو باعقداہ فقیہ چین سے لفظ شعر درست سے شدا اصلاح	
بسکہ بے نامہ و نشان بیکسیر رحم مکین	پہچان افتادہ بگذا رند روزِ محشر

مکین و لہ

اگر گریه و فلک و شمس عجب دارم که بخیزد
 بهر ستر مرصع ز گیس بیمار یار افتد

سعد و شاعر جهان قاتل را شفیق قرار داده
این خود از آئین خنودی دور است و
ما را اسرار این او شهادت بی نظیر اند
ازین اگر ترک فلک را بپسندیدند قطع نظر
کردند که ترک فلک را باید شصت و شصت
در دریا گردید و در شصت شصت می باشد

نموده است مسلم را شده و ما در ای
 ان در پی سخن بگویم که در این
 عبارات را نیکو بویستار است
 است و الفاظ مناسب بنالان اند
 بشرطیکه بقایان در کل زمین شوم
 بنشانند معنی از دران حدیث
 باغ است و در مظهر ملاحظه
 بلبل طبیعت است و سبزه یگانه
 بدانند که باغبان باغ اندازد و بی
 این سخن نوزد و گفتن به طوطی مانند که
 و پاک ذات الهی گوید و سنگ دانند
 حق آمد کدام است و پاک ذات الهی
 که است گویند چنانچه شعر میرزا بیدل
 عیبه الرحمن است
 جهان آینه دیم است و این طوطی نواز
 نفس پرده از قفاز اند و میگردد
 و حال این دو شعر که یک از میرزا است
 و یک از بنده موافق این مقال است
 کمین
 قفا و بزم دیدار و پند و اندرز
 بنفاسی مانده و در گوش نشستی
 شعر عاصی
 عید یارم را تو به بوی خوش
 بنفاسی بوی خوش و بوی خوش
 آید بایچه که بوی خوش و بوی خوش
 آوده اند و بوی خوش و بوی خوش
 نسبت مسلم است لکن و خل معنی و بین
 بیت در از نظم سخن سخن است
 شعر بنده عاصی بنی علی بن القیاس
 شاید بخت تیغ او ستادان مطلق چنان
 و در عاده او ستادان مطلق چنان

سراسر آفتاب عشق تاپید است عالم را
 تو فکر سایه کن اول پس آنگه سایبان پیرایه
 موافق فخر بنده برای مصرع آخر رباعی زین مصرع مربوط است اصلاح
 این خاک نشین نشست همچون پرتو
 ناچار به پیش آفتاب تابان
 غرض از نوشتن این اشعار خدا خواسته عداوت به مصنف منظور نیست
 بلکه مدعا تبریت خود است اگر حق تعالی توفیق مطالع این اشعار به سخن سنجی
 درین امر را سه بنده بر خطا باشد از ان اطلاق بخشند تا مستند شوم و اگر صفا
 است باید که نوشتگان سخن به پیروی ایشان خامه و زبان را آلوده مرکب
 مسازند و ایشان را نیز از خط کشیدن و اصلاح نمودن بر اشعار استادان
 مسلم الثبوت پای عداوت کسی نخواهد بود بلکه هر کوز خاطر همین قدر باشد که
 مردمان او ستاد او ستادان مسلم الثبوت ندانند و سابق برین کسانیکه
 بدرجه او ستادی رسیده اند عمر عزیز را به عیب جوی خود صرف نموده اند
 به نکتہ چینی که دیگران چنانچه بنده هم از چهل و پنج سال اوقات خود را در فن نکتہ
 صنایع ساخته است و هنوز سخن خود را بعضی جاها از پایگاه اعتراض بیرون نیانتم
 کسان را که درین فن مسلم الثبوت میدانند بامید حصول فائده زانو سه
 ادب تکرره پیش آنها می نشیند بلکه نوشق هم اگر دخل بجای در شعر این عالم

عبد یارم را تو به بوی خوش
 بنفاسی بوی خوش و بوی خوش
 آید بایچه که بوی خوش و بوی خوش
 آوده اند و بوی خوش و بوی خوش
 نسبت مسلم است لکن و خل معنی و بین
 بیت در از نظم سخن سخن است
 شعر بنده عاصی بنی علی بن القیاس
 شاید بخت تیغ او ستادان مطلق چنان
 و در عاده او ستادان مطلق چنان

و است طبع روان یک
 چگونگی آب رود از نشیب سو
 است و دقیقه بی شکسته سر ملک کلام
 میرزا محمد رفیع سودا در جمعه القدر
 است که از بام یکشنبه کار یکشنبه گو
 کس صاحب قرانی بنامش صد اوده
 و نسیم و زمان کلامش بر گردن همان
 لازم

بقالب شعر ریختہ در قالب بیان نمی گنجد اولی آنکہ طوطی ناطقہ شکرت
دعا سازم بختم قرآن دعا پردازم آہی تا دیباچہ صبح بدید شعاع
خورشید بجا تم شام تواند پیوست پیوستہ صبح اوراق این دیوان
کہ گلستہ معانی ست از ظلمت شام شامت حرف گیران محفوظ
بہ حرمت البنی وآلہ الامجاد

جمع این اوراق باد از پریشانی مصبون
هست تا بلرغ امکان نقش هستی نشکا

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیده در نعت حضرت سید المرسلین
خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله
علیه وآله وسلم

ہو واجب کفر ثابت ہو وہ تنہا ہی ممکن
 نہیں پیدا کر اول ترک کیجوتب لباس اپنا
 فراہم نہ کرنا باعث اندوہ دل ہو کہ
 نٹوٹی شیخ سے زنا تہ تبیح سلیمانی
 نہ چون تیغ بی جو ہر و گرنہ تنگ عزانی
 نہیں کچھ جمع و غنچہ کو حاصل خبر پریشانی

که چنانچه من این کلمات را که از دست حیران بهر
دو گزیده که از این دو سیاهی که بین من
که چشم نقش پاست تا قدر
چنانچه من این کلمات را که از دست حیران بهر
دو گزیده که از این دو سیاهی که بین من
که چشم نقش پاست تا قدر

[illegible]

کہ اب نہ سے یاروں کی گولین پارگرہ
 غلطی تو نہ پانچن بسکے ۱۹۹۰
 کس کا نام کی خبر خدا جان میں کوئی
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ

کھلے جو کام سے میری پڑی ہزارگرہ کروں گا میں بد م واپسین شامگرہ چوئے بزرگ سحاب تگر بارگرہ رکھے ہو کیوں مری خاطر کو روزگارگرہ رہی زمانہ میں ایک یہ بھی ایک بارگرہ جو ساتھ آہ کے پچس کے ہو غبارگرہ کشادہ کار رہا رہا میں بدوارگرہ کہ بندیا میں دیجا سے جیو بارگرہ نہیں بے بسکئی دل کی پاندا رگرہ ہمارے اشک کے جو قافہ میں بارگرہ گلے سے پڑتی ہے دل تک ہزارگرہ کھلی نہ بحر جہان میں حساب دارگرہ پہونچتی ہے بدم تیغ استوارگرہ صبا نے غنچون کی جاسوسے لالہ رگرہ کھلی نہ لے نفس سرد ایک بارگرہ	مسان دائرہ روئیدہ ایک بارگرہ محققہ اتنی ہر خاطر میری کہ جا نفس عجب نہیں عوض اشک چشم سے میری نہ لٹ ہوئیں کی ہر یاب نہ زلف محبوبا کھلے نہ تجھ پہ تناسول کی میری بات فلک کو ہو پونے سرگرہ کو مجھ دل کا طے ہلال کے ہوتا ہے ناخن تدیر گیا ہے چھوڑ کے یوں دل میں عقد غم تیرا جہان میں جو گرہ او سکوا پائاری تو کھلے نہ اب جس دل کو ناکہ کرنے کو بزرگ شیشہ عودت اشک ریزی کے سوا ناخن دست فامیر عودل سے علق قتل ہو دشت کا اب میری کینہ کہ در مرتبہ فصل ہبسا میں کھولی ہزار حیف کہ یہ میری دل کی شستہ کی
---	---

کہ ہو سوئیں کی انین رکھی اعتبارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ

قلم
 ۷۹
 ۱۹۹۰

کہ اب نہ سے یاروں کی گولین پارگرہ
 غلطی تو نہ پانچن بسکے ۱۹۹۰
 کس کا نام کی خبر خدا جان میں کوئی
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ
 غصہ کیا پختہ جہاں کی گولین پارگرہ
 شامان کی ہو جا سنا تارگرہ

ان پوجین میں

سوز دل عشاق تماشا جو ہو جو کون
یہ سینہ پر ادوں پر خراغان ہے برابر
مہنگان سے یہ پتلا ہے لہو کا
آنسو نہ بیکھڑت کجیوری کہ کجیوری
لخت دل و گلبرگ بدایان ہے برابر
کیان ہے دہود و عدم اس کا تری پاس
یاد کس بہن عاشق و بہتان ہے برابر
خونریزی میں ترک نے ترس چمکین ہر
کچھ

[illegible]

ومن قبته امير المؤمنين اسد الله الغالب على ابن
ابى طالب صلواته الله عليه

جان بے بین تر سے گئے دل
کیا درد و بیان چلے گئے دل
نستنا ہی نہیں بات میری تو جو نہ ہے جی
دو بات پھر اور طائرِ پاران ہے بار بار
تو نہ دیکھا کیا کہ ہے مین نے نہ مانا
دلدار ہی تجھ کو نہ کی سکوئی نہیں آتی
پایان ہے قضا و قدر فرماں ہے بار بار
ظالمینِ نوازی میں تیرے گھر کے چوکیا
ہر دستِ صفت گور و غریبان ہے بار بار
یو نہیں

[illegible]

دل مجنون کی جو میدان میں کر رہے ہیں
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جابجائے
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو عالم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجائے
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ ہشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑے وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ چہ تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگاہا و چل
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا و کفیل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجائے خلل
 مارے جو وہی دین ہشت فلک و کھنڈ

وصف تجھ تیغ و سرکامین کروں کیا شہین
 اوسکے قبضہ پہ جو ہو دست مبارک تیر
 کھینچ اوسے اگر تو عہد پر کرے میدان میں
 عرض میں سے دو طرف ہو کو لگے ہنر و
 جمع کب رہ سکین اعدا کے جو اس خسر
 تو ام اجڑا جو موالید کے میں یکدگر
 نرم اور سخت مساوی ہر کسو پر آوے
 اوسکو آسیب نہیں صورت شہر قضا
 زہیراں ہے جو ترے خورش فلک شیر
 شکل کیا اوسکی تباؤں کہ جسے شوخی سو
 اوسکی سرچوئی کامین حسن کون کیا کو
 بے گنہ و کام سے باہر ہے کچھ اوسکی نقتا
 یلہ وہ ہاتھ سے شاطر کے اگر سو جاوے
 جست و خیز اوسکی بیان کیجی کریش حکیم
 حاش سہنہ زین کو ذرہ جواہر چک جاغنا

دل مجنون کی جو میدان میں کر رہے ہیں
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جابجائے
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو عالم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجائے
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ ہشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑے وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ چہ تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگاہا و چل
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا و کفیل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجائے خلل
 مارے جو وہی دین ہشت فلک و کھنڈ

دل مجنون کی جو میدان میں کر رہے ہیں
 نرہین دین محمد کے سوا اور مل
 استقامت کا زمانیکہ قدم جابجائے
 پڑے دریا میں جو وہ تفرقہ اندازا
 دیکھ کر اوسکو عالم ہاتھ میں تیری یک پل
 منجھ رہے ہیں اوسکے دین آجائے
 خواہ بر روئے قزو خواہ وہ ہشت چل
 نہ جھڑے وہ نہ فری وہ نہ پڑے وہ میں کل
 ہے وہ محبوب جسے کیے نہایت چل
 دائرہ چہ تصور کے نہیں پڑتی کل
 زلف معشوق کا دیکھو سے نگاہا و چل
 ہی چلاؤ گی کی طرح چال میں اوسکے چل
 پڑ سکے چھپے نہ اوسکے کوئی جزا و کفیل
 اعتقادات حکیمانہ میں آجائے خلل
 مارے جو وہی دین ہشت فلک و کھنڈ

پہلے سے جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

قص بیاض کچھ اب وہی میں پر نہیں
 کیونکہ آواز منہ سے ہو گئے سے باہر
 امر حق سے جو ملا کہنے یہ پیا ہوس نہیں
 عرض دونوں نے کیا یوں بجا باند
 آخر شجہ کو ہے پایا متعل اوس کا
 دشت ازل میں جو تھکان کو کو تھجے بجا
 کر اسے کر کے بیان سمجھوں شاکل میں
 جھہ سا جو کوئی در کا اسد اللہ کی ہر
 محرم گنہ جو تیرا ہو کر سے تیری روح
 وصف تیر کی ہے شایان زبان تیری
 مع اپنی نہ سمجھ یہ جو کیا میں اس سے
 عرض احوال پر اپنا ہی مجھ اس سونہ
 سو تو وہ کیا ہر رہا ہو وہی جو تجھے مخفی
 سب کا احوال تیرے پیش ضمیر روشن
 پکروں کیا میں کہہ تو تھہر دل میرا

پہچھے پوری فلک کے بھی نہ باج منڈل
 شرم سے ساز کے پردہ نہیں عدا جو مصل
 حکم کا بار ترے کوہ و فلک کو باز دل
 بوجہ امین ہے بہت ہم ہیں گرفتار کسل
 جب یہ دیکھا کہ کسی سے نہیں کتا پھل
 کچھ ترے وصف تو بہت نہیں کتا پھل
 خلق سمجھے گی دماغ اوس کا ہوا پھل
 کلمہ رشیر کو رو بہ کے نہ سمجھے شکل
 سو تو جز علم خدا علم ہے سب کا مصل
 سمجھے تو آپ کو ہی یا تجھ کو خدا وند اہل
 رتبہ تجھ روح کا اعلیٰ ہے سخن ہر مصل
 تا آخر جو یہ موزون میں کیا ازل اول
 سا وہ لوجہ یہ مرے کیجیے نظم حمل
 ایک سو دونوں میں کیا ماضی کیا مستقبل
 گرد مشر چرخ سے جو شیشہ ستا بیکل

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔
 میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا ہے۔

[illegible]

سر اسے منظور رہن کی کسی چیز میں
 فائدہ اور سکون نہیں ہے بلکہ بڑا نقصان
 چشم مطلب بود و زور دشمن کی شکست
 و زمین اس رو سے جو اسے شکست
 و زمین اس رو سے جو اسے شکست
 و زمین اس رو سے جو اسے شکست

سنگ کو اتنے لیے کرتا ہے پانی آسمان مستعد آتا ہے یہ انہی گزند خلق پر خوان پر اس رو سے کہ مت سمجھو فکری ختم اسپر ہو چکی بہ خلق و خصلتی کام عالم کا بساں جو ہے تصور ہو کر کھولتا ہرگز نہیں ہے کا رستہ سگرہ تنگی اوقات کرتا ہے نصیب بن لطف ناتوان کو دے توانائی اگر اوسکی مدد دیکھئے مکمل حوالہ فقاکا کہ اس ظالم کو در پے رنج و تعب رہتا ہے اہل درد پارسہ در بدر محکوم چھوڑے دھوپ میل کھینچے دیدہ بینا میں یہ باریک عقل ابر دریا بار کو برسوں دشت تیر ہنس کو موتی چمکتا ہے سدا یہ زمین رشتہ کو خاطر کرے سونے کو ہر کا جگر	منہ پہ لاوے آرسی تا عیب ہی مزان پیچ او سکے چال کا دیکھو تو ہے شکل کا چکین بین تو زمین خاکستر کے یہ چنگاریاں پھر نہ آیا اسکے گھر اسکا گلیا جیسا بند رہتا ہے پر معنی کو بصورت ہو رہا تانہ باندھا چاہے محکم کرادے یہ بگیاں غنچہ گل اس سبب ہو گئے بوکا ہر مکان خار ہو جاوین دوہین زنجیر باجر ہر مزان نام پیدا کر کے کوئی تو مٹتا ہر نشان دکھ دہندون کی ہوا خواہیں ہی ہو چنی خاک کے سر پر کرے دامان گل کا ساں پر کرے کھل الجواہر لیکے چشم سزا خشک کئے مزرع امید پر ہر جوان پوست کھینچے ہے ہما کا دیو کشت آسمان ہر سو ناکسان اس کو کسانکا ہر زبان
--	--

ماہ کے خاطر ضرورت شب و روز
 چھوڑ دینا ہے سدا ساری جاہ و کرم
 ایک بان کے لیے جہان ہر نشان
 شکر ماہ نوپس چھوڑ دینا ہے جہان
 سر پر کرے کھل الجواہر لیکے چشم سزا
 کر یا رن زنجیر گردش کا اب سکریان
 رن جہان سب کو ہر چھوڑ دینا ہے
 خاک و زلزلہ اس پلین غلام ان اقل
 ہر تو ناکا سر سفر کرتا ہے آبا سے نظر
 ایک ایک سے دیکھا صاحب شمشادان
 ایک دیر ہو زمین کا سب چھین لگی چھان
 جس جواہر ہوس ابدل تو نہ ہو دس کا ذکر
 ہر تو ناکا سر سفر کرتا ہے آبا سے نظر
 ایک ایک سے دیکھا صاحب شمشادان
 ایک دیر ہو زمین کا سب چھین لگی چھان
 جس جواہر ہوس ابدل تو نہ ہو دس کا ذکر

طوطی تصویر اداسی رو بہ در کرتی ہے غلط
 فوج دیدار کا ترس ہوا آئینہ سدا
 شرب نشان پر تھانہ میں ہر دستان
 ناز سنا کر سنا کر مال زہر زادان
 عشوہ کرتا ہے تراش کر ہر جان
 علیسا ہر زمین اوس سے جھٹکتا ہے
 جس کو چھوڑ دینا ہے سدا ساری جاہ و کرم
 بلطف سے ان کا ذوق کر نام جلا کر دینا

یہ کہتا ہے کہ خداوند عالم نے ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔

مور بار بھیس لگتی ہے تو کرتا ہوں نفعان
 ہر عجب حال دنیا میں کوئی جادو کما
 جس طر جاؤں تو سہ در پر بلا و ننگا
 جزینا ہاوس آستان کو طوطی مہا
 تھام کرد ستار اپنی عرش کو باشندگان
 دیدہ تحقیق میں یہ عرش کا پایہ کمان
 صحن میں کرتا ہر روح القدس مجرا کوان
 جون چراغ مضطرب یک ققمہ کو دریا
 دونوں آپس میں گویا خلقت یک ٹکڑا
 دیون جس لایع کو گردا و سوسے کر کیسہ
 دست فیض جو داو کے سقف کا ہر ذرا
 ماتم ہر شام دربان سرگدا و خسروان
 جسکو سمجھے وہم رشک سر نوشت سنان
 معجزہ محراب سواس در کہرتا ہر عیان
 کس مکین سے یہ شرف رکھتا ہے کہ ہو وہ

دل مراد کیا رہا ہے کاسہ چینی کی طرح
 ہر شے کو جو دیکھو جو گرو سے ہو گیا
 ستم کر دہیدہ کر کو تو ہوتی ہے آفتاب و ہر
 اب مکین عالم میں اسی سودا نظر آتا ہے
 بس کا پایہ قدر ایسا ہے کہ دیکھیں ہر جہ
 کر سی اس گھر کی جو کچھ کچھ ہے قدر و نثر
 سطح پاد سکے ملک چہرے میں باوق
 اور سکے تبدیل و چراغ آگ یہ نور شید و
 شعلہ کو دہ طور سے کیا کم جو اس مضکی
 عالم لاہوت ہوا سکی نگہ کا سیر گاہ
 سے خلیات و کرم کا مبدع عالم میں
 باقی اوس در پہ ہر یک صبح محتاج غنی
 کیا تباؤں ہر جو کچھ اسکی کتابہ کو شرن
 کہو لے یک ناخن سے وہ کاو عالم کی
 ایک دن پوچھا میر دل نے یہ عقل سے

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔

۶۶

اس قدر بڑے عالم میں ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔
 لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ ہر شے کو اپنے علم کی بنیاد پر بنایا ہے۔

نوسادہ لوی سے ایسا جاکو کچھ گھٹا
 کرے ہے رہتی اپنی سے زبان گھٹا
 پینا حوت قحی سے سنا ہے زانیہ گھٹا
 کرے استیج کو زمانہ تین سبب گھٹا
 سبب نہیں کہ ہر بلبیا اس سبب گھٹا
 سبب نہیں کہ ہر بلبیا اس سبب گھٹا
 سبب نہیں کہ ہر بلبیا اس سبب گھٹا
 سبب نہیں کہ ہر بلبیا اس سبب گھٹا

دوستوں کو تیر کرتی اج سعادت نصیب
 خاک دولت میں رہیں کیساں ہمیشہ دشمن
 قصیدہ و منقبت گل گزار انما نور دیدہ رسول خدا
 سرور سیدنا علی مرتضیٰ اباعبداللہ حسین صلوٰۃ اللہ علیہ
 وہ اسے خاک نہ کہیں چون کا منت تیار
 چمن زمانہ کا شبنم سے بھی رہی محروم
 کروں ہوں تیز من دندان آہتا ہر صبح
 عجب نہیں ہر کہ جاتی رہی ہو دنیا کو
 شراب خون جگر ہے مجھے کز دل خوش
 رہے نہ شیشہ صحبت کو چچ کیفیت
 زمانہ دل کو میرے اور عمدیا کو اب
 زبکہ دل ہے مگر میرا زمانہ سے
 کمان تلک وہ کہ روزگار کا شاوہ
 دلا تو اپنے غم دل کو اب غنیمت جان
 کسو ہی سے غم دل یوں نہ لگیا دوراں
 جو گوش ہوش تو رکھتا ہی تو برا رہے
 صدائے نالہ دل ہے مجھے ترا نہ یا
 نت اوٹھ کے سنگ اس سرکا تو زماں
 شکست سے نہیں دیتا ہر ایک کی قرار
 بجایا شک میں آنکھوں سے پونچتا ہوں
 کہ جسکے بخت کی سو گند کھا رہے ہوں
 بدل خوشی سے اسے دور میں نکرتا
 کہ شادی مرگ کیا ہونہ او سکوا آخر کا
 صدائے غمہ واؤ و نالہ دل زار

خاک دولت میں رہیں کیساں ہمیشہ دشمن
 قصیدہ و منقبت گل گزار انما نور دیدہ رسول خدا
 سرور سیدنا علی مرتضیٰ اباعبداللہ حسین صلوٰۃ اللہ علیہ
 وہ اسے خاک نہ کہیں چون کا منت تیار
 چمن زمانہ کا شبنم سے بھی رہی محروم
 کروں ہوں تیز من دندان آہتا ہر صبح
 عجب نہیں ہر کہ جاتی رہی ہو دنیا کو
 شراب خون جگر ہے مجھے کز دل خوش
 رہے نہ شیشہ صحبت کو چچ کیفیت
 زمانہ دل کو میرے اور عمدیا کو اب
 زبکہ دل ہے مگر میرا زمانہ سے
 کمان تلک وہ کہ روزگار کا شاوہ
 دلا تو اپنے غم دل کو اب غنیمت جان
 کسو ہی سے غم دل یوں نہ لگیا دوراں
 جو گوش ہوش تو رکھتا ہی تو برا رہے
 صدائے نالہ دل ہے مجھے ترا نہ یا
 نت اوٹھ کے سنگ اس سرکا تو زماں
 شکست سے نہیں دیتا ہر ایک کی قرار
 بجایا شک میں آنکھوں سے پونچتا ہوں
 کہ جسکے بخت کی سو گند کھا رہے ہوں
 بدل خوشی سے اسے دور میں نکرتا
 کہ شادی مرگ کیا ہونہ او سکوا آخر کا
 صدائے غمہ واؤ و نالہ دل زار

کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا
 کہ خاک اس کے ہے ہند میں بہت اون کا

۸۹
 ۸۹
 ۸۹

بہشت ہے اس طرف سے ہر روز شمار
 جہنم ہے اس طرف سے ہر روز شمار
 انھوں کی نظر میں ہوا و آواز اس قدر
 ہلکے کو ہرگز نہ سنا کرے اس قدر
 نہیں تپا کرے اس قدر
 یقین دل کو اگر ساکنان جنت سے
 سوا سے ہوش پہنچا کرے اس قدر
 تری تو ذات پر ویشن کو ہر روز شمار

جہاں کی خاک کو چہرہ شریف عجب کیا ہے
 جہاں کے مرگ کو کہتا ہے خضر عابد
 جو کچھ کہ مجھے سنئے صدق ہو تو باد کہ
 خدا سخاوت سے گر آسمان کی گردش سے
 فلک سے اس کو ملا کرے گے ان تہوں
 اگر وہ خاک سے اس کو شفا کی نیت سے
 ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہر مالہ
 اسی ہی غم سے جہاں میں ظہور کرتی صبح
 کہ غم غم سے ہر گہو سے اس کے قریب چلا
 خدا نصیب کرے مجھ کو زندگی یکبار
 مٹھدی سے فرنگی ہو جو کرے اسکا
 قضا طیب ہوئی کر مسیح ہو بہار
 جب دس مہار کے جادو بکشت غم سے
 قضا قضا ہی کرے نکال کر کرتے نکلا
 کہ جسکی رات کے گے نہیں ہر دو کو قرا
 ہمیشہ پنچہ خورشید سے گریبان تار

جہاں کی خاک کو چہرہ شریف عجب کیا ہے
 جہاں کے مرگ کو کہتا ہے خضر عابد
 جو کچھ کہ مجھے سنئے صدق ہو تو باد کہ
 خدا سخاوت سے گر آسمان کی گردش سے
 فلک سے اس کو ملا کرے گے ان تہوں
 اگر وہ خاک سے اس کو شفا کی نیت سے
 ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہر مالہ
 اسی ہی غم سے جہاں میں ظہور کرتی صبح
 کہ غم غم سے ہر گہو سے اس کے قریب چلا
 خدا نصیب کرے مجھ کو زندگی یکبار
 مٹھدی سے فرنگی ہو جو کرے اسکا
 قضا طیب ہوئی کر مسیح ہو بہار
 جب دس مہار کے جادو بکشت غم سے
 قضا قضا ہی کرے نکال کر کرتے نکلا
 کہ جسکی رات کے گے نہیں ہر دو کو قرا
 ہمیشہ پنچہ خورشید سے گریبان تار

ہوا کے وصف میں اس جگہ کے لکھو نہیں غزل
 مرا سخن رہے سر سبز تار پروں شمار

شہر سنگ میں ہر شک انہ ہاے فنا
 ہر ایک شاخ و درہ میں سبز ہو کے لادو
 اگر زمین پر گرے ٹوٹے سہرہ زوار
 عجب ہر لطف کی اس قطعہ میں پہا
 زبیر سو کو تراوت نے وان کیا ہر شمار
 اگر اس طرف سے ہر جاو صبا چہر کھین
 جو نخل خشک کی تصویر کھینچو وان نقاش
 عجب نہیں ہر کہ ہوں اس ہوا و آواز
 غرض میں کیا کہوں یار دہن میں قدرت

جہاں کی خاک کو چہرہ شریف عجب کیا ہے
 جہاں کے مرگ کو کہتا ہے خضر عابد
 جو کچھ کہ مجھے سنئے صدق ہو تو باد کہ
 خدا سخاوت سے گر آسمان کی گردش سے
 فلک سے اس کو ملا کرے گے ان تہوں
 اگر وہ خاک سے اس کو شفا کی نیت سے
 ہے اس قدر وہ زمین نور سے ہر مالہ
 اسی ہی غم سے جہاں میں ظہور کرتی صبح
 کہ غم غم سے ہر گہو سے اس کے قریب چلا
 خدا نصیب کرے مجھ کو زندگی یکبار
 مٹھدی سے فرنگی ہو جو کرے اسکا
 قضا طیب ہوئی کر مسیح ہو بہار
 جب دس مہار کے جادو بکشت غم سے
 قضا قضا ہی کرے نکال کر کرتے نکلا
 کہ جسکی رات کے گے نہیں ہر دو کو قرا
 ہمیشہ پنچہ خورشید سے گریبان تار

ہوا کے وصف میں اس جگہ کے لکھو نہیں غزل
 مرا سخن رہے سر سبز تار پروں شمار
 شہر سنگ میں ہر شک انہ ہاے فنا
 ہر ایک شاخ و درہ میں سبز ہو کے لادو
 اگر زمین پر گرے ٹوٹے سہرہ زوار
 عجب ہر لطف کی اس قطعہ میں پہا
 زبیر سو کو تراوت نے وان کیا ہر شمار
 اگر اس طرف سے ہر جاو صبا چہر کھین
 جو نخل خشک کی تصویر کھینچو وان نقاش
 عجب نہیں ہر کہ ہوں اس ہوا و آواز
 غرض میں کیا کہوں یار دہن میں قدرت
 ہوا کے وصف میں اس جگہ کے لکھو نہیں غزل
 مرا سخن رہے سر سبز تار پروں شمار

کے چہ انشدان لائے الہ نقدر
 عدم میں کفر سے پا کر تیرے تیغ تلوار
 مخالف سے کمان کے تیرے روز بزرگ کے قرار
 چہان نہ چو نہ پچھو نہ خیال کا پیمان
 سے ہے وہ ان سے گزرتی ہے کھینچنے کے زور سے شکار
 کمان زبان کو بے طاقت کے چبھنے کی گشت
 اور سلطنت اور ملک سلیمان کی کین زینار
 جو جودین لاکھ غائب تھی کرین دیا
 غلط جواب کے ترش غضب کو تیار

خدا خواستہ دیوے چہار عنصر میں
 ابھی فنا کرے منفذ ہوا کا ذرہ خاک
 گراو سکا حکم ادھار دے جہان سے رشتہ کفر
 یقین تو جان کہ میزان عدل میں اس کے
 اویس کے عدل میں ہے یہ کہ چوینے کو خنجر
 شکوہ نیمہ گا اوس کے بیان کروں میں
 کہ جسکی کیلکے برغت فلک ہر چکر میں
 نہیں ستارہ ہیں یہ بلک لوثنا ہو گا
 کرے ہے عرش اوسے اپنی جہیہ چنید
 کیست خامہ نے ابل و سکے وصف گنید
 چمن میں صنع کے جسکے سکر دی آگے
 غرض وہ گرم عنان ہو کے جب چلتا تو
 بیان جلدی کا اوسکے کما تاشک میں
 چڑھا براق کے راگب نے دوش پلیٹے
 امیدوار چون غیبت سے اب باجگاہ

گراو سکی راس بدنا طبیعتوں کا قرار
 پنچوٹے پانی کا قطرہ جہان میں ایک شمار
 مجال کیا جو سلیمان میں رہے زنا
 ہوا ہے دائہ خردل برابر کہ سار
 مجال کیا ہے کہ دم مارے آرد زخوار
 کمان خیال کو ہے پہونچو کاوان تکٹ
 اویس کے بوجھ سے ہے صفیر زین کو قرار
 اسی حسد سے انکار وں چرخ علیہ نما
 گراو سکے فرش کا جبار و ہے پنچو عبا
 کیا ہے صفیر کاغذ کو تختہ گلزار
 کجھونہ ایک قدم چل سکی نسیم بہار
 نہیں پہونچتی ہے برق او کو گرد کو نہا
 ملک کو جسکے سواری کا غم چو شوا
 سکھائی جسکو سواری وہی ہو اوپو شوا
 حضور یا خلف الصدق حیدر رکاب

کربن جودین لاکھ غائب تھی کرین دیا
 غلط جواب کے ترش غضب کو تیار
 کمان خیال کو ہے پہونچو کاوان تکٹ
 اویس کے بوجھ سے ہے صفیر زین کو قرار
 کربن جودین لاکھ غائب تھی کرین دیا
 غلط جواب کے ترش غضب کو تیار

۹۱
 کربن جودین لاکھ غائب تھی کرین دیا
 غلط جواب کے ترش غضب کو تیار
 کمان خیال کو ہے پہونچو کاوان تکٹ
 اویس کے بوجھ سے ہے صفیر زین کو قرار
 کربن جودین لاکھ غائب تھی کرین دیا
 غلط جواب کے ترش غضب کو تیار

صفت احوال
 کہ نور مع دت
 صفت احوال
 کہ نور مع دت
 صفت احوال
 کہ نور مع دت

کربن کی ہو رستی دینا میں پیش رفت
 پھر نہ ہی دیکھتا ہوں سد آسمان تلک
 کیا کام نہ کوہ کو صبیح گر ان تلک
 ہتی ہے پاک طبع بزرگ ان کی تلک
 بن کا اوٹھلے پھر تار و قوت جان تلک
 بار گران سنہاں سب کا روز و نر
 پویش ہے تار و قوت جان تلک
 لیکن وہ ایک شب تو سر شمع پر نگاہ

چہارم تک کہ بہ دوستان بہر دو جهان
 رہے فلک پر مہ و مہر جب تک قائم
 موالیان کے قدم سے لگا رہے اقبال
 قبول ہو دین بچن ایسے اظہار
 ہمیشہ دیکھے ہیں چشم ایل و منار
 عبد انوسہ اعدا سے بگل ادبا

قصیدہ در منقبت قرۃ العیون الحسین اعنی حضرت
 امام کاظمین صلوٰۃ اللہ علیہ

ہو پرورش سخن کی مجبور اپنی جان تلک
 خاموشی آئینہ کی کہے حال رو و خلق
 ہے ظالموں کو سختی دوران مد و کتب
 بے نام اس چین میں نہیں خندہ مکر
 افتادگان نہ لین مد و غیر بہر اوج
 گرد آب تک پہنچ کے شاد ہو تو غری
 سید صون کو معرفت ہو سوا اپنا جو عذر
 کیا او سکی قدر ہو سپاہی نمونہ
 لاف سپر گری نہ جگہ مروت است باز
 پا پس پر کسو کے نہ پیدا کریں غرور
 جو شمع زندگانی ہے میری زبان تلک
 روشن دلون کا کام نہ چو نچے بیان تلک
 کالے دو چند چو نچے چو سنگ و فلک
 ہے کسوت کہ بود گل ز غفران تلک
 سایہ کو امتیاج نہیں نزد مان تلک
 تاک رہا وہ ادب سے آن کر گشتگان تلک
 بہ کجا جو راستے سے گیا بہر زمان تلک
 شمشیر اہیل کی قیمت کہاں تلک
 پاوے نہ راہ حرف زبان سن تلک
 پہونچا و سے یمن کوئی گردن کشتان تلک

ہے منحصر غذا اس عداست کی بدن مائل
 ہر چند کہ چو عیش میں نقصان چشم سے
 آتش بیکے ناصح نادان بیان تلک
 ہو دس عرص کو کوی نہ سو دوزبان تلک
 تہانہ ہر سو یہ قصیدہ و چون سخن تلک
 ایسی غزل کہوں کہ برون بیان تلک

۹۲
 سورت

کیفیت سچ چھٹن بیان
 بیل سے سست ہو تراب باغیان
 صحن چین چہ تہے بن شمع
 صحن کی امج سے آبد روان
 یکدیگر کی سبزہ در بچان
 نشو و نما سے سبزہ در بچان
 جہ طغیان نہ نو و خاک
 سون چو اس تلک کو جہ طغیان
 سون چو اس تلک کو جہ طغیان
 سون چو اس تلک کو جہ طغیان

ہر چند کہ چو عیش میں نقصان چشم سے
 آتش بیکے ناصح نادان بیان تلک
 ہو دس عرص کو کوی نہ سو دوزبان تلک
 تہانہ ہر سو یہ قصیدہ و چون سخن تلک
 ایسی غزل کہوں کہ برون بیان تلک

زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی

روشن ہوا کہ چراغ سے جون نکل شمع دان میٹھا لگے ہے منہ کو میر سے زہر دشمنی مشکل بہت ہے ام قناعت جہاں کو چ سہنہ زیادہ تاشب ہفتم سے ماہ کون تھا جگہ رات کی قناعت میں کاشعر کہ زیادہ ہیں یہ دل میں کاس فن کی آہ تو چند بیت مدح میں اس کے قصیدہ طہ تاہو یقین کہ نہ غیر ہستی سے ادس کا نام چھوڑوں نہ اس کو کچھ اس ابیات کھلا القصہ گذری تھی مجھ شرب اس خیال میں ایسا ہی مارا ایک تما چاکہ تاہنوز کہنے لگا وہ مجھے کہ سودا ہزار حیف یہ قصد ہوتا کہ میں لیکر بیاض ہا بہر فلاح دامن بہت نہ چھوڑے عزت کی گر ہو گوشہ دامن پنہان	پہونچا ہے داغ دل کا مری امتحان تلک پہونچے ہر شہد دوستی امتحان تلک لیکر زمین سے چرخ کے باشندگان تلک قلعہ نہ رہتے دیکھا کھنوسم جان تلک ناگہ طبع کو حرص نے جنبش دی یا تلک جا پہونچو نہیں اگر کسی خواب خان تلک ایسی ہی کہہ کے لاؤں قلم کی زبان تلک اوٹھے کسو ہی طرح نہ دور جہان تلک لی کھود کر زمین کو کنج نہان تلک ناگاہ پیر عقل نے آادس مکان تلک پہونچی ہر رنگ چہرہ گل ارغوان تلک آخاہ میں نے تجھ کو نہ سمجھا تھا یا تلک پہونچا کہ دن گاہر دروہر دربان تلک تنگی سے گر ہو چاک گریبان جان تلک دستار خوان گو نہ بچھے یا ک دان تلک
---	--

۹۳
 ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی

ہر چہ کہ ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی
 زبان آبرو سے ہو چکا ہے کہ اشعار زبانی
 زبانی کو منطرب ہو گیا کہ اشعار زبانی

یوسفین میری جھونکی کی سندھ شکرانہ
 ہوا ہونے کے غنا شاہک دامن دریا
 ہوا ہونے کے غنا شاہک دامن دریا
 ہوا ہونے کے غنا شاہک دامن دریا

یا کاظمین چرخ ستمگر کے ہاتھ سے سدر مق بٹھے ہو تمھاری جناب سے اس چرخ دون پرست تلے ہر شست جو لیکن جو یہ قصیدہ کوہ دو پیکر آب برگز نہ لینے دون اسے جز ایک شست کا تا ہر فراخ دامن چرخ منحصر تاشکل کمکشان ہے اژدر سے شیر	پہونچی ہو کار و اس کے میری استخوان ملک محتاج تا بخاؤن کسی ناکسان ملک مانند آسیا کے پھرون اب کسان ملک چاہے صلے میں ہند سے لڑ صفیان ملک سو واکو دو بلا کے گراس آستان ملک چون ہر دست لاج ہے دوستان ملک پہونچا کرے گزند و حسد دشمنان ملک
---	--

قصیدہ در مدح قرۃ العین رسول زمان حضرت امام
 ضامن علی موسی رضا شاہ خراسان

اگر عدم سے نہو ساتھ فکر و زری کا نہن میں طالب ذوق آسان کہ مجھے نخل وطن سے ہر غربت میں در کیفیت ہنر کو مفلسی ہرگز ضرر نہیں کہ نہیں بلند بہت اگر ہوں نہ زیر چرخ ضعیف فتادگی میں یہ عزت ہو دیکھ اسی سرکش	تو آب و دانہ کو لے کر گھر نہ ہو پیدا یقین ہو کہ اسے واژو نہیں کچھ نہیں کہ آب بخت ہر جب تک چو تک میں صہبا چنار کو تہیدستی سے نقص جو ہر کا لال عید ہو عالم کا کیونکے وزہ کشا کہ نیک و بد نے کیا نقش پاکو راہ نما
--	---

۹۵
 چوں کہ میں کب برائید غیبت
 نہ نوش کیا مری بہت سے قد کو
 جفا دہم کہ اس سنگدل کو
 بسنا ہوا شہ جہان میں گداز کر دل
 اس سخن کی مراد بعد زیادہ ہو
 کہ یہ ہم ہو دوسرے ہو فرزد و بس
 نہیں ہوا کامیاب شہر و شہر
 خروسان جو انصاف سے بار بار
 زبان پر لاسن خوب تو زکھ دل میں
 کہ اس گھر کی بین قدر و صف میں
 رنگ علی سبک بیکر دنیا میں
 تہہ کہ میں شاد و شاد و شاد
 کی دل چاہی ہو خوشی کو
 کی دل چاہی ہو خوشی کو
 کی دل چاہی ہو خوشی کو

وہ کہ اول ہیں
 کی دل چاہی ہو خوشی کو
 کی دل چاہی ہو خوشی کو
 کی دل چاہی ہو خوشی کو

کہ از عشق ہوں اتنا کہ چند قطرہ اشک
 ہم سنگد لان کو نہ کیان کی ہے مہما
 عجب ہے لطف کہ چون مونس کی دریا
 تصور اب کی زلفوں لپچڑھانک
 اس پنچال کی زبان صبر
 ہر شمع کے ہر بند استغین
 مطلب شمع کا ہر بند استغین
 غن کی یکدہ ایسا شغف سے استغین
 بتان کی چشم میں ہوں آئے شمع صبا
 دے نگاہ جو کرتا ہوں ایک دہ صبا
 گئے گواس مہ سب سے دیکھتا ہوں کی
 کہ مست چاک کی زبان دجام تہم پر آب
 ہست آہ و نالہ میں سے لڑیہ در گلین
 یہ حال دیکھو ان کا خرد سے پوچھیں
 جگہ طرب کی میں آیا ہوں یا کجا و ہوا
 دیا جواب خرد سے کہ لے نادان

قبح طمع کا اگر توڑے سنگ استغین طلب نکر کہ نہو ایک با مہ پر دو ہوا بزرگ گل سے گردون نے شادی کیا جو زخم سنگ بلا کے سبب یہ سر با جہا شب گذشتہ سی فکر چہ مرتا تھا دوہین خیال میں قدسی کا یہ سخن گذرا کہ جان براسے تو دار و در آستین کیا چلا میں گھر سے نہیٹ خوش ہو نیرل چٹا	دے شکست ہی اس فقیر کو بھلاوے صبر کی اپنے مکافات نفع گردون سے چمن میں دہر کے خوش ہو کے جو نہا ہو رکھی فلک نے مہ سے سر پرست و ستار غرض میں دیکھ کے یہ بیگ شیمی گردون کہ ہر کو جاؤں میں تامل کرے مراد شد دے بہ زم حریفان شگفتہ شو چون قد یہ شکے مرقہ جان بخش سیکدہ کی طرف
--	---

مطلع

بتان کرین میں سے پائمال کیوں آہنا کہ جاسے اشک نکلتے میں بڑھ مینا عجب کہ ہر بن موہ پر نہ دل کرے پیدا تمک سے اشک کے جس چشم فرم چھپا ہوں نخی سے ہوا و اونیکے او سکوشل صبا	نہ سنگ پاہی یہ دل سے خدا نہیں جینا شکست وعدہ ساقی سے دل و تاجو جو درد دل کے مریے ہو آشنا بیدرد بجاسے سرمہ کر دن میل گرم میں مین گرہ میں غنچہ صفت زکر یونی کو جمع
--	--

کہ از عشق ہوں اتنا کہ چند قطرہ اشک
 ہم سنگد لان کو نہ کیان کی ہے مہما
 عجب ہے لطف کہ چون مونس کی دریا
 تصور اب کی زلفوں لپچڑھانک
 اس پنچال کی زبان صبر
 ہر شمع کے ہر بند استغین
 مطلب شمع کا ہر بند استغین
 غن کی یکدہ ایسا شغف سے استغین
 بتان کی چشم میں ہوں آئے شمع صبا
 دے نگاہ جو کرتا ہوں ایک دہ صبا
 گئے گواس مہ سب سے دیکھتا ہوں کی
 کہ مست چاک کی زبان دجام تہم پر آب
 ہست آہ و نالہ میں سے لڑیہ در گلین
 یہ حال دیکھو ان کا خرد سے پوچھیں
 جگہ طرب کی میں آیا ہوں یا کجا و ہوا
 دیا جواب خرد سے کہ لے نادان

نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک
 نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک

زہنہ وہ گنبد زین کہ جسکا ہر یہ شکوہ
 کہ کہنہ جانکے جگو جناب اقدس نے
 شمع نور سے خورشید جسکے قہر کی
 زہن کیا ہے مرقع اد سے جو اہر سے
 اگر نہوے یہ کم یاب دان کہ مصدق
 جبین آئینہ مہر و مہ نور و مشن
 ہر ایک حلقہ زنجیر سقف میں اد کے
 بیان میں کیا کروں اس لطف کو تین
 بسان فیہ پڑ آب عاشقان جاری
 دکھاؤں کسکو میں اس گنبد طلا عکس
 ہوا ہر دل کو یقین یہ کہ حوض کوثرین
 نہ ہی وہ حوض کہ خلد سے جسکے شیشہ
 دلا طویل نکر مرع غائبانہ کو

فلک نے دیکھ جسے دل میں چچ کا کوکا
 نیا کیا ہے سدرنوسے آسمان طلا
 پلک چھپکنے سے یک درہ ہی نہیں
 ہے کان لعل سے خالی گہر سے ہر دیا
 نپاوے لعل یہ قیمت ندور کو ہو یہا
 غبار وڑ سے یہ او سکے اگر نپا و جلا
 عجب ہی لطف سے ہر حق کو نصیب
 چسنا ہوزلف میں محبوب کے دل عشق
 ہے ادسکے صحن میں ایک حوض کوثر کا
 کہ حیطرقی ہر پانی میں ادسکے جلوہ
 کرے ہر آؤں کے گرد و نسو آفتاب شنا
 ہمیشہ پر وہ ظلمات میں رہے چھپا
 نیاز لیکے یہ مطلع حضور میں تو آ

مطلع

نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک
 نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک

۹۷

نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک
 نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک

نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک
 نہا کر دن میں تری ہو جو ملک ایک
 جو کہ زبان سے کر زبان بیک

اوستاد کی اس بندہ کی اور زبانی
 شہود و دلیا غیر کی سب میں کہ ہر جگہ
 مضمون جو ہو ریخت کا تازہ کسی
 کرتے ہیں اور سے فارسی زبان و کلام
 شہرہ کیا جن نے بے باک کوفی کے
 اور اون کا کوئی فضل و کمالات
 میں طرہ و وہ معجون جو بنو خلیل سے
 چھوڑ کر کوئی کیا میں یہ دونوں کی
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے

پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سوچا یا
 یا شب کو بیاگھو نسلے میں جگہوں کو لا
 صاحب سخن اس طبقہ شعرا میں کہی ہیں
 مصرعہ میں اگر پشہ معنی قلوب بند
 نقارہ کا مضمون بد رستی جو یہ باند
 سمجھیں میں کلام اپنا بہ از سورہ یوسف
 کرتے ہیں مجالس میں پھرا سو کو بدی
 اس خط کے عہد سے ملے وہ نہ بڑا
 اوستاد کی انکے ہی اوتھوں کو یہیت
 اتنا تو لازم رکھو الفاظ کا ملحوظ
 جب تک کہ نہ منظوم ہو پاسنگ ترا
 تم شعرو سخن اپنے کی بندش میں کیا
 چہرہ کو نہ معشوق کے دو شمع سے تشبیہ
 مضمون جو قوزلف کا معشوق کر یا
 ملحوظ قرائن رکھو ہر آن نظم میں

سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کلام گیر
 جانے یہ دل اپنے میں کیا ماہ کو تسخیر
 ہم بزم سخندان کو نہ ان سے کرے تقیر
 زعم اپنے میں سمجھے ہیں کیا پیل کو زنجیر
 کوس لمن الملک کے ٹھونکین جو ہم کو
 یعنی جو ہیں سو خواب فراموش کی تعبیر
 سامع کرے تحسین میں او کو کچھ بدیر
 جو ملک سخن کے ہیں مہندوں میں شاہ
 انعطی نہ تناسب ہو تو کچھ مت کر تو
 بے نیچہ و ناخن نہ لکھو دو وہ کو کم شیر
 باندھو نہ کبھو شعر میں تم لفظ شکمیر
 بولو نگہ یار کو یار و نہ کبھو تیر
 تازلفون کو باندھو نہ کس شکل جو گلگیر
 لکھو الف و لام کے سیارہ کی تفسیر
 مر ج ہو مینوش تو ضمیر اوسکی ہو تہ کیم

پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے
 پوچھ کر جواب اس کے پڑی ہوئے

۹۹
 قسطہ و دی یا نکھاسہ نیست کی و تفریق
 ہو ایک ہر ایک لہر ہو سگے گہر
 تھیکم کر علی سینا بھی مست
 نیست سے فلذات سانس پوچھتے ہوا
 چھری جو جس تو دان کیا کہ سے
 ہما غنیہ اوستادی و شاگردی میں لازم
 یہ ہونے تو دونوں میں کوئی نہیں نقص
 بل کو چھوڑ کر کسی پرورش اوس
 ہرگز نہ کر سائز نہ کسی شہر
 محبت سے ہونا فائدہ بخش کو ہر
 یہ بات ہے برصغور دل قابل تفسیر
 شہر میں کسی ایسی اصالت ہو یقین جان
 پدید آنے غلاف ادسا کہ ہر شہر
 ہرگز نہ کھوئے وہ قریب انجمن میں
 خنجر و اس نشوونما پہلو سے انجمن

اور اوسین جو بدخواہ ترا ہوا لگے غرق
 میں اوسکو گلے نہ دی سو یا نہ نہیں
 قصیدہ و زینبیت فخر و دمان نبوی و احصائے اعدائے مرقض
 امام عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ

عجب پوشی ہو لباس چرک لڑکھایا ہے
 وضع سے کم مایہ اپنی کیا ترقی کر کے
 غش بہم پہ پہچانہ محروم تجلی و لکھو کھ
 مرد وہ اپنی ہنر پوشی سے جو مارو دھرم
 اپنے بھی مرد ہون منت ہون عالی جہان
 ملک پر تو رکھنا قدم اس آستان کو گردا
 ابرو ان کے کھینچے ہی شمشیر قرگان فرخ
 آہ کس ہنسی سے اکھون تھکوں کہ لال یہ تھوڑے
 محو حیرت کو تین ہر دوست اور دشمن کو
 صبر دم سہوہ چہن مین مجھ آیا تھ نظر
 پای گلبن بیاد غامد سا کچھ بیٹھا ہوا

مان لے آئینہ بہتر اس صفا سے نہ کہ ہے
 چاہیے دریا جود لب با گہرین رنگ
 صیقل اس آئینہ کے گرد شکست لگائے
 فی الحقیقت تیغ کو جو ہر سے بہتر نہ کہ ہے
 کوہ کی شمشیر کو لب و حلیاں نہ کہ ہے
 خاکساری کو ہمارے سر کشی جو نہ کہ ہے
 حسن کی خوبی مین تیرے تجھے باختم
 شکل سے میرے سدا بیزاد میرا رنگ
 آئینہ تصویر کا دور از انہماک نہ کہ ہے
 اندون شاید وہ کچھ شور بنوں تو نہ کہ ہے
 اک خولی پڑھتا تھا یہ ضلع کھانے لگا

2

کامیاب و خوشحالی
ایک یارمن ہو گا وہ دوسرے کی سیلین کوہ
جس میں عزت عدالت اتنی ہے
قبلہ مینا دیون سے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

بسی ندی خن کی سہاگن
 کھنکھناتی ہے دل کو چوڑا
 کھنکھناتی ہے دل کو چوڑا
 کھنکھناتی ہے دل کو چوڑا

تیرے ہر ایک دوست کا اندھ و جید
 صفحے میں روزگار کے روشن ہر چہ

در منقبت خلیفۃ الرحمن امام محمد علی اذی الزمان صلو علیہ
 علیہ السلام و تعین شاعر کہ ایراد شہر میرزا افریقہ بود

منکر خلاصی کین نہ حکیموں کی ہوزبان ممکن نہیں کہ ابتر سخن غیر کون لے نام آوری کو واسطے حاسد نہ تلاش گوہیان کے تو رنیتہ ایرانیں فارسی عالم کی السنہ پر ماسق درستہ شہر مینے سنا کہ تجھ کو مرے ایک شمس پر شاید باتفاق تو اردو ہو پر مجھے گوزشت کو نہاؤ کسی رنگ کا لباس از راہ دوستی میں کہوں تجھی ایک بات ز نہاد مہسری کا مرے تو نکری خیال	جب شہرہ سی میری ہو ملا اسقدر جہان راہ اسقدر چوہو چوہہ تا گوش ساسان جاگہ کیلے نام کو اس عہد میں کہان چاہی حکم جو شہرہ کو ہو تو یہ بیان نہ وہان گویا ورق بیاض کا ہر رخ میں خبر بان خوردی کا اپنے مہنی کی ہر دہم ہر بان لفظوں کا انجم کہ ہو دی کہہ پراگان خوب نہیں ارے جانہیں چہ پیلویدان طبع غریب ہے جو نہ آوری تری گران ہو گا غریب مشککہ نزدیک شاعران
--	--

تو جلد آسمان کا چہرہ جالیدان
 روشن جہان کی نظر طبیعی کی میری شمع
 چروانہ دان کی طائر روح کی سے صحیح
 غصوں تازہ دیون میں کی طبیعت کا انبان
 پوچھا ہے جو طبیعت کا انبان
 چہرہ کوئی جا کے سے باغ
 ۱۰۵
 کلمات سودا
 نام لکھنا ہے کہ شہرہ اس قدر
 عاشق ہے کہ میری اس قدر کہ گل
 بزم زینت کی نظر سخن کا بگلستان
 سہی کی راہ دست لاری کشان
 دیوان کا ہر دور کی خاطر کی سیر جاہ
 ہر سطر اس کی سحر زینت کی شاع گل
 تھا کہ ہے کی زینت کی شاع گل
 نام لکھنا ہے کہ شہرہ اس قدر
 عاشق ہے کہ میری اس قدر کہ گل
 بزم زینت کی نظر سخن کا بگلستان
 سہی کی راہ دست لاری کشان
 دیوان کا ہر دور کی خاطر کی سیر جاہ
 ہر سطر اس کی سحر زینت کی شاع گل
 تھا کہ ہے کی زینت کی شاع گل

عالم فرماں دل کو کہہ مانند ذات حق
 غلبہ دینم خلق کو کہہ مانند ذات حق
 غلبہ دینم خلق کو کہہ مانند ذات حق
 غلبہ دینم خلق کو کہہ مانند ذات حق

[illegible]

بجا اختیار کر کے چاہیے وہاں
 شمشیر نوید کے چال پہ پیوں
 گلگون تیار ہے کہ نہ ہو خیر ان
 کہتا ہے قدم آؤ نہ ان کا
 لاو جبار بوسہ شوق ان کا
 بطلان نہ ہو آگے سے جو ان
 وقیع ہوتا اسپہر اور خجبا ہو جو ان
 چن بن کے سنگینہ تر سے جلو گاہ سے
 چاہیہ بن خشنہ سدرہ شمعین شمشیر
 چہرے قدم

ای وہ کہ کارجن و بشتر تھجہ سی ہی روان
تھجہ خاکپاس سے فیض جو اکسیر کو نہو
شاہا علوم مرتبہ تیرا جو کچھ کہ ہے
اپنی نگاہ چشم کو قاصد جو کر کے وہم
پای نگہ میں اول منزل ہو آبلہ
قربان میں خاندان کہ تری شاہ دین پناہ
جبریل کی جگہ وہ نہیں جس مقام میں
جو امر کارخانہ ایزد میں ہو ترا ۴
ناقون کے واسطے جو برس رسوا کا دل
اس مرتبہ کا سر مہی اوس کاروان گرد
پہونچے خاک کو موج گہرا بر فیض سے
بیت سی تیرے ہدا کے شاہا ہنر چرخ
آٹا ہی جس گھڑی کہ تمازت پہ آفتاب

ورنہ وہ منظر
 کے لئے شگفتہ بین یہ صاحبِ الہان
 الکن سہا اس مقام میں جب کی زبان
 بار بار تڑا چھو رشتہابی ہوتا ہے جو
 روشن تر سے جال سے ہونے میں ہوتا ہے
 درست ترین مع الواعظ غفرلہ
 محمد علی گلشنیانی بادشاہ غازی
 لکھ

[illegible]

[illegible]

دریا کو سیر کشتی سے تھے ہو یہ شرف
روشن دلوں کو گرنہو مسجد در ترا
معبراج وہ نبی کی جو ہو عرش کو پے
یہ عدل ہے ترا کہ قوی کو ضعیف پر
کنجشک کے چلے نہ وہ تیز شیان تلک
پہونچا نہ تیرے عبد مبارک میں ایک وز
ہیبت سے کا پنتی ہر مناجاب استقدر
سامان تیرہ روزی ہے بہر سر عدد
کیا تاب ہی عدد کی جو ٹھہرے تھے حضور
ہر پرت پرت کوہ کا یوں تار کا جوں
جزا ہ نو قرینہ نہ سین تجھ کمان کا
اوس رخس برقش کی تری نہ پیش شا

لائے عجب نہیں جو ہما فیضہ حباب
رکھے نشانِ بیدار حسین پر نہ ہمت
معراجِ امتِ اسمین جو اسما ہو باریاب
گر بنے اب تعدی کی آغوا پر اجتناب
پرگیری میں لگائیے جسکے پر عقاب
از دستِ عتب کوفی تپائی احتساب
ہو جائے کیا عجب عرقِ بیدگر شراب
تیری وہ تیغ قبضہ ہو جسکا سیاہ تاب
سنکر نسیب قہر کو تیرے گہر عتاب
کھل جاویں باؤتندی شیرازہ کتاب
ترکش کا چھٹ خطوط شعاعی نہیں چراغ
میں کیا یہ مطلع روشن یہ انتخاب

مطلع

چالاک نرخیال سیا اور وہم سی شتاب
آتی ہی باس جسکے عرق سیاہ از گلاب

راٹون مین اوسکو صورت سیما اضطرار
گلگون بھی اوسکو کہتے تو ہی یہ سخن بجا

وزیر الممالک علی المملک
 نظام الممالک آصف جاہ
 خازن الخزانہ
 و خزانہ خزانہ خزانہ

۱۱۲
 از یکی تمثال کعبی بوسه نیاوردی و تفکر
 کاتب دست تفسار عدو کی تیری
 منقذ هستی از خون حش غلط کردی
 ایضا قصیده در مدح نواب
 اکرام الله المرام
 سر سباز

عروشِ فعت میں وہ اور چلتی زمین میں چنی چنک
 رنگین ترین کے لیے جنگجوئی کی سنگ
 ستارہ حیطہ رہیں اس اندھیری میں چنک
 او سکودانتوں کو یہ سمجھو کہ کوئی ہو زیر
 ملنے کو مجنوں کی سن سلسلہ پائی چنک
 سر کے دانے نہ ہمانہ کی زمین جاے سر
 دانین اک مرتبہ سو تو پہنچے سنگ
 بان بجلی کی کرک کا کبھہ ہو بچے اس
 پائون کھلانے لگے سو ڈھ میں لیکر لو لک
 مہر میں ابر کے آنے سے ہوسایہ کی ڈھک
 پائون کی او سکودل ہو کر ہو بچہ نہ دیک
 کر سی پر عرش کے ہی صورت انسان کا
 ہو دی استاد جہان تیر و حل کی اسپک
 کہ نیٹ کہنہ ہی یہ اور نہایت کو چاک
 طبق روی زمین سے ہی پرانوان چنک

بیٹھنے میں ہر وہ کوہ اوٹھنے میں ہر ابر سیاہ
 شجر طور کا چہرہ پہ ہوا و سکی سلوہ
 جھول پراو کے ستاروں کا کوں کیلین
 لیکھ نہ یطوم میں نہ بچیر آوے وہ اگر
 لیلی نے ہاتھ نکالے ہیں سپہ خیمہ سے
 روز میدان اوسی دیکھو تو دلاور اتنا
 سانسو اسکے وہ چھوٹے ہی شانوں کی لٹی
 چرخ کیا چیز لادے وہ جسے خاطر میں
 چاہے وہ توڑ کے جو نہ نیشکر اوڑھ کر
 بے تکان اس قدر ادسکا ہی عطا داجیے
 اس قدر ہر وہ سب کو کہ سمجھو چلے وقت
 او سکر ہوج پہ تجھے دیکھ کے سمجھو خان
 خیمہ جاہ کا تیرے سو کروں کیا مذکور
 آسمان کو نہ کرین او سکے تلے بے چوہ
 اندلہ شتر تری مطیع کا قتل جس کا

وزیر الممالک
 اصطفی جاہ نظام الملک
 کہے جو کتابت دوران سے ششماہی تقدیر
 جو کہ دفتر قسمت کیا کر اب شمشیر
 یہ روز و شب نو باب لکھا تا کیا اس طرح
 کہ جس نامہ میں آتش شمس کو کاٹے شیر
 جس کی ان معجزہ کر اب نو جو دنیا سے
 رہائی اسعین کی تیری کی کاغذ بیان
 درست کرے عطار درویش انا پاشیر

کسین ہیں شرق سے تا غرب ہر مغیر و کسیر
جو میر غنہی تھا و اکساو اب ہوا و وزیر
تو کر سکیا گھر اس وقت اس کی کچھ نہ پیر
حضور اس کی کسی وجہ کی جو ہو تقریر
سوائے عضو مری حق میں کچھ نہ تحریر
ہر ایک نقطہ جو بخشا کر سے ہی بغیر
تگر گبار نہو جسکے ابر عرشہ
کہ فرق ہونین سکا ہم ایسے فقیر
کہ جسکے رمز کو پونچر ڈاٹسان کا پیر
جو مانو فردہ عشاق سے کوئی جاگیر
یہ کہتی ہیں صفت مردانین کیا جان کیا پیر
اگر وہ چرن پہ چڑھتے سنی تری شمشیر
تو ہو دی رنگ نہ اسکا ہر ایک تمغیر
جو جاہنیں شکل شاوین تو کیا کریں تدبیر
اگر قیاس میں چھر تو کھینچے تصور ہر

سب سے پہلے عطار دے جس سے خوش ہو
 سب سے پہلے عطار دے جس سے خوش ہو
 سب سے پہلے عطار دے جس سے خوش ہو
 سب سے پہلے عطار دے جس سے خوش ہو

جس ہا کہ میں لغات فارم کو توں روان آئینہ سخن یہ پیمانی کے شکل کا زہنہارا دس غیریہ پھر میں انس جسطرح صنعت میں شکر کی غزل پنج بیت کا مجھ کو ہنگ بھر معافی سے کام ہے یعنی شجاع اللہ ولہ بہادر کے فیض کا کہ اس غزل کو غور کرتیری جناب میں	ذرہ رکھو نہ صاحب ہنگ ننگ ڈھنگ رکھتے ہیں جنکے الفاظ نہ رنگ بڑھنگ کہتے سخن کا وسوسہ ننگ ننگ ڈھنگ کرتا ہی ان یہ قافیہ کو تنگ ننگ ڈھنگ سب سے سخن کو کیا کوئی خزانہ ننگ ڈھنگ پہونچا ہی جسکے لاکھوں ہی فرسنگ ننگ ڈھنگ داد اسکا چاہتا ہی میرنگ ننگ ڈھنگ
---	--

غزل

دیکھا جو دیر کو مجھ ہنگ ننگ ڈھنگ کرنا پرستش اونکی جو پاتا اونھوں کی بیج کیا تجھ لبوں سے لعل کو نسبت کو اونکی طرح ساقی نے مجھ کے جام زمرہ کو یہ کہ سو دامن کیا کہوں در و دیوار کا بس مجھ کو منتہم ہی کہ میری سخن کے بیج تیری تو وہ زبان ہی کہ جس پر ہم لطف	کچھ ایک سار کھین میں ہم سنگ ننگ ڈھنگ یار و وقار دل کے میں ہنگ ننگ ڈھنگ پہونچا سکی ہی کوئی ہم سنگ ننگ ڈھنگ ہم ہادہ اس میں خوب ہی ہنگ ننگ ڈھنگ رکھتا ہی یار بن غم وہم سنگ ننگ ڈھنگ اتنا بھی دہر کا جو رکھو ڈھنگ ننگ ڈھنگ جو گلستان رکھی ہی ہر رنگ بڑھنگ
---	---

۱۱۵
 مصلح
 دیہی نہیں لکھی تہ سنگ رنگ ڈھنگ
 پادشہ کا تاج میں رنگ رنگ ڈھنگ
 دامن کشا و ابر کیم بار کیم
 پیش کشا و ابر کیم بار کیم
 دامن کشا و ابر کیم بار کیم
 پیش کشا و ابر کیم بار کیم

بہادر ہر زبانی
 دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا
 دینا دینا دینا

[illegible][illegible][illegible][illegible]

دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومانہ
 دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومانہ
 دل میں سے غائب کر آئے ہیں
 مظلومانہ

اسم کو جو کہ ترا دو سپہ سے آئنگ
 جو سبھی کویت سے تو کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ

ہو خام طبع کو قبح چشم سے ان کے
 اظہار کریں کو رستہ دین چشم میں سر
 آپہرے ہوئے انکے دل دیدہ کے اطراف
 مہمان سے گرفت اتنی ہو یہ محض اوپر
 ہے ہنسے غلط چاہیے صبیحہ تر حسم
 دنیا میں توقع نہیں انسان کو کسو سے
 کیا منہ مرا اور کیا لب اجہو کہ اوسکا
 اس بحر میں وہ نام بزرگ آوی سو کینگر
 ان بیٹیوں کے ہر حرف سے صریح نظر کر
 شمع جو بیان کیجیے انصاف کا اوسکے
 الطاف و کرم کا جو شمار اوسکے کر زمین
 انصاف یہ اب عہد میں اوسکی ہر کہ فریاد
 ویکھانہ یہ میں حوصلہ جزا اوسکے لشکر کا
 لعل اوسکی تین بخش نے لنگر میں کتر
 بازو کا اوسے درویش ہند کا کیے

بادی کی مروت کے طلب و سوسے سنگ
 وان اوٹھ کے لگین دوڑنی ٹھیکہ جنگ
 نت مہر و وفا کر بن شرم و حیانتنگ
 دل مرغ کے سینے پہ گویا باز کا ہر چنگ
 شیشے کا اوٹھ کر ہے ٹھکانا جگر سنگ
 چھٹا اوسکی وزیر اب ہر جسے ہند کا اورنگ
 لون نام مقفل نہیں آداب کا یہ ٹھنگ
 چلو میں سمندر نہیں آتا ہر کسی ہنگ
 جو اسم شریف اوسکے سمجھنے کلے آہنگ
 جو غریب ہے دنیا میں لگی اوسکی نپنگ
 عاری رہیں امواج کو لنگر بلب لنگ
 لانا لبون تک کوئی غیر اجڑا و رنگ
 وسعت بھی زمانہ کی حضور اوسکی ہر چنگ
 ہمت کا جہان بیچ بھلا کس کا ہر پھنگ
 ہمیت بچان اوسکے بہ صاحب اورنگ

۱۱۸

سب کو جو کہ ترا دو سپہ سے آئنگ
 جو سبھی کویت سے تو کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ
 بن جوئی کا کھایا سنگ آئنگ

نور کلام از ایک جهان کا دل دین
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے ہی کی گنجائش کا کب پہنچے جو عقده
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے ہی کی گنجائش کا کب پہنچے جو عقده

کھینچا ہی ز بس سر بفلک عدل نیلے	میزان کی طرف دیکھ کر ذرہ نہیں پانگ
آتش ہی لوہا آب میں انصاف کی تیرے	آئینے میں جس شکل ہو عکس رخ گلگونگ
تجھ چشم کا ہی ز گرس شملہ چنستان ۶	پاتا ہوں موت کرتیں اونیں صبر رنگ
دل بھرنے گیا شیوہ احسان کی تیرے	خالی ہو کوئی دتر عدل کی جس رنگ
پس جو کوئی تجھ سے ہوتا وہ کی تجھ سے	ہرگز نہ اسے مانیو کب مجھ میں ہن مجھ سے
جس مرتبہ میں تجکو سمجھتا ہوں نہیں مدح	یہ مدح تو دوران غار ہمداح سو ہی رنگ
کتنے سخن واقعی میں عرض کی ہیں ۶	خواہ اونکو گھر سے توبہ خواہ انصاف رنگ
سو واد چل اب آگے کہ یہ جای ادب	کرتلے سخن کا تو دعائیہ پہ آہنگ
قبضے میں تری قوت شمشیر سے تیرے	لے شام کی تار دم رہی روم ستار رنگ
پردہ از ہاجب ہو سوسے اوج سعادت	شہباز کا طالع کی تھے اوسیر جو چنگ

در مدح نواب زیر الممالک شجاع الدولہ بہادر نیر جہنگ

خون مری دل میں نہیں تشنہ ہو گویا تیرا	شرم کی خوں تری ہو نچی ہو آتش گداز
گردش دہران آنکھوں کی باگروان ہو	بخت برگشتہ کامرنگان کو تصدق انداز
جہنم لب لبخ آبروی شمشیر و خضر	ہوم عیسیٰ کے لیے مع تبسم و مساز
ہر سرور ہرین تجھ زلف کی سو واد کہ	پانچ خبر اود سے سلسلہ عمر دراز

نور کلام از ایک جهان کا دل دین
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے ہی کی گنجائش کا کب پہنچے جو عقده
 ناز کے وقت گریبان در عالم سحر نیاز
 تیرے ہی کی گنجائش کا کب پہنچے جو عقده

۱۱۹

نہایت اعلیٰ مرتبہ نظر میں نہایت
 حق و عالم میں کے تجوید و اباغز

کسان و صفائی شست و
 صاحب پیر مہد نوانت پر لکھا

کلیہ کام میں
 حلقہ کی پیش و غلام

اور کے رچای جہان او سکون کا پرورد
 کیا کردن وصف تری فیض ملک سیر کا
 یون بہاوت کی ہر اوست شک لگین چ
 حسن میں سیاہ قلم کی ہر وہ تصویر
 اس طرح دانتون میں غلوم ہر او کی صبی
 پائل ایسا کہ عجب کیا ہر بوقت رفتار
 بڑنگان پیری ہر دریا میں وہ اس صورت
 اس قدر ہی وہ دلاور کہ بروز صبح
 لاکھ کر تو پوغر او سکے محازی تودہ
 غرض اس نظم سے تو یہ سمجھیند
 خلعت واسپ گہ تر سے آگے کچھ چہر
 ہر تقدق جو مقرر میری خاطر و میں
 بہر پوشش مجھ ملتا ہر وہ جامہ جس کا
 مجھ کو کچھ کام نہیں تو مجھے جو چاہے رکھ
 مطلب اس سے جو سودا ہر تر پیر غلام

طاثر وہم کو پوہ نچا نہ دان تک پردا
 تابلند اپنی زبان سو نہ سخن ہو آغاز
 ماہ نوجون شفق شام میں ہو جلوہ طراز
 خامہ صنعت حق کی نظر آئے پرداز
 موسم دی کی مہون کوتاہ دن اور رات دراز
 سایہ اپنی کو سکے ہمہ ہی اپنی سے باز
 رشک کھار ہین جس پر دیکھ سواران جہان
 استقامت کر او کی جگر گوہ گداز
 سب سے پیش کی طنین او کی وغامین آواز
 کہ طبع پر تر و مداح کی ہو عرض نیاز
 نہ وہ چہن سلیم تھ پاس کروں دست و راز
 نمکین شیر کچھ ہو ذائقہ سے میری ساز
 دامن آلودہ کی کو حرص و رہتا ہر باز
 میں مہون بندہ ترا اور تو ہی مراندہ نواز
 اور کیا ہو سکے جزیہ کہ دعا بعد نماز

تبیح کا شکر ہے ہر ایک کام میں
 قویان چاہے کتا پیر و درویش

۱۲۱
 ہر ایک کام میں
 ہر ایک کام میں

بہا
 ہر ایک کام میں
 ہر ایک کام میں

ایسا کہ پھر وہین کے آئینہ کے گرداؤں
 کیسی ہی اوس گردہ سینے کی کہ غار
 کہ کہینت رو بہ رو بہا پہا پہا پر ازینار
 کہ تو کہ تم ساسا سے آیتا تو سب سے
 کہ سدا لاور و نگار و نگار کا کارزار
 کہ دلق تاج او کی تھاکہ اس امر میں
 کہ ازینجا دین بیا رہ چون ترس کن
 وہ جہنیاں نظر میں

لیک کر بیان کرے جو تو عزم شکار مرغ
اُڑتے کہیں نہ دیکھ سکے ملک ہند سے
سوردا کی یہ دعا ہے کہ تیرے مراد کا

در مدح نواب وزیر الممالک طلال الدین حمید شجاع الدولہ
بہادر بہر جنگ و در فتح کردن بجا فضا حمت خان

آیا اعلیٰ میں تیغ سے تیرے وہ کارزار
بے سر ہوئے ہیں آج یہ سرکش کمر کیا
سرخنگ اسطرح کی نہ کھاڑ کہ تابہ شر
آتش غضب کی تو نے یہ اونکی فروغ
نام اوسکا تیری تیغ نے معدوم کیا
اک خم تھا دل و بخون کا پیرا باد کا غور
نھا عزم یہ ہر ایک کا گاونگے بیٹھ ہم
آئے تھو وہ چنانچہ اسبطح روز خنگ
کا تو بجاتے ناچتے اور کودتے ہوئے

ایک پیمبر بنو دسایستہ سے
 ایک خدا کا فضل سے ماننا کہ وہ تو
 ششستر دوست و بیاز دسایستہ
 پروردگار میں غلام غلام اس
 ۱۲۲
 کے قدم اوخون کے نہیں پیکار
 جرات میں اوخون کے نہیں پیکار
 سبب نہ دے اوخون کے نہیں پیکار
 غلام کے لئے اوخون کے نہیں پیکار
 اوخون کے لئے اوخون کے نہیں پیکار
 لئے کیا اوخون کے نہیں پیکار
 کی برادری ویک کے نہیں پیکار

ایک قوم جو کہ پین میں
 ہر سلسلے کے لیے ایک
 حافظ کی لاش ڈال کر
 قلع و شکت مردوں کو
 اوزین سے ایک نے پدم
 خواہش خدا کی پین
 لیکن آری چھ
 ہر سلسلے کے لیے ایک
 حافظ کی لاش ڈال کر
 قلع و شکت مردوں کو
 اوزین سے ایک نے پدم
 خواہش خدا کی پین
 لیکن آری چھ

اعلیٰ حضرت علی

باز رہی چھاپا کہ تو سب کا راجہ تھی
 لیکن ادھونکو آدمی کیسے کہ دیوہ
 ایدھر سے بان درمچلہ تو پتھل
 بڑھ بڑھ کے آخر فرمہ لے تو میں اغنے
 لیکن میں تجھے کیا کہوں یا یاد رکھو
 تھی کرتیاں لنگھوں کی مانند لالہ زار
 تو میں جو داغی تھی فتیو نسو آن
 گنجان مثل ہمدے لکھے تھی مہم
 بار دو گو کہ توپ میں ٹھایا وہ باغی
 فرصت کسی نے اتنی نیپائی کہ وہ کر کر
 ہر ایک جاہلی نظر آیا ہر ایک کو
 اور تے تھو یوں پیادہ کہ تو دیکھ روئی
 تھے ہاتھیو نہ بیٹھے جو حافظہ کشین
 وہ بجا اس طرح کہ یہ کہتی تھی اونکو تو
 فریادیں کو اس نے نہ بھاگنی کا ہوش

لیسو تھا میر سپد علی مستفکار
 ادھکا قدم و غامین یہ پایا ہم تو
 پڑتی تھی پر وہ بڑھتی ہی آتی تھی سگڑا
 اوس بلور جہان سے جزائر کو ہر کار
 دکھائی تھی اجل نے عجیب طرح کی بہار
 تھا دو توپ ہر سیاہ تر کر بار بار
 رنجاک نشان سق جکتی تھی بار بار
 آواز شہر نال تھی ملاؤس کی چھکار
 جتنے کہ قوم عاوا ڈائے تھے جو غبار
 بندوق و تیر و تیغ سے جاوین کا زار
 گھوڑا دھڑو پڑ پڑا دھڑو پڑا سو
 نڈان کا لکنا چہ چون ہی ہوا انتشار
 ساتھ اسکو ہم پیالہ و باہم نوالہ خواہ
 بھاگا وہ دیکھو جای ہر میدانے کو سہا
 فریاد مر نکا ہو نہ جینے کا کچھ چار

باز رہی چھاپا کہ تو سب کا راجہ تھی
 لیکن ادھونکو آدمی کیسے کہ دیوہ
 ایدھر سے بان درمچلہ تو پتھل
 بڑھ بڑھ کے آخر فرمہ لے تو میں اغنے
 لیکن میں تجھے کیا کہوں یا یاد رکھو
 تھی کرتیاں لنگھوں کی مانند لالہ زار
 تو میں جو داغی تھی فتیو نسو آن
 گنجان مثل ہمدے لکھے تھی مہم
 بار دو گو کہ توپ میں ٹھایا وہ باغی
 فرصت کسی نے اتنی نیپائی کہ وہ کر کر
 ہر ایک جاہلی نظر آیا ہر ایک کو
 اور تے تھو یوں پیادہ کہ تو دیکھ روئی
 تھے ہاتھیو نہ بیٹھے جو حافظہ کشین
 وہ بجا اس طرح کہ یہ کہتی تھی اونکو تو
 فریادیں کو اس نے نہ بھاگنی کا ہوش

مصفیہ در مع نواب وزیر الملک
 بھادر خان
 قن کا

دہی سے چٹنے کے چکروں میں چلتا ہے
 نغمہ ران تک سے ایک چکروں میں چلتا ہے
 ایک نصف اور کسی ایک نصف میں چلتا ہے
 ایک چکروں میں چلتا ہے ایک چکروں میں چلتا ہے

تیر تیرا نگاہ چشم قصہ نہ باد پیا تر اعلیٰ افکار نہ زیر ران دیکھ کر تڑپاؤں کی کیا عجب ہے کہ برق کا شعہ صرصر اوس کے قدم کو پھر شرکے جہم کرنے کا دل میں ہو جو خیال اوس جگہ تک جہان میں جب کا بعد لاکھ بار ایک پل کے عرصے میں غج کا تیرے کر کے نہ شمع کثرت اوس کی ہے جب تو ہو سو آنکھیں مل مل یہ مہر ہے نور دو دو ہو یہ یلبت تو یون کا سقف حمام بسطح چٹکے اونکی آواز سے بدشت و کوہ کھٹ دست بسطح سیاب	اوس کو دیدار دشمنان ہو جلوہ گر آ کے وہ جہان ہو خلق کا اوس سپہ یون گمان ہو اسکے تیسے کے درمیان ہو لکھ کشاد اوس کی گر غنائ ہو مجھ سے لگے تو کیا بیان ہو دور از وہم انس و جان ہو پہونچے جہاں سے پھر یہ وہان ہو گو عطار و حسابان ہو بسکہ پر گرد آسمان ہو جیسے شیشہ بتا بدان ہو آتش انگیز جب وہان ہو قطرہ زن چشم اختران ہو زلزلہ یہ جہان تھان ہو حالت کہ یون عیان ہو
--	---

اور کسیدہ خشن بین اودین
 کورن نواب کوئی خان ہو
 دست بستہ بطبع نگران ہو
 روبرو رہے سب جہان ہو
 شمع آفاق میں جہان ہو
 اور سودا میں جہان ہو
 عین سے جہان بن بیان ہو
 ۱۲۵
 آئین دعا و کردن ہون پیکر
 شادی و عیش و عشری ہون
 کس کھٹ دل سے تو امان ہو
 قصیدہ و فہم نواب وزیر الملک
 کیا قلم کو دست سے ہے منظور
 کہ مریدان بہر کار کاغذ پر

نوز میں خطا گلزار کا دور
 زلف خندان عین سے غفلت
 کھنکھہ ہر سطر جہاں آپ کو دور
 سب سے سب سے سب سے سب سے
 سب سے سب سے سب سے سب سے

نامکس عدل دیدہ شاہین
 خصل و انش ہوسے جگہ والے
 کن ہوسے جگہ والے
 شستہ و ہون سن سن سن
 سہا و ہون سن سن سن
 چکا و ہون سن سن سن
 اکیسی و ہون سن سن سن

ہور تم سے یہ خوشی کا دوز
 اوس طرف انتقال غم شعور
 خلق میں جسکے خلق ہو مشہور
 ہو سلیان ہو نچکے جس تک مور
 شاہد اسکا ہے متفق جمہور
 اسکے آگے کیا جو باہم زور
 ہوئے خاک سیہ عدم میں فتور
 سخت اور نرم پر باین دستور
 نرم پر جون ہوا میں بال طیور
 رن سے پھرے منظر و منصور
 ہوٹک لے خامہ بار یا ب حضور
 کسکو اسکے اٹھانے کا مقدر
 کرتی ہے اب زبان برقی تصور
 جسکے جلوے کا ہو دیہ مذکور
 سینہ باز نقش لعل ستور

خامہ پیش درگیاہ کیا ہے جسے
 گلر اس امر بیج کرتا ہے
 کہ لکھا چاہتا ہے اوسکی بیج
 یعنی نواب آصف الدولہ
 ہے تو ان بخش ناتوان کا وہ
 لیکیا پیل پیل کو پشہ
 شعلہ پیرا ہو جہدم اوسکی تیغ
 اوسکی برش کا وصف کیا میں کن
 سخت پر جیسے تار صابن میں
 یاد میں اوسکی باندھیے جو کمر
 مع غائب سے دل ہوا پناہنگ
 وہ جو تیری کمان کی سیڑھے
 وصف شوخی میں باو پاک کی تھے
 ہے فرس کسکے زیور ان ایسا
 کرنے پل میں تمام روی زمین

ہور اوس کا دین بھی یہ دوز
 چاہے سلیان ہو نچکے جس تک مور
 پڑی نقش نگاہ کو پر گاہ کا فور
 پڑی ہو کر چاہے نہ ہو مسند
 کہہ ہو جادو سا شکل پیش نظر

۱۲۶

کہنے کوئی جیہ اعتقاد ہے پتہ
 کہنے کوئی جیہ اعتقاد ہے پتہ
 کہنے کوئی جیہ اعتقاد ہے پتہ
 کہنے کوئی جیہ اعتقاد ہے پتہ

ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا جو پر عدل کا گویا جزا تمام
 ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا جو پر عدل کا گویا جزا تمام

فتم سوداگر کے سخن بدعا	آمین سب بولیں بدگان حضور
فصل سے حق کے توجہ شمت بجا	رہے تا حشر حشرم و مسرور

قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر رستم جنگ

سوداچہ بیون کو کیا خواب غور نام	لانی گھروس طیب کہ ہو عقل جنگ نام
احوال و سکا و کچھ کے کہنے لگا طیب	اب قصہ و سہل و سکو لیے ہو نصیحت نام
کہنے لگا سن او سکودہ دیوانہ و چرا	مجھ میں ہو کمان یہ تر ہو خیال غام
جو کچھ کہ میری تن میں ہو تھسا کوئی بنا	عامل نے خیر آباد کے پی کر کیا تہام
مسہل طلب کری ہو غذا کی زیادتی	مجبو سوماہ عید بھی گذرا امہ میام
کیا سودا اس علاج سے کہ او سکودا سوا	تا اپنی میں دو اکرون اب کر ترقی نام
تب اون بیون کہا کہ بتاؤ میں علاج	اس دروس تو پا کر شفا ہو جو شدا کام
اوس کے حضور عرض یہ کر جسکے سایہ میں	موضع پیل سے لایا انتقام

سننے ہی یہ نوید قصیدہ برای نذر	لیکر ابراجناب میں حاضر ہوا غلام
--------------------------------	---------------------------------

اور جو بیون کا ایک ایک
 قصہ و سہل و سکو لیے ہو نصیحت نام
 مجھ میں ہو کمان یہ تر ہو خیال غام
 عامل نے خیر آباد کے پی کر کیا تہام
 مجبو سوماہ عید بھی گذرا امہ میام
 تا اپنی میں دو اکرون اب کر ترقی نام
 اس دروس تو پا کر شفا ہو جو شدا کام
 موضع پیل سے لایا انتقام

ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا جو پر عدل کا گویا جزا تمام
 ایہ کہ تیسے عدل کی نسبت چنانچہ
 دنیا جو پر عدل کا گویا جزا تمام

دریغ نواب زیر الممالک
اصف الدولہ بہادر شاہ

سب بھگتو جی سندھیان وزارت
میں اس بھگت کے چاہنے سے تیسرے تھکے تھکے

سب بھگتو جی سندھیان وزارت
میں اس بھگت کے چاہنے سے تیسرے تھکے تھکے

ہاتھ سو فارتا تک نہ پہنچے کچھو
دہرہ برق آب ہو جاوے
دھم آسا ہی اوس پر ہی دھش کی
بیشہ عدل میں تھے ہر ہوش
کوئی کیسا ہی ہو قوی اوس سے
وہ بھی رو باہ جسکو ہو خا شت
حسں کا بار گر نہ تو تیرا
دست زر بخش کا تھے خورشید
آگے سائل کے تو کیری زمین
جلوہ نظر و نمین اسطرح وہ دے
ختم سودا و ماچ کرتا ہے
سے نواب آصف الدولہ
حال یون روسیہ عد و کا ہو

کس بہر عمر وہاں کوئی جو کھنت
تیرے توسن کی گرسنے کر طکنت
شرق سے تا بغرب یک دہنت
سامنی بہر کے ہے چو دنت
نہیں دل کو ضعیف کے وکنت
سمجھے ہوشیر کو ہے کیا شہنت
ارض شکل سمار ہی نہ نچنت
ڈھونڈھے بھر عمر تو نپاوی انت
اشرفی اور روپے کی یون بھنت
جون فلک پر ہوتا روئی چھنت
وصف کا تیرے کون پاو دانت
دل سے تیرے خوشی کو نت لپنت
جاہ و دولت کی تیرے دیکھ بھنت

مہر کے جون عمل میں آئیے
شب کو آفاق میں لگو بھشت

شاہی پادشاہی کے واسطے سلطان وزارت
کھا جاسے کہ سدا خضر خاوار
چاہے تیرے سب کے سلطان وزارت
جو دیکھ کر تیرے سب کے سلطان وزارت
ہرچیز عطا کروں تیرے سب کے سلطان وزارت
تیرا چاہا ہو تیرے سب کے سلطان وزارت

۱۲۹
کدو دن تو ارکان وزارت
کھینچیں ہر پانچ سلاطین ہر اک
سودا کی کس حق میں دیار پشیمان
میں نہ خلاق کے جدا ہو دی الہی
اور بسیار کیا دیندر رمضان

کدو دن تو ارکان وزارت
کھینچیں ہر پانچ سلاطین ہر اک
سودا کی کس حق میں دیار پشیمان
میں نہ خلاق کے جدا ہو دی الہی
اور بسیار کیا دیندر رمضان

نواب زیر الممالک آصف الدولہ

میں عید و دل و خوشی و ملال
میں عید و دل و خوشی و ملال
میں عید و دل و خوشی و ملال
میں عید و دل و خوشی و ملال

ہر ایک گھر میں
 شام تا بجاور رہی ایک ہی
 دین سب کو رہا نہ تمام
 عہد سوار میں اندوہ گنگا نہک
 دین عطا ملک بنا کہ باس
 سب خواص کی طرح یہاں
 نظر میں رکھ کر

121

شوق من به خورشید چون تو شب بشام
 ز عطر فریاد بس که در دانه خلقت بمن
 نقطه مشک بر سر می ملاس و بشام
 ز یک گدازد کاش از کله اسکانام
 ز یک باس چو کلبه عیدگاه که معروف
 نه به آواز شایه باس شسته غلام
 ز یک در دو باس

نہ ہو میری نہیں نقش سے عالم کے کم ہوا
یہ عجب کیا ہو جو احیاء کرے موتی کو
چلتی ہو عہد میں او سک رہہ شہر و دیار
گھر تک آتے کئے پیدا وہ خود مرتقی
بولین ہیں جسکے تشخیص کہیں ہیں تبصر
ہو شاسن میں تو یہ ہے جو اس حسد
عہد میں او سک رہو وہ خان کرم پر جسکے
اسم پاک او سک رہی لو اسب شجاع اللہ

قصیده در مدح نواب سر فرزند الدوله حسن رضا خان

بسم

صبح عید پر اور یہ سخن چہ شہرہ عام
پھر اہر آج بمقصود بادۂ خواران حرج
بعیش گاہ جهان خوش موخر می شایان
معالقہ بجان آج می پرستون کی

کین ہو گندہ ننگ پر کسویش غلق نے جیسے
 عجب نہیں ہر کہ بالیدہ وہ بھی ہو جاوے
 نہیں تباہیں سماؤ غلق کا اندام نہ
 خوشی سے خوش یہ مارا ہم ایک دل میں
 ہوا کو دیکھ کر ہے بعد ماہ صیام
 اویسی

کلام
 ۱۳۲

۱۲۲

[illegible]

مطلوع

[illegible]

نہی باغ جانین جو جنت ملک ہاں
نہی بیچہ چو اچے سے شکل گل کے جام
کھنک سے سانی کر پڑے سائے گلخان

قصیدہ در مدح سرفراز الدولہ
حسن رضا خان بہادر

عزیز عظمیٰ سودا کی تھی جلال شان
سودا کی تھی جلال شان

نہ عدل و عمل کا تیرے صفت ہو کچھ ہے
سوا کی وصف کا تیرے مجھ نہ پھاو کچھ
مرا ہمیشہ یہ مقصد بدل نہفتہ ہے
ترو مخالفت مذہب ہوں کیسے ہی عابد
خدا کو اوٹکی عبادت سو ہی منظور
ہو اس قدر ترا آلودگی سودا من پاک
یقین ہو یہ کہ وہ بے تین کہ ترو خدا
بس اب جہان میں کوئی ہو جو تجھے کا بنو
ہمیشہ حق کی طرف سے وہ مور لونت
عروس دولت دنیا نے کا خیر اپنا
اگر نہ ارطلاق او سکود یو تو لیکن
نوش کہ اسلئے تیری یہ میں نہیں کی
عوض میں اسکو صلہ کر کو نہیں تجھ عرض
مجھے تو گوشہ خاطر میں اپنی دی جا کہ
کرے ہو ختم دعا یہ پر سخن سودا

کہ رفت و شان تیری پردی ہو خوش فرما
خدا ہمیشہ رکھے او سکود با عرواکرام
رہن بکالت طاعت یہ بندگان و غلام
وسمجھو کہ انھوں کا بخیر ہو انجام
ثواب روز جزا آوی او نکا میرے کام
کرین طوائف حرم او سکود اندھکرا دام
نہیں جو دوست ترا ہو وہ دشمن اسلام
ہو زیر مرگ حلال او سپہ شہزبیت حرام
زبان خلق سے دائم ہو مور و دشنام
کیا ہو تجھ پر ہو عاشق باشتیاق تمام
سجاوگی ترے در سے یہ تاب و توقیم
کہ چاہوں تجھے میں اسکو صلہ در جو دعا
قبول ہو جو مرا حرفت او فوی الاکرام
کہ تابہ کر و ن لیل و نهار با آرام
ادب سو دور ہو خد تین تیری طول کلام

وہ چو چھتا کر سہار مجھے ہے
بہار حق جنون کسے کی محبت ہے
چو بکعبہ چو دیوانہ زہر کھکھک
کرمین ہیں کس کی تھی کسے وارن
سہرینیا میں جسے سچے سچے سچو دنیا
سچ نامیہ جسے سچے سچے سچو دنیا
میں دولت دین سے کو سچو دنیا
یاد دے زمین کو تو شہرہ ام تفاق
ایسی ہی دغ سے پیدا ہوئی کی تفاق
بواب سے گئی سب میں جگہ تفاق
کن ترے سودا اگر منہ پیری
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
ادل کو دولت دینا تھی میرے سدا
میں از تین جاہر ہوں باز پر غلام
دیکھ سخی طالع دیمری اسگل ساق
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے

۱۳۳

زبان پر دم سے سن بکھارہ افغان
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے
کون ہوں کشتہ میں جس کو ناشاق
چو چھتا کر سہار مجھے ہے

سیف الدولہ احمد علی خان
 بہادر پسر سید صاحب خان
 قصیدہ در مدح خواجہ
 عدو تہا و زشتہ کا موروثی آثار
 کرم اسب و زاد و ست ہونہ
 کرم اسب و زاد و ست ہونہ
 کرم اسب و زاد و ست ہونہ

سبب ضعیفی ک طاقت ہوئی ہو پیری طاق
 نہیں وہ عمر کہ اب او نہیں بجا سیاق
 کہ چون کمان کا قبضہ بند ہو مقابل فراق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سوریاق
 ہوں قہیاب مدد کی جو ہو تیری فاق
 ذلیل و خوار ہو نہیں چشم اہل نفاق
 میانہ میں نہ اعمال زیر کمر نہ رواق
 گلہ میں کرتے ہیں کفش ہاتھ میں ہو چاق
 کیا ہوا تہی وہ مخلوق کا ہو جو خلاق
 کروں معاش لبر اپنا میں یہ تم و طراق
 بسر ہو عمر مرئی جس سے زیر کمر نہ رواق
 ہزار طرح کی نعمت ہو تان مشک و فاق
 نہ سو ملکر ہوں طرح میرزا فیع ک و قاق
 دام میں تیری لکھا کروں اوراق
 ہوا اس نام میں ہو دا جو فن شعر میں طاق

ویا ہی فوت اعضائے دل کو میر و جوا
 سپہ گری میں تو گزرا شباب کا عالم
 جو باندھوں اس سپہ کمر تب بندھی اسطرح
 جو دست و پامین نہاسکر ہی دولطفت
 سو اب میں تیغ زبانشو لڑوں ہونہ ت کرسا
 سلامتی میں تو اپنے روانہ رکھ مجھ پر
 پھر کر دینے لیے مشقت استخوان اپنے
 سو اب تو اس سے بھی نہت گز گئی ہو گر
 سپرد جنگ ہو سر ششہ سب کی حرمت کا
 سوطالب اتو میں حرمت کا انہیں جس سے
 عوض میں دو مجھ اس نقدی کو تو ایسا کاٹو
 نہ ایسا کاٹوں کہ جس سے بروی دستخوا
 نہ شکل نور علیخان ہوں کھا کی میں نہ
 بنان دوال میں سازش کر اگ ک شومین
 و عاچ ختم کری ہو میرضی منظوم +

میں نے یہ شعر کاغذ کا تیار کیا
 جو اب خزانہ میں محفوظ ہے
 یہ شعر کاغذ کا تیار کیا
 جو اب خزانہ میں محفوظ ہے
 یہ شعر کاغذ کا تیار کیا
 جو اب خزانہ میں محفوظ ہے

ابلاغ خاندان بانیان
 دنیا جو کام چلو جو انان باغ سے
 ابلاغ خاندان بانیان
 دنیا جو کام چلو جو انان باغ سے
 ابلاغ خاندان بانیان
 دنیا جو کام چلو جو انان باغ سے

اندام جو بار پاپ کس جاک
 جانا جو کھینکھون ہوں کیا کی کیا کیا
 جانا جو کھینکھون ہوں کیا کی کیا کیا
 جانا جو کھینکھون ہوں کیا کی کیا کیا

معمول سے زیادہ مفید ہوں اب کی سال پس اہلکار لالہ خود رو سے یہ کہیں گلے ہزار رنگ کی سپنا دین ابر کو تقسیم کر دین فرقہ مخمچن میں جل نہیں کہدین کہ چار نہر سے گلشن کو صحن بانی بارہ گولی پیر مغان میکہ کے چ بند و قین بے شیشون کے بھر کر مٹھی جتنے ہیں نواز جان چ اب کرین	جسطح چاہیے کرین اس فوج کا سنگار رنگین شتاب مستک فیلان کو ہسا موج ہوا تملک ہوزرہ پوشا کی بار دین دوپنے رسالہ گل ہوا امیدوار چار آئینہ کوچ کے رہیں مستعد کار رکھیں نہ اب سولے کر کسیہ زنیہار اگر شتاب صحن چین میں کرین گذار پیشہ وہ کہنا ہے بجائے کا اختیار
---	--

باور اگر نہیں تو سہ آں دیکھ لو پایا ہی امر مطلع تھے نے اشتہا
--

ترکش لگا کے دینے کو تصحیح ہبار لازم ہو تجھ کو پی کے شراب طرب کا جام یکہ گلزمین نہیں کہ جہان آیت ہے غصے سے یکہ گر کئے تھے ہن یہ کہیں بن خود ایک دم نہیں رہتا سر حباب	گلگون پہ اپنے ترک ہزارا ہوا ہوا گرم و ہر تو سیر گلستان کرا کی بار کرتا نہودی کھینچ کے شمشیر آبدار گرداب ڈھال دو کی پاری ہو جیبار ڈالو رہی ہو منہ پہ جہلم سنگ آبشار
--	---

۱۳۵
 ماریا کی سال قیامت ہو بار بار
 عاویس نام وہ جو میں اس فن کا لقب
 بام نیک صد اگر جوان لالہ زار
 قلمی سے دوستہ دے دی ہو طوطا ہو
 میدان صاف کرا کیسنا استوار
 تا وقت کار و امن گل سے نہاں ہو خار
 صد بگ جعفری و گل کسک بام بکارت راز
 کیسری بانی کو کسک بام بکارت راز
 شکوہ قتل خون آویں جگر
 ہوا و تلسک کی میدان میں کارزار
 استاد جہان تلف بس فکال پڑ
 پانی کی جسطح کو زمین پر طوطا دھار
 بھلا ہوا و بی بی کو نہ ہے اور کس
 غمزدار و بی بی کو نہ ہے اور کس
 مکران میں ترانہ بلب لب کے داس
 ہوا و بی بی کو نہ ہے اور کس

۱۳۵
 ماریا کی سال قیامت ہو بار بار

[illegible]

ہوش کا ہول توڑی دہر سے بنگل
 باہر نہیں تو دیکھ کہ نالان سدا ہر زندگی
 فرزند کی رکھنے پر دین پر کی ہر
 ہو دریا شکست سدا اپنے سارنگ
 کہ کتاب بان شینہ وساعت عجب نہیں
 اک پل میں تل کا کی کو اوپر کو دہن
 آبادہ مہرین پر سدا اوس کا ہول
 ہی مستعد لطف و غیب اس کی آواز
 قطریے کے دانہ نالوم سدا ہر
 ۱۳۸

امجد علی خان بہادر

ایضاً در میں سیف الدولہ

یکسے میں دوستوں کی شکر و نام
 یکسے میں دوستوں کی شکر و نام
 یکسے میں دوستوں کی شکر و نام

اس عرصے میں بھر آؤ کہ شاید بھجیو پا
 پر ہونین پتیر و کا عدو کی ترے غلام
 ڈنڈا اوسی تو اسپہ تو جانا وہ یوں ہی
 رتبہ کی تیری جاہ کی میں کیا بیان کروں
 ہوتا نہ رنگ اطلس کروں جو مامی
 شہتہ لکشان کتین بھی برا چوب
 تھو مہر و مہی خوب ہی کچھ باورسیہ کو
 لیکر مگر خطوط شعاعی کو اس میں سے
 سرکار عالم غلکی میں تو کچھ نہیں
 قال کا اوس کو فرش کا اتنا ہر عرف طعل
 جتنا ہی سطح روی زمین اوسپر راوی
 جس آن تو قدم رکھو اوسپر راہ روشن
 اور ہو و گیا بھی یوں ہی تو خاطر کو کچھ
 سودا کر ہی عرض کہ تیری خزانہ سے
 بالفعل اس قصیدہ کا مانگو ہی یہ ملا

کہ چھینکے میں نل سیاو کی جھڑی شلوار
 میدا نگر ورتجسے جو ہو جای وہ دوچار
 اوڑ جای باوند کی لگ سے جون غبار
 جسکے تین نہ وہم فلک کر سکی حصار
 خیمہ کے استرو کو تری تھایہ جامہ وار
 دو کرتے چیر کر تو نہ بنتی وہ استوار
 پر مندرس میں برسوں کے اتن کہ پیشوار
 بڑا ایسے طنائیں سو کتنا یہ پودوتا ر
 میون کی واسطے ہین زمین پر یہ کو ہیا
 صد فصل گل نہو سکین جسکو نمونہ وار
 جس فصل میں بھچاؤ تو ہر موسم بہار
 کھل جای و کیتی ہی تجھو چشم روزگار
 صدقے سے خبتن کے بتا یہ روزگار
 بھر بھر سپر ہی لینا ہی مجھو زرعیار
 اوسکی تین خطاب ہو زرمیہ بہار

اتنا حدی حاشی و مشرق میں ہے چٹیک
 منہ پر جو چہرے کے ان کے چٹیک
 مود و فاجی دیکھو جو ان کے چٹیک
 ہر شہر سے ان کے چٹیک
 ہر شہر سے ان کے چٹیک
 ہر شہر سے ان کے چٹیک

بار تو جبکہ خود باد سلو کی عجب
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے

پادی کوئی نہ لطف و کرم کا حسین جنگ
تعداد و موج بحر تلک بخشا ہو تنگ
بول نہ جو زبان ہی وہ گویا دہن میں تنگ
تجہ مزع کرم سی چنے دانہ گر کلنگ
ایوستان چشم موت کے آب و رنگ
ناخن سی اپنے کھول دی جا کر گرہ پلنگ
عرصا اب اس قدر وہ نہایت پر تنگ
جس وقت دیکھیے تو ہر تنگ کو کجی تنگ
سینہ عرو کا توڑ کی نکلے ہر جب غمگ
گر سو کوڑو کو س تلک کھو دیے سرنگ
شمشیر گر علم کرے اپنی تو روز جنگ
بہ جای آب و سہو کے وہیں زہرہ تنگ
باقی کسوہی طرح سوزا رب کر دھین تنگ
ہو خرق و التیام فلک کھل کر دنگ
روئیں تنو کی صف پہ اگر ڈانٹ کر تنگ

نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے

لینے وہ سیف دولہ بہادر کہ جس
ہمت کی عظم و شان کو جسکے دیتیم
نواب و حاضری غائب اگر تہری
بیفے سے اوسکی نسل کے نکلا کری ما
جس دشت کی طرف ہو تری بیگہ مہر
پائی غزالہ دام میں دان بند ہو اگر
حکم صلح سوتے اوس صانع زمان
ہر شکش شراب کو جب کیجئے نظر
سید میں کیا بیان کروں تیری کانا
بیٹھے زمین پر تو اوسے پھر نہائیے
خلقت کا بر و سحر کہیت سی ہو حال
ناگنیہاہ پشہ سے اوس آن فیلست
رہنے ندی صفای برش اوسکی تیغ کی
گر پشت آسمان پر وہ آئی تو ہر حکم
ہر دلو یقین کہ ہنگام کارزار

پادی کوئی نہ لطف و کرم کا حسین جنگ
تعداد و موج بحر تلک بخشا ہو تنگ
بول نہ جو زبان ہی وہ گویا دہن میں تنگ
تجہ مزع کرم سی چنے دانہ گر کلنگ
ایوستان چشم موت کے آب و رنگ
ناخن سی اپنے کھول دی جا کر گرہ پلنگ
عرصا اب اس قدر وہ نہایت پر تنگ
جس وقت دیکھیے تو ہر تنگ کو کجی تنگ
سینہ عرو کا توڑ کی نکلے ہر جب غمگ
گر سو کوڑو کو س تلک کھو دیے سرنگ
شمشیر گر علم کرے اپنی تو روز جنگ
بہ جای آب و سہو کے وہیں زہرہ تنگ
باقی کسوہی طرح سوزا رب کر دھین تنگ
ہو خرق و التیام فلک کھل کر دنگ
روئیں تنو کی صف پہ اگر ڈانٹ کر تنگ

نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے

۱۳۹

نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے

پادی کوئی نہ لطف و کرم کا حسین جنگ
تعداد و موج بحر تلک بخشا ہو تنگ
بول نہ جو زبان ہی وہ گویا دہن میں تنگ
تجہ مزع کرم سی چنے دانہ گر کلنگ
ایوستان چشم موت کے آب و رنگ
ناخن سی اپنے کھول دی جا کر گرہ پلنگ
عرصا اب اس قدر وہ نہایت پر تنگ
جس وقت دیکھیے تو ہر تنگ کو کجی تنگ
سینہ عرو کا توڑ کی نکلے ہر جب غمگ
گر سو کوڑو کو س تلک کھو دیے سرنگ
شمشیر گر علم کرے اپنی تو روز جنگ
بہ جای آب و سہو کے وہیں زہرہ تنگ
باقی کسوہی طرح سوزا رب کر دھین تنگ
ہو خرق و التیام فلک کھل کر دنگ
روئیں تنو کی صف پہ اگر ڈانٹ کر تنگ

نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے
نقاش زمین میں رنگ کر چکے

اور جو احسن دوستوں کے ساتھ ہیں
ان کو کتب سے پڑھنے پر آمادہ ہے
جو کہ ان کی طبیعت میں ہے
اسی طرح وہ بھی دیکھیں

پاکستان

[illegible]

۱۵۰
 پانوار نہ ہوا ہے یا قصہ میں
 اتنی کچھ شاعری پر کرے میں
 منجھ در منجھ کے میں
 غزل اس غزل کے میں
 ہو کے ہے انجیا ربوے میں
 احوال و خبر کوں نے
 احوال و خبر کوں نے

ہر سخن سنج اگر جوان مستمین
رات جا کر میں اوسکی خدمت میں
میں جو پوچھا سبب کہ امت پوچھ
نہ کچھ اس سے حصول دنیا کا
لیکن ایسا رہتے کہتا ہوں
داغ ہوں ان سے اب زمانہ میں
یعنی سودا و تیر وقت ایم و درود
کیا غرور و دماغ کیسا بخیرت
مثل شیرازہ کتاب اللہ
شنگ جانیں جو بزم کا ادب
بعد صدمت و سماجت کے
میر مجلس کی تاب و طاقت کی

کما سجد
 من کون اولی
 اوجیه و در
 قمر کریم
 در ده سال
 بنده و
 بی کس
 فتنه و
 دامن خلق
 بیچاره
 بفرموده
 گلشن

جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں

گلشن دہر میں چار طرف + غنچہ کی بھی گرہ میں بند کیہ ہو تک اور خامہ باریاب حضور اس چمن میں غرض ترا محتاج لالہ سان گرہی پال میرے ہاتھ دست دیا اپنے گم کرے ہر عدو پوچھتا ہے ہر ایک سے سچ کہ فکر میں قہر کے تھے ہر شب نیند اور سکونہ اور سے تانہ پڑھیں تیرے شبیرنگ کا کروں کیا ہفت چون تینگ او سپر تھک دیکھ سوا غرض اس گفتگو سے احوال اب کیا کروں گامین تو سلامت رہ خوان نعمت سے تیرے مجھ کو سدا سنگ تھجہ آستان کا بعد از لوس	ایک مجلس جو ڈھونڈ رہے تو نہیں او سکی بخشش نے شست زر کرتین مدح غایب سے کسکو ہو تسکین ہے تو نگر سے لیکے تا مسکین کف زر گس پہ کانہ زرین یاد کرتے تیغ و خنجر و کین سر مرا شکر یونین ہے کہ نہیں حالت نزع سے زبس ہر قرین جاہ افسانہ سورہ یسین تو ہے جسکا چراغ خانہ زرین جلکے بھسنت ہو عدوے بعین نہیں ہر اسپ و خلعت سنگین تیرے دروازہ کا ہوں خاک نشین صبح شیریں ملی ہر شب نسکین خواب کرنے کو ہے مجھے بالین
--	---

خدیو کا یہ اس نصیب سے
 نہیں کہ چھوٹا طلب اور اپنے
 ہر زہر دست و پا دست تیرا
 ہر جب تک ہے اس سہا سہا
 ہر تبیل و جاہ و سودا کی
 مویبی اپنی زبان سے کہہ آئیں

۱۴۱
 قصیدہ دریں احوال
 سنت علی خان خواجہ سرا
 محمد شاہی
 کل حرف نام غنچہ سودا پر ہرمان ہو
 ابولا نصیب تیری سب دولت ہرمان ہو
 لعل و لکڑی ہو دس بیابان ہو
 مہن سیک تیری ایشاب ہرمان ہو
 عمدہ نور ستارہ ہو سر کلان ہو
 نور سے زیادہ خیل ملا زمان ہو
 جاہ و جلال بیان تک دیوی پر نشان ہو
 تیسوڑی سواری صدیل پر نشان ہو
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں

گنگا
 ہندوستان کی لکڑی اور تانبہ
 ملک پہنچا ہوا تو قہر میں تیری
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں
 جہاں پہنچے وہاں سے نہیں کہیں اپنے کراں صاف نہیں کہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہ آستان دولت مسعود
 فیضہ دریں حسین خان
 محمد شاہی
 بیادگار شمع کو الیک کی مسج کو
 کتب خانہ دو جهان کی خوبی کی رو بہ
 دل

ہون ہو کوری ایمن کہون غیاظت
 سستی میں چھٹک جاہو ساغر زب
 پی پی شراب سنج جو انان بسم فام
 دان ہوسم ہمارے زنگس ساکت
 کیجنت ہمارے زنگس ساکت
 ہون ہو کوری ایمن کہون غیاظت
 سستی میں چھٹک جاہو ساغر زب
 پی پی شراب سنج جو انان بسم فام
 دان ہوسم ہمارے زنگس ساکت

وہ گل زمین زیر فلک کر کے جستجو آب اوس گلہ کا آب خطر کی ہو آبرو غیبر از بر امید حلالق شتر کعبو سر سبز دانگی خاک سو صد تخم آردو جمعیت دلی سے پٹے غنچہ ہو ہو دیوے ہمیشہ دانگی گلستا نکارنگ بو مطلع یہ جنکے حق میں سخن کی ہر آبرو	دل چاہتا ہوں کہ بنا کیجے ایک باغ فیض دم مسیح کا جسکے ہوا ہو فخر لاوے نہ اوس زمین کی درختوں کی کشاخ ہووے ازل سو تاباں ہر من کے بچ مانا فراغ خاطر آسودہ سے ہو کل بنیائی و مشام کو عیسیٰ کی تقویت مرغ اوس چین کے بچ ہوں ایسے غزل
---	---

مطلع

طوطی کرے ہمیشہ نصیسی سے گفتگو جواکیر و مکان ہو سو معلوم ہو درو موزوں نہ اس صفا گلستا نہیں کہو کوثر ہو آب شرم سو دان جسکے روبرو چین چین نقاب تلے ہون رخ نکو غنبل کا جسکے ذکر نہ کر سکے بے وضو جون سوچ دو مٹی ہو رنگ جاکنی ہمت کو	بلبل ہو دانگی بلبل آل سے دو درو یون منعکس صفای عمارت میں چوچن آئینہ خانہ اوسین ہو ایسا کہ ایک بیت ایسا ہو سطح کرسی پہ اوس گھر کہ ایک من چاوتلے ہو آب کی یون سنگ آبشار پاکیزگی سے جاری ہو ایسی ہی ایک نہ جوجی کو ہر من کے روان یون ہو ہولک
---	---

ہون ہو کوری ایمن کہون غیاظت
 سستی میں چھٹک جاہو ساغر زب
 پی پی شراب سنج جو انان بسم فام
 دان ہوسم ہمارے زنگس ساکت
 کیجنت ہمارے زنگس ساکت
 ہون ہو کوری ایمن کہون غیاظت
 سستی میں چھٹک جاہو ساغر زب
 پی پی شراب سنج جو انان بسم فام
 دان ہوسم ہمارے زنگس ساکت

سنہ ۱۲۲۲
 سنہ ۱۲۲۲

اوسین سنہ ۱۲۲۲
 اس سیکوہ میں فیض ہو
 غیر از خار و زوہ نہ دیکھا کوئی
 طلب کو سطح سے وہ چوچن ہو درو
 تافہ چین دواں چوچن ہو درو
 گر نکال احاطہ کر کوچن ہو درو
 کیجے سے دل کی اوس گلستا

عالم کے دل کی اوس گلستا
 عالم کے دل کی اوس گلستا
 عالم کے دل کی اوس گلستا
 عالم کے دل کی اوس گلستا

2

195
E. 175

مطالعہ
نہایت سنجیدہ و نیکو نظر

از نقد جس کی
ازم دی نام
بنام خلق

دیکھا جو میں تو ہر وہ عجب اک مقام ہوں

ان فقہاء
اوی و دوزخ نوری
در یاد استعدی که جگ بین تمام
حکامی سنجی با دیوین ملک
از سوال پیرایه سانس تکلیف
مجموع کرم پیوسته بر ایک بود
یان شتر و شامی به ادا بود حق تعالی
ن پر گزبان به جای هر ایک بود

اس

5

نہیں ہے

اوپر چھلک کر چبھنے کے لئے چپکے سے چلے جائیں
 اور جب چھلکے تو چپکے سے چلے جائیں
 اور جب چھلکے تو چپکے سے چلے جائیں
 اور جب چھلکے تو چپکے سے چلے جائیں

اس رنج سے جب چہ کہ چھتیس مہینے لیتے ہیں باین رکھی وہ تو دو ماہہ قاضی کی جو مسجد ہو گھلا بندھو اوہین ملا جو اذان دیوے تو نہ منہ نہ کر اسکا بولاجو خطیب اوہین تو ماری دیکھو رنیکر ہے گدھا آٹھ ہر گھر میں خدا کے اور وہ جو ہیں کم زور وہ ان آنکھیں اوٹھ اوٹھ کر دکھا توہیں اونھیں حال وہ اپنا یوں بھی نہ ملا کچھ تو ہر اک بالکی کے کوئی سر پہ کیے خاک گریساں کسید کا چاک ہندو و مسلمان کو بچھو اس بالکی اوپر یہ سحر کی دیکھ کے جا صاحب ار تھی ہوا گر ہو جیسے جا کر کسی عہدہ کے مصاحب وہ جا کے جو راتو کو تو میٹھو ہین دوزانو بیوقت خورش او سکی جو ہوا تو تین بھوکھ	خواہ کا پھر پٹیا اس شکل سے یاں ہو ٹک دھونس دھر کر کی خنجین تان توں بیٹھا ہوا اس شکل سے ہر پیر جوان ہے کہتے ہیں کہ خاموش مسلمان کہاں ہے ہاتھ آگیا دعا غلط تھیرا وہاں ہے فی ذکر نہ صلوٰۃ نہ سجدہ نہ اذان کہے ریتی کے جو آگے کی یہ ہر ایک کان ہے دربار اور اس عہد میں جو خرد و کلان ہے اس سچ سے رسالہ کا رسالہ ہی مان ہے کوئی مدد ہی نہ منہ سپٹ کوئی نغوزان ہے ارتھی کا تو تم ہے جنازہ کا گمان ہے کرتے ہیں جو ان عرفوں نے چھوڑ نہ ہاں ہے او سکی تو اذیت ہو بڑی آنت جان ہے کیسا ہی اگر اپنے تئیں خواب گراں ہے سو کیا کون تجھے کہ مصیبت کا بیان ہے
--	--

اور حاضر اور چوہہ وہ سب کو خفاں ہے
 کھا تا وہ کھاتے ہیں پر اور خورہ پو دوہ
 ملبغ میں جو خورہ اور خورہ پو دوہ
 جو دوہ میں چھلکے سے اسی سے پو دوہ
 چھلکے سے اسی سے پو دوہ
 چھلکے سے اسی سے پو دوہ
 چھلکے سے اسی سے پو دوہ

۱۵۱

اور وہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ
 اور وہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ
 اور وہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ
 اور وہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ پو دوہ

آرام چھوچھا جو وہ رے وقت کمان ہے
وہ ہمیشہ کا غم پر شک فشان ہے
خوبی میں خط اب جسکا برا خط تان ہے
افاق میں ان چیزوں کی اقد کمان ہے
ایسا ہو جوتنی کارنامہ بینئے سر
خطا کی ادنیٰ جا ہی قدر کمان ہے

ہدیہ

مغنون بجا رہے گا کہ پوچھئے کہ
 ملاح ہاؤنکا ہے اور مرشدان ہے
 بھٹک چکا ہے یہی ہے غفلت نزار ہے
 چھوڑو راحت جان جو
 چھوڑو راحت جان جی کا احوال
 چھوڑو راحت جان جی کا احوال
 چھوڑو راحت جان جی کا احوال
 چھوڑو راحت جان جی کا احوال

ہدیہ ہو سوا پانچ لکے گز رہیں اگر دھڑی کو کتابت لکھیں دھیکہ کو قبا چاہی جو کوئی شیخ بے ہر فراغت دیتا ہر دم خرس کوئی شے کو نسبت اور اسکو جو دیکھو کوئی وہ ہر ہشت پوچھے ہے مرید و نسیہ ہر صبح کو ٹھکر تحقیق جو اعرس تو کردارھی کو لنگھی ڈھولک جو لگی بچے تو دان سکھو اوجھ بے تال ہوئی شیخ جو ٹک و جدین اگر گرتال سے پڑتا ہر قدم تو بھی نہیں اور چھل اس رنج و مشقت کا جو چھو سب پیشہ یہ چ کر جو کوئی ہو متوکل اور بیٹی کے دلو سے خرافت کا تین پھر جو م کے جب لڑکی لگی بھوک سو مرنے جب راہ خدا پیسے نکال کوئی نواب	یا قوت پکارتے جو بکاؤ قرآن ہے بیٹھے ہوئے وان میر علی چوک جہان ہے چھٹی ہے وہ شعرا کی تو سطون بکان گنبد سے کوئی گیارہ کیکو شیر کینا ہے اس فکر و تردد ہی میں ہر ایک نے مان ہے ہی آج کہ ہر عرس کی شب ہر کمان ہے نے خیل مریدان گئے وہ بزم جہان ہے کوئی کو در کوئی رودی کوئی نعرہ زان ہے سر کو شیونین پھر بد اسلوبی کا بیان ہے کہتے ہیں کوئی حال ہو یہ تھن زنان ہے ڈالا ہوا دان دال بخود قلیہ و نان ہے جو رو تو سمجھتی ہے نکھو یہ بیان ہے بیٹے کو جنون ہو یکا بابا کی گمان ہے ہر خان و خوانین کے ہمراہ وہان ہے تباؤ کی سفارش میں اسو رتہ خان ہے
--	--

بہادری و جوا
 قصیدہ در جوا
 رستمی خجیک و جکار

۱۵۳
 بھائی فزیب سے البق ایام پر سوار
 بھائی فزیب سے البق ایام پر سوار
 بھائی فزیب سے البق ایام پر سوار
 بھائی فزیب سے البق ایام پر سوار

فانقون کا اور سب ایسے کا شکر
 فانقون کا اور سب ایسے کا شکر
 فانقون کا اور سب ایسے کا شکر
 فانقون کا اور سب ایسے کا شکر

ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے کیا ہوا
 کرتا ہی را کب او سکا جو بازار میں گذار
 امیدوار ہم بھی ہیں کتنے میں یوں چار
 گذری پر اس مظلوم سی ہریل و ہرنما
 دیکھو ہے آسمان کی طرف جھکے بقیار
 چونکہ کو آنکھ موند کے دیتا ہر وہ سپا
 ہر دم زمین پر آپ کو چنکے ہر بار بار
 ہرگز دروغ او سکوت جہان نہ ہمار
 باو سوہم ہووے وہیں گر کرے گذار
 کھودی ہر اپنے گم سے کھوئے زمین مار
 گھوڑی کو دیکھتا ہی تو پا دی ہر بار بار
 بیخین گر او سکوت خان کی ہو دین نہ ستوار
 دھونکی ہر دم کو اپنی کہ جون کھال کو لوہا
 خاشاک سے نہ بسکہ ہر مجروح ہر شہسوار
 جنگل ہی موزی کی توجھوڑا او سکوت کر دگار

مانند نقش نعل زمین سے بجز رفت
 اس مرتبہ کو بھوک سے پوچھا ہر رکھنا
 قصاب پوچھتا ہی مجھے کب کس کے یاد
 جس نے اس تعالیٰ کے کھنڈیوں پہ چاہو
 ہر رات اختر و کی ستین دانہ بوجھ سکے
 نکلا اگر پراکھین دیکھو ہے گھاس کا
 خط شعاع کو وہ سمجھ دے تہ گیاہ
 پیدا ہوئی ہے تسبیح الکن باو اسقدر
 گذرے وہ جسطرت سے کھوا و سطرت نیم
 دیکھو ہے جب وہ تو بڑھو و تھان کی طرف
 قانون ہی ہنسنے کی طاقت نہیں ہی
 ہر اسقدر ضعیف کہ اوڑ جاے باو سے
 نہ استخوان نہ گوشت نہ کچھ او کی زمین
 سمجھانہ جای یہ کہ وہ ابلق ہی یا سرنگ
 یہ حال او سکے دیکھ غرض یوں کو ہر خلق

افق ایک دن برف چھکا ہوا
 ایک دین میں چھکا ہوا
 شہر کا بھونکنے والا
 خدمت میں اون کی بیٹی
 گھوڑا بیٹھ کر اون کی بیٹی
 فرمایا جب سواری کو اپنا دوست
 ایک بار گھوڑا کو دوسرا
 یہ دو بچے بیٹھ کر لائق نہیں
 صورت کا بیٹھ کر بیٹھ کر لائق

۱۵۴

اتنا وہ نہیں کہ سب اور کی بات
 اتنا وہ نہیں کہ سب اور کی بات
 اتنا وہ نہیں کہ سب اور کی بات
 اتنا وہ نہیں کہ سب اور کی بات

مانند اسپ خانہ شطرنج اپنے پازون اکدن گیا تھا مانگی یہ کھوڑا برات میں نہر سے خط سیاہ وسیہ سی ہوا سفید ہو بچا غرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان مٹھا تو اس قدر پر کہ وہ جو کچھ کہہ تم ثنا دہلی تک آن ہو بچا تھا جسدن کہ مرث دلت کی کوریو کو گواہ ایسا ہے گھر میں بھیج ناچار ہو کے تب تو بندھا یا میں اوسین جس شکل سے سوار تھا اوس دن میں کاکو چاکر تھی دونوں ہاتھ میں کپڑے تھانہ میں اگر سے توڑہ اوی دکھلای تھا ستیس ہرگز وہ اسطرح بھی نہ لاتا تھا روبراہ اس مٹھا کو دیکھ ہو کر جمع خاص و عام پیتے اسے لگاؤ کہ تاہو وی بیروان میں کیا کہوں غرض کہ ہر اک کی شکل کچھ	جز دست غیر کے نہیں چلتا ہی زہن ہار در لٹھا جو بیابنے کو چلا اوسپہ ہوسا تھاسر و ساج قد سو ہوا شخ بار وار شیخو خیت کے درج سے کہ اوس طرف گنا لیکن اب ایک دن کی حقیقت کہ نہیں یا مجھے کہا نقیب فی اگر ہر وقت کار ہو کر سوار اب کرو میدا نہیں کارزار ہتیار باندھ کر میں ہوا جاکے پھر سوار شہن کو بھی خدا نہ کریوں لیل و خوار تک تک سی یا شہنہ گمری پازون تھر نگار یہ بھی نقیب ہا کر تھا لاٹھی سے مار مار ہمت نہ تھا زمین سی مانند کو سہار اکشود بر وین سی کہتی تھی یوں پکار یا بادبان باندھو یوں کے دو اختیار تیغ زبان سی کاٹ کر کرتا تھا گل منار
--	---

کشتا خدا کوئی بنو بچا دلائی کا پیر
کشتا خدا کوئی بنو بچا دلائی کا پیر
کشتا خدا کوئی بنو بچا دلائی کا پیر
کشتا خدا کوئی بنو بچا دلائی کا پیر

وہ بھی سہا سہا دلائی کا پیر
وہ بھی سہا سہا دلائی کا پیر
وہ بھی سہا سہا دلائی کا پیر
وہ بھی سہا سہا دلائی کا پیر

۱۵۵
دلائی کا پیر
دلائی کا پیر
دلائی کا پیر
دلائی کا پیر

دلائی کا پیر
دلائی کا پیر
دلائی کا پیر
دلائی کا پیر

در اقبال بی تو هر چه در عالم است از صفات آن ملک
در چشم روزگار و در لوح کتب و در لوح ملک
ارواح او بیای که کعبه نبیست
فراق و در دلش کعبه نبیست
ایضا و صفای او که چنین است
آید

[illegible]

ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ

کر سنگ آتش را ب سینہ بود لکھون تا حد میں بعد از مناسبات اگر جون سرو ستر پا زبان دہن میں سوز بان غنچہ کی فائوش تو موج او سکی تری رطب اللسان ہے زبان ہے شکر کی خاطر ہر اک بات کرین مین وصف تیرا سب بہ رنگ نظر کر نستر اور جعفری کوٹہ کیا کرتا ہے تیرے نام کا ورد بھرے ہے بلبل بستان ترا دم نسیم صبح ہے تیری تگے دو بنائی خلقت ان بے از گل خط پشت لب او کا اور ابرو سمجھتا ہے اسے عارف کا اور اک فردا ان ہے دم آب و لبان	تنہا ہے یہ ہر اک چشم رو و روان رکھ تو مرے خانہ کو دزات تری حمد لے چن آرا کھان ہو شناختے کو تیری گل ہو گوشت جہان اس باغ میں آب روان ہے شرب سے دیا تین شاخ کے ہات چمن کو دیکھ مرغان خوش آہنگ بھنورتک دیکھ تجھ صنعت گری کو سدا پھر پھر کے ہلاک پھول کے گرد ترے بار کرم سے شاخ ہر جنم چسپانغ شام کو ہر شب تری کو نہ تنہا خلق کی نسرین و سنبل بتان کا حسن ہے تیرا شنا کو رباعی مدح کی تیر ہی ہے ای پاک عطا کی جیسے مشت خاک کو جان
---	--

ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ

ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ
 ہر اک چہ کام میں جہانک باغیچہ

قصص عجیبے کون انہیں تو از گل
دے دے نہ

جہان دیکھو تو روان گھماے خود رو
 یہ جلوہ آپ کا سبزے پیگوست
 غنیمت جان لے طنز تو یہ دم
 نہیں رکھتا چراغ عیش بنیاد
 خوشی کا جھلکے ہے جس باد وہ رنگ
 سخن میرے کو گوش اپنے مین در راہ
 جو کرتا ہے تلون دھڑکا گل
 خدا جانے زمانے کا ہو کیا طور
 نہ پھیرا بل ہے نہ گل ہے نہ یہ باغ
 ردا مت رکھ تو میری تشنگامی
 قسم ہے تجکو اپنے زلف و رکی
 تجھے اپنے دہان تنگ کی سون
 تجھے اپنی ملاحت کی قسم ہے
 تجھے جھوٹی قسم اپنے کی سو گند
 تجھے ہے اپنی بدستی کی سو گند
 نظر جس جا پڑے سبزہ سے اور جو
 نظر آتا ہے آتش در نظر سے
 کہ عرصہ اس ہوا کا ہے نیٹ کم
 نظر آتا ہے زیر دامن باد
 سدا مینا ہے اوسکا دور سنگ
 ابھی اس صفحہ کی خوبی پہ ناگاہ
 کہان ساغر کہ ہر شیشہ کجامل
 ہوئے آن مین کچھ اور سے اور
 لبون پر ہے فغان اور دلپہ ہر داغ
 قسم تجکو یہ بولا ناے حاسمی
 قسم ہے تجکو گل کی رنگ بوی
 تجھے غنچے کی آب و رنگ کی سون
 مرے دل کی جراحت کی قسم ہے
 کہنے و مہدم اپنے کی سو گند
 تجھے اپنی زبردستی کی سو گند

عبادت کنین کہ ایک عید با آفاق
زیمارت کیجیہ کردہ پور
فصلہ درویش کہ ارادہ
کون جتنا تو سنا

۱۹۱
 حرم کو سر سے علنا سے
 بہت فراتے اور سب کو
 مانا اور ان کے سب پر جب
 سوار اپنے چوڑے گردن کے
 پیش آنے ہوئے گردن کے
 سر پر اگر کسی عید کے
 اٹھا کر سوار کوئی روایا
 نکال کوئی کوئی اور کوئی
 نکال کوئی کوئی اور کوئی
 کوئی لے سیکر ان کوئی
 کوئی حضرت سے تڑپ گئے
 نکال کوئی سوار کوئی
 نکال کوئی سوار کوئی

نفسیوں

نصیبیوں کا میں نے کیا کوپا بھری
 کیا غارت اور خنیں ایسا ہی کبار
 تھی اونکی یا تو وہ کچھ عظم اور شان
 کرواں کیا آگے اب غارت کی تصریح
 پیادہ کس طرح یہ کاٹتے راہ
 نظر کے بعد غارت راہ کا رنج
 نہ زاد راہ پاس کے نہ مرکب
 توکل پر چلین کعبے یہ کیا ذکر
 کعبہ عمارت کے جانے کا مذکور
 - لیوانی کی گہ یاد آتی تسبیح
 کعبہ کہتے مسلمان تھا چکن کا
 کعبہ کہتے کہ یارو کیا عصا تھا
 کہا کیا پکا تناسیسی مکر کا
 حقیق سرخ کا جو ناسدان تھا
 کعبہ کہتے تھے ہو مغموم از حد

مریدوں کے سمیت اونکو لیا کھیر
 نہ چھوڑا ایک کی تسبیح کا تار
 بسے یا ایک پیر امین کو حیدر ان
 نہ تھی جزو دانہ باے اشک تسبیح
 عصا گرہ گیا پاس نکی سو آہ
 لگو کرنے دل پہ مینش و شریخ
 اب لے غم کبے کا بندھو کب
 انھیں اسباب کی لپے پڑی فکر
 کبھو تھا فکر پیر امین سے دل پہ
 ہوئی جاتی تھی جسکے غم سے تشریح
 کہ جس پر تھا چلن کا رد کن کا
 بڑے حضرت کے میر و ہاتھ کا تھا
 سفر درمیش آیا یہ کہ حسد کا
 اگر کہتا تو قیمت میں گراں تھا
 سنا میں کوئی تھی ساعت بد

دل اوس پر غلج کا چون شیشہ خنجر
 فتنہ کا کیا کہن غلج سب کا باری
 کہ مارا دوس پر ناگہان غلج
 دیا تیرے دل کو زخمی غلج

کہما سو واسقہ ناکہانی کہما سو واسقہ ناکہانی کہون اک شہر کی میں روایت اب	کہ جو وہ سنیں اوسکی بانی مجھے قصہ کہانی سے ہی کیا ربط جو گوش ہوش واپس سنیں سب
---	---

حکایت پسر شیشہ گر کہ در حلب بازار سبب قضا و قدر
 او پر پسر گر عاشق و فریفتہ گردید

اللہ ساتی سین ای عشق سے الفت کا پیار سے شیشہ لیکر مجھے اوس کے تودو چار کج کام حلب میں تھا پسر اک شیشہ گر کا پدر کا وہ دل و جان و جگر تھا بنایا حق نے سب سے دو لڑکے چمن کی سیر کو جاتا جو گھر سے سبب ہو گا یہ در چشم بد کا پیالی بیچ دان نرگس کے جا کر	چھکائے گر مجھے پیا نہ عشق لبالب ساغر زین کو تو بھر سخن کو عشق کے میں دن رات نہایت لاڈلا مادر پدر کا پدر عاشق و معشوق پدر تھا پری پونچے نہ ہرگز حور اوسکو تومان کہتی تھی یوں اوسکو پرست تصدق سرو کو دو اوسکو قد کا کچھ آنکھوں سے بھی تم دیو چھو کر
---	---

ہوا ز سر سرور و دیوانی
 چو کی چو کی چو کی چو کی
 چو کی چو کی چو کی چو کی
 چو کی چو کی چو کی چو کی

ہوا ز سر سرور و دیوانی
 چو کی چو کی چو کی چو کی
 چو کی چو کی چو کی چو کی
 چو کی چو کی چو کی چو کی

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

لگا کئے کہ تم ہوا کے دل غواہ
 خدائے واسطے نک کیو غور
 اونھوں نے دیکھو جب اسکی عیالات
 کوئی بولا کہ سایہ سے پری کا
 کوئی بولا کہ یہ وہم غلط ہے
 بنایا حق نے اسکو دہر سپر
 بھر ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاہ
 لگا اونہیں سے کئے ایک ذی فہم
 یہ لڑکا تھا تو شمعِ نرمِ افسردہ
 بقدر فہم ہر کس کی گمان تھا
 اوسے تو چڑھ رہی تھی عشقِ گچ
 لگم چڑتی جب اوس کے پیرین پر
 فکر تھی اوسے تدبیر کچھ سو
 پر آخر سایہ اوس پر بنے ٹھانا
 کسو نے اوس پر جب کچھ پڑھو چکا

کر گیا تم کو رازِ اپنے سے آگاہ
 کر دقتیں حال اوس کا کسی طور
 کسی ہر ایک نے اک طرح کی بات
 عمل ہے اسپہ یا جادوگری کا
 پری کی آپ ہی تو یہ غلط ہے
 ہوا اسکا چاہے سایا پری پر
 دوانہ ہوئے ساغر دیکھ جبکو
 لگدے سے ہر مس دلمیں تو یوں ہم
 کیا پیدا دل پر و انہ کا سوز
 سخن ہر اک طرح کا درمیان تھا
 چڑا دیکھ تھا وہ کیا روز کیا شب
 نظر آوے تھا خاکسترِ دقن پر
 بدن پر موشے یوں آتشِ بھونچو
 کوئی ملکا کوئی لایا سیانہ
 اوٹھا اوس آگ سے دونا بھوکا

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

بہارِ عشق و شمعِ کجیچہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ
 بختِ بدست از خانانِ دہ

او غمون کو ایک دن رحم انہ کیا
 نہ تو تم زندگی سے اپنی مایوس
 پر ایسے وہ بیابان میں کہیں ہے
 مگر جاتے کوئی ایسا ہی جانبار
 کہا سنکر پد رنے سو وہ ہم ہیں
 خدا پر نظر جاوینگے ہم دان
 نہیں ہے ہکو حفظ او شکے سے انکار
 جنھوں کے ساتھ ہو حفظ الہی
 غرض دانے اٹھے یہ شاو خرم
 گھر آکر اپنے یاروں کو بلایا
 وہ بولے ہم بھی ہیں چلنیکو حاضر
 یہ لکھ کر سب نے مارا ہاتھ پر ہاتھ
 پھر اسکے بعد باہم ہو کے کیل
 غرض ہوئے یہ جون توں بعدیکہ
 پڑے نزدیک جہدم انے وٹھان

اعل سے اپنے ان کو یوں بتایا
 طرف مشرق کے یا نسے ہو وہ ہوگ
 گذر افسان کا جس جہا نہیں ہے
 جو اپنی زندگانی سے ہونا ساز
 کہ روز و شب میان در و فخر ہیں
 اور اوسکو ہر طرح لاوینگے ہم پان
 ہوتی گلزار ابراہیم پر بار
 بچیں سو طرح کی کھا کر تباہی
 کیا عزم سفر دل پر مصم
 سختہ کا سخن اونکو سنایا
 جہاں ہو وہ چلین گے اوسکے ساتھ
 کہ ہے یہ قول ہم ہیں آپکے ساتھ
 چلے طے کرتے تین دن تیزل
 نواحی بیچ اوس صحرا کے ناگاہ
 جگر کسکا گھر آگے دھرے پان

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ
 یہ شعر مرثیہ ہے جس کا موضوع
 ہے غم و غصہ اور فراق
 وصال کی بات ہے

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ
 یہ شعر مرثیہ ہے جس کا موضوع
 ہے غم و غصہ اور فراق
 وصال کی بات ہے

۱۶۹
 نظر آئے ہیں وہ حالات عجیب
 کیسے ہوئے ہیں وہ حالات عجیب
 کیسے ہوئے ہیں وہ حالات عجیب
 کیسے ہوئے ہیں وہ حالات عجیب

یہاں کی بات یہ ہے کہ
 یہاں کی بات یہ ہے کہ
 یہاں کی بات یہ ہے کہ
 یہاں کی بات یہ ہے کہ

نہیں جن اکھ کی بڑیا کین چم
ناو سین استخوان نہ گریخت پادشاه
ہوں تحلیل غم میں وہ یہ دوست
کہ ساق پاس ہے اور ساک عدا
خداد سلبار غم نے یکدم
فوری سی پر نظر کر اس کا
جوانی پر نہیں اپنی اگر غور

جہاں بیٹھا تھا وہ آوارہ گھر سے
 پد رنے ڈھونڈ حکمران پاپ کو
 کہ او سمین وشت اوں صحرے و چن
 وہ صحرانیکہ تھا اوں سے حذین
 کہ تھا گردا و سکے اک آتش کا گرداب
 کہ ہے پاک او سکوا ایسا کون تھا و
 نہ تھیں کچھ خوف دیوار سے کم
 کہ مہم تک میں سے تھے صورت بید
 پیر تو دیکھتے ہی اگر گیا غش
 لگے کہنے وہ یوں باہشتم فرسبا
 نہ تو نے قدر حسن اپنے کی جانی
 خدا کے واسطے چلایں سے گھر کو
 سے ہے خون میں ترا نکھو سے دلا
 وہ میرا مہ ہوا ہے کس طرف کہ
 کہ میرا لال گھر میں کب تک آئے

کہنا کہ اگر نسیم آئی اور دھر سے
گنتی پوسف کی جب یعقوب تک برو
نظر آیا اوسے یون اوسکا دل بند
دل دسکا وان نہ مخا خوف و خطر میں
بنے تھا گرم یہ آنکھوں سے خوناب
جی تھی چہرے اس کے پر زبس گرد
وہ آنکھیں جیسے جی دیتا تھا عالم
پڑے تلوون میں خار و شمت سی جھید
جب اس صورت سے پایا وان یہ کہو
جو اس کے اور وان تھے ہدم دیا
یہ تیرا حال کیا ہے اے فلائی
نظر مجھ کو کچھ تو حال دیکھو
اے ظالم تری ماں کا ہے یہ حال
کچھو پوچھے مجھ سے کہو تم
کچھو رمال سے قرعہ بچکا دے

[illegible]

وہ چین تھا افضل حق از بسکہ ملحوظ
کے لئے اور کے گونگیک
حلیب پر پہنچے بلکیا تو ان سے محفوظ
یوں سے مال کے تن میں جان ملی
دے جس ب ورسے وہ مگر من آیا
کے سنے خوش آوے اگر دم نہ پایا
فیاضی

رضا جونی مین تھے سب دوستاں جو کچھ پوچھے تھا کوئی گام بگاہ زبان تو آشنا تھی گفتگو سے	رکھا کرتے تھے سب ادس کو نظر بند جواب ادس کو وہ دیوے تھا بارگاہ نہ کہہ سکتا تھا ہر دل کی کسو سے
--	---

رضا جونی مین تھے سب اس کا خند

جو کچھ پوچھے تھا کوئی گام بے گام۔

زبان تو آشناتھی گفتگو سے

رکھا کرتے تھے سب اس کو نظر بند

جواب ادسکو وہ دیوے تھا باکراہ

نہ کہہ سکتا تھا پر دل کی کسوٹی ہے

ظاہر شدن عشق او بر ہمگان و بیرون فتن
از خانه بطرف زرگرسیہ

پلا ساقی مشرب آبش آمیز

مجھی کو اوسکے سے پیئے کا یارا

جب آیات تک وہ طبر کے اکروز

چلے ساتھ اور سب سے پہلے ہوئے

اور اس کے والدین کو سب غینیاک

ہوا جس وقت یہ احوال طاری

میرال اس اردات او پر نظر کر
کہ تہا سینہ جوش و شوق

سے عہدِ قن باستم پر م

عربی کا ویدیا اس سوار کا نوٹ

مجھے جلدی سیالاکر کے لب پر

لہنجی ہوئے جو آتش پر دو بار بار

چلا وہ کھر سے بھرتا آہ جانسوز

کہ جو نیشنل سٹیکس گروپ گل خاں

برہمنہ پاسرون پر ڈالتے خاک

درود لیا سے تھی آہ وزاری

لف افسوس میں آہ مجسّر کہ

اس اہو نے لیا بسی سے چرم

بوی امست حضرت پروردگار

فرزند او سدن تو ملکر مراد از نیک
 که می آید از دست صاحب تو فن
 که می آید از دست صاحب تو فن
 که می آید از دست صاحب تو فن

والی شب بستی میں
کسی کے درسی بقال کے بارے
کے شگل میں رجا کسی راست
درختوں میں زمین کٹ جاتی اور
نہیں اس سے خط و شب
جو اتحاد زندگانی سے پہلے
الدین اوسکے لئے پہلے

خداوند پروردگار
کیان چارادس و حتی کوز
پروا کی خلق کا دل قیاس
بیاد دوست و دشمن
نقد و ستایش

دلایین سے ہر ایک کی تائید ہے کہ یہ سب کچھ
 جو آج کل کے لوگوں کے ذہن میں ہے وہ سب
 کچھ ہی ہے جو ان کے ذہن میں ہے۔

کی کہنوں سے چاک اپنا کر گریب ن
 کی بہنوں سے سنا سنا یہ فنی خوش
 ہوتے ان کے زور سے خاک غلطان
 ہوں

ترا نگل کسے بلبیل کی مسر یاد
مے حق تین جو کچھ تیری رضا ہو
محبت ہی نے تیری گھڑی ہے
جدھر تو جاے او سکو بشیر جان
چلا گھر سے نکل ہو سخت بیتاب
چلا سہارا ہر سمت جن سبیل
چلا خس کمر باگے ساتھ آیا
کھڑکتی تھی باز خیر ہر بار
کھلا ہے دل پہ او کے پردہ راز
قدم پر او کے سر جاتے ہی ڈالا
میں سزا پترے قربان عاشق
تو میں عاشق ہوں تو معشوق میرا
کروں شاہ میں بالون بیچ تیرے
میں تیرے سے نہ ہو دھوکے پالو
سری خدمت مجھے نوراً علی انور

[illegible]

نہیں کیجائی اوس عالم کی تفتیر پر
 پر اب اظہار سے یہ مدعا تھا
 ہوا عاشق جو اک زر گر سپر کا
 ہوئے اک روح و دو قالب وہ باہم
 خدا کا وہ خدا تب اوسکا ہو سکے
 محبت یوں ہو تو ہو عجب دعبود
 کر سے ہے بندگی مین یوں خدائی
 مکان دیر بھی اوسکو حرم ہو
 نہ سمجھے حق سے خالی ہے یا بگھر
 جواد سکومر گلہ ما ضہیٰ بخانے
 اگر تجھیں زراہ نکستہ دانی
 و گرنہ بیان ارادت اپنی معلوم
 کہو یا رویہ سچ ہے یا غلط ہے

جل تو کیجیے سوہرا کی تقصیر

کرم سب کچھ
جہانگیر
سب وہ رونق جا
نیز وادو کا سا اجاہ و خشم
اوس کی کو صاحب صیفت و حکم
عبدالمین اب جو ہے حکم
اور جس کے رزیدہ چین خوان نام کم
زمین کے لیے یہ ہیں ہو خلق منور
کیست خام کی سعوا غمان سے دور
خون گنج زیادہ اس سے طوائف

نه از تو به یک کلمه زده ان از تو دلم
 که بن علی بیاد کس از کس با من
 که ندون که حالات یک یمن کون
 نه می گویم که من کون
 نه خدایید بی ای بی ای بی ای
 نه من به فلک شک او به جلا
 نه به اسم است او به جلا
 نه به اسم است او به جلا

کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن

چرخہ ہوا جب چرخہ دون سے سیر نہ آیا ہوا میں جب تیسرے چرخہ اغرض صیدا سے جو جھکے سو حلقہ بگوشاؤ سے دو ہو کر آئے سواری کے خاطر بہت خوب ہیں زبان وصف میں جسکی سیری لال نہ آیا نظر زیر نہ آسمان لگا کھنکھ دیکھ او سکو ہر ہوشمند ہوا دیکھ اسکو مجھے یقین تو بخیر کر کھینچ لائے ہیں کوہ خدا چشم بد سے رکھے او سکودہ تجھے پرورش کی رہی اس کے کہ	انچوڑا ہوا جب چرخہ دون سے سیر چرخہ نظر میں جو آنظر اگر دیو دووان جو آنظر مکر وان سے جیتے کئی پل لائے سبھی پل ہر چند محبوب ہیں پر اک پل کا او نین یا جمال کچھ پل یا بچشم حبان وہ ہی قد و قامت میں اتنا بلند بدانت لپے یہ ہاتھی نہیں رہے جب نہواں صید سو سو کر نہیں او سکی خوبی میں ذرہ قصور ترے سایے میں یہ جیے تا ابد
---	--

مثنوی سوم بطور خط

فان صاحب مشفق والانشان بعد اظہار تمنا سے ولی	منظر لطیف و انیس و مہربان در جواب نامہ لکھتا ہوں جلی
---	---

کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن

کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن
 کچھ ساکھ سہاگن سہاگن سہاگن سہاگن

۱۷۷
 است کشتارون میں غلامی کو
 کہ جہان دلیہ میں سہاویہ ملت
 دل کو دل کی خبر سے انصاف
 عیب سے کہ کوئی نہ دوستی
 میں ہم ایک تازہ معنوں علی
 نی طرح سے خوب ہوزون علی
 ہوتی دلوں کو مطلب سے
 آفرین کی ہر ایک
 کا جو لکھا تھا
 بکھریا

شادی و غم ہر دو دندار در دہلی
شادی سے بیان کی کوئی کہ نہ کہ شادی
دودن ہی دیکھا دم تیغ و تبر
جون ہی زنا سے نہ کی بار بار
جس تیرے چہ سچے غمی

اس کا نظرون کو پہنچا کر اس کا خیال
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن

زیادہ غرض کچھ نہیں کہنا روا سحر ہے یا لکڑی کی تقریر ہے دل ہے ہر ابرق منط بقرار غم کی سیما ہی کی گھٹا زات ہے چپ ہو سو داغوں پر خود غلط لکڑی کی نسبت سے تو معذور ہے	بس ہے سی آہ میری یہ صدا جس میں کہ عبرت کی یہ تاثیر ہے دیدہ ہیں جون ابرسا اشکبار آج بھی یان موسم برسات ہے بس ہے تھے حق میں یہ نکتہ نقط آدمی ہونا تو بہت دور ہے
--	--

اس کا نظرون کو پہنچا کر اس کا خیال
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن

شش سو بیست و نہم در تعریف دیوان شہ عالم بہار

صاحب اسیر کے ہیں یہ ایات یہ سفینہ ہے رشک ابر بہار اس کی ہوتی نہ کہ چمن پہ نظر اس کے چھون پہ جلد کی یہ بہار صرف شیرازہ جو ہوا تیار نہ کرے سیر اس کی دل کو اوداس نہیں ایسا جو دیکھو مفت اقلیم	فکر عالی کی آپ کی کیا بات ہر ورق اس میں قطعہ گلزار شعر اس میں ہیں گل سو نگین در باغ بہشت کے ہیں کو ابر ہے رگ جان عاشقان زار منتشر مہن تو جمع کرے حواس خورد مندوں کی خاطر اور ندیم
---	---

اس کا نظرون کو پہنچا کر اس کا خیال
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن

اس کا نظرون کو پہنچا کر اس کا خیال
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن
 اس کے دل میں بہ زخمت بن

چکاپین و انیس کلام
 نصحت کا سب سے بڑا کتاب
 بیرون آفت بے مالتاب
 مثنوی شہر در حقیقت

چکاپین و انیس کلام
 نصحت کا سب سے بڑا کتاب
 بیرون آفت بے مالتاب
 مثنوی شہر در حقیقت

چکاپین و انیس کلام
 نصحت کا سب سے بڑا کتاب
 بیرون آفت بے مالتاب
 مثنوی شہر در حقیقت

اوسکو بہ طرح تو غنیمت جان
 کیسی ہی رام ہوں کیسے راتھ
 یوں تو صید آگے لے کر گم ستر
 تجلو بخشی ہے خلق کی خوبی
 سن کے باہم تری وفاداری
 دستگیری کا تیری دیکھ پناہ
 گرم دت سے تیری کچھ نہ کر
 کرتے تحسین سنتے ہی وہ ذکر
 جز جو یہ تجھ میں ہی سخاوت کا
 وہ کوئی تجھے عرض مہمت لے
 تجھ شجاعت پہ متفق ہے گردہ
 رزم اور بزم میں شکم ہی تو
 صف احمد امین یوں تیرا شکر
 لیکن اس نظم سے نہ سمجھو تو
 اس سے رکھتا ہی یہ دل مجبور

چھڑے گا نہ سوز سا انسان
 چنچی بھڑکے ہوئے نہ آدین ہاتھ
 دام الفت سے تیرے جالے کھر
 حق نے ایسی کی بہ ز محبوبی
 نبھے ہے عمر و خضر میں یاری
 ہونہ مرگان سے طفل شک تباہ
 کیجیے تو نہیں یعقل سے دور
 شعلہ کو خس کی دوستی کی فکر
 انتہا ادسکی لے سکون میں کیا
 جوتے آگے دو جہان رکھ دے
 تو سراپا جگر ہی صورت کوہ
 صاحب سیف اور تلوار ہے تو
 جالے سے بیٹھ جیسے تیر و لنگ
 کچھ صلہ سے غرض ہی سودا کر
 مہربان دوستی تری منظور

چکاپین و انیس کلام
 نصحت کا سب سے بڑا کتاب
 بیرون آفت بے مالتاب
 مثنوی شہر در حقیقت

چکاپین و انیس کلام
 نصحت کا سب سے بڑا کتاب
 بیرون آفت بے مالتاب
 مثنوی شہر در حقیقت

چھین کر لاکھ اوپر چوٹی دبان
 چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 گردن کو یوں قدم پیش نہ کرے
 چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 مہاوت کیا جو چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 مہاوت کیا جو چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 مہاوت کیا جو چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان
 مہاوت کیا جو چھوڑ دے جو اس کا فنی ہر بان

گویا وہ اس کی آواز اور اسے
 بہت اس کی بزرگی سے ہر دور
 اس سے کہتے ہیں اہل طبع نگین
 بلندی عرش سے پراو سکی افزود
 کہ جس پر کوئی ایسا تعین ہو
 ہر چرخ چشیں آہ شرب بار
 نظروہ اس بزرگی پر نہ آوے
 نہیں دم مارنے کی اس جگہ بات
 نہ فیل راجہ ز پت سنگھ جیسا
 کہ لرزے ہو پڑاے شام تارم
 مہاوت پر کرے آقا کے سگال
 یہ گردن پر ہو اس کی خلق کا خون
 دغا کے روز ٹیکانیل کا ہے
 پلے ہو فوج پر اپنی ہی بے پیر
 ہزاروں نیزے مارین بجا لہو آ

کہیں بین آفرین او سپر سو کیا ہو
 نہ لگواوے کجہو مستک پے سیندور
 ہوا کیا گر نہیں کرتا ہے تزمین
 نہ ہووے قد و قامت میں وہ وجود
 بھلا اس شان کا ہاتھی کہیں ہو
 مہاوت دل ہی نالہ بجا لہو بردار
 نہ کچھ سوئے کجہو نہ کچھ وہ کھاوے
 کوئی ہاتھی کی ہوتی ہو یو وقت
 غرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا
 مچائی جسکی گردیالی نے یہ جھوم
 کوئی ہاتھی ہو یا آفت وہ چنڈال
 کلاوہ کو نہ سمجھے او سکے گلگون
 کہے کون او سکے بچہ فیل کا ہے
 کچھو خظوم میں او سوقت زنجیر
 جو مٹیائی یہ آجاوے وہ خوشخوار

کہیں بین آفرین او سپر سو کیا ہو
 نہ لگواوے کجہو مستک پے سیندور
 ہوا کیا گر نہیں کرتا ہے تزمین
 نہ ہووے قد و قامت میں وہ وجود
 بھلا اس شان کا ہاتھی کہیں ہو
 مہاوت دل ہی نالہ بجا لہو بردار
 نہ کچھ سوئے کجہو نہ کچھ وہ کھاوے
 کوئی ہاتھی کی ہوتی ہو یو وقت
 غرض ہاتھی خدا دیوے تو ایسا
 مچائی جسکی گردیالی نے یہ جھوم
 کوئی ہاتھی ہو یا آفت وہ چنڈال
 کلاوہ کو نہ سمجھے او سکے گلگون
 کہے کون او سکے بچہ فیل کا ہے
 کچھو خظوم میں او سوقت زنجیر
 جو مٹیائی یہ آجاوے وہ خوشخوار

شہنوی نهم در خوشیدی فولاد خان کو تو ال شما ہجہان آباد

ایمون کے پور کا کٹے تھا ہستہ
مار اجا دے تھا چور لکڑی کا
کبھی کرتی تھی خلق خوش گذران
شہر میں تھا نہ چوٹے کا نام
چور سے جگ ہی اور پکا ہے
پیشم ہے رہنری تلوڑی کی
اون نے نزدیک کے کاٹ ڈالو کان
گپڑی کھوسہ کو پٹیا آوے
شیدی فولاد اب جو کتوال
کا لالاب اپنا او سکو جانے ہے
یہ تو مچھر کی جھول کا ہے چور
اس کے دل میں یہ چور بیٹھا ہے

کیا ہوا یار وہ نسق بہیات
باندھا جاوے تھا چور لکڑی کا
شہر میں کیا رہے تھا امن و امان
تھانہ رشوت سے کو تو ال کو کام
اب جہان دیکھو دان جھکا ہے
دیجی جمنے جو راہ چاوڑی کی
خاص بازار کا جو نیسے بیان
دھڑی کے سودے کو جو دان جاوے
کس طرح شہر کا نہو یہ حال
چور کب او سکا زور مانے ہے
ہو یہ کتوال تو وہ مانے زور
انے رشوت لے یہ بیٹھا ہے

کلیا وہ اس کا بیاد
کشت جب او سکا کتوال
بی نرسینک بجاتا ہے
من بوہو اوہ قلم فتن
جو نظر باز او سکا کتوال
قرب دیکھو تو جہان کتوال
بیٹھ نوک میں اس کا کتوال
نن دزدی اس کا کتوال
کسوکا کتوال دیر بانی کا
۱۸۴۲
کلیا وہ اس کا بیاد
کشت جب او سکا کتوال
بی نرسینک بجاتا ہے
من بوہو اوہ قلم فتن
جو نظر باز او سکا کتوال
قرب دیکھو تو جہان کتوال
بیٹھ نوک میں اس کا کتوال
نن دزدی اس کا کتوال
کسوکا کتوال دیر بانی کا
۱۸۴۲
کلیا وہ اس کا بیاد
کشت جب او سکا کتوال
بی نرسینک بجاتا ہے
من بوہو اوہ قلم فتن
جو نظر باز او سکا کتوال
قرب دیکھو تو جہان کتوال
بیٹھ نوک میں اس کا کتوال
نن دزدی اس کا کتوال
کسوکا کتوال دیر بانی کا
۱۸۴۲

کلیا وہ اس کا بیاد
کشت جب او سکا کتوال
بی نرسینک بجاتا ہے
من بوہو اوہ قلم فتن
جو نظر باز او سکا کتوال
قرب دیکھو تو جہان کتوال
بیٹھ نوک میں اس کا کتوال
نن دزدی اس کا کتوال
کسوکا کتوال دیر بانی کا
۱۸۴۲
کلیا وہ اس کا بیاد
کشت جب او سکا کتوال
بی نرسینک بجاتا ہے
من بوہو اوہ قلم فتن
جو نظر باز او سکا کتوال
قرب دیکھو تو جہان کتوال
بیٹھ نوک میں اس کا کتوال
نن دزدی اس کا کتوال
کسوکا کتوال دیر بانی کا
۱۸۴۲

کیا جب آپ تنہی یہ انصاف
 آپ کے سر پہ یہ جو کپڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 کپڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہی کے تین لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لاگے ہے
 آسمان پر بھی منہ دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 زمین یہ سرگرم دزد بد انجام

میں بھی کرتا ہوں عرض کیے معاف
 دوسرے دار اسکے ہیں درپے
 کیسے اب آپ کیا لگاتے ہیں
 نہیں ہوں جس سے ہو دلیا کام
 اور قیمت کی اسکی ہو تکرار
 آج جاگا کیا ہوں ساری رات
 لگے جو دل میں آوے سو دیجے
 واہ واہ واہ یہ ہے کتوال
 روزِ خوش کی دھوم ہے ہر شب
 گویا پھٹکتی ہے صور اسرافیل
 مرنے خواب عدم سے جو کمین ہیں
 چہروں کے ڈرِ خوفتہ جاگے ہے
 کھلا رہتا ہے دیدہ متاب
 کوٹھی پر سا ہو کار کی پھوٹے
 لوٹے ہے تاخراۃ حمام

کیا جب آپ تنہی یہ انصاف
 آپ کے سر پہ یہ جو کپڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 کپڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہی کے تین لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لاگے ہے
 آسمان پر بھی منہ دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 زمین یہ سرگرم دزد بد انجام

میں بھی کرتا ہوں عرض کیے معاف
 دوسرے دار اسکے ہیں درپے
 کیسے اب آپ کیا لگاتے ہیں
 نہیں ہوں جس سے ہو دلیا کام
 اور قیمت کی اسکی ہو تکرار
 آج جاگا کیا ہوں ساری رات
 لگے جو دل میں آوے سو دیجے
 واہ واہ واہ یہ ہے کتوال
 روزِ خوش کی دھوم ہے ہر شب
 گویا پھٹکتی ہے صور اسرافیل
 مرنے خواب عدم سے جو کمین ہیں
 چہروں کے ڈرِ خوفتہ جاگے ہے
 کھلا رہتا ہے دیدہ متاب
 کوٹھی پر سا ہو کار کی پھوٹے
 لوٹے ہے تاخراۃ حمام

۵۱
 ہوا کی لہر

کیا جب آپ تنہی یہ انصاف
 آپ کے سر پہ یہ جو کپڑی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام
 کپڑی آقا رکھے نہ سر سے اتار
 پر دو شاہی کے تین لگا گیت
 میری محنت پر ہلک نظر کیجئے
 غرض اس گفتگو سے ہر یہ آل
 شہر کے بچ کیا کہوں میں اب
 شب ہے ز سنگیوں کی قاتل
 کتے آہٹ سے انکی چھکین میں
 آنکھ تو کس بشر کی لاگے ہے
 آسمان پر بھی منہ دم ہے خواب
 لاکھ بندوق رات کو چھوٹے
 زمین یہ سرگرم دزد بد انجام

این کیندن ساجی بونی بکر
 دی سنا تش سدا و نیکوین
 که و هدراگ و جفری پیر
 چیت ری بین هوا بین
 بیو ساس پانی عجم
 بی کلاو کا و فن عجم
 بی بین فوارون کا کون عالم
 چون چمن چیت ساس عالم
 آو جی جس گجری طبیعت گل

(۱۵۶)

یار و کچھ چل سکے ہے میرا زور
مٹ سکے مجھ غریب سے خیل
دیکھیے گریستان کو بھی محبدا
کسکو ماروں میں کسکو دون گالی
چڑھ کے جب مفسدون پہ جاتا ہوں
بیچ رہا ہے اب اسطرح کا سانگ
بیچ سکے کیونکہ اب کسی کی شے
کرین انصاف اب جہان و پیر
رتبہ دزدی کا اسقدر ہے بلند
یہ جو سودا ہے لامینی

طريق السودان
١٨٤
ساحل غربي طبيعي

کیون ہوا اس قدر ہے عالم سوز
اب کی رست سے یہ ہو دھڑ معلوم
گرم ہے یہ بہار کا موسم

[illegible]

۱۸۸
 کہ اس فرشتہ پر جان کے
 غرض ایسی ہی دھڑپ پڑی جو
 جن و انسان و وحش و طائر
 ہاتھ اٹھا کر کہیں میں
 وقت بنا عذاب ان
 گری سے جو کمان
 مردے کی زندگی کر کے
 کہ کوئی زندہ ہو چھپے
 جس خاندان میں ہے
 ال اور کھپے میں
 ال اور کھپے میں

تو سے کے لونڈ نوح کا طوفان
صحن یک خانہ کیجیے چھڑ کا ب
خاک برہ جاوے اوڑھ نیسے کیم
رسی کنکڑ کے کوزے کے مانند
طفل کو مشک و دوجان کو کچال
پیاسے مٹے ہین پیاس مٹی نہیں
خواہ گد لا ہو خواہ اسمین کیج
نر خرے تک بھرا سو گر پانی
بحر کو سنبھ لگا دے مثل جاب
آب آتش کی زندگانی ہے
شکل آئینہ خشک ہتی ہین لب
نکلے گدی سے طرح گل کے پار
کہتے ہین وہ نہیں ہر شیشہ می
شرم سے آگ پانی پانی سے
ملی جراب سیاہی لیکے دوات

ال اور اچھو پس میں ہے کچھ چھپا ہے
 کچھ آرا میں سے یوں زین
 ہوتی کیا دھرم اور
 کرمی اکی برس ہوتی شدید
 جمع ہے کچھ پتھر شہید
 ہنہ

چرخ کی اطلسی قبا پہ ہمیش
 جتنا عالم تھا کا شمعیر ہوا
 اندنوں چرخ پر نہیں سے ہر
 گھرہ پڑنے کو کہتے ہیں سب یاہ
 ایک دیکھا جو غور کر کے میں آپ
 دے ہیں پوشش میں کو یا تو نہ چھا
 پانی پر جس جگہ کہ گالی ہے
 بسکے بیخ بستہ بھرچ ہی آپ
 نکس پانی میں یوں ہی شکل پہ
 نہیں ہی نہر باغ میں اس دم
 تیغ سے کاٹنا ہے اب وہ چند
 جیسے جاڑے پڑ گیا پالا
 اکڑے جاتے ہیں دیکھ سنبل کو
 دیکھ گل پر مہا نیب بر د
 پات چھڑ شاخیں ہو گئیں کندھ

نہیں یہ کمشان ہر دانہ لکیش
 بلک کہے کہ زہر یہ ہوا
 گود میں کانکڑی رکھے ہے ہر
 ٹھنڈے ہو جان کے دل میں بیا
 ٹکلی سے منہ سے آسمان کے بجا
 پاد میں ہیں جس قدر ہیں بھیا
 سبز وہ مثال کی مثال ہی
 برکت کی ہر گالی بر گرد آب
 رہتی ہر زیر شیشہ جو نہ تصور
 بچہ لبط بھی بیخ بچہ سے کم
 آب میں اس قدر ہوئی ہو گزند
 سرو ہر داغ عشق جو نہ لالا
 گھڑی ہو جائے گل کی غنچہ میں بو
 بھرتی پھرتی ہے ہر طرف دم ہر
 رہ گئے اینٹھ اینٹھ ڈنڈے ڈنڈے

ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا

ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا

ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا

ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا
 ہر ایک تار کا جھنجھکا ہوا

جو بہن وار دھوسے یہ دان ناگاہ
 انکے مہتے جو ابر گھسہ آیا
 نہ خبر انکی پوچھی نہ احوال
 یہ کچھ ہوا پرچی تم رکھو ہو نگاہ
 بوسے یہ ننہ نہ تھا مجھے معلوم
 جب غمبے یہ اوسکے رز کی تئیں
 یوں لگی ہونے قطرہ افشانی
 پھر نکا کہنے یہ بھی اپنے نصیب
 اور منہ آسمان یہ برسا دوسے
 یہ تو سادے غریب کیا جانے
 بوسے یہ سادگی سے کیا ضرور
 رکھے خالق سلامت آپ کی ذات
 یہ سخن جو بہن ہو پوچھا اسکے کان
 سنتے ہی اسکے یوں ہو منتظر
 جسکے منہ کی طرف کرسے تھا ناگاہ

اٹھا چاروں طرف سے ابر سیاہ
 صاحب خانہ سخت گھبرا یا
 بیٹھے ہی کیا یہ اونسے سوال
 گھگو گھری پٹو کچھ بھی سے ہمراہ
 ورنہ لاتا مین ساتھ لے مخدوم
 سوچی یہ بات اوسکی تین تین
 لارکھی انکے آگے بارانی
 آدسے مدت کے بعد اپنا صیب
 بھیگتا اپنے گھر کو وہ جاوے
 اوس مزدور کیونکہ پچانے
 بھیگتا جاؤنگا مین اتنی دور
 نہ کھلے گا تو مین رہو نگا رات
 لگی اوسکی دوہین نکلنے جان
 اپنے بیگانے کی رہی نہ غمبہ
 یہی کہتا تھا اوس سے بھر کر آہ

بیگانہ بیان ابر سیان آریا
 دست سنبھلے کا در میان آریا
 بد بون سے جو اسکا تھا احوال
 سہجی کہتا تھا شیخ غلام نبی
 بے بسی تھا جو جہاں سے
 بولتا تو اسے ایک یوں فی انگوٹھ

بولا تو اسے ایک یوں فی انگوٹھ
 سہجی کہتا تھا شیخ غلام نبی
 بے بسی تھا جو جہاں سے
 بولتا تو اسے ایک یوں فی انگوٹھ

۱۹۱
 کہہ کر جائیں دو بے لکھا دفن
 پلاس ہوئے اسے ابر مرقن
 کلاش ہو جاسے اور شام تیار
 ہوئی رات ایک قطرہ آبر
 کہنے لگا کہ سنگ آمد و سخت
 لکھنے لگا کوئی کسب
 بولتا اس وقت دیکھ لکھنا

لکھنے لگا کوئی کسب
 بولتا اس وقت دیکھ لکھنا
 کہنے لگا کہ سنگ آمد و سخت
 لکھنے لگا کوئی کسب
 بولتا اس وقت دیکھ لکھنا

[illegible]

کھانا بیان کیا وہ باتھان دھو
 بسکہ مطلع میں سر دی رہتی ہے
 روئے کے مطلع سے دودا دھو اگر
 لگے ہے دیے کوئی اوٹھے اذان
 ڈالے ہے کوئی کھوپڑی بچاٹ
 بیان پکانا ہے غائب حال
 انکے باورچی خانہ کا احوال
 ڈالے ہیں سر پہ خاک ماتم سے
 سینے دیگن کے ماتے ہرچش
 روز باورچی یون کرین فریاد
 کیا ترے بعد کر کے کھا دینے
 دیگ شہ کو نہ دیگ سے سرکار
 بسکہ مہمان وعدہ سے آیا
 اس سے خجالت سے نیچے گیسر
 دور سے دیگن کا ہر حال

سب سے بڑا غریب زار اس
 کہ اس کا تین تہم خاک
 است دین کا پینہ
 اور دین کا پینہ
 شاہ قانع کا پینہ
 اس کو سنانے کی ہو فقر
 کیا جو ہیں طعنے سے یہ پلید
 دہر سنا پڑی حافست کی

مہ فضل مہوی ہندو

پیدا جو کر گئے تھے یوں اجداد
 میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
 کڑے پیسے یہ سب اور اڑے کا
 اسکے دانے کے باپ کا اکر دے
 لایا کچھ سی پکا شرکت سے
 اُون نے اک دو لیے نو لے بٹے
 لگے کہنے نہیں شرکت نیک
 تھی بزرگوں کی سپنے تو یہ چال
 غریب جو کچھ اوٹھا خزانے سے
 سنا اس گھر کا یار تو نے حال
 ایسی ہی بھوکھ ہے تو میر بجان
 ملک قدم رنجہ وارن ملک کیجے
 بولے یہ خانہ شما آباد
 ہے غنیمت یہاں تو آپ کی ذات
 غرض اس آشنا نے صبح کو آ

سو یہ بد بخت دے ہو یوں بڑا
 پر یہ مجھ سے بھی نکلا نامعقول
 اینٹوں تک بیچ بیچ کھاوے کا
 آشنا تھا سورہ نہ پٹہ و سوز
 دو نون کھانے لگے رفاقت سے
 جد مرجم و درہن ہو کے کھٹے
 میرے سولقمے اور تیرا ایک
 کرتے ہیں یاں ضیا مقین پامال
 لواتا لیت کے مہینے سے
 مجھ سے کھانے کا پھر نہ کیجو سوال
 بندہ خانہ بھی دور نہیں چندان
 کھانے کو چاہے جو کچھ لیجے
 ہو کر م آپ کا تو اس سے زیادہ
 کٹ گئی اب تو باتوں ہی میں رزا
 مجھ سے یہ ماجرا تمام کہا

۱۹۲۰
 سب سے بڑا غریب زار اس
 کہ اس کا تین تہم خاک
 است دین کا پینہ
 اور دین کا پینہ
 شاہ قانع کا پینہ
 اس کو سنانے کی ہو فقر
 کیا جو ہیں طعنے سے یہ پلید
 دہر سنا پڑی حافست کی

سب سے بڑا غریب زار اس
 کہ اس کا تین تہم خاک
 است دین کا پینہ
 اور دین کا پینہ
 شاہ قانع کا پینہ
 اس کو سنانے کی ہو فقر
 کیا جو ہیں طعنے سے یہ پلید
 دہر سنا پڑی حافست کی

جب تلک کھانے پکے عین سار
 بننے دنیا کے بیچ میں اشکال
 جب تلک کھانا آوے ہی آوے
 کھانا آوے تو اس طرح ٹوٹے
 مارے لقمے تو اس طرح بڑات
 وہ جو نوکر کھڑے ہوں ہر قسم کے
 دیکھی جب یہ چارٹ کر چھوڑے
 کھانا کھانے میں ایک دن نگاہ
 بولا دیکھ اپنے عکس کہ وہ لیٹھم
 عرض اس طرح کا جو ہوئے خیل
 ایک تھا اس کا اشتعال و زور
 ظاہری اس کے گھر تھی کچھ شادی
 بیٹھے باہم تھے آشنا نہ مینہ
 اور وہاں ہو رہا تھا راک و رنگ
 نہ تھی اسکو کسی سے بات اچھپت

کمانهای بانده خون کا پروان کا
 شب کو شمشیر کا بانده خون کا
 پیکار بلدا این عشق کا بانده خون کا
 او بی چوئی کا تنگ کا بانده خون کا
 تو بین جا به جا کا بانده خون کا
 کئی محمودیان و لالا کا بانده خون کا
 بنوادی

نوٹاں لکھ کر دے گا
 در بدر کی تلاش سے بہتر
 پہنچا دیو کو کو کرے
 یاد دہی ایک زیاں
 غم سے اداسی کو دین
 کھول چھاتی کو اور دھاک
 چاہے اداسی ہو چکا حکوم
 مانگے تب اداس سے چھوڑ دے
 (۱۹۸۰)

پر کنارے میں اور سکو سلا کر
 چھوے گلزار جس سے ٹانگوں پر
 سرخ بانات کا منتخض کار
 پیچھے سے موٹی آگے سے پہلو
 لون حرلیون کو جس سے لین
 رینگہ کیسی جسکی ہوا وار
 پہونچے گرد و نیچے کے سم کی خاک
 جسکی فتراک سے بندھو دل ار
 تائبے مجھ گئے دھرے گا چھڑا
 سب تے خچ بیچ جاتا ہے
 اب خدا کا بھی تجھ کو ہے کچھ بیم
 اس میں سے بھی مجھ نے اکلم
 سو بھی مے ہے فقیر کو جیسے
 فقر و فاقہ میں دن کو رات کروں
 روٹی کو روؤں چپے میں سوؤں

ایک توڑا بجی دے تو منگو کر
اور کھواب ایک ہو پر ز ر
جفت پاپوش ایک ستارہ دا
ایک سنہری کٹاری سے دے دو
نیمچہ اسکے ساتھ کا حلکا ر
اک طینچہ کمر بین ہود ساز
گھوڑا بھی ایک ہونٹ چاک
زین بھی اوسپہ ہوا مانی وار
خوبصورت مین اور لباس بڑا
جو کہ جاگیر سے اب آتا ہے
تو پیسے ہے شراب و ہنگ افیم
لے ہے نقدی کے پیسے پٹام
مجھے بیٹے کے روز چھ پیسے
کب تک لے باپ تیرے ساتھ چھوڑ
کب تلک آنسوؤں سے متھو دھو

[illegible][illegible]

انغرض باپ سے وہ ہو کے جدا
 تھے محلے کے بچ کئی عشاق
 سب سے افزدو تھا اوٹھو نکلا
 ذوق تھا آنکو ڈنڈیلے سے
 گھر میں اپنے اکھاڑا کھدا کر
 کئی پٹھون کو زور دلو اتے
 نکلا جب اپنے پٹھکانے سے
 مرزا جی میں بھی کشتی کھیلو نکا
 تب کہایہ اوٹھون نے امی محبوب
 چل اکھاڑ میں ہم تو ڈنڈیلین
 جا اکھاڑے میں اور کپڑے اتار
 اوڑھے مرزا اکھاڑ میں اوس دم
 دیکھ کر دست و بوس ہی میں سجاؤ
 رکھ کے گردن پہ ہاتھ مار لڑی
 کر کے یکدستی اور پیچھے جاے

ملنے لاگا ہر ایک سے جابجا
 جنہیں تھے مرزا مفت برجی طاق
 لوٹدے کے ملنے کا انھیں تھا ماش
 شوق تھا آنکو کشتی کھیلنے سے
 کشتی وہ کھیلتے تھے شام و صبح
 خوب رویوں کو کشتی کھلو اتے
 جا ملا ان سے اس بہانے سے
 اس اکھاڑے میں ڈنڈیلو نکا
 کشتی کا کھیلنا بہت ہی خوب
 اک پکڑ تیرے ساتھ ہم کھیلین
 لوٹدے جب کشتی کو ہوا تیار
 بیو گیا سامنے وہ ٹھونک کے خم
 کر گئے مرزا پور پور پہ داؤ
 کیا کہوں کس طرح کشتی لڑی
 گرہ دیکھنے سے اوسکو چھوٹے

۱۹۹

(Marginalia in Urdu script, including phrases like 'مرزا', 'کشتی', 'اکھاڑ', and 'پٹھان'.)

میرزا فیضو کے چپک مر گئے کس قدر ہے آسمان بے اتیان وضع دوران سخت نا انصاف میرزا انگلیں ہون چڑیاں شاہون دیکھ تو سار کو کیا فرسند ہے ہاے کیا تیر کے گھر شادی ہو آج بھک کیا کیا مارتی ہے تھقے حیف طعمہ دال کروہ یون مر کانپتی تھی خوف سے اُسکے پیچ ڈر سے بگلے نیند بھر سوتے تھے کیا کبوتر کیا ٹیڑی کیا بڑے بگلے اوسکے خوف سے کتے تھے قاز تک چلتے تھے جھلک کھیت دغدرے کا کیا کلنکونکے ہر ذکر جانور آبی کا جب پڑتے خیال	خوشی نے جاک کے دیران لگ گئے آہ کیا مارا ہے ادن نے شاہیان دیکھو یارو یہ کیا انصاف ہے گھو نسل چھون کے یون آبادن ڈھڈھو کو اس سے خوشی ہے چندو پینک وغوغائی کے گھر آیا ہی سچ کیسے دھڑک رہے ہیں چھپے اور ہر اک جانور خوشیاں کرے جیسے سبزک پر کیا تھا اسکو سیر کوئی غافل موت سے مہوتے تھے قمری اور تیر لوے اور البقی سر کو نیکھوان کے تلے دھتے تھے قرقرے چلے تے کجھو لیکن سوچیت زندگی کا اپنی تھا سارس کو فکر کھینچ ڈالی تھی حواسل کی کھال
---	---

ایک دن مزار کے کتبہ پر
میرزا فیضو کے چپک مر گئے
کس قدر ہے آسمان بے اتیان
وضع دوران سخت نا انصاف
میرزا انگلیں ہون چڑیاں شاہون
دیکھ تو سار کو کیا فرسند ہے
ہاے کیا تیر کے گھر شادی ہو آج
بھک کیا کیا مارتی ہے تھقے
حیف طعمہ دال کروہ یون مر
کانپتی تھی خوف سے اُسکے پیچ
ڈر سے بگلے نیند بھر سوتے تھے
کیا کبوتر کیا ٹیڑی کیا بڑے
بگلے اوسکے خوف سے کتے تھے
قاز تک چلتے تھے جھلک کھیت
دغدرے کا کیا کلنکونکے ہر ذکر
جانور آبی کا جب پڑتے خیال

میرزا فیضو کے چپک مر گئے
کس قدر ہے آسمان بے اتیان
وضع دوران سخت نا انصاف
میرزا انگلیں ہون چڑیاں شاہون
دیکھ تو سار کو کیا فرسند ہے
ہاے کیا تیر کے گھر شادی ہو آج
بھک کیا کیا مارتی ہے تھقے
حیف طعمہ دال کروہ یون مر
کانپتی تھی خوف سے اُسکے پیچ
ڈر سے بگلے نیند بھر سوتے تھے
کیا کبوتر کیا ٹیڑی کیا بڑے
بگلے اوسکے خوف سے کتے تھے
قاز تک چلتے تھے جھلک کھیت
دغدرے کا کیا کلنکونکے ہر ذکر
جانور آبی کا جب پڑتے خیال

میرزا فیضو کے چپک مر گئے
کس قدر ہے آسمان بے اتیان
وضع دوران سخت نا انصاف
میرزا انگلیں ہون چڑیاں شاہون
دیکھ تو سار کو کیا فرسند ہے
ہاے کیا تیر کے گھر شادی ہو آج
بھک کیا کیا مارتی ہے تھقے
حیف طعمہ دال کروہ یون مر
کانپتی تھی خوف سے اُسکے پیچ
ڈر سے بگلے نیند بھر سوتے تھے
کیا کبوتر کیا ٹیڑی کیا بڑے
بگلے اوسکے خوف سے کتے تھے
قاز تک چلتے تھے جھلک کھیت
دغدرے کا کیا کلنکونکے ہر ذکر
جانور آبی کا جب پڑتے خیال

جگر کی شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر

ٹک میں ان فوقی کے گھر تک آجی بعد ازاں کہیو کہ اتنا بھی غور اور وگو بکری کے شیر آکھو بات بکری کی لگے تگو بری اور جو اس کا کلا کا ما بجا سینک اب اس کے نہایت تیرین پر خدا جاسنے کہ کیسارن پڑے گہ گیا ہے یہ سخن سعدی پیر کرچہ میں بکری ہوں تم شیر جری پاس اس عاجز کے بھی ہر آن ہی کیا قصیدہ کیا غزل کیا قطعہ بند آپ لکھ کر مجھ کو بھی فرمائیے گھر میں شہنی کرنی کچھ رکھتی ہوں خوش نہیں آتا تھا را اعتذار اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے	کہ سلام شوق تو جب کر مرا شاعری کے فن میں کرنا کیا ضرر بکری بھی کر کچھ کہے چسپا آکھو دودھ و تم اس پر قلم کی لے چری وہ نصیب دشمنان ٹکر چلاے آپ کے ناخن سے بھی خون زیرین سمجھو ٹک کیا جانے کیا بن پڑے بو بھی ہرگز نہ دشمن کو حقیر پر قلم کی تیج کاغذ کی بھری دیکھ لو یہ گو ہے یہ میدان ہے جو ردیف و قافیہ کیے پسند جس کو جی چاہے اسے دکھلاے کھیا میں گڑ پھوڑ نیسے کیا حصول در نہ کیا لکھاروں تم کو بار بار فہم کی میزان چڑھا کر دیکھ لے
--	---

جگر کی شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر

جب سے اس کے ہاتھ میں
 قلم معنی کا ہے اس کے ہاتھ میں
 شہنی ست خون نشون شب
 جا بجا ہے سچ یہ نام زوری
 بوم از اس سب بزم ہنسی
 شکل آمد دیوان و دوز آپ کا
 تارک اس کی کاغذ اور دور دور
 بوجی تو نہیں ہو وہ سلسلہ شور
 علامتیں حسین عزال بی نہیں
 سات بیٹن جب ایک بیٹن ہو کہ
 پانچ تو ہیں کیا ہو مہربان
 لکھنا شوق ہے لکھنا شوق ہے
 لکھنا شوق ہے لکھنا شوق ہے
 لکھنا شوق ہے لکھنا شوق ہے

بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر
 بیکار ہو کر شادی بیکار ہو کر

سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر
 سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر

پھر جو مجھ کو دے تو سا غریبوں پر تیر جب میری ہو مقرر ارض زبان ایک ہی پیالہ دیا ہے مجھ کو تین چل قلم جلدی سے خط مشک بو آنکھ جب تک ہی تو خوش آتی ہو مجھ کو گرچہ الفت تھی مہینے سے تمام سو وہ اب ایسی ہوئی ہونا پسند بے اثر تھے کہیں اس کو لکھا جیسے وہ بے منزل کھینچنے میں او سپہ نازل ہووے فخر و اجل وہ جو کچھ کہتی ہے اور غیرت پناہ کس لیے میں آپ کا دشمن نہیں شاید اس کو سکھ سکے تم کھا جاؤ زہر تس سے کیا لازم جو کیجے سب بیان میری تو اتنی موخر ہے صدا	بھول جاتے تھے دوسرے حریف تیغ کے گدے زبان پر الامان دیکھ اب گل بھول گیا ناؤں میں یار کو میرے کچھ اس مضمون سے تو آنکھ ہی چھوٹی تو کب جاتی ہو مجھ کو ہم سا کرتے تھے مسکو صبح و شام بس چلے تو کاٹیلے سکے بند بند سکے غمازون نے جا اس کو کہا بولے ایسا کچھ کہ کیا تم سے کہیں یا تمھارے صبر کا پڑیو وبال سو تو کہہ سکتا نہیں یہ رو سیاہ ہوں بھی گردش تو روئیں تنہا یا مجھے مارو کٹاراز روے قہر پر غرض اسکی یہی ہے مہربان سکے رودیون جسے شاہ و گدا
---	--

سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر
 سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر
 سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر
 سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر

سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر
 سب کے لئے کو میری سب سے بہتر
 ہے اثر باندھو میری سب سے بہتر

میں نے اپنے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے

شعر وہ میرا سنا جا کے اٹھوئے کہیں
 اپنی سخن فغمی پر کہتے ہیں یہ ہوس کے گرم
 اور سکا سخن پوچھ رہا ہے پوچھ رہا ہے
 سنے غرض میں یہ بات بولوں جن صلح کا باب
 میری زبان انہیں گریہ جو میں قرآن خوان
 آیہ قرآن کو کیوں دھوئے ڈالو ہوں تم
 دو نو پیرا طلاق دین از دہ قرآن ہر
 شیخ ہی سے سمجھے ہو دین کی نسبت فقط
 دین اگر ہو دی ایک جمع نہ دیاں ہو
 اور کاغرض اعتراض دیکھو تو معقول ہو
 شعر کی انکے سند دیکھ لیں حق کا کلام
 سن چکے اسے منصفویہ تو دال خوا
 ایک یقین جانیو حق ہی ہوا سکا گواہ
 اور انکو یہ لازم نہ تھا آنکھ اس شہر میں
 بھرتے کسو سا تھ یہ اپنے ہی یاد کو کیج

شیخ و برہمن کو جس میں کہ نسبت بدین
 دین تو ہی شیخ کے اور برہمن کے دھرم
 شاعری و شعر پر کچھ نہیں رکھتا خبر
 کھوئی لگ لگ کر ش فہم سن لیں یہ اجاب سب
 پوچھو تو اتنا کوئی تم میں سے امیر بان
 کا فرد نکو ہر خطاب جس میں کلم دینکم
 خواہ برہمن کوئی خواہ مسلمان ہو
 اپنی زلیخائی پر کہتے ہو برخد غلط
 دو ہی نہ سمجھے اسے انساجو نادان ہم
 بات جو معروف ہی اپنے وہ مجبول ہو
 اپنی غلط فہمی پر طعن کرے ہو مدام
 لگے انھیں دیکھو ہوتے ہیں کیا کیا تیرا
 ہوا اگر اسل مر میں فرہ بھر اپنا گناہ
 ہمسے اور جھک کر کے یہ طاق بنے دہر میں
 انکو بھی گنتا کوئی پانچ سوار و نکو کیج

اور زلیخا جو وہ خالق میں
 فہم نہ سمجھے اسے
 جو دے کوئی زبان
 پوچھو تو اتنا کوئی
 سمجھاؤ انہیں کہ میں
 ۲۰۹

میں نے اپنے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے
 میرے لیے کوئی چھوڑا نہیں ہے

چو بی هو الون نیش سے جو جس کو کھانک کھانک
 کہ ننگا بیار ہو توں کہ کھانک کھانک
 نفع تو کس کے کو کھانک کھانک
 چو بی ہو الون نیش سے جو جس کو کھانک کھانک
 کہ ننگا بیار ہو توں کہ کھانک کھانک
 نفع تو کس کے کو کھانک کھانک

چاہتا تھا اس عقل کو باز ساقی کو لب
 ملک بک آکر اور اس سے شہر و دین
 گم کیا و سیاہی ایک آنکھ کو زور و شہر و دین
 سون کو سی سے کاجب پوچھ لیا اس کے دل سے
 باز سی کی جابو ہم باغ و چمن کو اپنے
 باز سی کی جابو ہم باغ و چمن کو اپنے

اتر حوٹے کیا باتوں کی ہرگز نہیں مل
 دیکے سپاہی و غائبیہ کو چلتا رہا
 دیکھ تو پھر بھاوتی پر کھا کے باج ہے
 دیکھ کے اُن نے کہا اوت تھو پر تو
 نانو ن نہیں لیون ہن پر تھی لیکن کائو
 اور گئے جون باز یہ سنتے ہی اسکے جا
 سر کوہ اور تو نہ کو پٹیا سپہو نچا جو ان
 سر کے اوپر خاک سب گلیوں کی کرتا ہوا
 کئے لگا ہا سے رہ کیا یہ وگا دیکھا
 سچے چہرہ کیا بنیے نے زلیخا ل
 پاس تو ہر نیکی بات جو اسکی چلے
 کھوٹی یہ اتر کو باز دھ بیٹھے تھا و کا پر
 پوچھی تھا جس سو دیکو جو کوئی ہر تیر لیا
 سناج بتا سیری بات لینے کچھ بھی تو
 یان غرض اس نقل سے ہو ہی اپنا مال

قرض کے دو سو چالیس سو کی چڑی اور وحل
 بنیے نے لا کر اور چور سے ہنس نہ کیا
 رام جی کے پھل سے آج ہن راج ہو
 یہ تو جلاور ہی وہ ترک کہیں جس کو بوم
 کھو یا گرج ساتھ تین نکدر و پڑ کا ہیر
 چاہا کہ اب پھر دوون جا کی سپاہی کپ
 نام نہ اوسکا سنا اور نہ دیکھا نشان
 آیا بنیہ کے پاس ورو کے مڑا ہوا
 سو نکدا اور دو کی جذب گھر ٹھوٹ گیا
 یون ہن اسو سچے بات کو شہر میں لال
 اور بھی شاید کوئی مجھسا ہی اچھی ملے
 صبح سو لڑتا بہ شام شام سولے تاسم
 لاو و تھا بنیاد ہن تب سچن بزبان
 سب ہر دیارام کی یہ بھی ہوا بھی ہو
 موجب اسی نقل کے مین تو اوروں کا حال

زمین بک اپنے
 سکے زمین بک اپنے
 وار دہی شہر کی
 سختے میں عطار کی
 بیچے بیچے ہن
 حتی جو شکاری چار ہر اور
 دوسرے میں جو کوئی ملک و دکان
 پورچ تو یہ دین جو ان
 ہر سن نام اور شہر یہ یہ دل دیا
 اپنا غلغلہ نڈان بیچ کا لالو کی
 علی جو بنی میں عقل اتنی ہی نہیں
 بوم جو سے اسکو باز بک ہن یہ نہیں
 ایسا ہی اور ایک شہر تھا جو ہمارا
 جو غم فتنہ غلغلہ کے دل دیا
 اسکا ادھون سنہ پند اسکا ہون
 بن سنہ تلسی و زمین یون سے موزین
 سنا جان دیکے بند تالین جان
 جاسا مہا سنا سنا کو لہ لہا لہا
 سوہن پان فدی سنہ لالہ لہا لہا
 جلدی سے دان ارم لہا لہا لہا
 سنا بن اب ہن بوم جی لہا لہا لہا
 شہزادہ سیر طر یون بوم جی لہا لہا لہا
 گولید نا اس سنہ دوسرے لہا لہا لہا
 طر سنا سنا یہ سنہ لہا لہا لہا

۲۱۱

کے جس حال میں دو بین اور سکا اور
سہا اس سے بہت ہو رہا ہے
فصل اول در بیان کلیات
کی ساری اوس سے ایک ہی سوال
اور دیکھنا منصف کے کس کس
فتنکار چلے گئے ہیں جو تائید

کجی حال میں دوینے اور سکون
 پہنچانے کی اور پریشانی سے
 پر ہمت ساز و دیگر کجی جلا
 کیمین اور پریشانی اپنی بلا
 ہر ایک کا بھروسہ میں ملے
 تو کجی سے بچنے کا اپنا حال
 نشانی دیکھو دیگر ان سے
 نشانی کہ نہایت نہیں راوی

FIP 3

三

کتابخانه

حکایت
سلف کے زمانے کا مانج دان
یکھتا سدا احوال وارنگان
کہ ملک عجیب کی منت و کلام
خداوند پیچیدگی نامدار
قضا کار وہ دانی بیقرار
موج مانج سے

طلب کی ایک نئی کیفیت

بات تو دوہی ہر یہ سمجھو تو اس صوابو
سرفروا اس میں ہر ایک قباحت یاور
باغ میں بیٹھیا ہوا کھینچندیں آٹھ پہر
کان کو نسبت سدا گل سوجلائی ہی
شاعر دلی بات کا دیو و جواب اپنے ملک
ناک کا اور کان کا اسوہا توڑ جوڑ
ناک کھنٹی فہم کی اب جو یہ انسان ہوں
کاٹین گل چھوڑا ہوں شاعرین بے سند
بس جہاں اب آگے نہ کھنچھیں سودا فروش
کرنے پہ کر منفصل انکے ہوتیرا خیال

حکایت

سنا ہے کہ اگر مرد اہل طریق صفت سے تواضع کے موصوف تھا غرض چاہیے آدمی میں جو چہینر	نہایت ہی واقع ہوا تھا خلق تعدی کے عالم میں معدوث تھا رکھے تھا بھی خوبان دہ عزیز
---	--

فصل
موا در جوابی که از صاحب
طلب شد که این زمین را چه سودمند
و حاصل خیز نماید و در او اسکا دو چند
کند و آنرا به کس بیاید و دولت مستقیم فلاح
دست و عاقلان را چه می تواند طلب صلاح
بیشتر دهد و در این سبب مناسب جواب
داد و اقرار او را منتهای سبب التماس
کرد

॥

کہا دست دعوت کروں میں دراز
سنا شاہ نے جب گدا کا سوال
کہ جب جان ہی ہاتھ سے جا لگی
غرض لکھ کے اقرا اک نہ در پر
رکھا ادسکوار کر کے اونچے وضو
نہ گذرا تھا اس بات کو ایک دم
جو مسدود تھی ریح رود و بنکچ
بہر حال تب شہ نے پائی شفا
کہا مرد درویش نے سارے عزیز
کہ خواہش میں اس سلطنت کو دی جا
یہ دنیا جہان جلے کیچند ہے
ہے درمیش اک عمدہ تجکو سفر
کہ یاں تو جو کچھ پیش آ جا لگی
اگر ہے گدا یاں و گربادشاہ
مسلم ہوا جب کہ ہونا ہلاک

۱۰۰
 ابن خلدون
 متنوی ترمینچہ

کامیابی

سنا جاے ہی اک مہوس کا حال
 یہ کچھ کر کے دل بچ اپنے قیاس
 رہا انکی خدمت میں چاچند سال
 اگر کیا آپ کو یاد ہو
 کہا ہے یہی گرترا دم عسا
 یہ اجزاہن اسکے تو جاو لیا
 غرض طور جب کوسلے سب بیان
 ہ نسخہ تو جو بوقت لیکر بناے
 کہا اپنی یہ بات مکر نہیں
 تھیں اسکا دینا جو منظور تھا
 نہ سمجھا غرض اس کے رمز نکات

کہ سمجھتا تھا نہت کیا کا خیال
 کیا ایک درویش کامل کے پاس
 کیا ایک دن وقت پا کر سوال
 تو بندے کو بھی اپنے ارشاد ہو
 تو بہتر ہے دیتا ہوں تجھ کوں بتا
 یہ ترکیب ہی اسطر سے بنا
 کہا اسمین اک شرط ہی درمیان
 کبھو دلمین بند رکا خطرہ نہ لا
 جو خطرہ ہو دلمین وہ جاو گئیں
 تو اس حرف کا کون مذکور تھا
 کہ پردہ بین تھی مرد عارف کی بات

کھیلے دیکر پر بنیان باغیچہ
کر کے پروردہ عیان عبور و سحر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دل سے سوز و غم کو
روزِ شمع سے گل کو
ظلم کی اون سے ناپاکی
سنگھارنے کو اون سے

کیا سقون کا خان آباد
 روضہ میں کے تمام اب کو دے
 جن نے یکبار بھی پیادہ آب

تیرے ہاتھوں نے اے کونوئیں فریاد
چھینی بھریانی لیکے ڈوب موے
حشر تک زیر خاک سے سراب

تحت

بسم الله الرحمن الرحيم

الہی شعلہ زن کراتش دل
 وہ دل مے ہو چو نیش غم سے معمور
 ہوشور انگیز چشم گریہ آلود
 رہے یوں کلفت تن میں اپنی پاک
 راست کروہ عشق آتش انگیز
 مدام اکنار پرورد سے جرات
 ہمیشہ جون رگ تاک بریدہ
 ز موج اشک مے خنجر گلو کو
 امید و نیک اوٹھا خاطر سے دہرا
 کرا لیا مشتعل داغ جبدائی

تیر دل سے بقدر خواہش دل
شبک سر بر جون شان زنبور
لب زخم جگر کو رکھ نہ کہ سود
کہ پہنان ہو سے جون اگر تک
کہ تاہر استخوان میرا ہو گل ریز
کرے خلوت میں دل کی شربت
ہو آنسو تاسر مرگان رسیدہ
نبابت جون شان سے کو ہو کو
انہیں شخص دل کہ شاہد یاس
ہو روشن جس سے شمع آشنائی

ادب کی سسے سے آتش کا جو جام
پیدا الم یسین و حضرت
درخت غافل

ادب کی سست و آرائش کا مجموعہ
الاس ساقی فرخندہ منہاج
سید امجد

۲۱۵

زبانی کی طرح سب کو جاننا
 دنیا کی ہر شے کو جاننا
 ہر شے کی ہر بات کو جاننا
 ہر شے کی ہر بات کو جاننا

بہم اس طرح شاخیں تھیں نمودار
 غرض سایہ کی دان کے سوسلال
 مسافر جو کوئی اوس راہ آتا
 سرے دہر تھی گویا وہ جاگ
 وہ ایک احوال سے بچا ہوا
 نہ اوس سے دلوں کی چوٹی کو آزا
 بسر کرتا تھا جس صورت سے دریا
 خوشا احوال یا ران گذشتہ
 اک ہم ہیں خلقت انسان کنگ
 ہر ترمرک سے وہ زندگانی
 بہشت آنجا کہ آزاری نہ باشد
 غرض جب تک وہ تھا اگلے نہیں
 بدونیک جہان سے چشم بستہ
 دلوں کا پاس تھا آرام اوس کا
 آفتاب نے اس میں یہ بازی ٹھانی

گلے میں باہن جوئی الین میں دو بار
 کشان تھی سو طرب سے من فز
 وہ دل سے یاد منزل بھول جاتا
 کہ جو آیا وہ بھولا منزل مرہ
 مقیم اوس جا میں تھا با خاطر شب
 نہ اوس پر نیکو بہتے خلق کے بار
 کہان پائی فرشتہ نے یہ اوقات
 کہ جسکی زیست تھی رشک و شہ
 کسی سے ہم کوئی جسے یہاں تک
 کہ جب تب دلپہ ہویم فسلانی
 کسی را با کسی کار سے نباشد
 بخوبی شہرہ تھا سارے جاہلین
 ہمیشہ سرور دہناشتہ
 تھی خدمت ہر کسی کی کام و کا
 کہ ناکہ اک برات اوس راہ آئی

۲۱۶
 کی طرح سب کو جاننا
 دنیا کی ہر شے کو جاننا
 ہر شے کی ہر بات کو جاننا
 ہر شے کی ہر بات کو جاننا

[illegible]

الالے ساقی مخمخانیہ عشق
 پہ کیا پیمانہ لب زیر غم یار
 نجانے یہ محبت کیا بلا ہے
 نہ تنہا عشق اوس سے شیون انگ
 جہان پامے گا تو شفتہ بلسل
 ہوا پر دانہ جلد کس گلہ و جھرم
 چنانچہ واقف راز نہانی
 کہ یان درویش نے جوتی ہی چلا
 وہ شوخ اسطرح وان شفتہ ترغی
 غرض یہ عشق جب کھمے ہی پر ک
 یہ اورنی اک محبت کا اثر ہے
 یہ وہ پختہ اسے جانی ہی غلام

او جھرمے کے دوسرے پیمانہ عشق
 ہو جھرمے سے سب زلفت کا تکرار
 کہ جسکی آگ سے عالم جلا ہے
 ہرین خوبان بھی اسی اندہ ہو تنگ
 یسا دیکھے گا جیب طاقت گل
 وہاں کھینچی ہو چند سے شمع نے دیر
 کرے ہے اس طرح گوہر نشانی
 وہی ساعت وہی لمحہ ہی آن
 گویا اس حال سے او سکونہ تھی
 جو حامل گوہ ہو تو شیشہ کرت
 کہ دل کو حال سے دل کو خبری
 پرامو جھرمے اس صیرت سے کچھ کام

یہ ایک معنی کہ اگر کلام سے مراد انفس اومیں ہے تو یہ بھی بجا رہے گا اور اگر لیلیٰ سے بیان فرمایا گیا ہے تو یہ بھی بجا رہے گا۔

۱۷۰
محبت طالع بریان تعویذ و طهارت
غناص سے کھینچ کر پیو
طلب ادسکی کے در و درباب
نشستیں ہو جسے چون در و درباب
آر سودا تو بھی قصد و غایت
درمغز کر کے محبت کی غارت
پڑ پڑ بیڑن سے اطفای حرارت
مکڑہ حکمو اس کا لے لے مارا
نعمین بنو عمر او سلک کوئی چار
سب سے بچھینچی جب افواہ
نظر آئی

اے حبیب کو عداوت نہ دے
 بلکہ تیرے پیروں کے ساتھ
 یہ اچھے خطرات نہ دے
 اے جس حال سے ہو کر
 مرنے والا جاؤ گویا
 ہوں

۹ نشانی از جذب عشق کامل
 ۱۰ پاپاس و جذب عشق کامل
 ۱۱ نیلجاکر یا اسطوخودوس
 ۱۲ کیس جویزب جانان آگاه
 ۱۳ نقشان آهمن کو مقناطیس
 ۱۴ کیسے دل سنا کیسے دل ہے
 ۱۵ دینا زہ کو دل سے حیران
 ۱۶ کرے عاشق کا یہ عالم

سہوئی اوس سے جدایہ دایہ پیر
کہ میں نگین نیٹ پایا ہے اسکو
مرض کا اسکے میں سمجھا ہوا بیچ
مناسب ہی جو بیان او ترے کوئی دم
زبس یہ بات تھی مقرون تہفیم
کیا خضار نے دان سے کنار ا

[illegible]

از اے ساقی مہینہ ناز
غنیمت ہر اے ظالم کوئی دم
کہ شمع بزم ہستی آہ ضرر یاد
نہ کر یہ تنگ عرصہ مجھہ اور تنگ

وہ شیبہ غم فضا خاطر میں نہ آئے جو کس
کیا سدا آتش ناک اور اس کو کشتی تھی کہ غاموش
دل جانتا تھا او کیلک پہ گھر کیون
دل کا کہیں نہ ہو مگر کان
تھیں صبیحہ و شبنم کے فعل پر چھوچھوایا
شمار

شرار غم نے کی آخر شرارت
 لگا کر ماہ سے اور تار سا ہی
 گری بیٹاقتی سے مان غیناک
 پاڑتے تھے دوست ہر چند اجاب
 ناون پر تھی اوسے یون اضطرابی
 اسی صورت سے یہ غلطان بھی چھوڑ
 اٹھا دو در دل اوس جاگہ کچھ ایسا
 بنانے پھر کہ وہاں کا حال کیا تھا
 کیا جن نے تامل یک دم میں
 اسے اوس گورنے اسطرح کھایا
 ہوئی جون آب پنہان یہ تہ خاک
 الالے ساقی درد و غم
 نہیں یہ دورے دور جہان ہی
 شتابی کر تک ملے ظالم شتابی
 جو کوئی آب و گل سے یان بناہو

بدن میں یک بیک کی حرارت
 نظر میں چھا گئی کیسے سیاہی
 طرح پانی کے لرزری ہر طرف خاک
 پھٹکی جاتی تھی ہاتھوں پہ جون آب
 انگاروں پر پہ جون سنج کبابی
 کہ جذب عشق نے لکڑے کی مہ کو
 نظر آنا جسے کہتے ہیں کیسا
 یہی وہ گور تھی اثر دہاکتا
 لیا اوس ناز پرور کو شکم میں
 نہ ماہی پنج یون یونس سمایا
 رہے باہر دھماکے مثل غاشاک
 اٹھا ہر دے یہ ساری بزم
 تنک فرصہ کو بیان عزم کھلن ہی
 نہیں گر جام لا اید ہس گلابی
 مال اوس کا یہی آخر فنا ہے

پس کو بیان ہی ہے عقدہ رشیدی
 شاہ جاناہ یا کجیب کا درویش
 خیر سے اسطرح خوان بزم
 سر اس حالت کو گذری جب کہ
 نگاہ نے یہ کجیقتا اوس جاگہ میں
 کجیقتا اوس جاگہ میں
 کجیقتا اوس جاگہ میں

بجلا جانے سے بدین
 جو چھوڑی وہ غم
 کجیقتا اوس جاگہ میں
 کجیقتا اوس جاگہ میں
 کجیقتا اوس جاگہ میں

۲۲۵
 انک کل گریبان سہنے لاکھ نام
 کوئی گریبان چاک و مسطر
 کوئی گریبان چاک و مسطر
 کوئی گریبان چاک و مسطر
 کوئی گریبان چاک و مسطر

سکھایا اوس کوئی گریبان
 سکھایا اوس کوئی گریبان
 سکھایا اوس کوئی گریبان
 سکھایا اوس کوئی گریبان
 سکھایا اوس کوئی گریبان

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویارا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا اوس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے اسی فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء اوس سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت مین کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب ادھون نے بھی کچھ چلا

نہیں جان کے گئے کو چہرہ و ہر راہ
 نہیں بندے کو غیر از صبر چارہ
 یقینی ہے کسی عارف کا قہر
 بباہر رفت زمین کاغذ دل فروزا
 یہ سب سیلی خور دست تفتابین
 بنائے اس چمن کا سنبل و گل
 ہر اک خطہ پے بیان اک نازنین ہے
 نہ واسق ہی رہا آخر نہ عذرا
 کہاں شیریں گئی کیدھر ہو فرہاد
 کہ ہم مطلق معطل ہوں تہ گل
 یہی وضع زمانہ اور یہی راہ
 یہ سب کچھ ہو یونہی اور ہم نہ ہوں
 ہوا پناہ حال جاے گریہ و غم
 کہا ہر ایک نے ہے صبر درکار
 غم خاطر سے غیر از کاہش دل

کہ کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویارا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا اوس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے اسی فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء اوس سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت مین کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب ادھون نے بھی کچھ چلا

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویارا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا اوس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے اسی فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء اوس سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت مین کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب ادھون نے بھی کچھ چلا

کس کو کیسے ہزاروں نالہ آہ
 ہریان دم مارنے کا کویارا
 چلا آیا ہوا دل سے یہی ڈول
 اگر صد سال باشی وریک روز
 نہ جان اشکال عالم دیر یا مین
 بگاڑیں مین ہزاروں رو کو کل
 یہ جتنا تھمتے دے زمین ہے
 جو آیا اوس گذر کہ مین سو گذرا
 نہیں جز نام کچھ پیشین سے ابیا
 یہ کل ہونا ہے اسی فرصت سے غافل
 یہی خورشید ہو دی اور یہی ما
 کچھ اشیاء اوس سے یان کے کم ہو
 پس اس صورت مین کچھ کسکا ماتم
 غرض سمجھا کے او کو چار و ناچا
 مذکجا جب ادھون نے بھی کچھ چلا

[illegible]

این نیکو پیکر زین پسند و سوسا
 دامن از نگاه شست و غسل از دماغ
 بیل و خنجرین حسن تو اینم اسل
 میوش یار و در حق بدین زبان گو

غافل از بدنامیم نشین که ناموس ترا هیچ سگ چون من بجالم تابع امر تو در فراق زنگان باغم نسازم تا کی از بیاض عمر عینای نگینم نفته است	می برور سوا بسیم و افسر عالم تا کی گفته هر که بدو گاسته گفتیم تا کی در مقام فرقت چند سگ بریم تا کی یک ورق گردانی با دست است تا کی
--	--

از تلامذع سخی سواد آتش میرانه
 ملقه در هزاره با قامت خم تا کجا

خاشاک شمریم همها سبابه جهانرا زخم دل کن خبیله صدمه نه پذیرد اهل نظر اند که چون شعله فانوس	با خس نبود دوستی آتش نفسانرا باید که باند شیشه گشت تیغ زبانه بیند بیک پرده نه از عیانرا
---	---

شایان چس قافله ریک سوان نیست
 که ناله گلو گیر شود مرده دلان را

تهنانه هیچ خنده زنده بر بقای ما از کوچه فراغت دل کی توان گذشت بستیم در برده دو عالم سوسا آئینه ایم طعمه زنگار گشته ایم	چشمک حباب تیر نه نشو و نما آزادی ماست زنجیر پیله ما جای فرشته نیست بخلو قمر ما تاز شست را طول نساز و صفای ما
---	---

بست بیکانه زمار ابطه خوشبخت
 سخی ام در کجاست از چوبک فدا
 میزد خنده بنما عاقبت اندیشی ما
 کس بدون زلف جفا ساخته درونی ما
 باد بر دار و پا خاک که خورده این دلاده
 کس که ره گم کرد در او بود بهر اجداد
 کفر و دین در آتش هم باران
 پای من ده کفایت دین آن
 صد بار از خنده و از سنا خنده
 سبب نبیند چاکه با بیعت می کند
 من شمشیر که سینه گشت سر و پا
 صاحب از راه نتوان عالم سپرد
 خنجرین چنان می شود که
 عاشق مجبور از عین زاری
 روز عاشق گشتیم اسیر و آید
 سبک با بیعت این ازاده
 زندگانی دایم محبت است این ازاده
 زنده نشان شود در با وجودی که
 زنده ایم بهر زبان چون شوق
 زنده ایم بهر زبان چون شوق
 زنده ایم بهر زبان چون شوق
 زنده ایم بهر زبان چون شوق

این نیکو پیکر زین پسند و سوسا
 دامن از نگاه شست و غسل از دماغ
 بیل و خنجرین حسن تو اینم اسل
 میوش یار و در حق بدین زبان گو

شکر طربانچ چو سواد اندازد
 زیندگی چو سواد اندازد
 شکر طربانچ چو سواد اندازد
 زیندگی چو سواد اندازد

از اشتلاط او دل یک غنچه و انشد از تیرگی اختر مار زو آفتاب ماکر شویم یا شود او گنگ تا کج آید پیشش ماکر ز معوره جهان	شرمند و رو نسیم بر دوش شکر بلخ شهباز خائف است ز چنگ کلاغ ساز و بهرزه گوئی ناصح و مانع رو کرده چند هم نه پرد سوی کلاغ
---	---

شاکی ز تنگ دستی خود در جهان نیم سود و انصیب شهرة باشد فراغ

چون دل نتواند که کند ترک وفادار در سلسله ام نیست بجز در سلسله بدست یروم هوش ز شگفتن کل نیست تقدیر بحسب ماند چسبان حیرتم نیست بود گرد و اندازد سبیل نه چنین است اوقاقل خلق است هر فکر که غایت با من نیزی ز کز عزیزان چه ضرورت بیمار تو میگفت سحر که بر پرستار محکم که لبش تاب لب ما برساند	انگاشته ام مهر به عشق تو جفا من طرقت غمت می شمرم لفظ را تا او بچین دانکند بند قبار آن روز که ترکان ترا کرد صفت آرا این عقده که و اگر دیر سپید صبار در جلوه حسن تو چنین ناز و اوار بشناختمی دوست بخوبی همه بار در محبت ما دخل دوار اند انداز در کوزه خضر آنکه کند آب بقار
---	--

۳۳۳
 اینست اینک نیست صدای سوزناک
 آن شد که در دهن موسی انداخت
 دینم ای مقامی که بدم قفل در اوست
 آن شکر که در دهن موسی انداخت
 دینم ای مقامی که بدم قفل در اوست
 آن شکر که در دهن موسی انداخت

آن شکر که در دهن موسی انداخت
 آن شکر که در دهن موسی انداخت
 آن شکر که در دهن موسی انداخت
 آن شکر که در دهن موسی انداخت

[illegible]

قسمت جو پیر سید زاب و خور سودا
منشی قضا گفت کہ خون جگر اوست

ناز تو جان خضر و سیمایم کند شست
 بهتان زندگی بسرمانی گذراشت
 بودی به آب قطره مدرمانی کند شست
 آتش ز ترس دامن خارا نمیکند شست
 اکثر هجوم شتریان جانمیکند شست
 کار حیل و خلق بفرمانمیکند شست
 با حشر خاک ماورا را نمیکند شست
 علقا چون نام خویش بدینا نمیکند شست
 با صحرای شتار تو تنهایی گذراشت
 تقدیر گر نباشد تو برپایم گذراشت

سدرش زمانه چو جهان نیک داشت
شد بتو مرگ و نیست چو کیان زمانه کاش
دل آن قدر که تشنه دیدار است اگر
میداشت گزینندی محوی تو آگهی
جلس و لم که پیش تو خوارست بهر
بود که یم را چو بر اعمال مانظر
بستی چو دهر بر رخ صرصر در جان
ترک تعلیقش ز جهان میشدی دست
باو آن زمانه که سپهر را پدر بشهر
پشت فلک ز بار تو او عشق محو

جہان باز کس ندید چو سودا براہ عشق
جای کہ سر ز تن پرد و یانگی گذاشت

نشر شد بدون از هر خماری مانده است

عزم زایام جوانی یادگاری مانده است

مجنون صفت رودانه چرخ نیست
 جودان دل چرخ و درویش را و
 سحر آشی بواقعه وین کار و در
 عجب تا بیا را جل جمال نیایش
 ز با بجهان و ز دیوان گهرست
 تر می یک یک بشیر است
 ز زرقم سنان خانه چهار دست
 زنگ

نام و نشان غوازه بعلوم که گشته اند
از دانش زمانه بدین ابرام جام نیست
اهل دنیا بدندان مار نتوان بست
علی شاه از نفس چه سازم ای سحر
بوی غلج در آستانه
از حسن

[illegible]

ایقان اندازد ترسم ز کجای که بوم
جلایم هم دورش مستغنیه کیضا از دل
چون دور دور از غرض دوخته است
دیگر از دولت عشق تو چه اندیشه خواه
سندم کفر شد از دولت ادایم
۲۳۶
مجلس

فغان مالہ بودا مدرسین دایعشت
که مکتبوزنوبان بادول زرسید

سہ ماہی نغمہ
 بزمِ سخن خزانِ زمردین
 خیالِ من زلفِ ابرست
 جگرِ دینہ کدہِ ماضیات
 مدارِ آئینہ

آخر مال کار ترقی منزل است
 فخرست روز و شب همه دیدم خوش بها
 با مرغ پر شکسته گلزار عالم ایم
 قاضی اگر نگه بسوی قائم کند
 افتادگی مشاهده پخته سفر نیست
 آزادگی با سن اسیر نیست
 مومن ز حد گوید و تر سازد خست
 از فکر ز ادر راه چه غافل نشسته
 از شیشه فلک مطلب مگر این دنی
 میجو است تا بجلوت خامش نهانک

سود و اجای نامه ها استخوان برد
کس را پیش یار مجال نیامیت

عشق تو ز پر دانه مانا به کس نیست معجزه چرخ نه عودیم نه عنبر نزدید شر را شک ز آه دل گرم	این شعله چو بر خاست نه آگر کز نیست این سفلۀ دون بهر چه مارا بر نیست این قافله را شعله آواز جبرس نیست
--	--

سو دوا
 خوشی پندار عیش
 کو دیه که او قابل دیدار تو باشد
 هر کس چو بجز مهره باز از بارز و
 قزاق نیست خردم را خردیدار تو باشد
 میداست که کس مهره خردا تو باشد
 دل

میرزا ابوالاسی

از من بستان آنچه که در کار تو باشد
غیر از نگه لطف که دشوار تو باشد
آنکس که دلش محرم اسرار تو باشد
این زمره مرغ گرفتار تو باشد
چیز نیست که اینهمه بی اشار تو باشد

17

عشاق جان بہ نرغ گیسوی فروختند
دزدیدہ دل ز ما و ہامی فروختند
ما را چرا بطلع مامی فروختند
اورا کہ میزد و کجای فروختند
این اہل اتفاق ہر مامی فروختند
اسب و براق رو ز دغای فروختند
چایکہ بوج آب بقامی فروختند
آنانکہ صید را ہوامی فروختند

ترجم از زبان که خاطر دلدار بشکند
ز اید ز بار گنبد دستار بشکند
بیل بخواب باز نه بیند غزل
ادو کشته کلید و بگزار بشکند
سود و ایتم سنبل گل را بشکند
جای که یار طره

ترجم از زبان که خاطر دلدار بشکند
ز اید ز بار گنبد دستار بشکند
بیل بخواب باز نه بیند غزل
ادو کشته کلید و بگزار بشکند
سود و ایتم سنبل گل را بشکند
جای که یار طره

قشور گشتی شده چو دل
 پا پی این دل شده چو دل
 کین مار به تعلیدین سوخته دل
 تش ای مرغ بیاد که بگلزار افت
 پنجه در صومعه اخلو نیان را دلت کم
 ای غرض آن مست که بود خوار
 نه چو ده بمن ای عشق که از دشت و
 هم درین پنج کمره زنا افتد
 زیاده از پنج کمره طبع قاست ما
 مژده هم آن را ز که در مجمع طیار
 شمش

پیش این مشتریان حال دلت ملے سودا
ہیچ کالا ملے بدی کو نہ بازار افتد

سکار من دل شده با سلسله افتاد
 خار ره تفسیده ام و تشنه لب برق
 گم شد بطریق ره دیر و حرم امن
 در عشق تو کثرت که بخواری نگرفتم
 دوست ظرف دل عشاق سپید
 ز گوهر انسان چه بگویم که ز دریا
 درین ددل و منبر خرد تفرقه رود
 به راه نور و سه که بکوی تو قدم زد
 در شرع چنانست تو ارد که گردن
 بر عضو من از من بجهان تفرقه گیرد
 به جان ز تنم بردی که تن ز سوی جان
 کرد سخن پر خسر اباست نگردیم

سودا از حرم تا بجفت رفتیم و دیدیم

نہ ملے نہ نکلے نہ رانے نہ لاکے دیوی و دیوانی
نہ کسک نہ کسک نہ گشت از دست غفلان
بہر آتش قمار و شغف خاطر و شام
از آتش گیسوی در غایت و غم
از آتش فراش کشت و دل جوئی و خواب
از آتش خیم و خیم و خیم و خیم
از آتش خیم و خیم و خیم و خیم
از آتش خیم و خیم و خیم و خیم

من و اعظم بازار زینند
و بزرگوهای قیامت که می اودند
مردست اوست و شکست اگر چه
مقیدست از بندهای نیکوین
که در جهان می اودند و در این
تجرباتی برای اودند و در این
ایکده نشینند و همه بر این
نشینند و مانایید و عواقل
و عواقل و عواقل و عواقل

۲۲۹
 در دم ز دوست تو فرون شد شمشیر
 این شمشیر را بوقلمون شد شمشیر
 عشق تو بصد رنگ پریدگی افتد
 در عاشقی از مرغ

هم اگر از جسم بیرون شده باشد
آن سستی پیدا در آن اندیشه باشد
گل در نظم سست خون شده باشد
پیش پدیدیم ازین باران
پسندیده باشد

سودا از سرم تا بجنبه رفتیم و دیدیم که
 در در کف پاییم عجز از بلند افتاد

از بار تر شاخ نمکون شده
 گاهی پیل از سرم نشد رام خال
 در پیش پیری اگر بنسون خند شده باشت
 کفم ز غم عشق تو دیوانه ام سلسون
 گفت اگر آن جفا و حقون شد خدایم خام
 در دامن تو بودم از این مایه
 که کاسه این چنین نمکون شد جفا خور
 کس

طلق که در دونه طلقه در گوشت
 طلق از بیند تا بپایان
 طلق که در دونه طلقه در گوشت
 طلق از بیند تا بپایان
 طلق که در دونه طلقه در گوشت
 طلق از بیند تا بپایان

اگر موجب قتل من از شوی چه پرسید
گفتا جرم نیست که خون شد شد

از رفتن سودا چه غم آن شاه تبار
دیوانه از شهر بر دین شد شده باشد

صبر و خرد و دین همه یکبار فرو شدند
عشاق ز حبس دل اگر عار فرو شدند
آین گل بود از زبان که گلزار فرو شدند
چمن مرغ اسیری که بیابان فرو شدند
ناکنده ز شرف خرقه بیابان فرو شدند
رحمت مخزن از تو و کردار فرو شدند
هر خار بنیخ گل و گلزار فرو شدند
اینها همه یکدست خریدار فرو شدند
چسبان چه شود حبس بانکار فرو شدند

آنانکه بدست تودل زار فرو شدند
گر جوهر تو اینست بجانست که در گریه بار
از حلقه از خوبان بدر آن رخ بیفزای
ما صورت داد و ستد دل چه گوئیم
عزالت نگزیند چه کند شیخ که زین
مردم چه بیزار چراغ فضل اند
گر لذت و درد گفت پار اکسم اطهار
اندیشه ز کالای دکانین بیان کن
مایوس ز اترار مشعول که خریدار

از خوبی سوداچیز دم حرف بفرمود
باینکه صاحب چه قدر بار فروشند

عید شد عالمست شتاخوان باد دشمن دولت تو خسران باد

و اما هم این رسم عیدش در میان بابا
دعوت اوست و گویند سواد
حاشی که چنانچه از پیشانی تا کمر او
در آن گل نشسته از زلفش می افتد
و نقق زبانه و هر چه بر دامن عظمت
گل میوه رویا چراغین گلستان رود
نقش

با شکر از نام آب برین شیخ زبان غلق
 که اول بیک کدو در دیان خلق
 چشم بر آب برین شیخ زبان غلق
 غایب است از دنیا بخت دکان خلق
 که برین کدو بود در میان خلق
 عادت خداست که کدو بود در میان خلق
 زمان پیش کافاب نبود شیخ زبان غلق
 پروانه تپه خنجر دخت بود شیخ زبان غلق
 که اگر زینت ابل جهان شود شیخ زبان غلق
 هر که بخار سگ نخورداستخوان غلق
 آن شیخ چون سوار شود بر سمنار
 از دست افتار باید غل غلق
 که خواهم اینک واصل درگاه حق تویی
 سودا بکش تو پا زود از استان غلق
 از بس زبوس زلفت تو گردید تو بکش
 مانند عاشقانست بهر درگاه غلق
 جز زلف یار من که یکدم مشک تو ازو
 ۲۲۲

سو و اخروش مزد درخت شمع عشق
 در باب این مقاله کتابی ندیدم کس

نه اندم که بر جلوه صیاد و قفس شادی نه از بهار و نه غم از خزان بل گل را نمی شناسم و نه روشناس گل نمک شود کس بسلام چشم در چمن باشد نصیب سامعه صید پیشگان تیرست از برل دل درواشنا سو و اشنیده ام که بعدا سیریم من موم از تغافل و او شد بقید غم در میکده ما چو رسیدی ز حرم باش در محفل مستان ازین پیشانی نیست شب طفل سر شکم ز غضب بیتی جبارا قربان غلط کردن راه تو شوم من سو و ابر قدرت بر روز و روزگار	که کل بنما طرم ز چمن باور و قفس زین هر دو این اسیر شد ازاد و قفس هستم ز تخم مرغ قفس زاد و قفس از مضیقه ما برون شد و افتاد و قفس از بلبلان شنیدن فریاد و قفس هر ناله ز مرغ چمن زاد و قفس روزی عجیب حادثه روداد و قفس آزاد گشت بلبل و صیاد و قفس این خانه چو آن خانه نه تنگست تو هم یک جام بگیر از من و هم بپوشم کلاه میخاست کند غرق که فریاد زوم باش گرامه کرد تو کردم و دوسه دماش است شیخ بخت بیعاجت لبسم باش
---	---

که اگر زینت ابل جهان شود
 پروانه تپه خنجر دخت بود
 هر که بخار سگ نخورداستخوان
 آن شیخ چون سوار شود بر سمنار
 از دست افتار باید غل غلق
 که خواهم اینک واصل درگاه حق تویی
 سودا بکش تو پا زود از استان غلق
 از بس زبوس زلفت تو گردید تو بکش
 مانند عاشقانست بهر درگاه غلق
 جز زلف یار من که یکدم مشک تو ازو
 ۲۲۲

سو و اخروش مزد درخت شمع عشق
 در باب این مقاله کتابی ندیدم کس

ہاں زود مکن قوت بازوے تو منیم

یا را بر او دیدن آئینه مائل کرده ام
شرح بتیابی فرادان بود بهر مختصار
دعوی خونم به فرزندان من کی میسر
ساکن دیر در حرم با هم غبار غاظرند
بایلیحان زاهدان امروز ساغر میزنم
داشت خطابندگی از من رخ جمعی تو
خاک کویش تا نگردد در سینه چرخ قریب
سینه من کان صد وجه برادر دل

مهر و ماهی تازه با هم مقابل کرده ام
 نامه بر ابرو ز مرغ نیم بسمل کرده ام
 منگه خون خود مبت و قف قاتل کرده ام
 من بهر جای که رفتم خانه در دل کرده ام
 من نمک در می ز تشنجه تو در غل کرده ام
 آرزوی خط منش آن شوخ باطل کرده ام
 من ز غناب جلک آن خاک را گل کرده ام
 من در یکیتا ز بحر عشق حاصل کرده ام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من زمزمع اشتك خود دريا سلاسل كردم

از پرده مابرون نفسدار عشق است
لشت بچشم نشمار آب دیده سبزه

امروز بر جدائی فردا اگر ایستم
رفتم بدون ز شهر و بیعمر اگر ایستم
گویا چو ابر بر سر دریا اگر ایستم

گلستان

سنا بهمن دیده ز تو شیر رخسار یافتد
 که چشم چون خورشید از تو تابان
 لب که بر دوشش گریه خونین کردم
 لب خیمه چون بنبل ز دوش مهر افشان
 منم خیال سر زلف تو بکنم بگوش
 اینک از سبزه گیسویم منم افشان
 زین همه خودیار که گشته ام ایام بگلان
 تا زنده دفته به باد دل سوزان

[illegible]

گلستان بلبل طبع مرا شد منی گلین
اجل از جنت و جرم مرا کے باز میدارد
عشق خوش نگاران را نسیم کمر صد جبینم
آب خضر که لب تشنه ناز تو را آورد
لباس عارضی آزادی من بر نمی تابد

چو شمع گل بگرد و مصع من از لونا انتم
شوم گر خاک در عشقش که دنبال صبا تم
خدا آن روز نماید که از چشم وفا تم
لب خود را نسا زم تر چو داب لبها تم
که چون من سایه بخیرا هم ز چشم خود جدا تم

بابنباے زمان کہ سمیت من سرفرو د آرد
برو سے خاک لے سودا اگر ز پشت یافتم

هرگز بجان ما غم دستار نه داریم
 چون گوهر ناسفته از اسباب محشیت
 در کعبه پیویم و مسلمان بدر دهر
 باناله بسازیم عزیزان که دل خویش
 مانده عشق و مبر اندر ما هب
 یسب دل نالان و خیال رخ او گل
 بر عرض تمنانه دهی گوش چامروز
 آئینه غبار از نفس مانسپذیرد

چون مهر ز عریانی سر طارنه داریم
دلبستگی خویش بیک تار نه داریم
آرام بجو خانه خمار نه داریم
در سینه کم از مرغ گرفتار نه داریم
باشیخ و برهن سر پیکار نه داریم
بابلیس دگلزار جهان کار نه داریم
فردا است که با طاقت گفتار نداریم
بر خاطر کس ز اهل جهان بار نداریم

این گهر از دین به نماند
 طالب از بدون ساغر یقین شد بدین
 غافل از حالت نیکو کار فرزندانش
 حرف نعل از دل صد چاک می آید بدین
 از تو می پرسم که بیایک می آید بدین
 تانبا خند قوت اوراق می آید بدین
 لاله

عشق کی جہنم نزلت کی چھوٹی سی سیڑھی
 ایک سا احوال بیان بھی کر دے شاہ کا
 دزد اور چٹک مار میں سن کے دل کا نہ پا جا
 عشق کی جہنم نزلت کی چھوٹی سی سیڑھی
 ایک سا احوال بیان بھی کر دے شاہ کا
 دزد اور چٹک مار میں سن کے دل کا نہ پا جا

چلو ہر ایک پر ہی محمد کے نور کا ہووے نہ محبک پاس جہت پر حضور کا گویا یہی چرخ غریبان کی گور کا ای مصفیہ فائدہ نافع کے شور کا	پڑھیے درود حسن صبیح و ملیح پر تیرے دن یہ آئینہ اہم آغوش عکس پر بیکس کوئی مرے تو بچلے ادسے دل مرا ہم تو نفس میں آن کے خاموش ہو رہے
آواز دہل دہل ہو خوش آنیہ دور کا دسے بسمہ پوش ہو کے تو ساغر بلور کا کرتی ہو بہار اوس کے ثواب کا خزانہ کا سمجھے ہو سخن رس ہی سخن مہربانی کا	سودا کبھی نہ مانیو دعا کی گفتگو ساقی سے کہ کہ ہر شب مہتا جلوہ گر رنگ تو رہتا ہو یکہ اوس کے تئیں لازماً کا جہز جہزی کیا جانے کوئی قد جہز ہر
محرم نہیں نادان وہ اخفاق نہانہ کا رنگین نہ کسی تک سے ہوا بے دان کا قائل نہیں محتاج مراجع و سنان کا ہونیں نہیبے کی شتاق یار کا	گالی می مجھ کو نے دعا غیر نے اوس کو رنگینی اشک اپنی پہ حیران ہوں کہ دہن ہر ناز دا اوس کی میں سوطح کا ہتیار سودا سو کہا کیوں تو ہوا عشق کا
نا طافتی شیب سوا ب نازبتان کا اوٹھک جید ہر قدم تیرے ہی بیتان کا پوچھن ہوں جس بت کو میں اک نور ہر کوا	شکر یہ کہا بار اوٹھایا نہیں جاتا کعبہ جادوی پوچھتا کب ہی جلیں آگاہ کا کفر کی میری تھلی ہر نظیر شمع طور

جس سے بیان ہے ہر غریبی
 سمجھ ہی ہے ہر غریبی
 محبت تو ہی طلب ہے ہر غریبی
 انہی نظر میں بان نہیں ہو غریبی
 دین دہل دہل ہو خوش آنیہ دور کا
 عجب ہو کہ ہر نام ہے ہر نام کے کوئی

سن ہر سال کرین بھی داد خواہ کا
 دسے بسمہ پوش ہو کے تو ساغر بلور کا
 کرتی ہو بہار اوس کے ثواب کا خزانہ کا
 سمجھے ہو سخن رس ہی سخن مہربانی کا
 محرم نہیں نادان وہ اخفاق نہانہ کا
 رنگین نہ کسی تک سے ہوا بے دان کا
 قائل نہیں محتاج مراجع و سنان کا
 ہونیں نہیبے کی شتاق یار کا
 نا طافتی شیب سوا ب نازبتان کا
 اوٹھک جید ہر قدم تیرے ہی بیتان کا
 پوچھن ہوں جس بت کو میں اک نور ہر کوا

ہون دان غریبی کا
 ہون دان غریبی کا
 ہون دان غریبی کا
 ہون دان غریبی کا
 ہون دان غریبی کا
 ہون دان غریبی کا

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں بھلا دیا ہے
 مگر تجھے کبھی نہیں بھلا دیا ہے

درون جون بیجاؤ و شہر بند ہوا جو مذکور اس کی کرتا ہی کوئی غمخوار نہ ہوا سبب اس چشم کا فرے ہی کیا ہر بار نہ ہوا نہ تھا کچھ کام چشم تر سے ناحق ملکہ جو بائے جو میں آتش نفس ہی شک و لکھو جو نہیں گئے خون جلکہ اشک گاہی بخت دل یارو کرین پاک اسکو بک ہم کہ چشم غم سیارو میں پوچھا ہنستا ہوں ورنہ ہر گھڑی غلام کچھ میں بات بن و نہیں کی اس سے پادشاہ	نظر آتا ہی ہے آنکھوں میں کچھ آثار رونیکا تو کہتا ہے کہ چپ رہے اسے آزار رونیکا کہ باندھا صورت زنا راو سے تار رونیکا کیا ہی شغل تین سدا دل بکھارو رونیکا گلے میں ہنوں ہوں جن شمع ہر شب تارو کسو نے بھی کہیں دیکھا ہے ریتارو رونیکا رکھی ہے ڈھب ہار اودیدہ خونبارو رونیکا محبت میں تری سامان ہی کیا تیارو رونیکا نہ پوچھا یوں سبب کیا ہے تری ہر بارو رونیکا
--	--

نہ تو ہایا کو نہ سا گھر سیل نے مجھ اشک کے سودا گواہ اب تک تو ہی میرے درد و یارو رونیکا	
دل مرا پند کو نہ سمجھے گا تجھسا دانا مہرا حیف کہ تو یہ ز خود رفتہ حق ملنے میں بچنے کو آگ سے سمندر کوں	پند تیری بکوں سمجھے گا یہ سمجھا کہ وہ سمجھے گا مرنے جنے کو وہ سمجھے گا کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا

سودا
۲۵۱
کلیں میں وہاں بندہ کہ بودا ہی نہ ہوا
گلگشت کردہ صحت جوین کو نہ لگا
پیشہ سے تودہ میں سائین خاں نہ لگا
دور سر و کھڑا ہو سکے لگا رو نہ لگا
جلوس کو بہار اوست کولی پو نہ لگا
کر لالہ دل بانی میں سوارین نہ لگا
داسن جیسا نہ چھو سکے جس شہسوار
پویشک ادسکے ہاتھ ہمارو نہ لگا
پویشک ادسکے ہاتھ ہمارو نہ لگا
پویشک ادسکے ہاتھ ہمارو نہ لگا

الفٹ ہاؤم لکھو
سودا اٹھارہ
انہما نہ پیا باب اوست غار کا
سودا اٹھارہ
انہما نہ پیا باب اوست غار کا
سودا اٹھارہ
انہما نہ پیا باب اوست غار کا

[illegible]

سفر نظر آتا نہیں دھڑچھڑ دوچار کا
مہر کو دہان حکم سے خار سردیوار کا
دل نہیں وابستہ اپنا سیمہ و زناں کا
معتسب ہو چلے بندہ خانہ زخماں کا
جامہ کا ہر ایک تختہ سیر سے گلزار کا
کل میں سعود ایران کہا دامن بیکر یاں کا
راست تھتے بھی کہیں دیکھا ہی خم تلوار کا
پانی بھی بھر پین تو مزہا شراب کا
لیکن نہیں دماغ سوال جواب کا
جن نے کیا ہی سنگ کو ہرنگ آب کا
یار بڑا ہودیدہ خانہ خراب کا
لیکن عجب مزہا شراب کباب کا
پڑہا شرار برق سے دامن سحاب کا
دریا میں ہر ہنوز پھیر لا جباب کا
نقشہ ہر ٹھیکہ دل کے مری اضطراب کا

جب خیال آتا ہے اس میں تیری طرف کا
دیکھتا ہوں یا میں سبکھن منجھو جلوہ
عاشقو نکو شیخ دین و کفر سے کیا کام
لنگ دکھا دی اپنی ساقی چشم میگون تو
بسکھو پھون ہون میں اپنی چشم غول بود
آخہ لے کر واسطے اس بانکین سو درگد
تند ہو بولا وہ بانکا چھوڑ دامن کو مرے
ٹوٹے تری نگہ سے اگر دل حباب کا
دورن مجھے قبل ہر اسے منکر و کیر
نستا ہر آئینہ کی سمجھ تربیت کی قدر
لٹھا کسے دل کو کشکش عشق کا دماغ
زاہد سبھی ہر نعمت حق جو ہر اکل و شرب
غافل غضب سے ہو کے گرم نظر زکھ
قطرہ گرا تھا جو کہ مرے شک گرم سر
ای برق کسطح سے میں حیران ہوں تیری پا

[illegible]

for

طی سہ

[illegible]

میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
 اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مرگ نہ ہو شک
 محو کو تیرے نہیں ہر دین و دنیا کی تلاش

معتب کو ہر گمان اس پاس شیشا ہو گیا	میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
سو جتنا ہی ایک دن یہ قطرہ دریا ہو گیا	اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مرگ نہ ہو شک
کھو چکا سب کچھ وہ جن نے تجھ کو پایا ہو گیا	محو کو تیرے نہیں ہر دین و دنیا کی تلاش

ابو سودا کے تئیں پروا نصیحت کی نہیں
 الفت خوابان سے گور سولے دنیا ہو گیا

خون ہر سودا پر ثابت مری منصور کا	ہر مژہ پر ہی ترس سخت دل اس بھور کا
چشم ہر یار بھری یا نہ کسی ناسور کا	پوچھتے ہی پوچھتے گزری ہر جھک بوز کا
حکم رکھتا ہی طبعیو مریسم کا نور کا	آفتاب صبح منور داغ پر دل کی مری
ہو نہیں ساغر کش کسی زگرے گھر کا	کیا کروں گالی کی دھڑکتا تھوڑے جگم

اس قدر منت اٹھ کر دل ہی سودا کا میرا
 زخم نے دل کے نیچے کھد کھدی انگوڑا

نجاؤ حال کس ساقی کو یاد آتا ہر شیشہ کا	کہ لے لے چکیاں جیور اٹھتا ہر شیشہ کا
مناں او میں منجھکی میں رکھ جلیکا بندہ کا	رہا کوئی کی سے قیمت میں تباہ شیشہ کا
مشابہ کسی اکھون سی مڑی ہو شکل ساقی	کہ خون حال سے مینا نیٹ بھاتا ہر شیشہ کا
بیان بدستی شب بزم میں ساقی جو ہو جلیکا	میں بیت کہیہ کچھ نہ تو ہو جھلوتا ہر شیشہ کا

میں دل نازک کی کرتا تھا بھلین پریش
 اگر وہ نہیں کرتا رہ گیا میری مرگ نہ ہو شک
 محو کو تیرے نہیں ہر دین و دنیا کی تلاش
 ابو سودا کے تئیں پروا نصیحت کی نہیں
 الفت خوابان سے گور سولے دنیا ہو گیا
 ہر مژہ پر ہی ترس سخت دل اس بھور کا
 پوچھتے ہی پوچھتے گزری ہر جھک بوز کا
 آفتاب صبح منور داغ پر دل کی مری
 کیا کروں گالی کی دھڑکتا تھوڑے جگم
 اس قدر منت اٹھ کر دل ہی سودا کا میرا
 زخم نے دل کے نیچے کھد کھدی انگوڑا
 نجاؤ حال کس ساقی کو یاد آتا ہر شیشہ کا
 کہ لے لے چکیاں جیور اٹھتا ہر شیشہ کا
 مناں او میں منجھکی میں رکھ جلیکا بندہ کا
 مشابہ کسی اکھون سی مڑی ہو شکل ساقی
 بیان بدستی شب بزم میں ساقی جو ہو جلیکا
 میں بیت کہیہ کچھ نہ تو ہو جھلوتا ہر شیشہ کا

غلک

کہیوں سو واپس نہ آئے
 چنانچہ دراز گویا تار کش
 ہی ابرو سے زریں دریا
 بنو دہشت کی جگہ کی جگہ
 کہو نہ وہ شمع کی جگہ کی جگہ
 قیل می فرس راہ میں گھرن لکھن
 اہل کسب کی جگہ کی جگہ
 سترہ ہونے کا جگہ کی جگہ
 یہ کیا شمع کی جگہ کی جگہ
 پشیمانی ہو تو سودا کے خاندان کا
 کیا اون سارے کی جگہ کی جگہ

خاک ہے در پہ پایا دل سے ایک گویا
 کر ہی شکستہ شمع کی وقت سے بیکری
 گاز نہایت سودا اگ لکھو لے الہ کو

مطلع ثانی

باطل جو عجبے دعا شاعر کو مہری کا
 چہرہ ترا سا کب ہے سلطان غامری کا
 مکھ پر یہ گو شوارہ موتی کا جلوہ گر ہے
 آئینہ خانہ میں وہ عسوقت آن سٹیج
 جبر شوق دل نہ پہنچن گر کو جو جان

طالب بین سیم در سے خوبان ہند سودا
 احوال کون مجھے عاشق کی بے زری کا

نہ بار خاطر یہ دل کی گل کا نہ ناز بردار گستا
 ہزار آجیا چھ ٹکڑیں سچ اور خیر لکھن
 چمن برابر بار سوا شہر شیک پر تو کیا عجب
 برنگ شبنم بابہ نہ عجبش پر کرنا یا تو کیا

ایک ہونے کا جگہ کی جگہ
 کھینچنا نہ زمین میں کی بردانی کا
 صبر دہری کی گردن ہونے کا
 نا تو سیکہ پاؤں کی جیت یہ پچائی ہونے کا
 ہونے کا جگہ کی جگہ

۲۵۲

کہیوں سو واپس نہ آئے
 چنانچہ دراز گویا تار کش
 ہی ابرو سے زریں دریا
 بنو دہشت کی جگہ کی جگہ
 کہو نہ وہ شمع کی جگہ کی جگہ
 قیل می فرس راہ میں گھرن لکھن
 اہل کسب کی جگہ کی جگہ
 سترہ ہونے کا جگہ کی جگہ
 یہ کیا شمع کی جگہ کی جگہ
 پشیمانی ہو تو سودا کے خاندان کا
 کیا اون سارے کی جگہ کی جگہ

[illegible]

لطف اسی اشک کے جو شمع کچھ بجھا جائے
 چین دینے کا نہیں زیر زمین بھی والا
 قطرہ اشک جو نہ پاس مر و نظار سے
 اس مصیبت سے تو مت بکونگا اب کھڑے
 میری صورت سے تو نیز اسی ایسا تو دیکھ
 چھپر مت باد بہاری کہ میں جی بخت گل
 ساحل بحر جہان پر چون کہ جن میں چشم
 لطف کہتا ہی مرا آج یہ ہر ناطق سے

رحم ای آہ شہر ربار کہ جلجاؤن کا
سوتون کی نیند میں کہے کہ غلج جاؤنگا
کیون خفا ہوتے ہو چمارتے دھلجاؤنگا
تو کس آج ہی جا میں کہوں گلجاؤنگا
شکل اس غم سے کوئی دن میں نہ بجاؤنگا
پھاڑ کر کپڑے ابھی تھر سے نکلیاؤنگا
ڈوب پانی میں نہ تو آگ سے جلجاؤنگا
آنکر پہنٹھ ابھی طوسے کیسے ملجاؤنگا

کہتے ہیں وہ جو ہے سود کا قصیدہ، غروب
ازدکی خدمت میں لیے میں یہ غزل جاؤنگا

جو یہ دلو انہ مرید اس لطف چھت کس سر کا
 زخم دل پاویں مرے سوز سخن ہی الیتام
 اکل سے مشہد پر کب بھیجی وہ لہر کمان
 ایک دن تجھے سلگ اٹھتی دیکھا کاروان
 تو ناکر تجھے لے کو مسجد بنا کی تو نے شیخ

سلسلہ بہتر ہو۔ اس کے لئے زنجیر کا
چاک ملتا ہے زبان شمع سے لگی ہو
طرح غنچہ کے کھلے جب تک پکانا
اور جس حاصل کچھ اس فریادے تاثیر کا
ہر جن کے دل کی بھی کچھ فکر ہے تعمیر کا

مجھے سنت دینا
 جو یہ کفر الہیہ ہے
 کہ لائق نہیں اس
 جو دنیا کا نور و حیات
 ہے سو وہی دن
 سو وہی دن

کتابخانه عمومی
موزه و اسناد
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

[illegible][illegible]

جو شطوفان دیدہ نمناک سو کیا کیا ہے
جو تھجے دیکھے کے حور و ملک شمع قمر

دیکھے دنیا میں مشت خاک سو کیا کیا ہے
حسن تیرا دور تیرا دراک سو کیا کیا ہے

پنے اگر لباس گدا کی حریر پوش
برجھی بدن پہ اوسکے روان کلیم کا

سودا یقین کر اوس کا دم فقر ہی غلط
بالیدہ ہو دے جو کوئی ناز و نفیم کا

کیونکر ہو باغ جانا اوس میرز منش کا
ای برق چشم کم سے مت دیکھ دل جلونکو
آنکھوں کی تسکی حرکان یوں دل پتہ تل بھی ہیں
پیکان جو تن میں کھٹکے ہو سولہ ایچ کا
ساقی پہنچ کہ تجھ میں یون جسم جان بچا
سج تیغ کی کر میں دلی کر دی پر پنے
کیا جانے کس طرح کا تو سنگدل ہو ورنہ
آگے بھی خوبصورت اکثر ہو کر لو کیلے

باتیں کرو عدد سے سودا کو گالیاں دو
قربان ہوں آپ کی مین سزا داور دو کا

جوش طوفان دیدہ نمناک ہو کیا کیا ہوا
جو تجھے دیکھے کے حور و ملک شمس و قمر
حسن تیرا دور تر اور اک ہو کیا کیا ہوا

[illegible]

پہلے سو دوا تسلی دل کو دے
پھر دوا زنت سے کیا حاصل بھرا

جاری رہتا ہو مری چشم کا سوراخ
چشم زخم اوس سے زانیکا رہو دوسرا
دیکھتا ہوں میں تری آنکھوں کو خمور
خون دل سے تو مرا جامِ زور
سنگ رہتے تھے، نکلے شرِ عوہ
شمعِ تمک گور ہاری سے جلی دوسرا

خرم کا دل کے ترو تازہ جو انگور سدا
 جسکی ہر تنغہ تک سے عئے کھل کر یاب
 ہوا غصین خدق کوئی اس کے اوپنے کا
 دند و دھنیشہ اردن ہو گنگ مجھے
 یار کی دیکھے تجلی جوتہ موسیٰ کی طرح
 ایک شب کوئی دلسوز نہ رویا سپر

دوستوں سے ہو سودا کا خدا حافظ ہے
عشق کے ہاتھ سے رہتا ہے میر غور سے

اتی ان سے اب اڑھی سو اس خبر پر چڑھ کر
 لیکتا ہو طرارتوں کو یوں پکتا ہو جن میں
 چہن میں آہ گلیہیں نے کیس بلبل کا دل توڑ
 کہ مثل شمع رشتہ عمر کا ہر آن ہو تھوڑا
 بس کہ کیا توقع ہو جاتے ہی میں مٹھوڑا

پھر سے ہر شیخ یہ کہتا کہ میں نے کیا شکر
چشم نے اندازہ نہ کیا تھی صورت نکالی
عبادت سے ہر شیخ کا لوگوں کا سامنا کر
بہت بجا ہی رہتا کشتی بزم میں
طلب میں ایک ہی بوتے کو تم کیا کر

دلکش ملک
 دینا جگر عشق کی
 ہزارہا میں درخشاں
 ابرو ز کمان کے
 کمان لطف میں
 نمان لطف سے
 غنم جو غور کا
 حجاب ایسا نہیں
 دل

دل چاہے کہ میں تیرا ہوں
 نہ طبع جبر سے سرزد کچھ عموماً نہیں
 سخن کو زارہ طبع سخنو کہتے ہیں اسکا
 خدا دیو پرست تو قابل تحسین دیو پرست
 کلام بے نمک کہ شہزادگی ہی ہوتی کچھ
 اگر ملک عراق کا چہ خر سوا ہو آوری

ہاں سنیہ سیکر نہ کر بوم کی ای یارو پیدا
 جہان میں غم سے غمور ہے کب گلزار پیدا
 زبانو پر غزل چاہیے اذکار ہو پیدا
 پد ہو مورد نفرت جونا ہنجر ہو پیدا
 زمین بول کا وخلق میں جونا کھار ہو پیدا
 عراق کی پر آسمین کا سیکو رفتار ہو پیدا

مخاطب سکوی کرتے ہیں ارباب سخن سووا
 کہ حسین کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو پیدا

دل چاہا ہستی و جنوں غنیمت ہو پیدا
 ارادہ عشق سی پھر کیا ہے فکر غنیمت کر
 غنیمت جانے ہیں ہم تو ایام شباب کا

ہنری کہ فن شاعری آفاق من سووا
 اگر نادان کو ہو پونچے تو اس میں عیب ہو پیدا

تجھ تید سے دل ہو کر آزاد بہت رویا
 تصویر میری تجھ بن مانی نہ کچھ پیروی

لذت کو اسیری کی گویا وہ بہت رویا
 انداز سمجھ اوسکا ہزار وہ بہت رویا

۲۵۹
 ہاں سنیہ سیکر نہ کر بوم کی ای یارو پیدا
 جہان میں غم سے غمور ہے کب گلزار پیدا
 زبانو پر غزل چاہیے اذکار ہو پیدا
 پد ہو مورد نفرت جونا ہنجر ہو پیدا
 زمین بول کا وخلق میں جونا کھار ہو پیدا
 عراق کی پر آسمین کا سیکو رفتار ہو پیدا

کہ ایک دن سنا نہ سہرا غلام کیا
 کہ ایک دن سنا نہ سہرا غلام کیا
 کہ ایک دن سنا نہ سہرا غلام کیا

این درم کو اول یزدان بیاورد
 و سنان غنایم در دستان بیاورد
 که نام تو سنان و دیگانه بیاورد
 یک جلد کمالی در دستان بیاورد
 که همان سیم جیب سے باغ جهان بیاورد
 که شانه یارین او شانه غلک سے ظهور دیا
 سو دایر باغ غلک سے زخود رفتی کاه

میں تیری باتھو ساقی یہ سب فرام لیا
 ہر ایک کبک نے پیاسے تر اخرام لیا
 نظر سے خلق کے کرتے نہ محبت تھا
 کہ زندگی کا انھوں نے مزا تمام لیا
 حسد کسی کو نہ اوسپر کہ جن نے شام لیا
 سلام کر کے کسو کو نہ لاکھ دام لیا
 کبھو نہ فکر ترود سے کوئی کام لیا
 اوہر سہارے ہر ایک گلِ نجام لیا
 اُن نے ندان دیکھ مراحالِ رُودیا
 دیکھ اوُن نے حرفِ حرف کو رورِ دُور دیا
 کیوں یا تین تم بناتے ہو تم سب جل دیا
 زاہد سنجِ پڑ کے اوسے پچھو دیا
 پلین ادھاکے ملکِ لون کا بلو دیا
 تازنگہ میں اشک کا دانہ پر دیا
 ہم پی گئے اوسے ہمیں قسمتِ فردیا

چنی ہر شاخ سے جون گلچن سیکھو سرخ
بسان طائر رنگ خنایم لے کر
سرشک چشم نہ تھامیں کہ ای فلک تونے
سعاش اہل چمن جاے رشک ہر سودا
کسی کا انہیں سے محسوس نہ والی دم
کہیں نہ واسطے منصب کے ہیں یہ میرانی
کجھو میں انکو نہ دیکھا تماش دنیا میں
ادھر شرع سے عجب نغمہ بلبل
تاثیر عشق نے مزہ در دکھو دیا
نسخہ ترے مریض کا عیسے کو جو دیا
بوسہ کا وعدہ اونسے کرو جنکو دی ہے
ملنے کی دخت رزکی تو کھائی تھی مین قسم
تاریخ و تاخت فوج کی خط کی کہوں سکیا
دیکھا میں جب گلیمیں تری ہار دست غیر
بوسہ کے ذالائقہ کو نہیں شہد و سہم فریق

[illegible]

راست کیا
 تو چو تپا نہ بین جسبوت
 تو معصوم شیب بین سے شعلہ خزان آریا
 شہر دیو سے درجہ شعلہ تصویریں طرح
 ملک آتش از آتش زہرہ کجی راز نہان آریا
 سب سے دیکھ نہ عن تاب آریا
 رات کو دیکھ کے آریا
 طغی زدن دل کامر سے نکل کی آریا
 مہر کے ادرتاد و دبستان آریا
 شہر کے قاعدہ و زمان آریا
 آریا

آنقدر مٹی یا راجو جو تھیں وہیں دیکھ لیا
سنبھلے ہنگامہ میں
سنبھلے ہنگامہ میں

پایا وہ ہم اس باغ میں جو کام نہ آیا
 اوز مزمسہ پر داز چمن نالہ ہارا
 گوشک لکمان خانہ گردن ہر نقش
 آراستہ جو بزم ہوئی دور فلک میں
 بستان تو پر از میوہ اقسام ہر لیکن
 تیری بھی جوانی وہ تھی ناصح کہ تھارہ
 میں تنگ ہوں اتنا کہ پدر اور پیر کے
 ہر رنگ تماشای جهان صورت خوشید
 ہر عید مہ نو نے کیا قصہ کہ دیکھے
 ہر طرف تماکہ رہوں لب لباب سکھ
 تیشہ سے بھی تھا کام صبا ناخبر کا
 آفات ہی ایچہ اٹھا جانی تو نے
 تجھ بن جو کیا باغ میں سیر آب دانکہ
 اسکا تو گلہ کیا ہے کہ بستان جان میں
 یوں منہ نہ دھوا میری صبح لگا کی مرسو

باز بر دار و دیوار کجاست خوار خضعت لایا
 هم می کی ای که توست خوار خضعت لایا
 به تو در چو منست خالی نه من در چو منست
 می ای تقصیر نیستی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۲۶۲

اوس غلامی رنگ کیا جانے یہ کس کی عداوت
 کس نے مائی میں کس کی نقش لکھ دیا
 اتنی شکست توڑتا ہو صاحب
 جا کے بازار تان جو در خطاب
 اپنی بین چکل توڑی تو نقد دل نہ کیا
 اپنی بین چکل توڑی تو نقد دل نہ کیا

کونسی پنجاہ
کیا ہوں سو وہ جو زندہ
رہا کہو کہا جلد ہے کو بار بار
سلام انکو کہا جلد ہے کو بار بار
میں نے ضم کو لیا یا از قبیل اور
میں نے ضم کو لیا یا از قبیل اور
میں نے ضم کو لیا یا از قبیل اور

نوید مغیجگان موسم بہار آیا
فسم نہ کھائیے ملنے کی غیرے کے
برنگ آئینہ ہم اور سبز صاف ہوئے
ہماری خاک پہ گوشتم تر کسی نے نہ کی
گئے جہان سے کیا کیا ستینہ جوتہ مک
ممانعت نے کیا تیرے شہرہ آفت

خبرے وادی میں سودا کی لین سناہراج

کہ ایک شوخ کسی بے گنہ کو مار آیا

کب دل شکستگان سے کر عرض حال آیا
 سینے سے مین دعا کو لایا غم شب بیدار
 ملنے کا ایک دم بھی یا نصف دل پر مانع
 کو نہیں تک ملی تھی جس دل کی محکوم قیمت
 بخشش یہ دو جهان کی آئی تھی بہت ہر
 نازان نہ تو اس پر گر محکوم سنگ میں سے
 ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہی

نوید بچکان موسم بہا آیا
 قسم نہ کھائیے ملنے کی غیرے کے
 برنگ آئینہ ہم اور سید نہ صاف ہوئے
 ہماری خاک پہ گزشتہ ترکسی نے نہ کی
 گئے جہاں سے کیا کیا ستینہ جوتہ خاک
 ممانعت نے کیا تیرے شہرہ آفتاب

ہر ایک تاک کو گلشن میں بیک ہار کیا
 کہانہ تم نے میان ہکوا اعتبار آیا
 جو اپنے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا
 ہمیشہ گریہ کنان ابر زار زار آیا
 کہ گل جب آیا تو مخرج بے شمار آیا
 وگر نہ میں ترے کوچہ سے لاکھ باریا

خبرے وادی میں سودا کی یون سنہا آج
 کہ ایک شیخ کسی بے گنہ کو مار آیا

کب دل شکستگان سے کوعرض حال آیا
 سینے سے میں دعا کو لایا خوشب لب تک
 ملنے کا ایک دم بھی یا نہ صنف دل پہانے
 کونین تک ملی تھی جس دل کی محکومت
 بخشش یہ دو جہان کی آئی تھی بہت ہر
 نازان نہ تو اس پر گر محکومت سنگ میں سے
 ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہی

ہو بے صداہ چینی جسمیں کہ بال آیا
 کہنے لگی اجابت کید ہر خیال آیا
 اوکتا کے اوٹھ گیا وہ تب جی بحال آیا
 قسمت کہ یک نگہ پر میں ادس کو ڈال آیا
 لیکن نہ یان زبان تک حرف حال آیا
 گو ہر نکالنے کا کسب و کمال آیا
 کینہ کیسے دل سے حبس کو نکال آیا

دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے

گدے وہ کیونکہ خاک سے میری گڑباہ امتا و کان تک آن کے کیا لینگے راہ او شیخ ہرزہ کردی نے تیرے ہر ایک جا پا بوس پر قریب عبت دی جو جی کو نہ	چھوٹے قدم کو اوس کے نہ آغوش جز خاک کچھ نہیں ہو در آغوش خون جگر کیا ہو مرا نوش کب ہو قبول خاطر پا پوش
---	---

سودا بقول حضرت سید لکھنوی دست خطا جبین باست ہم آغوش نقش پا

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا سر گرم نالہ اندون میں بھی ہوں غلیب جب تیشہ کو کہن نے لیا ہاتھ تب عیش جس تیرگی سے روز ہر عشاق کا سیاہ لبہ زندگی میں کب ملے الہی ہر کمال اپنا ہنر دکھا دینگے ہم تجھ کو شیشہ گر کچھ آگے رہی تھی سو عاشق کا دل بنا مت آشیان چین کو مرتے متصل بنا بولا کہ اپنی چھاتی پہ دھرنے کو مل بنا شاید اوس سے چہرہ خوبان تپل بنا ساغر ہماری خاک کو مت کر کے گل بنا ٹوٹا ہوا کسی کا اگر ہم سے دل بنا
--

سن سن کے عرض حال مایا رہنے لگا سودا نہ باتیں میٹھے کے یاں متصل بنا

سودا ایک لکیر گانیت نقد کا رونا عالم کو اویڑوانے سب ساتھ لے ڈونا

دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے

دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے
 دل کی کیا حالت ہے کہ دل سے ہر ایک چیز کو نکال دے

جواب : سا کیا ہے کاراستغفار تھامنا
 نہ پیوے بخیر غشائی ہستی کو مری
 اگر مجھ تو خاکستر صبا ایچھی جو نہیں
 کہاں در شمع جو دیکھری سرت اگر شمع کو

ساجب انس تھا ہر نو کو صحرا یج محبوب نے
کیا شہر غزلوں کے تین سو وانے رام لینا

جھوٹا نظر و نین ہم سب کے ہیں دیا و بھیس کی کو دتا چاہنا
 کو دن سو کیا آدنا میدی وہ ہود کی سطح یا راسنا
 نگر ہوا باد جسکی دلکانہ پوچھا دوست تو دکھتا ہوا
 جہ جہم آئیں تیرے خط کے اب ایک عالم میں چہرے
 اثر ہمارے عن کا ظلم نہیں ہو سکتا تیرے کرم
 جہان شہتہا ہی دل ہمارا کچھ تو ظالم تو دلہن کر
 جھین نہیں عقل وہ کہیں طلب ہوسکے گی
 ہوانہ روز فرامین ہوں کہ ایک دم بھی میں آہن ہوں
 کران طبیعت یہ ہو سکے ہوں خود و مجھ بھی نہیں

عجیب حکمی معنی فرغت گدھو نہڑا ایسے بار اپنا
 نہ کھیرن ہنہا ہی او سکا شہیدہ سا کھنہا شہار
 یہ درد سائیں سس سس کو جلتے دیکھو دیا راسنا
 چمن میں وہ شہر ڈال سکتی ہر جگہ تو دیکھو ہنہا راسنا
 دگر نہ وہ سنگ کو ہنہا ہی نہو کا حسین شہر اپنا
 کوئی بھی صیا چھوڑتا ہی کپڑے کے بس شکار اپنا
 جو فہم ہو دی تو بے کسیر یہ میشت غبار اپنا
 نہ رہو دیکھنا کچھ ہو رہی وقت آپ کو معنی یا راسنا
 خدا اٹھا رہے ہیں جو ڈالیں کسی غلط پر اپنا

عیمی وقت هلاکوده بیماری را
والکوتری چشم کس از بیماری را
کی جان تو س از بیماری را
سودا به از بیماری را
کند ده خه طبا جندکان مین دیکی
دو خه خه خه خه خه خه خه خه خه
دو خه خه خه خه خه خه خه خه خه

جواب آسا کیا ہو کاراستقنا نما اپنا
 نہ پہونچے نیسی عفا کی ہستی کو مری
 اگر سمجھو تو خاکستر صبا کو دیکھو نہیں
 کہاں درخش جو دیکھو مری سنا کر گوشہ کو

رکھنا خود مری قطر سے اس دریا میں جام اپنا
 کہ میں یا تنگ زبان ہو بھی نہیں رہا ہوں
 نہیں گویا زبان شعلہ و دہک کہ کیا نام
 کہ ہر بندہ خدا کا کر یا جس سے غلام اپنا

ساجب انس تھا ہر دو کو صحرا جے مجھوں نے
 کیا شہر غزالوں کے تین سو وائے رام اپنا

جنھوں نے غور نہیں ہم کہیں دیا و خیر کو دتا اپنا
 کوں سو کیا آہنا دیدی ہر دو کی سطح یا اپنا
 نگر ہوا باد جس کو دکھانہ پوچھا دوس تو دیکھو
 جو چوم آئیے تیرے خط کے اب ایک عالم میں چری

انہماری سخن کا ظلم نہیں جو ایک تیرے دین
 جہاں ٹپتا ہر دل ہمارا کچھ تو ظالم تو دل گذر
 جنھیں نہیں عقل وہ کریں طلب دوس کی کیا
 ہوانہ روز فرامین ہوں کہ ایک دم بھی میں نہیں

عج طبع حکمی فرغت کہ عورتیہ الیہ بار اپنا
 نہ گھیر میں ہنسا ہوا سا شینہ سا تھکھنہ شاپار
 یہ درد سائیں شیں ہو گئے جھٹلے دیکھو دیا اپنا
 چمن میں وہ ششوار اسکتی ہر پنہ تو دیکھو ہوا اپنا

دگر نہ وہ سنگ کو سنا ہی نہ ہو کا جس میں شرار اپنا
 کوئی بھی حیا و چھوڑتا ہی کھڑکے کس شکار اپنا
 جو فہم ہو تو بولے کسیر یہ مہشت غبار اپنا
 نہ رہو دیکھنا کچھ بڑی وقت آگے ہو ہی یا اپنا

خدا اٹھا رہیں جو ایں کسی خاطر یا اپنا

[illegible]

چھوٹا جو زلف سے تو پھنسا داغ خط لکریج
جاتی رہی تے چمن حسن کی بہار
جسے ہوئی ہر قابل شمشیر وہ کمر
سو کھانا ایک پل مراد امان داستان
دیکھا ہر تہ کو در پر تو جرجن نے ایک بار
اک روز ایک یار نے ادش غصے کہا
بولاکہ تیرے حق بطون ہوں اس امرین

۲۶۶
آج کل
مشرقا اہل بزم سے شہر زلفان اور مٹھا
آیا نظر دور سے ہی اوسکو تیر کھین
لیکیرہ میسے قصد کو تیر کھین
جو مین قدم رکھا مین سے وانی کھین
سے سلیکچ کو ہاتھ و مین بابا انا کھین
جسکے پاس بیٹھا گائے کھین
مین دلکی مکی ملے داستان کھین
اچھی اور مٹے جہانے کو کھین
بہرے وفادار نگاہ کھین
بہرے تو اس کھین

گو گھر میں سب کیلے تو اوجھڑیں رہا
کیا فائدہ کہ رہے تحقیق ہم رہیں
اسباب دین و دنیوی کہ بھالیاں میں
صبر و قرار و ہوش و دل و دین فدا کیا

آجھی اور طے جہانے کو گیا جہان بد و نیک
 بہ سے دفا درنگ نہایت نہیں بر بیان
 یارب تو اس کی پیر سے مراد شیطان و دعا
 ہر اس کو پیر کے منت سے جو چاہیگی شوق
 جس کی قیاس سے عین پریشان اور دعا
 ستیاری کی اس طرح سے دعا ہے
 بگوئی غم سے دن رات میں بہت بجا
 کہ چون

جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی
 جس نے جھپٹن نظر کی

کیون دیدل میں ترطرہ مشکین کو کفر
 دے دے اوچھلے تو بہت دیکھی ہیں میں دریا
 استقامت ہی غیب سی نہیں جبین غرض
 عیش آلودہ افسوس ہی اس جا کہ حنا
 فضل حق ہو تو تنزل ہی ترقی ہو جا
 آہ و ناله سے مے دل نہ پیسے اوسکا
 تیغ کا زخم اٹھا سنبھلے ہی انسان لیکن
 سوچھی تدبیر نہ تقدیر کو ہسلانے کی

اپنے منہ کے نکلا کر نے سخن کو گو
 لعل سو داہی کو پر ہنسا دگلتے دیکھا

چہرے پہ نہ یہ نقاب دیکھا
 کیونکر نہ بکون میں ہاتھ اوسکے
 کچھ میں ہی نہیں ہوں ایک عالم
 بے جرم و گناہ قتل عاشق
 کچھ ہو دی تو ہو عدم میں جیت
 پردہ میں تھا آفتاب دیکھا
 یوسف کی طرح میں خراب دیکھا
 اوسکے لیے یان خراب دیکھا
 مذہب میں ترے ثواب دیکھا
 ہستی میں تو ہم عذاب دیکھا

کھین بھی خیمہ بنائیں میں ملتے دیکھا
 دو بادوس چاہ دقن کا نہ اوچھلتے دیکھا
 نخل کا پائون میں پر نہ پھلتے دیکھا
 جسکو پہنچی تو اوسے ہاتھ ہی ملتے دیکھا
 قطرہ گوہر ہر صدف سی میں نکتے دیکھا
 میں ہوا سے نہ کھجور سنگ گھٹتے دیکھا
 سامنے تیز نگہ کے نہ سنبھلتے دیکھا
 جب تجھے قتل پہ عاشق کے چلتے دیکھا
 فیصل ہوا جاب کہ جسد امجر جلا
 زہر ہوا کہ ہمارے یار و بطن باغ
 غافل کی دھماکا کی دستار دھ جلا
 ایا کوئی تو پوچھتا اشک بک جلا
 عالم تو مر رہا دم مال آن پر جلا
 بیخ و بوم ہر جگہ کس پر جلا
 سو داہی کو پر ہنسا دگلتے دیکھا
 اپنا تھا آہ کس لیے اور کیا میں
 اوس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا
 اس کو دوس میں تو اندوہ جلا

۲۶۶

ماخذ فضل شکر کمال و در دل
 یکدم مثل شمع کمان ایمن
 جبهه غن دل پر نور و دل
 ساقی ده نهار و شرب این
 کوه و اسد دل پر این
 جوی آفتاب و دل

حال دل سہم کا اقرار تک نہ پہونچا
 جہنم لہر کوئی محرم نہ ہوا تھا
 جو عمل چاہتے تھے سہم کے لئے
 وہ نہ پہونچا کہ کوئی نہ لڑا تھا
 پیار و اشتیاق دو غلام و عجب انصاف
 دل کو جس روز لیا کہ نسا اقرار نہ تھا
 محبتوں کا نہ کوئی غیر سے محبت تھا
 کہ نسی شب بھی کہیں دان میں نہ تھا
 شب تری نرم زمین سو داغ نہ تھا
 کچھ خوشی کے سوا کوئی شوق نہ تھا
 انسو سحر اور دے ملاقات کو نہ تھا
 ہم دن کو توڑتے ہیں ملاقات کو نہ تھا
 ہم دن کو توڑتے ہیں ملاقات کو نہ تھا
 ہم دن کو توڑتے ہیں ملاقات کو نہ تھا

سو دیا چھوڑ کر گئے مجھ کو مہربان تنہا
 اگرچہ تھکاوہ چھوڑیں گے بدگمان تنہا
 اکیلے آنے کی تھکوتاؤں میں تھری
 ہوا ہی دل صفِ مرغان کے دروہیتا
 خبر سے حال سچی محنون کے صاحبِ تحمل
 سنا نمودی جو سہو و ایہ مصرعِ صاب
 کہ ایک دن میں راستہ راہ میں اکیلا کھنچ
 دیا جواب و لم سیرِ رخ می خواہد
 جو ہودی امر تو میں بھی چلوں گا بے کچ

پھر وہ ہوں دشت میں جو کراؤں تنہا
 کرو جو بندہ نوازی تو مہربان تنہا
 کہو جو جاؤں ہوں میں بہرِ تنہا تنہا
 میں نیزہ باز او دھرتے یہ جوان تنہا
 کرے ہی آج جس نالہ و فغان تنہا
 تو پوچھ غلوں سے میں کیا کروں بات تنہا
 کہا کہ مر چلے اور فخر شاعران تنہا
 کہا میں ہو متبسم کہ مہربان تنہا
 رکھی ہو لطف بھی کچھ بیرونِ ستان تنہا

کہ ہر کو چھوڑ گئے مجھ کو مہربان تنہا
 اگرچہ تھکاوہ چھوڑیں گے بدگمان تنہا
 اکیلے آنے کی تھکوتاؤں میں تھری
 ہوا ہی دل صفِ مرغان کے دروہیتا
 خبر سے حال سچی محنون کے صاحبِ تحمل
 سنا نمودی جو سہو و ایہ مصرعِ صاب
 کہ ایک دن میں راستہ راہ میں اکیلا کھنچ
 دیا جواب و لم سیرِ رخ می خواہد
 جو ہودی امر تو میں بھی چلوں گا بے کچ

سنا یہ مجھ سے تو گئے لگا کر پوچھ سکو
 گرفتہ ایم اجازت نہ باغبان تنہا

آپس میں ہر پر یہ دمنہ دیکھ کر گیا تھا
 وہ بندیر میں دیکر گرہ گسٹ تھا
 شاید سنا میں جو کچھ محرم ہی گہ گیا تھا
 ورنہ نہ تھا باتیں تیری میں گیا تھا

جب بزم میں بتا کی وہ رشک میر گیا تھا
 غنچے نے حال گل کا تجھے کہا کہ اس سے
 وہ شوخ آج ہے نظر میں نہیں ملاتا
 کیا کیا دلاسے غیرت رکھا میں بازو

جو درویش کے بیٹے ایک سو دوا
 ہر ایک بات میں نہایت سواد
 جس نے واسطے یہاں سے اس بیٹا
 اچھے شے کی خلقت کر کے میں تار دیوہ
 عشق کی آتش بھی جب نہیں مین ہو چکا
 جس میں آتش بھی جب نہیں مین ہو چکا

(۲۶۱)
 در نہ جس خرم کو دیکھا فی الحقیقت دیکھا
 یہ سر لطف و عنایت ہمیشہ جیب ایٹھا
 سر جو ہر بلایا شاد سوزہ پرست تھا
 شب کی مجلسِ پیچ وہ فائدہ گورم فائدہ تھا
 عینِ وقت کی نہیں یاد اس ایک سی بگاڑ تھا
 نالہ اپنا وقت فضا و سک کے لئے افسانہ تھا
 کل تو مست لکھتے تھے اس کی یادیں

ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا

ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا
 ہر نظر جو نہ سوسہ دیکھا سوزہ میمانہ تھا

دعا کا کیا پتہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے۔
 میری دعا قبول ہو جائے کہ میں اپنی زندگی میں خوش رہ سکوں۔
 میری دعا قبول ہو جائے کہ میں اپنی زندگی میں خوش رہ سکوں۔
 میری دعا قبول ہو جائے کہ میں اپنی زندگی میں خوش رہ سکوں۔

چشم اہل قبلہ میں کج ادون کے کج حسن تھا عشاق تیرے سب تھو پر زار تھا سو میں تھا دخل شہید و نہیں تو لو ہو لگا کے سب تھے سنبل کے پیچ میں دل تیرے نہ چھٹکا تجھے گھر میں غرض مطلب کسی نہ تھا زبانی داغ محبت ای گل جب تھا ترا دہک میں گو عشق کے تھا رسے عشاق اک تو میں تجھے عشق میں نصیحت سب یار مانو تھے کا فرتی زبانی اکثر لیک جو نہ شمع	حیف ایسا شخص جو خاک و ریت خاں تھا جگ کے خرابہ اندر اک خواہ تھا سو میں تھا شمشیر ناز سے پرا فکا ر تھا سو میں تھا زگرے کا ایک تیرے سے یار تھا سو میں تھا در پر جو تیرے نقش دیوار تھا سو میں تھا داغوں نے جسکا سینہ گلزار تھا سو میں تھا اول زبان پہ جسکے اقرار تھا سو میں تھا ناصح کے پر سخن سے بیزار تھا سو میں تھا ہر استخوان جسکے زار تھا سو میں تھا
---	---

اس میکہ میں سو و اہم تو کجی نہ سیکے
 سب مست و خیر تھے ہمشیا ر تھا سو میں تھا

رات نالہ میں کیا یار سنایا نہ سنا قاصد احوال دل زار سنایا نہ سنا اشک خنین سے تری جھیریں دامن پر حال مدت سے مرا گوش زد عالم ہے	ہبکے آب ہو کسار سنایا نہ سنا راست کہ ہے تو ایار سنایا نہ سنا ہو گیا تختہ کلزار سنایا نہ سنا تو نے کیا جانیں سنگار سنایا نہ سنا
--	---

اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے
 اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے
 اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے
 اے دل زار! میں نے تجھے کتنی بار سنایا ہے

[illegible]

تو رہ جہان میں ای کل گلزار کیا ہو غم	مجھسا جو تیرے کو چہ سے اک خار اٹھ گیا
غیر و نودیکھ بیٹھے ہوئے بزم میں تری	جب کچھ نہ سب حلاط تو میں ناچار اٹھ گیا

وہ یہ پھردینے کے دل لیگیا تھا شوخ
سودا نے جبکہ مانگا کر انکا راؤ بگیا

سرد و نکا آسمان کے تلے نام رہ گیا ملتا جو تھا وہ بوسہ یہ پیغام رہ گیا اوس مرغ کا ہی وہ جو تہ دام رہ گیا لیکن خموش ہو کے سر شام رہ گیا خوشید آ کے تا بلب بام رہ گیا چلے گا رشک کر کے سراخا رہ گیا	نے رستم اب جہان میں نے سام رہ گیا ساقی تو ہکوٹے سے کیوں جام رہ گیا دل مہمفیض لہت میں صیا د کے مرا ہوں تو چراغ راہ ہنر زیر آسمان ای دل ملک او سکے حسن مخط کو دیکھ کر نکڑے تو ہو چکا ہو جگر پھر کس لیے
--	--

ابو سہ کی اُن لبوں سے یہ سوراہا ہریش رکھ
جسے کہ رنگ مانگ میں دشت نام رہ گیا

اجل نے عہد میں تیرے ہی تقدیر سے پیچھا کیا چمن میں آتے سنکر تجکو بادِ سحر یہ گھبرائی ناگر کا اس لعل کی محبت نہ گنچو چھو کیا محل	ناز و متاع فل دیکھا و سکو محکو کیوں نہ کیا سا غجب تک لاوین بین لاوین تیرے سب کو کام خواہ تھی کالی خواہ تھی سلی پس نے اپنا کام کیا
---	--

آہ اک روز سے دل میں نہ تاثیر کیا
خوش ترین بھی نہ اور کھلونا لکڑا زیت کیا
نیک عقدہ نہ کھلا مشیت تقدیر سے کیا
کیا ہی دشت زدہ مغول کی جھونپڑا

۱۰۰
 فریاد کو مری ہی پہنچنا تر عجیب
 آئیے کو ہی سنگ سے ہو نصفاً عجیب
 تو بھی وہ بت نہ رام ہوا ایضاً عجیب
 تم بھی کوئی ہو جان مری آشنا عجیب

کی سیر ملک ملک کی سووائے می صے
ای شیخ نیکے کی جو آب دہو اعجب

کر دے میرا نہیں جس شیشہ عالی محتسب
 کیونکہ ترک مکر میں کچھ کج کے لکیش نہیں
 اُس بوسے و مرے سر پر تیری دُشمن
 دخت رز کچھ ایسی تیری جو تجھے چرام
 ریش کو شامی بن باز جو تری چھوڑ دے نہیں
 چہر جتنے میکے کی راہ تو چہر سو

تیج ہوا میں شلاب پر نکالی محتسب
 ہننے میخانے میں آ کے سدہ بنگالی محتسب
 وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتسب
 ہننے تیری ضد سے اب وہ گھر میں ڈالی محتسب
 ہاتھ آیا ہی مرے مضمون عالی محتسب
 بیت یہ سکھالگا دونگا ڈنالی محتسب

تیر غنائے کو سودا دار کی خاطر کیج
تجروہ سمجھیں بن شمس شیر قالی منتسب

گرچہ ہوں زیر فلک نالہ شکیب

فریاد کو مری ہی پہونچنا تر اگلب
 فرزند اس زما نین کب ہو پدو صا
 اسلام چھوڑنے کیا کفر اختیار
 بیگانه دار آ کے نہ پوچھا کھوہین
 کی سیر ملک ملک کی سو و اسنے ہی ملے
 اری شیخ سیکے کی ہی آب دہو اعجب
 کر دیر میرا نہیں ہر شیشہ خالی متب
 کیونکہ ترک کرین کچھ کئے میکش نہیں
 ریسوے دے سر پر تیری دین
 دخت رز کچھ ایسی ہی تیری جو تجھے پر حرام
 ریش کو شکر بن باندی تر چھوڑ دن پہنا
 چہرہ نکالے سیکے کی راہ تو چھوڑ
 تیرے غرنے کو سو و الا دی کب خاطر کیج
 تجھ کو وہ سمجھیں میں چشم شیر قالی متب
 گرچہ ہوں زیر فلک نالہ شیر غیب
 پر اسے کیا کردن یار و نہیں تا غیر غیب

کلی کلوی چون سہا بدیم اس سات
عمر کلائی جو ہو منظور پشت دست
دیکھی دھن سنائی پر نور پشت دست
انام دہ سنائی پر نور پشت دست

یہ تمام دیوانے ہیں

اشک خمین سے مرہہ چکر مر جان تھی رات
بجود یاپنی عجب برسرِ حسان تھی رات
گو یا اوس گھر میں پراز ماہِ جمینان تھی رات
مخمل غیر میں خورشید و خشان تھی رات
شعبہ بالین بھی سن اس حرفِ لڑکپان تھی رات
در دہجران کو لیے دل کی بات تھی رات
اس بیٹے میں اتنی سی یار و سائی بات
گو مجھے تھے محبتِ شب کی چھپائی بات
کھلو اسکے ہمنے زلف کو نائق پر چلی بات
شعلہ زبان دراز ہر اوس کی لگائی بات
غنیہ کی رگ ربی جو دہن پر چوائی بات
پر غنیمت کی بجا نیکی محبت اور ٹھائی بات
سوطح سے مین سامنے اوس کو بانی بات
کر تب نے دل کی جیسے مری سب بانی بات
اپنی نہ کہ سکا تو کہوں کیا پرانی بات

گر یہ صبح سوا چشم کو نہ دھونی
 گدیری پل راتو اسطرح کہ جیسے شب قبل
 شب جو دیکھا میں تجھے اُبترہ خانہ میں باد
 دن تو نظر دین شب قیر تھا یہ ہے تجھ بن
 ہر کی مایوس تھا شب یہ کہو تھا سودا
 لاکھ نذر بیر طبیبوں کی مری کی انسو
 عشق اپنی کی فلک نے جہانیں پوائی بات
 صورت ملی ملی کی بانگو کرو گے کیا
 کوتاہ تھا قصہ خط آنیے یار کے
 غماز سے نہ یار کا خس پوش ہو گلا
 کیا جانے یہ کس گل و بلبل کا راز ہو
 فرماؤ گے جو تم تو اوٹھاؤ لگائیں پہاڑ
 چھپنے کی عشق کی نہ بنی بات پیش یار
 خوبی بدی سے دہر کے کچھ ملو اب نہیں
 پروانہ اور شمع کی صحبت نہ مجھے پوچھ

اشک خمین سے مرہ خیمہ مر جان تھی رات
 بخودی اپنی عجب بر سر احسان تھی رات
 گویا اس گھر میں ہزار ماہ جبینان تھی رات
 محفل غیر میں خورشید و خشان تھی رات
 شمع بالین بھی سن اس حرف کو گویا تھی رات
 در در جہان کو لیے وصل کی بات تھی رات
 اس بیٹ میں اتنی سی یار و سائی بات
 گو مجھے تھے صحبت شب کی چھپائی بات
 کھلو اسکے ہنر زلف کو ناحق ہر چلی بات
 شعلہ زبان دراز ہواو سکی لگائی بات
 غنچہ کی مرگ رہی ہر دہن پر چوائی بات
 پر غیری کی بجائگی مجھے اوٹھائی بات
 سوطح سے میں سامنے او سکوائی بات
 کرتب نے دکھی جیسے مری سچائی بات
 اپنی نہ کہ سکا تو کہوں کیا پرائی بات

دعوی می حق دل بین کلمات کبریا که در کمال کمال
پیشانی زلف کجای کوی کمال کمال کمال کمال
نام در زبان کوی کمال کمال کمال کمال کمال

[illegible]

کچھ کا سیکھا بھننے ایسی مہربانی کنگھان میں صورت
 ہے۔ از بس سفت نظر آر کیگی ہر انسان غیر مہربان
 نظر آتی ہے چاک چیب کو دامان میں نہ
 ملی ہو اسکو تیری تری کی پیکان میں نہ
 بنائی کیوں کیا فرماؤ کہ ہوتا نہیں
 نہیں الٹائی وعدہ کا تیرے بیان میں نہ

نظر جاوید جیسی کہ نہر و تائیں موت
نہی کسی کو ملک و دیو تحقیق نہ کھولے
نہی سریشور و تجبہ نہی کی کہ اس کا
نہی الٰہین نہی سے غور کیا یہ اس و ط
نہی کہ نہی قیام و الٰہ و نہی شیر کا
نہی نہی سیری خاک کی کہ نہی نہی نہی

زمائے کوہستان و دراکوئی کس طرح پہچانے
کہ اس ملک کی عیسائی کچھ عیسائی ہیں کہ انہیں صحت

پھر نہ دیکھے بہار کی صورت
مجھ دل بے قرار کی صورت
خجرا آب دار کی صورت
مجھ دل داغدار کی صورت

ایکے بلبل جو بار کی صورت
رق کی گچی ہو جسے سو جاسے
والت بستہ ہو دیکھنے کو
جو کوئی دیکھتا ہی رہتا ہی

کیونکہ سودا ہوں بیلون کا دل
دیکھے ہن لایا زار کی صورت

پوچھیں نہ خدائی کو پرستار محبت

آتی ہے کسی واقعہ اسرارِ محبت

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

[illegible]

ادیف ذال میچ

[illegible]

اوسا میں اس قدر ملکین میں ابر قریب
نہیں پایا کہ جو یہاں سے اٹھ کر
نامہ اوسا میں نہ ہو

بیوفائی اوس سے کرنی تھی خلائیے بعد
بکث دلیو اپنے کرنی تھی سیائے بعد

میں تمہارا دین داری پیر پر کلمہ کے نیک بند
 شہزادہ لعل ناصح کو میں تو بھلی دیکھو کہ

علی سونچا ہی سو وادریہ تیرا پیو
پھیرنا محروم ہی اس آستانے بعید

یہی کہ دونوں جہان سے بے نگاہ بند
کہ او سکا ہاتھ ہر جان دست از خواہ بند
بڑی ہوا شک کر آنیک مل سی راہ بند
کیا ہی سیلی نے کیو خیمہ سیاہ بند
کرے ہی تہہ شہ کثرت سپاہ بند
دیکھانہ سر و منجے ہر مری نگاہ بند
ہوا ہر چڑھ کے یہ نمبر یہ خواہ مغواہ بند
جو مرتبہ ہی ترا شکل مہر و ماہ بند
ہر ایک شخص کو یگانہ پست و گاہ بند
کہ مجوسی ملک کی رحمت سی نام شاہ بند

مین چاہتا نہیں دنیا میں عز و جا چاہتا
 مگر تو میری شعلہ خستہ ہے
 عجب نہیں کہ چٹے ہر فلک سے نور ارا
 آئی خیر ہو بخون کی اب کہ یہ برپا
 جہم و فوج خطا و سکا نہ کیوں بھاؤں
 یہ چشم قد سے کسوی ہر آشنا قمری
 اسی سے دعا عطا حق کو اپست نعت جان
 مگر غرور تو زہار ہے لے تاوان
 کری جو گردش دوران طرح ہندو کو
 لیا ہر دل کو جو میرے تلو کو کست کرتی

خدا وہ دن نہ کرے ہجو میری

تراجمی تالہ توہید و نجات ملک مسودہ

[illegible]

وہیبتان کے بارے میں
روحانیات کی
مذہب اور اس کا
مذہب اور تری دوستی جب پہلی مرتبہ
ناراضی سے طلب ہو گئی تو
نامعلوم رہا نہ اندر کر شب جو کئی
حاصل

باغ شادان ہوتا ہے چرخ چرخ
 مین میں ہم سے اویسبل
 زینت و عطر کا شکرہ جو میں در در
 رخسار کے لئے شوق اور شمع
 رخسار کے لئے شوق اور شمع
 رخسار کے لئے شوق اور شمع

حاصل تو ہوا وصل ہمیں رات پڑھیں کیا فائدہ ہو جو ترے لب میں سیما کیا جام تہی ہاتھ سے لین شعلی مشاق شوکت نے ہمیں جس کے کئے نہ یکچم	ایک پل میں شب عیش و طرب ہو گئی آخر عمر اپنی تو جو ن شمع بہت ہو گئی آخر محسن کی محشوق کے جب ہو گئی آخر بات آن کے سوار بلبل ہو گئی آخر
--	---

مسٹ بھیر سو سو اسے پیکل ہو گئی شمع شمع خلی جو کچھ ادھیں وہ سب ہو گئی آخر

دیا ہرچہ دل کو سادہ لوح انہی لہن لہن دم کشتہ خنجر سے کیا ہو دو میں جہان ہون ادھار کو لہن قاب سے حیرت پیل کی نظر میں چمن میں کھل کھلا کر حب پہنسا تو ساتھ غیر کے کجوا نکھیں دکھائیں اور کجوا کھلایا نغز دل دین جتے ہیں ہم تو اک برس کی قیمت پر	خط نور ستہ لیگا جان باغ سب دکھلا کر کہ کیونکر قتل تر گمان نے کیا نہ پری چھو جا کر گئی باد سحر آخر چمن سے گل کو رسوا کر گرا اپنے در میں دل کا گل نور ستہ کھلا کر لیا ہر دل کو میرے تھنے جاو دھوکا کیا کر اگر تو اسیدین اپنا نفع جانے لے کے سو دا کر
--	---

چلا جب غربی خط سے نہ بسن افرو نکا آخر سو دا تو چوچ و تاب میں آ رہ گئیں عارض پہل کھا کر ہوسے تھے جمع کچھ آنسو مری آنسو نہیں بہا	سمندر کر دیا نام و سکا ناقص سب کھل کر
--	---------------------------------------

باغ شادان ہوتا ہے چرخ چرخ
 مین میں ہم سے اویسبل
 زینت و عطر کا شکرہ جو میں در در
 رخسار کے لئے شوق اور شمع
 رخسار کے لئے شوق اور شمع
 رخسار کے لئے شوق اور شمع
 ۲۸۹
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا

اس
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا
 دل ادھان سے لیا ہے نہ لڑا کر نہ جھگڑا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

برسات میں جو کھایا دوا اور کسی کو کھانے
قیمت میں تنہا کھا کھانے یہ باؤ
اظهار سخن کیجیے کیا حکم زمین پر
صدقے تھے یوں ہری غام میں
تجھ کو سے غبار اپنی کو میں اوٹھو نہ دوں گا
ساقی بت دیکھے پہنچ جلد چمن میں
نالہ کا ستون ہونہ مرا کرشبتار
کھلا جو مرے منہ سے ہوا شہرہ آفاق
راون کی نہ تھی سیف کی ہیبت پیگم
پہل جا ہوا اردین کے تم نخل سلوچ
اس صید کو مضبوط گردیدو مبادا

مانند پیہ کے کرے ٹیسہ ہوا پر
ڈالاج زمانے نے یہ اندھ ہوا پر
ٹوھونڈھنے ملاصاحب اور انین
جسطرح کلاون کا پھرے چاکر میں
رہتا ہوں میں بادیدہ نمناک میں
انگڑایان لیتا ہنہن چون تان میں
تو گر پڑن اک آن میں افلاک زمین پر
بیٹھی ہر سخن سخن کی یہ ڈاک زمین پر
مصراع کی مر سے آج جو دھاک زمین پر
تو جاب و فو گار و دسواک زمین پر
یہ کھل نہ ٹری اسبہ فتراک زمین پر

گر بہشت شاہ خراسان کی سووا

سجدہ نہ کروں سہند کی ناپاک زمین پر

تیرای بزم مهر خردار فلک پر
ملک نیمه شب تار فلک پر

یوسف کی نہ تھی گرمی بازہ افلاک پر
پہونچی ہر مری آہ شرر باز افلاک پر

عالم کو کی حکمت حسن دامن جهان پر
 قاضی کا خطیار اعلام جهان پر
 نور کا شمع جو کی بات پر نکلا
 کل سق پر چو تھکھک عالم پر
 سر کو پر چون مہم بام جهان پر
 عین بین دست نام اچن پر
 لایا پر غضب پر دل نکلا پر
 بس پر پر پر پر پر پر پر
 بام جهان پر پر پر پر پر پر

[illegible]

اس صفحہ میں مانند نگین آن کے سودا

وہ مرد تھے جو اٹھ گئے رکھ نام جہانپر

کتاب جودھری ہر حسین حسین میرے
 باندھی ہا یوں نے اک بات یوں میرے
 لائی آفت مری آواز خیزن میرے
 آنسو کچھ کر نسکین گے ہو یقین میرے
 تب ہر تسکین جو اوجھا زمین میرے
 اسپہرے جاوے سخن حریف نہیں میرے
 نام میرا تبستم ہو نکین میرے
 کہیں اڑتے ہیں میری بال کہیں میرے

باز جی جھجھلا کے کر شمعِ نو کین میری پر
 آج کیا عشق میں مجھے کیوں جہرہ بدر تر اپنا
 دام سے زرمہ سازانِ حین کو کیا کام
 آبِ ششیر بجاو گی مری آتشِ عشق
 مین زمین پر ہون تر کو چہ کین کیا کس
 میری قسمت میں اگر چہ نہ لکھا اور دان
 زعم میں اپنے تو میں بھی ہوں سبایا لیکن
 دامِ است کے اسیر و نکی جدی جی پروا

اوسے کو پے میں بغل سا تھہرے اسے مسودا

آفت آجے نہ ای پیا رکھین میرے پر

ملکی چرتیری یہ گل کی بو مری دل پہ
حلال تب سے ہر دم مویجہ مری دل پہ
مکر رہی چرتیری مستجو مری دل پہ

مباحثہ کے لئے آئی ہجرتوں سے دل پر
بتان کا دید میں کرتا ہوں شیخ جس کے
کسی ہی چیز کو ٹھونڈا نہ مٹو دنیا میں

[illegible]

ہون وہاں وہاں کہ غلطی بی بی تو نہ کر
 لڑیا اور باہم سے کھینچ کر لے کر
 ہنس نکالہ سو دیا اور لے کر
 کام آباد نہ تھا یہاں سے
 بسکٹا کہ بسکٹا یہاں سے
 شانت کھا پوین شانت کھا
 کیون دلائی ہو شانت کھا
 دھبہ خفا نہ خفا نہ خفا
 باہم سے مفت دیا شانت کھا
 بیجان تھا شانت کھا
 نہ رہیں مانیں گل شانت کھا
 عشق زورہ بھی اگر ہو تو اس کا
 ہوسا شعلہ کی بجائے گل شانت کھا
 پرست شعلہ کی بجائے گل شانت کھا
 غور شعلہ کی بجائے گل شانت کھا
 سقدار جو کئی فون غلام شانت کھا

شراب شوق کی جیب تک پیا کرو سودا
 تجھے نصیب ہوا ت کا مہربان ساغ

سو جتن کیجے تو ملک نکلے وہ گھر سے باہر
 صبر فرمائے ہو مقدور بشر سے باہر
 نے سے بھی نالہ نکلتا ہو اثر سے باہر
 عیب کو اپنے پہونچنا بھی ہنر سے باہر
 دریدہ دان کیا ہو جو ہوا پنی نظر سے باہر
 ٹھکون اس خانہ بیدر کے کہ ہر سوز باہر
 در دلاتا ہو بہت خون جگر سے باہر
 سخت دل گرنے لگے دیدہ ہتر سے باہر
 سنگ سے ٹکڑے شعلہ شر سے باہر
 طفل آدمی نہ کھجوت کے ٹوٹے باہر
 نکلے ہو مہر گریبان سحر سے باہر
 سر نکالانہ نہ خورنے سپر سے باہر
 پر قدم میں نہ رکھا دل کے ٹکر سے باہر

یہ نہو مہر کہ ناشپ ہے گھر سے باہر
 طاقت اک آن نخل کی نسین یان اور دو
 غیرت اس آہ تجھے کچھ بھی ہو رہ سہین
 منفعل ہو عمل زشت سوا یدل کہ نسین
 راز و ریر و حرم افشا نہ کریں ہم ہرگز
 دل کا آئے ہو ٹکلی ہو فلک کے سہات
 منفع سے نالہ بھی ابا ل ہو نہیں سکتا
 شک پو پھون ہون کہ جینے سے گذر کر تو
 اثر ان باتوں نے تھمیں کیا سے خمین
 ناصحا کچھ یہ نصیحت سے نہیں منہا شک
 آدمی ہو گھر سے وہ زاہد پس اس طرح کہ جو
 چنے پر چڑھتے سنی تیغ تری جہدم سے
 دینے کو ملک سلیمان کے بلایا میگو

۲۹

بی بی دھرتی جو کچھ ہے
 جون وہ ہوا نہ ہے بی بی دھرتی
 کہ ہم سے جو ہو بی بی دھرتی
 پچ اس جیب سے شانت کھا
 کہ کیا کھا شانت کھا
 سوز شانت کھا
 بی بی دھرتی جو کچھ ہے
 جون وہ ہوا نہ ہے بی بی دھرتی
 کہ ہم سے جو ہو بی بی دھرتی
 پچ اس جیب سے شانت کھا
 کہ کیا کھا شانت کھا
 سوز شانت کھا

بی بی دھرتی جو کچھ ہے
 جون وہ ہوا نہ ہے بی بی دھرتی
 کہ ہم سے جو ہو بی بی دھرتی
 پچ اس جیب سے شانت کھا
 کہ کیا کھا شانت کھا
 سوز شانت کھا
 بی بی دھرتی جو کچھ ہے
 جون وہ ہوا نہ ہے بی بی دھرتی
 کہ ہم سے جو ہو بی بی دھرتی
 پچ اس جیب سے شانت کھا
 کہ کیا کھا شانت کھا
 سوز شانت کھا

۲۹۴
 چچانی کے جسکے لئے کچھ کجا بچیں
 خطا ہے جسے بسند شاہی کو خفا
 حاضر ہے جسے عمارت کی خاک میں
 عیالین چھین جاتے ہیں ہر ایک جاؤ
 بسبب عیالین چھین جاتے ہیں ہر ایک جاؤ
 پتھر ہو کر کھینچے کے کچھ کجا بچیں
 کہ جسکے سے دھڑکنے کی خاک
 شہناز سے دھڑکنے کی خاک
 چچانی کے جسکے لئے کچھ کجا بچیں

ایسی جو غزل ہو دے تقدس کے حوزین
دیکھا میں غل غازی ایمن ہر اک چھوڑ
میرنگہ زنی سے دلون کو اکٹ دیا
کشتا شفتہ رودے کہ تانندہ اثر

۲۹۴۰

گج کلچر کی تاریخ
ہندوستان کے گجراتیوں کا
تاریخ

حسن

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بیہودہ اس قدر نہیں آتا جو کام نہ
وہ دن کہ جس سے بچو تمہا تھیں غرو
از بسکاب ڈری ہو تیری شبیہ سے
آئینہ تیرے سامنے ہو کر بدن نما

کعبہ پر خط آچکانہ کرو صبح و شام
بنخلق اب رہی جو نقطہ ہو سنبل
جاکو ہر جگہ دیکھتے ہی لاکھ نام
سمجھتے تو یہ کہ عجیب ہو اب خرام نام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

۹۹
 سوز و گریہ کی آواز سے کہتا ہے
 دل میں نہیں رہے جس مظلوم کی
 ساقی کی ہمارے دل میں نہیں
 نہ منتوں سے جام و سلاو میں
 کچھ اس میں نہیں آسکے
 آب روان کو سیر کی سوئی
 ردف شاد

ادیفن شین بم

ہر گس کو اوسکے گوشہ و بست کی ہو اپنی بھی دم میں تھی دم تنوار کی ہو کیا جانے ہر کسے تھے دیدار کی ہو رکھتے ہیں دل میں رشتہ دیوار کی ہو اس شمع سر کھوں ہر گشتار کی ہو لکھے سوکھیاں کہ اپنے دل نزار کی ہو	میں گھر بند ہے جون بار کی ہو تیری یہ سے کوئی رکھتا تھا آرزو جس جو تکل چشم اولی ہر زمین تلے پائے نہ بھانکنے بھی کچھ ہم چین ہر اس سن زبان جو کائی شمع کو تلے نہ ملو آہ کی سنے انا قربان تو
سو دایہ جس دل کے سین پر جا جم آگ رکھتے نہیں ہیں کوئی خریدار کی ہو	بہنے بھی دیر و کعبہ سون چار کی ہو گھر میں کا اوسی کو ملا دیر آسمان نے چین روز و صل نہ شب چرکی تر دن چاہتا ہوں فراغ میں دل پر نزار اس شمع تیری گرمی بازار دیکھ کر دیر و حرم کی پوچھ چکا ہر وہ سنگ و شیت

و مناسبت از بسا
 چون از من بر جام
 بطریقی بن
 در میامی چشم
 مژگان
 در میان
 یون دیکم

در دوزخ خیزی ادا سی نمودند ت
 است سوزن کی غلظت و دور
 نازکی اندامی کردن یکا اوستی و سوزان
 شمع سان بساییدن پر و پیست کافران
 دوری و تری پستان زار کو آتش
 میوید و من میوید کو آتش
 هم گرم میوید و من میوید کو آتش
 این بیکوید و من بیکوید کو آتش
 بر شمع خیزی ادا سی نمودند ت

گوشت خاں ہوا تو بھی پھر اس کے گبولہ
جنس خود صبر بن اس دل کو پہنچا

دل زلف مرغ یارین سمیو و انہ پھر دیکھو
خوش آئے ہوا سب کو شب متاب کی گریز

رکھتے ہیں تری زلف کے ہر تار کا
 گرد و غیب مرغِ حین تجھ گل کی سیر
 خطر انہیں کچھ اور تین روزِ خسرو سے
 ایسا نہیں ہر شے کوئی جسکے دلیں نہ
 کیا جائے کہ اوس سے کیسا گوہِ سطر
 اقرار تو کرے ہر وفا کا تو ہے شوخ

کس پرہیزگار دلیں ہو زنا کا غلام
 بچہ دلیں اسکے ہو نہ نگارِ غلام
 گردل میں ہر تو اپنے ہی کردارِ غلام
 ہر روز نہ تیرے گوشہ دشا غلام
 جنگو پیاسہ بر کی ہر گفتارِ غلام
 لیکن ہمارے دلیں ہو انکارِ غلام

سمودا کے دلیں کھنکھریاں شبنم کی ہوس
اسی بلبلو یہ گل کے نہو غار کا خلش

ماہ نو تھیا دا برومین ہی سینے کا خراش
 دل کے گم ہونے کا غم کب ہونے میرا جان
 کس سولے سے ہو کم یہ ہر مینے کا خراش
 جب سلیمان کے ہو سینے میں گئیے کا خراش
 کوئی چیز ایسی نہیں مجھ کو جو ہو سواں حج
 تیری دوری میں گراؤں گویا جہنم کا خراش

[illegible]

روغن صابون

ایک قطرہ نمونے اڑی سودا کو جگہ سے
باروت کے توڑے ہر سال ایک تالیف

دین شیخ و بہرین نے کیا یا ر فراموش
 دیکھا جو حرم کو تو نہیں دیر کی دست
 بھوسے نہ کبھی دل سومرا منج جان کا
 دل سے نہ گئی آہ ہوس سیر میں کی
 یا تالے کو کر منع تو یا گریہ کو ناصح
 کھولا چہرہ نہ ہون اک پلک کی عریس کی

یہ سہ فراموش وہ زنا ر فراموش
 اس گھر کے فضا گر گیا معارف فراموش
 نالہ نہ کرے مرغ گرفتار فراموش
 اور رہنے کیا رخسہ دیوار فراموش
 و و چیز نہ عاشق سے ہو کیا ر فراموش
 تجھ کو نہ کیا دل سو من نہ نہا ر فراموش

دل درد سے کس طرح مرزا خالی ہو سوا
وہ تاشنوا حریف میں گفتار فرماؤں

آشیان کو مت اجاڑو کر کے فریاد و غم
دیکھے وہ آنکھیں کوئی محراب بد کو کٹے
لالہ دگل سے پوچھ یہ زمین سرخ رنگ
ابھرے ہی کیا جناب خطا حری پر پیش
سمکھ نیند زیر سقف فلک کی نہ کہ سبکون

ایک

[illegible]

جگر کھجور کھجور کھجور کھجور
 نام سے است، کراچی کھجور
 کرتے ہیں آج کھجور کھجور
 دواہ و رحمت آفرین کھجور
 تیرے در سے مری میں کھجور
 چشم میری سے است کھجور

ایک سہسے تجھے نہیں اِطلاس
روسیا ہی سوانہیں فاسل
دیکھ تجھ زلف و رو کی الفت
روز ہی ہے تین رکھیا پار
مثل نقش قدم یہ رکھتی ہے
گر تمنا اگر کی ہو تو کر

آدم اس نام میں پکنا سورا
رکھے دانی سے خوشہ چیں اخلک

روایف ضابطہ

تسبیح سے حکام نہ زنا رسوخ
جزو یہ کیا ہو دینہ خوبا رسوخ
ہر دلو اپنے سایہ دیوار رسوخ
عافل نہ تو مرغ گرفتار رسوخ
ہلو ڈرانہ شغیخ تو دچار رسوخ

چھوڑا میں کفر و دین فقط یار سہو
سینے میں دل جو ہر سوتری یاد کر لے
طوبی کی تجھ کو چھاؤں مبارک ہر زاہدا
پیارے کہیں یہ مفت تہ دام مر سچا
اتے ہن تیرے کو تو میں مرسو کھن کھن

[illegible]

سر بر حسن رکھتی ہی تیرا ہر خط
آنکھیں بزرگ نقشِ تم کو نہیں سفید
سہرا فراموش ہو تو نہیں اور کس اعتبار
اور دیکھنے کی خط کی طرح سمجھتا نہیں یہ خط
آگے تو سیدہ عجمین تیرا چہرہ کی مثال کے
ایمان کو خراب ہے تو حسن نے کیسا

ہماری آنکھوں کیلئے نہ رکھے جانے لگا

تو ہو کر پاس تو ہو صبح پر شام نش
فصل حق جب کی طرت ہو تو ادھر بننے جو
دل چھو نکا ہوا سیری سکریے آگاہ
دیکھنا ٹھکڑے دیوانے رام نشاٹ
دور ساغر کی طرے گردش یام نشاٹ
ہر نفس بیچ ادھر سے پیش تو دام نشاٹ

五

جہاں سورہ مدثر میں ہے کہ جو شخص اپنے رب سے ڈرے اور اچھے کام کرے وہ ہم سے بہتر ہے۔
 جہاں سورہ مدثر میں ہے کہ جو شخص اپنے رب سے ڈرے اور اچھے کام کرے وہ ہم سے بہتر ہے۔
 جہاں سورہ مدثر میں ہے کہ جو شخص اپنے رب سے ڈرے اور اچھے کام کرے وہ ہم سے بہتر ہے۔

زبہ وہ معنی قرآن کے جو تو دعا مجھے یہ فکر ہو تو اپنی ہرزہ گوئی کا خدا کے واسطے چپ رہ اتر تو خبر سے سنا کسی سے تو نام بہشت پر تجھ کو ثبوت حق کی کریمي جھون پہ ہو سکن ڈرون ہو زمین نہ کریں نہ تیری راہی کا ہزار شیشہ رمی آسمین تین جھپایا ہو سخن ہو کہ موثر دون کا ہونا وہاں	پچھے دہن کے تین اپنے کر نو دعا ہو اب دیو لگا کیا حق کے رو برو دعا حدیث و آئیہ کو مست پڑھ تو ہو خود دعا کل بہشت کی ہو پچی نہیں ہو برو دعا تری تو نفی کرم پر ہے گفتگو دعا تبرکات میں داخل ہر ایک ہو دعا تری جو گہری ہو یہ مورت ہو دعا یہ لوح گوئی جو جس سے ہو تجا خود دعا
---	--

کہا تو مان کے سودا کا تو بہ کلاس سے لب و دہن کو تین کر کے گشت شود دعا
--

رویف عین مہملہ

اشک کو قطر نہاں کا اتر رکھتی ہر شمع کون ہی میرا بجز پودانہ مرغ نامہ بر تو مے غم سے شہر دیا اور میری خاک پر	سر سے لیکر تا قدم سلک گر کھتی ہر شمع شرح سے مکتوب کے میری خبر رکھتی ہر شمع شام سے تا صبح اپنی چشم تر رکھتی ہر شمع
--	---

۲۰۵
 ہفت اس چہرہ لگا گئی رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا
 ہفت اس چہرہ لگا گئی رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا
 ہفت اس چہرہ لگا گئی رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا

کون اب نام ہر دو تھانہ نشان رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا
 کون اب نام ہر دو تھانہ نشان رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا
 کون اب نام ہر دو تھانہ نشان رکھتی ہر شمع
 لب و دہن کے تین کر کے گشت شود دعا

جی کہ خوش بختی کے لئے دل سے ہر شے چھوڑ دے
 جی کہ خوش بختی کے لئے دل سے ہر شے چھوڑ دے
 جی کہ خوش بختی کے لئے دل سے ہر شے چھوڑ دے
 جی کہ خوش بختی کے لئے دل سے ہر شے چھوڑ دے

جانی کا کی طرح نہیں دلی بھین ہے	جون جرم عقیق آہ ہمارا جگری داغ
ہوتا ہوں نخل مفت میں پروانہ کنگے	جب شمع کو کرتی ہر تری جلاہ گری داغ

طاغر کو میں پرواز میں جب دیکھوں ہن سودا	کرتی ہر تباہی مجھے بے وبال پری داغ
---	------------------------------------

سردھری سی بیان کے سٹیاں ہر سودا	کرویا ان ظالموں نے ملک لے لے چران
وای اس پیشہ پہ ای بلبل کہ جسکی ہر پتھر	خوار ہیں کو چہ کو چہ تو ہر سوا داغ
ملکت ساری میں بار در سلیمان کو منتھا	گوشہ خاطر میں اپنے ہر بھیج دے فران
بلبل خوش غم نہ ہوں ایک گشت میں	نالہ مرغ چین سے کم نہیں فریاد داغ
خوش گھسی اس نرم میں دھول دیکھ کر کجا	دم بدم مینا ہی رقتا ہر جہنتا ہر داغ
میت اس گشتین عاشق کو کوئی مٹی نہیں	اکل سدا بلبل سے ناخوش مجھے توت سید داغ

دل اگر کھولیں سودا اچھوڑت دنا لاشک	شاید اس دیوانے کا لڑکھن تو مادی سراغ
------------------------------------	--------------------------------------

کس طرح دلی چھپاؤں جو میں نہ دے داغ	وال جو بیکھر کی بستی پر چرخوں ہر داغ
زلف دیکھو یا کر یا چشم یا برو کی ہست	اتنی راہیں لے کر گم ہوئی تو کبھی ہر داغ
تقدیر مری شیشہ ہی نہیں میری عیش	تجربہ بنی ساقی مرا نہ دیکھ ہست ہر داغ

بہت فخر ہے ہر گز بس کھانا میں پو
 بہت فخر ہے ہر گز بس کھانا میں پو
 بہت فخر ہے ہر گز بس کھانا میں پو
 بہت فخر ہے ہر گز بس کھانا میں پو

دلی کا نقشہ میں دیکھ کر ہر گز بس کھانا میں پو
 دلی کا نقشہ میں دیکھ کر ہر گز بس کھانا میں پو
 دلی کا نقشہ میں دیکھ کر ہر گز بس کھانا میں پو
 دلی کا نقشہ میں دیکھ کر ہر گز بس کھانا میں پو

دین قان

بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان

بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان

ثابت نہو دی خون مراد باز پرس
تچہ کی لیک تھانجی اسکا ہزار چیت
بولی زبان تیشہ نہ فرما دی طرف
قمری لئی ہو کر ٹٹے ششاد کی طرف

سودا تو اس غزل کو غزل در غزل ہے
ہونا ہی تجکو میر سے اوستا کی طرف

مائل تھا بسکہ دل مر سید کی طرف
غیروں کی بات پر نکون کان بہت کھو
لیکن کچھ تو سیری بھی فریاد کی طرف
مخہ کر کے آنکھیں کھویاں صبا کی طرف
مائل ہو میں اس دل ناشاد کی طرف
میں دیکھتا ہوں تیری ہمدادی طرف

خون کر رہا ہے جوش گ جان میں تری
سودا نہ دیکھ نہ شتر فساد کی طرف

مرضی جو آئی چرخ کی بیدادی طرف
تصویر ہو کے آپ ہی حیران رہ گیا
میٹھا تو مخہ کو پھر جو بہزاد کی طرف
قمری نہ دیکھے کچھ کبھی شمشاد کی طرف

بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان

بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان

بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان
بوسه دین قان

بنی خاں اغیل چو دریا
 رخسار رخسار چو دریا
 رخسار رخسار چو دریا
 رخسار رخسار چو دریا

وہ عمل میں لائیو جنیک ہو کر عشق	اگر کہیں عاشق ہو سودا تو میں کو
عشق کی درہ شریعت سے قدم باہر نہ لگھ	بھیجی یہ دوزخ کو ایسا ایک شر ناعشق
وہ کہ چکین مین بن دہل جان نیا عشق جون شمع ہو ہی مین سرا پا کہ از عشق مجھ ناتوان سے کیا کیا اٹھایا ہوا عشق مین جس کیے ہوئے بجان سرفراز عشق ہو مثل موم دان ہی جہاں ترکا از عشق دو کھانہ مین ہوا ج تلک ان نے ناعشق کہے مین کب مین جا کر ہو گناہ از عشق	نام نہ ادا سے کب ہم گاہ را عشق جھکے ہی انہیں حلقی تھلی کہ جو کوئی پردانہ راست شمع ہو گستاخ را عشق سینہ سپر ہو اسکا سد اپیش تیغ را اگر سخت تر ہو سنگ کی بھی جان را عشق ہر حق بجان آپ کیلے عہد را عراہتخ دوست سلامت رہو مام
سودا یہ قلعہ خط سے نہ کوتاہ ہو سکے	ہو حسن زلف بار سے عمر دراز عشق
دیکھتے نقد دل نہ کند نہار سودا عزت مل سینگے یکدن سر گر نہ نہیں جاوون خانہ دول کو بٹ کیوں کیوں کو افرات	حسن کے بازار میں کیا چیز شایہ فری دوستان رفتہ کا اتنا فراق لیدل کجے لطف ان دروازہ دواؤں کی محبت کا مین

۳۰۹
 آنی غی کب چو دی اکھون کے طلاق
 لکھتے زاپہ سراسر عامہ تو
 بکھتے خط سے جب مین مین بہا
 بدریکا اس خزان سے اشتیاق
 رولین کا
 دل

ان کو اس کا
 دل

۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳

شاعر و غیر کب کچھ شید کی تقریر جنگ
بعض ایسے بھی ہیں نامعلوم حکما سخن
جو گوئی سے نہیں جھٹے بیدان سخن
لیکھ کر پوتا ہی پر ستم سخن پر اعتراض
بروز مرگان کو مضموں میں کری واد کو خل
میں تو حیلان بران نا شاعر و کی وضع بہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بہارِ جہان چرخِ نہیں در آید
بہارِ جہان چرخِ نہیں در آید

لذت ہر دل کو تکرار ایسے یار کے
ملنا ترابر ایک سی پیکا کرے نہ دل
موزون ہے اس میں ہین ہنگام مغوی
خطا ساور و کو چہ پر رکھتا نہیں ہر
کب سیر چون وہ نان قناعت ہو کوئی
جز خط سبز عارض و لدار منہ شمر

سو اسے کیونکہ یار کو ہدیہ موقت
پیر و حیا میں بادۂ گل رنگ اور نمک

کرتی ہر مری دل میں تری جلوہ گری ننگ
کس رنگ میں دیکھانے تری رنگ کا جلوہ
او شیشہ کران دل کوئی ٹوٹا جو بناوی
ہر مرغ کو پہچان سکے نام کو تو لینا
ہو خاک بس راج خدا جانے چمن کا
کس گل میں یہ جلوہ ہو وایک بخش من
کر بادۂ عروانی کو خاکستری سودا

اس شیشہ میں ہر آن دکھاتی ہو پری ننگ
سب رنگ میں ہو تو پہ ترا سب بگری ننگ
پیدا کری کھر اور ہی کچھ شیشہ کی ننگ
نالی کے کبو تر کا ہو میری جگہ کی رنگ
دیکھ آؤ ہو کیا جا کے نسیم سحر کی ننگ
دکھلاتی ہو مہری محراب ہال مہری ننگ
جو غم سفر پائے تو ہو سپری ننگ

[illegible]

ای غنایب بدین کو تو سرسبز
اگر صفای بدین سے بندیاں
دیکھ کر بھونڈے شرم کے نصیب
مھوٹے کھنڈے نازل سے چل
مین اور غنایب نوا و سپر خفا
مجھ پیسٹم مہربانی تو او
مجھ پیسٹم مہربانی تو او
جو غلط درویشوں کے جو
جو غلط درویشوں کے جو
کوئی کسی مزار پر جو
کوئی کسی مزار پر جو
سستی سے غنایب
سستی سے غنایب
ہنستا ہوا اچانک سے
ہنستا ہوا اچانک سے
اور اسے دیا

[illegible]

اس میں کیا سچا ہے یا جھوٹا ہے
 کیا بڑے صاحبِ قدرت نے جو کچھ
 فرمایا ہے اس سے کد سے نہیں
 پھرتا کیا یہ سچ ہے یا جھوٹ
 کیا یہ سچ ہے یا جھوٹ کیا یہ
 سچ ہے یا جھوٹ کیا یہ سچ ہے
 کیا یہ سچ ہے یا جھوٹ کیا یہ
 سچ ہے یا جھوٹ کیا یہ سچ ہے

دعایہ

اے خداوندِ عالم
 اے خداوندِ کائنات
 اے خداوندِ رحمت
 اے خداوندِ قدرت
 اے خداوندِ علم
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت

(۲۱۵)

اے خداوندِ عالم
 اے خداوندِ کائنات
 اے خداوندِ رحمت
 اے خداوندِ قدرت
 اے خداوندِ علم
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت

جون لالہ داغ داغ ہوا دل تیرا جس جا کہ ذکر حسن ہو تیرا تو اس جگہ بندہ میں بیدار ہوں ترا اسکو جان	لکھنے کی اس چمن سے ہر سر پر اسید گل لائق نہیں جو کچھ گیت و شنید گل ببل چمن میں دہری کی زر خرید گل
نسبت نہ عنذیب سے سو و اگو دیگیو بسمل یہ آن کا ہر تری وہ شہید گل	
جانا دل تو جائیو ہشیار آجکل غنجر مرہ ہر تیر نگہ تیغ ابروان کوئی دوا نہیں ہر موافق بغیر دل گر زمرہ یہی ہر چار اتوم صفیہ تسبیح گریہی ہو رکھتا ہر شیخ شہر عرصہ سمجھ بہار کا ساقی بیچ شباب گم ہر تر اسلوک یہی جیسے اچھٹم مت چل تو اس ننگ کو کھلا قدم تار	چلتی ہر ادسے کو سچے میں تلواری ہر جرح کس سے ہر یہ دل زار آجکل مرتا ہر تیر غم میں ہشیار آجکل ہوتے ہیں اس چمن میں گرفتار آجکل اویار ہم تو پہنے کے زنا ر آجکل جاتی ہر اس چمن سے یہ گلزار آجکل بت سے کر گیا برہمن انکار آجکل مل ٹٹلے گی جہان کو یہ رفتار آجکل
تیری زبان سے عمدہ برا کیونکہ ہو کوئی سو و اسے ہر جو کچھ تیری گرفتار آجکل	

اے خداوندِ عالم
 اے خداوندِ کائنات
 اے خداوندِ رحمت
 اے خداوندِ قدرت
 اے خداوندِ علم
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت
 اے خداوندِ جلال
 اے خداوندِ اكرام
 اے خداوندِ شرف
 اے خداوندِ بزرگواری
 اے خداوندِ عظمت

جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو

کیا بجائی اُن نے سیرِ دل کو کاش میں محرم	شور ہی جس کے لہو کعبین تجا نے میں محرم
سٹ گئے وہ شود لکڑی باری تباہی بہا	ور نہ کیا کیا ہم بھی کرتے شہرِ دیرِ محرم
زلف کو کھولا تو کراں کی شور و شر کا علاج	سخت دیولنے نے کی بخیر کھلیا زین محرم
تجھ بھاگہ گرم کی حسرتِ دل مارے چشم	راگ کو دیکھوں ہم نہیں جب شمعِ پروانہ میں محرم
استدین لاغری میری خوشنما ہے	جون ہلالِ عیدِ ہر سیرے نظر آ رہی محرم
دلکوس کو چین تیرا جلیں میں لاشک	ہو چکی ہو جدواں اطفالِ دیوانہ میں محرم

کب سے اس سوداگرِ بے باں میں پتھر پیا
 تو نے اس کفرت کی پہلے ہی پیا زمینِ محرم

لے دیدہ تر جب دھر گئے ہم	ڈبے تھے تھے خشک جگے ہم
تجھ عشق میں روز خوش نہ دیکھا	دکھ جھرتے ہی جھرتے مر گئے ہم
تیرا جو ستم ہوا سو کو تو جان	ابنی سی تو خوب کر گئے ہم
یہ قطعہ پڑھے تھا سوزِ دل سے	سودا کے جرات کھر گئے ہم
جون شمع لبوں پہ آ رہی	تھاتن سو گداز کر گئے ہم
اتنی بھی تنگ پیش قدمی	گر شام نہیں سحر گئے ہم
ہو کی نہ سیکو یہ تجھ سے بھی	اس بزم سے آکدھر گئے ہم

جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو
 جس کا ہر شمع جلا کر دیا نہ ہو

ایک داری لاشک سے لاشک سے لاشک سے
 ایک داری لاشک سے لاشک سے لاشک سے
 ایک داری لاشک سے لاشک سے لاشک سے
 ایک داری لاشک سے لاشک سے لاشک سے

ایں جہاں میں ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے
 مگر ہر ایک کو اپنے لیے کچھ لینا ہے
 مگر ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے
 مگر ہر ایک کو اپنے لیے کچھ لینا ہے

کام نے شمع حرم سے لے چرائے دیست
جس جگہ تیری تجلی نہیں وہاں پروانہ ہم
دوستی کا غیر کے کیا ذکر اس ٹیلس کی دوست
آشنائی میں ترے ہیں آپ سے ہو گیا ہم

جب تصویر اُن زلفوں کو چسکے ہو گیا
کرتے ہیں او کو نکو خیال از زمین بعد از نشانی

عاشق تو نامراد دین پر اسقدر کہ ہم
 لہنا تھا کل کسو سے کرونگا کسی قتل
 دیکھیں تو کسی چشم گر تیریں نخل
 بیٹی یا نہ کوئی چھانوں نہ پایا کیسے چل
 قاصد کے ساتھ چلتی ہیں یوں کہ میرے شک
 اتنا کہاں ہی سوز طلب نل تنگ
 یان تک پہنچ نہیں ضعیف کہ تیری معجز

دل کو گونو اس کے بیٹھے رہی صبر کر کہ ہم
 اتنا تو شستی نہیں کوئی مگر کہ ہم
 تو اس طرح سے رو سکی اسی امر ترکہ ہم
 بے برگ و بر نہیں کوئی ایسا شجر کہ ہم
 دیکھیں تو پہلو پہنچو ہی وان نامہ بر کہ ہم
 رکھتی نہیں ہی شمع بھی ایسا جگر کہ ہم
 باریک و ناتوان ہی اب و سلی مگر کہ ہم

سورانه کتے تھے کہ کیوتودنہی

رسوا ہوا کچھ پرے ہی تو اب در بدر کہ ہم

خانہ پرورد چمن بہن آخرای صیاد ہم
 خندہ گل بے نمک فریاد بیل بے اثر
 اتنی خست دوی کہ ہلین گل شو گل نلوں ہم
 اس چمن کو کہ تو جا کر کیا کونیکے یاد ہم

[illegible]

دوست نون

ہم نے اپنے دوستوں کو جو کہ ہم سے بہتر ہیں ان کے لئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ لیں۔
 ہر ایک کو اس کتاب سے فائدہ ہوگا۔

وہ بولی سکودہ یون کی ہوا باغرض اور مجھے وضع جہان اس شک مجھ کو چھوڑا تھا	تو کیا چھینے تھی میں گل کا کہ لیکن تو کرنا ہمارا آخر یہ ایک پل میں کہاں چکر گل کا شہر
ترسے آگے غور شد کا منہ خوش نہیں آتا چمن سے در نہ کیوں جاتی رہی دقت شہر	پتیا ہون یاد دوست میں صبح و شام ای شمع سرکشی نہ کرتے فروغ پر
بے یاد دوست مجھ کو پتیا حرام جام ہو کلبہ فقیر کا بد رستام جام لاتا ہوں لب سے پائے کے ہر دم پیام جام دیتا نہ زخم دل کو گالیاں سیام جام کرتا نہ جلیان کے گرا انتظام جام	کیوں شیخ اوسکو منہ لگاؤ نہیں کہیں رہتا مثال جام دہن و اتمام جام جمشید کو تھی ملکیت جہم و ستم جام
سود اتحادت نزع کے کلمے کا منتظر جنبش لبوں کی دیکھی تو کرتا تھا جام جام	وہی برین وہی راتیں وہی ہر خوشی نجانو دور محبت کا کیسا ہوا یارب
وہی ہر روشنی مہر و مہر جو کچھ تھی ہم کہ دو ستون ہو جدا کر کر دوش یام کبھو انھوں کی بیٹ سے نہ نامہ و پیام کہو نہیں کس سے کہ با و صفت اتحاد ہم	ہمیں لے آئی جو شہر غریب جیسے علی مخصوص تغافل کو میر صاحب کے

ہم نے اپنے دوستوں کو جو کہ ہم سے بہتر ہیں ان کے لئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ لیں۔
 ہر ایک کو اس کتاب سے فائدہ ہوگا۔

ہم نے اپنے دوستوں کو جو کہ ہم سے بہتر ہیں ان کے لئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ وہ اس سے فائدہ لیں۔
 ہر ایک کو اس کتاب سے فائدہ ہوگا۔

[illegible]

اگر نہیں یاد تو دیکھ آئینے میں اپنا چہرہ
 مولنا بجاتا نہیں اسکا جو بسود و نحو
 جب امید وصل ہوتی ہے تو یوں ہوا کی
 بیخ کہہ سکتے نہ اسکو زخمان و فی ہلال
 شانہ کھوسے گا مہاریرے دل صبا کا
 سنے ترک عشق میرا ہنسے کون بولاد شمع
 روڈ پر سون پر نہ پہنچی منزل قصہ کہشیم
 خط سبز اسکا سیہ چھید رہو امیر اسفید

(۳۲۰)

مختصات دین تپا چون
کسی که ز این پیشانی
به کی شکست طبع پاک
اولی می گویند خال
سینه چران و اسبند
نورانی و سحرهای
که با یکدیگر در زمین
منه خندان

محمدرضا شمس زنجبیل پناجنا کاکب میں حاصل ہوا
جہاں پوچھو مجھے جرم و فایاں پوچھو قاتل
وہ بیان ادا اسکے تو ہر کوئی میں ہر لیکن
نہ دانہ آبلہ چھٹ خوشہ میں ہیری کا کھٹا دوی
غم وحدت میں کیا کیا باوہ جوشی بدایا رکھ

[illegible]

دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھرتی
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 نکھانصاف حسن و عشق کا جسکے جگر پہ
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں

رہے ہیں منتظر ہیا کوئی ہیا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھکے ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہر ہی شیخ ہلکے الفت زنا آپس میں

دوہین ماری ہر سنگ تفرقہ سواد کو یہ ظالم
 اگر ٹیٹھے ہوئے دیکھے فلک دچا آپس میں

قیس کی آوارگی ہو دل میں سمجھو تو کون
 چشم کم سو خلق کو آپس میں مت دیکھا کرو
 میکہ اور کعبہ میں کیا ہر تھا و شیعہ جی
 ناہو کیفیت ان آگے کوئی کیا بچھو تو ہم
 جانتے ہو عیش تم دنیا میں کیا نہیں
 کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمہ آب حیات

تم جو پوچھو ہو بھڑک دل ہی کا سواد
 جو تڑپ کا ہر مزا بسل میں سمجھو تو کون

خوب نہیں دل ہی کی روش کم بہت ہو
 خواہاں جان جو چاہو تو عالم بہت ہو

۳۲۱
 دل و جان یہ صبح و شام تیری آہ نکھرتی
 ہمارے درد کی تدبیر ایسی ہو نہیں سکتی
 نکھانصاف حسن و عشق کا جسکے جگر پہ
 تری تسبیح کا دشمن نہیں ہو دیر میں
 رہے ہیں منتظر ہیا کوئی ہیا آپس میں
 تاسف ہی مرا کر تو ہیں غمخوار آپس میں
 اکیسے میٹھکے ہم تم کرین گفتا آپس میں
 ہر ہی شیخ ہلکے الفت زنا آپس میں
 دوہین ماری ہر سنگ تفرقہ سواد کو یہ ظالم
 اگر ٹیٹھے ہوئے دیکھے فلک دچا آپس میں
 قیس کی آوارگی ہو دل میں سمجھو تو کون
 چشم کم سو خلق کو آپس میں مت دیکھا کرو
 میکہ اور کعبہ میں کیا ہر تھا و شیعہ جی
 ناہو کیفیت ان آگے کوئی کیا بچھو تو ہم
 جانتے ہو عیش تم دنیا میں کیا نہیں
 کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمہ آب حیات
 تم جو پوچھو ہو بھڑک دل ہی کا سواد
 جو تڑپ کا ہر مزا بسل میں سمجھو تو کون
 خوب نہیں دل ہی کی روش کم بہت ہو
 خواہاں جان جو چاہو تو عالم بہت ہو

بک آدی نہ تو پیرا رہے کہ لگن لڑا دیکر غیور بن
 کھول کر کھاؤ تھک سہم اٹھنی پڑے
 ایک سب سے زبردست کمال
 دلوں میں جنت کی کائنات کی پادہ خدائی میں
 روبرو کائنات کو بین ملک کی ہر گز نہیں
 جھون ہم کو نہیں شرم دے کہ میں
 یاد دہریا سب دودھ علی کا فراموشی میں
 بین دوسمھون کی قیامت کو ہر دم سو

جو بزم بیچ گئے دیکھ کر کہ ہٹ جاؤں تو اس چمن میں ہر گل پر نہین میں شہم ہزار طرح جو لیے تان سے ہو کر شاد مراد اس صفت مرگان سے کہ لگتا تھا	یہ شمع رو جو بین مانند شمع کٹ جاؤں وگرنہ رو رو گئے سے ترے لپٹ جاؤں پر اوئے دل سے یہ ممکن نہیں کٹ جاؤں ورمین کیا کروں طالع ہر جب کٹ جاؤں
--	--

ہوئے غبار نہ سو و اجو چھوٹے دامن یار پراکی ہو کے حنا نون سے لپٹ جاؤں

کردے مہر بہ کین فلک ایک پل میں تازان خود تر ہو و گر تجھ کو شادمانی اکسیر سے نہیں کم چھب منکس کی صحبت ورنہ تو دوسے ہو آتش آفاق کو ہمارا دامن کشان چمن سے گزرا ہو کون بلبل کوچر میں یار تیرے مجھ دہم کی برابر	پھر جاؤ وکی طہیت جو ن چاک لیک پل میں کردے فلک دل خوش غمناک لیک پل میں سونا کر دی ہر مس کو یہ خاک لیک پل میں کردے ہر سر و چشم غمناک لیک پل میں کرتا ہو گل گریبان صد چاک لیک پل میں ہو پوچھو جو ہوئے قاصد چالاک لیک پل میں
--	---

زار ہونے پی ہر سو و اچھپ چھپ شرابا دو مسواک گاڑ دین تو ہوتا کہ ایک پل میں
--

یار آزرده ہوارات جو می نوشی میں کیا ہوا ہم سے خدا جانے بیوشی میں

پوچھ کر کہ میں کین ہر دم سو
 بین خواہان ہو کر ہر دم سو
 صندل جیب نہ تھی کچھ پیرا داری
 ہم تو بین روز تو کس غبار داری
 پوچھ کر کہ میں کین ہر دم سو
 بین خواہان ہو کر ہر دم سو
 صندل جیب نہ تھی کچھ پیرا داری
 ہم تو بین روز تو کس غبار داری
 پوچھ کر کہ میں کین ہر دم سو
 بین خواہان ہو کر ہر دم سو
 صندل جیب نہ تھی کچھ پیرا داری
 ہم تو بین روز تو کس غبار داری

جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں
 جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن
 پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن
 چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن
 عشق نولاد مرا حسن ترا مقناطیس

ہوئے ناسخ کا ہمارے نہ گریبان تک تھا
 کہا زاہد نے مجھے دختر زکھر میں نہ رکھ
 چھوڑ دنیا کو کہ اس مادرے مہر کا ب
 عشق نولاد مرا حسن ترا مقناطیس

داغ دل پر ہر دم کی صورت سودا
 جیسے چھپکے ہے کوئی بردر گلشن دامن

بلس تصویر ہوں جو نقش دیوار چمن
 کیا گلا صیاد سے جھوٹو بھیس گدڑی عمر
 نوک سے کلنٹون کو ٹپکے ہو اویان بننا
 زخم پر ہر گل کے چھتے صبح مشعر کا نمک
 سخت دل کرتے فرما نہیں جا رہا کیونکہ

فصل گل جاتی ہے سودا دیکھ لڑکس کو تک
 باغ میں مہمان کوئی دن یہ یہاں چمن

سمجھ لیا نہ تھا آشیان جہر کا آفتاب گلشن
 نگاہ بھر کر تو جو دیکھ رہا سکیا گیتا گلشن

یہی کہنچہ لڑکھ کھولی خیال گل تھا تو گلشن
 مجھے ہر دھڑکا کہ بچا دھڑکی ہر کڑک گلشن

عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن
 پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن
 چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن
 عشق نولاد مرا حسن ترا مقناطیس
 ۳۳۳
 عشق کا چھوڑ دو جو یہ دل دشمن دامن
 پاک ز نہار نہیں رکھتی ہی زمین دامن
 چھوڑ گیا اس کی کشش کا نہ یہ دامن
 عشق نولاد مرا حسن ترا مقناطیس

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق حب
صاف طینت سے نہ غلبہ کہ ہو خاطر
ہجر اور مل سو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ تو کیا دیکھ جاو

سیکڑوں شوق ستم کہیں مضامین
ہو حائل نہ کبھی دست نگارین حسین
زشت رو کا ہو دل آئینہ ہو کہیں
بات وہ کیے کہ نک و لکو تو تسکین
کہ دل اپنے کو سدا پاؤں ہوں گلین
وہ کیا کام نہ دنیا ہو ز دین حسین

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق حب
صاف طینت سے نہ غلبہ کہ ہو خاطر
ہجر اور مل سو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ تو کیا دیکھ جاو

لطف کیا کچھ ہر اس باغ کی سیر اسودا
شلخ پر دیکھنے دی گل کو نہ گلچین حسین

حیران ہر کس گل گزار پریشان
ہو زمرہ مع گرفتار پریشان
کر دیجے جمعیت کسار پریشان
ہو در طلب سجد و زار پریشان
یوسف کی ہو جمعیت بازار پریشان
تا غم نہ کر خاطر غمخوار پریشان
ہوئی ہر فلک پر شب تار پریشان

تجھ بن ہمیں ہر خس و ہر خار پریشان
سنبھل سو صبا کے لے آؤ قفس بو
کیا چیز دل و سکا ہو چنا لکی ہو خست
کہ کفر کا بھل ہو یہ دل کہ سو اسلام
اس جس کا انسان ہو تو پیار کہ تجھ کو
میں حال دل سو اسطے کہ ماضی اظہار
آخر نہ سمجھ میری آہ شرر بار

وہ خطاوس دو کتابی بہ ہم پہنچا
ہو وہی گردن عشاق کہ خرتق حب
صاف طینت سے نہ غلبہ کہ ہو خاطر
ہجر اور مل سو کچھ کام نہیں ہی محکو
عمر وہ روزہ بھی عشرہ ہر عرم کا سا
کفر فاجہ ہیں بوجھ تو کیا دیکھ جاو

لطف کیا کچھ ہر اس باغ کی سیر اسودا
شلخ پر دیکھنے دی گل کو نہ گلچین حسین

اوں کو تو نہ کہیں کہیں
 رات دن رست کی ایک جگہ
 زخم دل قابل مریں نہ باج
 گشتارونی کمان تاب
 غافل کی جب در شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں
 گل چھین کے نظر آسائیں بگڑا دیں
 ابرو مگان کو تیرا کھڑا ترے سودا

اگر چہ کہوش فہم اپنا ورنہ یوں کہتا ہوں باغبان مت دور کر گلشن سے تو جھوکہ ہو صبح دیکھا تھا جو کچھ وہ کہہ نہیں ہو سبے تجلی طور کے کس سے یہ دل کی میو زبا ہانگھی کی مت کر فکر آئینہ تودیکھ باو کس ساقی نے پکا اسطرح مینا دل	تھی نہ آبادی جہاں ایسا تو دیر نہ نہیں آشنا رنگ گل یہ سبزہ بیگانہ نہیں زکراو سکا شام ہو تو پیش از فناء نہیں جل بجھے ہر شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں چین چھٹ جامی کی امداد شیش گشتار نہیں ہو جہاں ریزہ نہ اسکا کوئی مینا نہیں
---	--

سنے ناصح کا سخن مجنون نے سودا اسکا
 ایسے احمق سے مخاطب مجنون میں دیوانہ نہیں

آپ کو تو گو بہمتا ہے کہ وہ دانا نہیں اگر کو نہیں حال پنا سنکے غافل ہو و چند عشق کے کوچ میں اپنا مت قدم کھو لو کہ زلف میں شانہ کو دہی کہ تو دسکالیا گناہ پھل نکولی کا تو لیتا جا اگر لہجہ اسکے سنگ سی بیت احرم کی شیخ اوٹھالی ہونا ناصحا بالین سے میری اٹھ خدا کی واسطے	حق بجانب ہو تری تئیں اوسکو پہچانیں در در دل میرا تو اوسکو پیش از فناء نہیں اگر تجھ پر منظور وہ ان سر سگندہ رجا نا نہیں یہ دل صد چاک بھی تو کچھ کم از شا نا نہیں پھر کھر اس گلشن میں ای نادان تجھ پر آ نہیں آئندہ دکانا مجھے اس ٹھکر میں ٹھجلا نا نہیں جہاں کہانی اسکو کہتی ہیں سمجھا نا نہیں
--	--

اوں کو تو نہ کہیں کہیں
 رات دن رست کی ایک جگہ
 زخم دل قابل مریں نہ باج
 گشتارونی کمان تاب
 غافل کی جب در شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں
 گل چھین کے نظر آسائیں بگڑا دیں
 ابرو مگان کو تیرا کھڑا ترے سودا
 حق بجانب ہو تری تئیں اوسکو پہچانیں
 در در دل میرا تو اوسکو پیش از فناء نہیں
 اگر تجھ پر منظور وہ ان سر سگندہ رجا نا نہیں
 یہ دل صد چاک بھی تو کچھ کم از شا نا نہیں
 پھر کھر اس گلشن میں ای نادان تجھ پر آ نہیں
 آئندہ دکانا مجھے اس ٹھکر میں ٹھجلا نا نہیں
 جہاں کہانی اسکو کہتی ہیں سمجھا نا نہیں

اوں کو تو نہ کہیں کہیں
 رات دن رست کی ایک جگہ
 زخم دل قابل مریں نہ باج
 گشتارونی کمان تاب
 غافل کی جب در شمع پر اپنا وہ پروانہ نہیں
 گل چھین کے نظر آسائیں بگڑا دیں
 ابرو مگان کو تیرا کھڑا ترے سودا

پیارا سدا یادگار کس لسان پر نہیں
دوبارہ کوئی جگہ میں نہیں
کون تو نہیں جو میں کو نہیں
اس پار کی آواز کو نہیں
اوپر سے ہی تھا
دو جہان کی یاد میں

بازدحام اس چمن میں اگر آشیان لگو گیا
سرگوشی پرے تو آشفیت کیوں تھا
ہر گل میں آب رنگ وفا کی تو بونہیں
میں درد دل کہا ہر کچھچھو تو بونہیں
ہر داکچھ ایسی باتوں کی جس شمع کو نہیں
جو چاہن یا حال کو دین میری اشتہا

سودا نہ کرتے کاش ترا و عفت پیش یار
اب ہکو او س سے آنکھ ملانے کا رو نہین

کسی ہی تو بہ پر زاہد کہ تجا و دین تو نہیں
دلا میں پتے ہی پتے پیو کا عشق کی نذر
یہ خوی دوستی غیر و دشتی میری
جو کوئی دے مجھے دامنِ پسا کر شام
دلا غموشی کی میری تو دیکھو تاثر

بھڑا دے غم ہی میری منہ جل نہیں تو نہیں
یہ جام زہر ہی پائے کچھ انجید تو نہیں
کسی کی کچھ پاوے منظرِ مہر کی غنیمت
تیری بھی ہاتھ میں کچھ صرف آتیر تو نہیں
منو ترا دے ترانہ حزن تو نہیں

مکارخانہ گردون کی سیر کی سووا
ولیک واری گھر اپنے دلنشن تو نہیں

جو کچھ ہو سو مجھے بھاگنا تر دسو کار نکونہ
دو جہاں کی آئینہ خانہ میں تیغ و عکس کی مین ترین
چسپا نہ کا میں بیان کہ میں کیا ہر سخن انس و جان
کہاں چھپا کر ہیہ دیکھوئی ہر جگہ جہاں تو نہیں
چھپ کر جگہ تک اسٹھ احمیں کیو جہاں کھینچ نہیں
کوئی گناہ تا تو مجھو میان و غم کی کہیں نہیں

کون سے اب تو مر جان چاہے سلسلہ ضعیفان کو ملا جائے یا کاب
 کچھ یوں مجھے کھڑے کھڑے کاب پیکر ہو
 اتنی خوش کامیابی کی کاب پیکر ہو
 کون سے اب تو مر جان چاہے سلسلہ ضعیفان کو ملا جائے یا کاب
 کچھ یوں مجھے کھڑے کھڑے کاب پیکر ہو
 اتنی خوش کامیابی کی کاب پیکر ہو

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن رفتہ زیاد
گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
ہو نہیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

شکل دیوار خرابی لی میں جاتا ہوں
ہوں میں مضمون تری بات نہیں جاتا ہوں
گاہ بیگاہ اگر آپ میں آج آتا ہوں
اپنی ہی آگ میں میں آپ جاتا ہوں
پات کھڑکے ہر تو مانند صدا جاتا ہوں

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن رفتہ زیاد
گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
ہو نہیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن رفتہ زیاد
گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
ہو نہیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

صفوہ ہستی یہ یک حرف غلط ہی سودا
جب بے دیکھنے بیٹھو تو اٹھا جاتا ہوں

نے بابل چمن نہ گل نو دمیدہ ہوں
گریبان بشکل شیشہ خندان بطرز جام
تو آپ سے زبان زد عالم ہو در زمین
کوئی جو پوچھتا ہو کہ کس پر ہوا خواہ
تیغ نگاہ چشم کا تیری نہیں جریف
کس سے کردن میں معویٰ کا براغیا
کرتا ہی جا کے گل کی تسلی چمن میں تو
غافل ہی کیوں ترامری فرصت ہی گول

میں موسم بہار میں شاخ بریدہ ہوں
اس میکدہ کے چچ غبت آفریدہ ہوں
یہ محنت آرزو سے لبث رسیدہ ہوں
چون گل ہزار جا سے گریبان میں
ظالم میں قطرہ مرثہ خون چکیدہ ہوں
دل دادہ زکعت رخ و لمبندیدہ ہوں
خون جگر سی میں بھی تو دامن کشیدہ ہوں
ایں غیر میں نالہ حلق بریدہ ہوں

کون کی تعمیر کی میری نہیں پر ہیسیا
فکر موزون نہیں کر نیکو گرفتار مرے
سوچوں ہوں اپنی تیریں جن سخن رفتہ زیاد
گرم جوشی نہ کر دمجے کہ مانند چنار
ہو نہیں وہ وحشی رم خوردہ کہ تادشت عدا

سوز

آئے تھی سبھی منہنسر اکبار تہ دام
 پیار سے نغمہ لطف نہ جبر عمر کی تحفہ
 چہ حسن کی اس واسطے ہر گرمی بازار
 اکدم نہ تھنبا خون مری آنکھوں کی کھوپڑ

آزاد ہوئے اور گرفتار رہا میں
 آنکھوں کو تری دیکھ کے بیمار رہا میں
 اے شمع ترا بسکہ حشر بیمار رہا میں
 از بس ترے ہاتھوں میں افکار رہا میں

صد شکر کہ حجت کا سزاوار ہوں سووا
گر شیخ کے نزدیک گنہگار رہا میں

تاو کہ سنہ تیرے صیغہ پھوڑا ناہیں
 کیونکر نہ چاک چاک گریبان دل گردن
 زینت لیلِ مفلسی ہو گیا کان کو دیکھ
 اے مرغِ دل سمجھ کے تقسیم طبع کو کھول
 تلے میں گنجیم چھینج کیا قدر کو جو زبان
 پایا مہر ایک بات میں اپنی میں یوں تجھے
 دست گرد کشا کو نہ تر تین کر دنگ
 مہاسچھو تو ایک ہمیں تجھ سے بہن کئی
 سودا خد اکیو سٹے کر قہر

ترے لیے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانِ زمین
 دیکھو ہن تیری زلف کو میں دیکھتا ہوں
 نقش و نگار چھپ نہیں گچھ اسکر خازین
 تو نے سنا ہر دام جسے ہر وہ دانیں
 تیرا در پر نہ بٹھایا نشاے میں
 معنی کو بسطِ سخن عاشقاں زمین
 منھدی بندھی نہ دیکھی میں نگشتا زمین
 جادو کچھ لے تو آپ کو آئینہ خازین
 اپنی تو غیندا لوگ کئی تیری فزا زمین

کمان

جی تک تو دیکے لون جو ہو کار کر کہین
 ہوتی نہیں ہر صبح نہ آتی ہے محکونید
 ساتی چراک تبسم گل فرصت بہار
 پھرنے لگے جن تو کف دریا بہا بہا

اے آہ کیا کروں نہیں بکتا اثر کہین
 جبکو پکارا ہوں سو کتا ہی ہم کہین
 ظالم پھر ہے ہی جام تو حلہ ہی بھ کہین
 دامن اگر چوڑیے اے ابر تر کہین

عالم میں اسم نامہ و پیغام مہربان
 لیکن سوسا بندگی و عزت نامہ
 نکتہ ہوا میں حرف تناسل
 وان لاسا جگوار یا یادگار
 پانی کا قطر کا بھی نمودار
 درند خدا کے واسطے انصاف تو کو
 ہمارے پانی پر زوال اس دشمن
 ہمارے نامہ کی میں کسی طرف
 نامہ براہین

ہر ایک نیک و بد سے مل بیٹھنا بتان کا
مجموعہ ہر جمع حساب و خلوت میں اپنی جگہ سے

لےتے ہیں جسکو سود و آفاق بند مشرب

تقویٰ کو شیخ جی کے وہ خوب جانتے ہیں

چاہ کی غرق تجھے ہے یہ لگان ترے ہیں
اب تو اس بحر سے بیخبری اُبھرنا معلوم
نخت یون ہی جو مری سیرِ حرن پہنچیں
وصل کی رات بھی محروم ہیں اک بورے کے
یادِ کمرستی میں تجلو میں جہان رویا تھا
نہد میں تیری سہی جو کھنکھو میں ہوا تھا

صاحب فہم اوسے کہتے ہیں جو بیہودا

دست و پا مار کے یہ گنگ جہان ترستے ہیں

اُس سر و قد کی دوستی میں کچھ فخر نہیں اُس سنگدل کو حال پر میرے نہ آیا رحم یا قوت لعل یار سے بہتر نہیں ملے	مختل محبت آہ مرا بار ورنہ نہیں اے آہ و نالہ حیف کہ تم میں اثر نہیں ہر جوہری کو اسکی پہ کھمکی نظر نہیں
--	--

13

کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں

سودا تھی بدون گامین کار تو اولی
شہری غزال یہ جو کسی سے ہلا کرین

کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں	کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
--	--

مرے رونیکا آگے یا رکے ہر دم یہ باعث ہے
دکھاتی ہیں نادہ سودا یہ اپنی بکسی کہیں

کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں	کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
--	--

کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں

کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں
 کجی پر یک میان قافی کا میں اعلام کہیں
 بطن یا دیر تری دم کہ تا با بود کا میں

چین میں پھر بیٹھے شاخ گل پر پھر لکھ لیل
پلٹھ سایہ دیوارِ حرم کو شیخ آنحضرت
پڑو و نون کی ناکہ دوستی میں جلتاؤنی سی
جو اس گل و کے کوچ کا خوش فاشاک و کھلاؤ
تجھے نیرنگی قدرتِ بزرگ تاک و کھلاؤ
گل و لیل کو گردہ رو آتشناک و کھلاؤ

جو اس گل کے کوچہ کا حسن و خاشاک دکھلاؤں
تجہ زیبی قدرت بزیر تاج دکھلاؤں
گل و بلبل کو گروہ رس و آتشناک دکھلاؤں

پرستش چھوڑ دے کعبہ کی سوسو و اشجہ کرے گا
جو میرے دل میں بستا ہر بیت میاں کھلاؤں

رولفین واو

دماغ اصلاح حوی کانیں کمر و ہلاکی کو
بغیر از بادہ سمجھوں بزم کو میں جلتا تم
ترا خط دیکھ یوں بھولیں میں سب قہر کا چرنا
سودہ سنگوں اس باغ میں کثرت تعلق کی

که فکر شعر و اسوقت میر و طبع عالی کو
تصور قالب بجان کرون مینا نمی کو
که چون تهر که رحیم تقویم های یارسانی کو
عمر کا بیشتر هون اجهکا و نیتا و ڈالی کو

فستق بی مجلس میں توجھائی کا ڈرالی
راؤیان کوئی سودا سب جلال ابلی کو

چہ بے کنہ چہ کنہ گاریہ نہودہ ہو
بغیر یار ہو کیسا ہی کچھ تو مارین ہیں

ده شوخ قتل کو تیار یہ نمودہ ہو
ہم ایسے ہونے پہ پیرا یہ نمودہ ہو

قدردانی از بزرگواران
مجلس شورای اسلامی
مجلس شورای اسلامی
مجلس شورای اسلامی

نسخه لایحه استادی علمیه و کمالی
در تخریب بنای مدرسه و کمالی

[illegible]

۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴

اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل
 اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل

غیر کو گھر میں جکدی کرتے ہو سودا کو سن ہوش و بکھاس تھا راداد یہ ہودہ نہ	
حال دل پہ چھو کر کیا مجھے مرا ای بات تو اب نکل سنا نہیں مکن چھو بیان سودا ہو گیا آشفقہ سہر ایک آسودہ بیکھر کچھ تو بیان نسبت برو نکو بھلو سو اصر گر میں تک خستہ ای صیاد تین دیشمین گر نہیں ابکی میسر ساقی و ابر بہار	سن لے جا عالم سی ہر کو چہین ہر بازار تو زلف کو حلقہ میں ہر چون نقطہ پر کار تو باندھ کر نکلا نگر یہ طیشی و ستار تو گو کہ میں باغ جہان میں خار ہم گلزار تو جانیکی فرصت ہمیں دی تا یہ دیوار تو جام دی ای دل برس ای دیدہ خونبار تو
زندگی اپنی اگر ہی نامہا تجھ کو عسندہ مان سودا سے نہ کریر وقت یہ گھٹا تو	
لہو اس شیم کا پونچھو سے ناصع بند کیونکر ہو سٹے ہر غنچہ گل خاک میں یک لبت تبسم سے فراہم مال دزر گھر میں کیا اپنی تو کیا حاصل مقابل ہو کریری مہروش کے ناخن پہ حلاوت شہد کی بھی زیادہ تر چوکی باتوں پہ	جو دل ٹوٹے ٹکے ہاتھ سے چوند کیونکر ہو کسو کا دل کو اس باغ میں خور سندیونکر ہو غنی جس کا نہیں ہر دل وہ طالع مندیونکر ہو جو چاہی ماہ نووہ چند ہودہ چند کیونکر ہو برابر اس لبشیرین کا یا روقند کیونکر ہو

اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل
 اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل

اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل
 اس کا منظر کنی می بود و قاتل کو
 کھاد س خاک پر دلا ز پیران کھل
 ای دوسک نہ دلا ز پیران کھل

چلے تلوار تو آب روان کی سی ہر جہاں
نصیحت کرے ہر منظور کی خیر ہر اسکو
سوائے مراد کے عشق چرخ طیار ہر جہاں
نہ لانے سے محبت ہو نہ مہر غیہ ہر اسکو

لیا برشته دین سحر و انکس کافر شرکان
که سحر و چشم کا اب خاک راه دین تو را

خالق اور معجز سلاست سے تیرا دم
 وانم اکس کیا دل بن بارے غم کو
 ورنہ بدنام نہ کرتے نسب آدم کو
 دیکھ ڈالو ایک آن ہم اک عالم کو
 زخم الماس غلب لائے ہو تم ہم کو
 مت نصیحت ہو بٹ کر کے نصیحت ہم کو
 خیر ہر چھوٹے میں دامن نہ دوں ناغرم کو
 جبکہ دامن سرچنے کی گہشت بند کو

بادہ پتیا تو وہ کہ لطف اٹھا، سودا

نپ چو قتل کرنے میں کسوسے ہو کر چلو
 یہ عاشق پیشہ عہد اس کی سمجھتیں ناسخ کی
 شکا را انداز انسان کا ہر دہ کا جو ہرین
 سہل رام دل میری کا ہر ہفتی اس کی
 کیا بگشتہ دین سے و اگر کس کا ذری ترکان
 کہ سر نہ چشم کا اب خاک راہ دین پران
 تو نمودے تو شب ہر دے جیسے ہم کو
 شادی خوش باش کھی مہر و اتفاق کو
 آدمی ہو تو بہم آپ میں ہو و کچھ فضل
 ہم کو کی نہ چڑھو نظر دین میں عشاقی طرح
 عشق کی تیغ کا گھاٹل ہوا ستاؤ نہ مجھے
 ہر کہ اب لاس کے دکھا دین اسے کجگو ناص
 پونچھون عارض سے عرق اس کو تو یوں کستا
 من فیاض ہو گل کا کہ سحر خیز ہمسر
 بادہ پیتا تو وہ اک لطف اٹھا، سودا
 خالق ای بیج سلامت رستے تیرے دم
 و انم بحسب کیا دل ج بار سے غم کو
 در نہ بد نام نہ کر تہ نسب آدم کو
 دیکھ ڈال ہو سیک آن ہم اک عالم کو
 زخم الماس طلب لاسے ہو تم مر ہم کو
 مت فضیحت ہو بٹ کر کے نصیحت ہم کو
 خیر ہر چھوٹے میں دامن نہ دوں ناخرم کو
 جسکے دامن سے چنے ہو گھر شہر کو
 فائدہ بجام بنائے ہو گیا حبہ کو

عالم کی تشکو سے تو آتی ہی بود بخون
 بہار بخ ہو مینا ہو جام صبا ہو
 زوای کہ تو جب دای سپہر انصاف
 بچہ ای سقدای ابدزل ہمارا بھی

بند و چراغ نگاہ کا گنگنا رکھ چھ کہو
ہوا ہوا برہو ساقی ہوا اور دنیا ہو
ریا عی زہر پیچھے راز عشق رسوا ہو
کہ ایک لہر میں رو سے زمین دریو ہو

جو مہربان ہیں وہ سودا کو فتنہ جانیں
سپاہی زادوں سے ملتا ہی دیکھیے کیا ہو

بولن میں تم کل کو دان چنان تو م ہو
 لے چہرین کو فائدہ کیا تجھ سے اے صبا
 اس در و دل سے موت ہو ابد کو تاب
 اس شکش کے دام سے کیا کاہتھیں
 اے نالامت سبک ہو نکلے حکیر سے تو
 زان مکان اشک سے یہ دو قدم کی راہ
 جو مرغ ز میا دل اندام نفس ہو
 رانی جو اسیری پر تری چشم کا مال
 مچھڑو نگانہ دامان اسیری کھجور میا

پالون جو خدایب قفس میں تو بوم ہو
 یہ چاہے وہ کہ یاں دم عیسیٰ سموم ہو
 قسمت کا جو لکھا ہوا امی شتاب ہو
 احوالفت چمن ترا خانہ خدایب ہو
 مدت سے گر چکا ہر جگر کی نظر سے تو
 آنکھیں چڑا ہر سخت دل اتنی سفر سے تو
 جس طائر بے چین کو آرام قفس ہو
 اس شرط سے کی صورت با دام قفس ہو
 ہر صبح رہائی ہو مجھے شام قفس ہو

سب کے تئیں کیناں دیو سیاہ فانی چاند کی
 راجہ بن سون گنج شل مہ فانی چاند کی
 علم کے پیر سے بن گراو فانی چاند کی
 سب کو خطہ ایند شام زعفرانی چاند کی
 سون پون ہون یکو خضری چاند کی
 سون پون ہون یکو خضری چاند کی
 سون پون ہون یکو خضری چاند کی
 سون پون ہون یکو خضری چاند کی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

شادی آئینکے نہ کر لیا نہ جانیکا غم
سینہ قانون و غنا مالہ دول ہو مفراب
دوست و حق میں ترقی منزل اپنے
ضیف و اطاعتی دوستی رضا کن

آری کیا کیا کہ نہ گہرا نہ بنا کیا کیا کچھ
نکلے ہر ساز محبت سے صد کیا کیا کچھ
کیا کہین ہم کہ زمانہ سے ہوا کیا کیا کچھ
ایک گھٹنی ندین جو پانی کے پڑھا کیا کیا کچھ

سیر کی قدرت خالق کی تبار میں سودا

مشت بھر خاک میں جاوے کھلا کیا کیا کچھ

مان وہ نور کا شمس و قمر میں ہر شعلہ
 نظر کر دہ بنا گوش و گوشتوار و نہیں
 غصب جو ذرہ دل اس میں تو کم ت بنا
 شمس کی کم نہیں آتا جو گرم قطرہ اشک
 مہموم عشق کی تاثیر سے جلانا مارا
 سدا تلاش میں یار و دل تشین خج
 ند تو نالہ کی تکلیف مہم صفر محبے
 طرا بلون یون تینا گھا غریب چہ بن
 تیکم کی ہر جھلک یا کہ گریبان پر

جو حسن یا رکا اپنی نظر میں ہے شعلہ
کہ بحر حسن کی ہر ایک گھڑ میں ہے شعلہ
کہ سنگ میں ہے شر اور شر میں ہے شعلہ
ہم عاشقوں کی مگر چشم تر میں ہے شعلہ
تر کی بھی اے نفس سرد سر میں ہے شعلہ
یہ رات میں بخور کا سفر میں ہے شعلہ
کہ نالہ یان نہیں اس مشت پر میں ہے شعلہ
طرح اُجاق کر دیو اور دہریں ہے شعلہ
کہ جیسے مہر کا جب سحر میں ہے شعلہ

و ده شش در این کتب
نویسند و بنویسند

مست

مجلس اولیٰ پیدائش اس مخمور کا جس نے اس کا جسم
پیدا کیا ہے وہ ہے موجد

[illegible]

شکلم کا پتہ اچھا
نصو کے جن سے جسطح میں
نیکویتیں تپ عشق سے پر
سکھوں کو یہ نستان درخشاں
میں کیا بچی سب شکام
جڑیست کا انجمن کبریا
جن زدگی پر کہ جو کر کے
سکھوں میں کہ جو کر کے

۲۳۹
 در این کتاب در بیان کمالان و در بیان
 ارباب و در بیان کمال چهرستان جهان بین
 در بیان کمالی سین و در بیان کمال
 در بیان کمالی سین و در بیان کمال
 در بیان کمالی سین و در بیان کمال

میں نے یہ سب جملہ سب اہل ہندوؤں کو دیکھا ہے۔

[illegible][illegible]

خامہ پد قدرت سے اوسکا ہوتراشیدہ

[illegible]

قاصد کے یوں میرا ہے نام نہ محیدہ

[illegible]

[illegible]

دل کو ٹکڑے نہ کر اور آئینہ رو ہاتھوں میں
روٹھ چلتے ہیں اگر ہم تو وہیں مہر و وفا
ہاتھ کیونکر نہ میں اس شک سے کاٹوں اپنی
فرست اتنی نہیں رکھتی گل و غنچہ کی بہا
تجکویہ سہ کی خبر ہے کہ نہیں اور یعقوب
شب تریاؤں و آگستی چوری چوری
ناصوتا رہتا رہا اب کے گردن کا مسکو
شیخنا بزم من رہندو نے چھپا اپنی لیش

جنس یہ وہ نہیں جو ہودی رنوا تھوں
کھینچ لیجائے ہیں پھر یار کے کو ہاتھوں
لے گیا شانہ تری زلف کی بو ہاتھوں ہا
مجلو ہو چا دو خان جام و سبو ہاتھوں ہا
بک گیا مہر میں وہ رنوا کو ہاتھوں ہا
ایک ہر دزد خانہ لے تو ہاتھوں ہا
گو کیا تھے گریبان کو رنوا تھوں ہا
اگر تبرک ہی یلیجاوین گرو ہاتھوں ہا

شاہ مردان تری امداد کرینگے سودا

بازمیں سے چل کے جو تیرا ہوا وعدہ ہاتھوں ہاتھ

مجھے پرلے پھر ناتواں بہت تحفہ
ہمارا کو تجھ غم کے دینی تھی دوا کو لی
دیجیے شفا جنکے ہوئی ہر مریض کو
اعمال مرا کہ مغرور کیا او کو

مقتول قتل اور پراسرار ہمت تحفہ
کیا کہیے غرض تھے وہ غمخوار ہمت تحفہ
رہتا ہر آن آنکھوں کا پیار ہمت تحفہ
اغیار لڑتے تھے ہی تھو پیار ہمت تحفہ

اول معنی زمینیں سے لبریز ہے سو وہ اکا

اس غنچہ میں کھول دی گزرا بہت مختصر

[illegible]

من و اسرار عشق کا فتنہ ہو کہ اس کی بے پروائی
 زبان عشق کی گونج ہو کہ اس کی بے پروائی
 اس کی بے پروائی ہو کہ اس کی بے پروائی
 اس کی بے پروائی ہو کہ اس کی بے پروائی

ہواک نشینی کی راہ یوں کہ ہو کر فنا	اوستی نہ جا کہ جسے جو نقش قدم واہ
کنے کے ریختے جو کوئی سودا کی طرح	اوستی نہ جا کہ جسے جو نقش قدم واہ

شیر تو کہنے کو پسونچے ہر کرامات کی راہ	حرم دل کو جو پہونچا سو خرابات کی راہ
ہرگز اس بیت میں نہیں وعدہ خلائی باز	کس نے روکی ہر مری قبلہ حاجات کی راہ
زلف کے پھر نیسے دل چاہہ دقن میں رہا	اس لیے کہتے ہیں جلنی ہر مریات کی راہ
پھوٹ نکلے ہر مری پشت قدم پر رخسار	آہ پیدا ہوئی اسے ملاقات کی راہ
اے دل اوسکے تو نموبات نہ کرے یہ لعل	وہ دہن تنگ ہوا تاکہ گیس بات کی راہ
کس صنم سے یہ بھلایا ہر طریق دین کو	اپنے زاہد نے فراموش کی اوقات کی راہ
نامحسوس دل تو گھر آئے یہ دیا میں اٹھو	پر نہ سمجھو زہرہ عشق مدارات کی راہ

باز آچھرنے سے تو کوئی بتان کے سودا	جب نہ تب چلتے ہیں دیکھا تجھے آفات کی راہ
------------------------------------	--

روحِ شنائہ تختانی

نہ دی عاشق نہ دی مشوق نہیں ہر کچھ غامی	عبث لی ہے اب نیا میں سر پہ پہنای
--	----------------------------------

یہ جواب زنجاری ہے کہ میں نے پہنچا
 دینا ہے جو ہر دم میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے

دل میں یہی ہے کہ میں نے پہنچا
 دینا ہے جو ہر دم میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے
 دیکھی نہ تیرے دل میں یا شوق سے

نک عظمیٰ کو تکرار صدائے غم جو
 دل میں پڑے نہ جھوٹا نہ غم جو
 دل میں پڑے نہ جھوٹا نہ غم جو
 دل میں پڑے نہ جھوٹا نہ غم جو

نامہ کا جواب اپنے آئے نہ کچھ دیکھا
 کرتے ہو مداد اکب یار غم اپنے کا
 دل پھیر نہیں سکتے تجھے وہ دعا ہے
 ہو گردش چشم اسکی حلقہ در مشر کا
 اس باغ میں اک گل کو خندان کہیں کچھ
 کی عمر بٹ ضائع خدمت میں ہوں کی
 دیکھی نہ بنا مئے وہ قصر فریدون کی
 صفت کی مصور نے کھولا جو مرقع کو

اُس زلف کو جب دیکھا میں ہاتھ میں سووا کر
 پھرے ہوئے ہاتھی کی زنجیر نظر آئی

یا کا جلوہ مرے کیا شہر آفاق ہو
 ذات پر اُس شوخ کو بس ختم ہو معشوقیت
 ان لبوں کو قابل دشنام مجھ جینین
 صبر اس سے زیادہ کرنا کام ہو ایوب کا
 فائدہ اس ہرگز کوئی سو بھلا نام تجو

نہو سووا کر کا زلف بال بید
 جب یا صفا دل میں لاکھون خیال بید
 نہو سووا کر کا زلف بال بید
 جب یا صفا دل میں لاکھون خیال بید

دل تو اسے کی تو اپنے دل سے
 دل تو اسے کی تو اپنے دل سے
 دل تو اسے کی تو اپنے دل سے
 دل تو اسے کی تو اپنے دل سے

۳۵۵

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بڑا کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کا شکوہ

دست نامزد میں شیر بہت اچھی ہے
 خانہ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے
 ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے
 اس دیوانہ کو یہ زنجیر بہت اچھی ہے
 ترے نامے کی تو تاثیر بہت اچھی ہے
 آنکھوں میں تیری یہ تصویر بہت اچھی ہے
 جو کہ قسمت کی ہر تحریر بہت اچھی ہے

جتنے میں کام ترے سو نپ خدا کو سودا
 تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچھی ہے

عاشق تھا کبھی تجھ پہ یہ پھل تو وہی ہے
 خورشید کو کیا رو جو ترا چہرہ ہو وہ
 کب کر کے موقع اداسے ہو جو کچھ کام
 ہو دینگے تر کو چوچ میں یوں دل تو ہزاروں
 خواہو تو تبدیل کر آگے تھی جو تجھ میں
 کیا فائدہ گر خلق پہ ظاہر ہر حال

گو عشق نہیں دل دل تو وہی ہے
 عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو وہی ہے
 گو زخم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے
 میرا جو دل کیا تمہیں ہر سہل تو وہی ہے
 اب میری ملاقات کی اہل تو وہی ہے
 جو چاہے آگاہ سو غافل تو وہی ہے

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بڑا کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کا شکوہ
 دست نامزد میں شیر بہت اچھی ہے
 خانہ دل ہی کی تعمیر بہت اچھی ہے
 ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے
 اس دیوانہ کو یہ زنجیر بہت اچھی ہے
 ترے نامے کی تو تاثیر بہت اچھی ہے
 آنکھوں میں تیری یہ تصویر بہت اچھی ہے
 جو کہ قسمت کی ہر تحریر بہت اچھی ہے
 جتنے میں کام ترے سو نپ خدا کو سودا
 تیری تدبیر سے تقدیر بہت اچھی ہے
 عاشق تھا کبھی تجھ پہ یہ پھل تو وہی ہے
 خورشید کو کیا رو جو ترا چہرہ ہو وہ
 کب کر کے موقع اداسے ہو جو کچھ کام
 ہو دینگے تر کو چوچ میں یوں دل تو ہزاروں
 خواہو تو تبدیل کر آگے تھی جو تجھ میں
 کیا فائدہ گر خلق پہ ظاہر ہر حال
 گو عشق نہیں دل دل تو وہی ہے
 عکس آئینہ میں دیکھ مقابل تو وہی ہے
 گو زخم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے
 میرا جو دل کیا تمہیں ہر سہل تو وہی ہے
 اب میری ملاقات کی اہل تو وہی ہے
 جو چاہے آگاہ سو غافل تو وہی ہے

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بڑا کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کا شکوہ

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بڑا کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کا شکوہ

کجا سو نیا ہر زمانے کے تین قسمت نے
 لیکے کہے سے کیا سیر میں سنا تک
 ذکر کو عیش کے کتے ہیں کہ ہر نصیحت
 زلف میں تیری میں اسو سطر دل سو نیا ہر
 کیوں ہر خاموشی طح چمن میں بلبل
 کام دیکھا میں بہت مانی وہ بڑا کا یار
 نیک و بد سے نہ کروں اپنی لکھو کا شکوہ

سودایه جم زار کی ثب فک ری
 یحیی بنی که یحیی کی یحییان زمین سپی
 مجتبی بن غنک سببی
 یکن بین سببی که سببی
 سواد که سببی که سببی
 شعی که سببی

سیر کر باغ کی حسینِ وقت پھر مدہ نگر و
کیا کہوں اس دل صد پارہ کا غنچہ کو
یار کا ہر وہ بنا گوش کہ جسکے آگے
تابہ نقد و جہان اسکو نہ بچیں عطل
بیقرار و نکوترے چینِ کمانِ ابدال زرگ
شعرویان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے
کو چھ عشق میں ثابت جو رہی تو جانیں

لہ زبان سے تری الفاظ نہ بندش پادین
معنی کسطح سے سوداگر سخن میں ٹھہرے

کیا کیا تھے چاؤ دل میں پاؤ تھے عدم مغل تری مبارک ہو زرد و ستونکو او چنی سفلیہ پر دے آسان پہ مہر احمق ہیں وہ جو تیری بھلیں مجھ جوی یہ	کھلتے ہی آنکھ یار و پال لڑا ہی غم سے تیری گلی کے گک کو کیا کام ہے ارم سے واژون ہے عقل تیری اونہ جانے جو ملک اس طرف نظر کریات اور ہم سے
--	--

مینا و ساغر و می ساقی و مطرب و نے
یہ ساری خوبیاں ہیں سو داکر دم قدم

سیر کر باغ کی جس وقت پھر وہ گلو
 کیا کہوں اس دل صد پارہ کا غنچہ پڑا
 یار کا ہر وہ بنا گوش کہ جسکے آگے
 تابہ نقد و جہان اسکو نہ بچیں عطہ
 سیمار و نکو ترے چین کمان ابداز گ
 شعریان کی اگر اٹھ چلے تو مجلس سے
 کو بچہ عشق میں ثابت جو رہ تو جانیں

مار ڈالو تو نہ اک مرغ چین میں ٹھہرے
 کہو اس سے کہ سخن جسکے ذہن میں ٹھہرے
 تاب کیا ہو جو صفا و رعدن میں ٹھہرے
 بو ترے زلف کی گرم شک ختن میں ٹھہرے
 ایک انہیں نہیں ایسا کہ گفن میں ٹھہرے
 نہیں امکان کہ تاشع لگن میں ٹھہرے
 مانیں عاشق نہا دسی جو کوئی سن میں ٹھہرے

گزبان سے تری الفاظ نہ بدش بادین
 معنی کس طرح سو و اگر سخن میں ٹھہرے

کیا کیا تھے چاؤ دل میں جب آؤ تو عدم سے
 محفل تری مبارک ہو زرد و ستونکو
 ای چرخ سفیر پر و راو آسمان سپہر
 احمق ہیں وہ جو تیری بھولیں کج روی بہ

مینا و ساغر و موسیقی و مطرب و نئے
 یہ ساری خوبیاں ہیں سو و اگر دم قدم

یہ صحن ہوا تھی تو بھینچا کسکی
کے پیر کی لڑائی کا رعب کسکی
نظر سے نہ گزرا کہ نہیں قتل دعا کسکی
سیاحی میں چٹان پر واہ کسکی
وہ شے دس گندنا ہے غلب کو جو درخواہ کسکی
دنیا کے گھر و سرکش شکست کسکی

بند و ہین ان پنجہ مسخروں کو خیال غلام کے کہ نہیں سکتا و لا حالات میں انجام کے اسکی رزاقی ہی دے دی ورنہ سسکو کام کے اسکو لگ جاتی ہی دن جاتی رہو آرام کے اہل دل گریست تھوہن تو ایسے جام کے	بسے دیو انوکے عاقل و پر تدبیرین عشق کا آغاز تو چون گد جا تا ہو یک نے تلاش دین ہو بسو اور ز دنیا کی فکر گد رو تھی آرام سو جب تک نہ محال بتلا ساغر دل خون سو مال مال بیتا ہو مرا
---	---

یہ بہار انکی نگاہوں میں ایسا سودا چار فصل پہنچے نہ کبھوا شک وہ مغرور کسوکے تو کہے ہمیں سخت نہ بدنام ہونا ص قسمت کہ دل اپنا میں کیا میں کہ ستر ہو چشم سو کیا ہی جو نزدیک تو چہر کیا عاشق پہ تعدی ہو کوئی چرخ سو ایجا پھر کاتی ہو کیا دختر ز شیشہ میں آکھیر پلکوں کہ تر و نمیش کے مارے نہ کراہیں وہلکے جو علی بابا سے نرس کی گدگد	مست جو ہیں گر نگاہ ساتی گفام کر پڑ جائیں اگر چشم کے ناسور کسوکے یہ شیشہ دل ہاتھ سے ہو چر کسوکے تس پہی نہیں چشم میں منظور کسوکے جس روز پڑا دل سو کوئی دد کسوکے بانہ سے ہوئے ہیں داغ یہ دتور کسوکے تعبہ نہر ہو گھر میں ہو مستور کسوکے بلکے وہ پراکاسے جو زبور کسوکے دیکھی ہیں مگر چشم وہ مغرور کسوکے
--	---

سودا تو عبث رہا ہر شکر علیہ

نہایت خیر ہے دل کو ہر لمحہ
جہان کو کہہ دو کہ تقصیر کی
کون کیا بات اس سب پر
اے دل یہ پڑی تھی تیرے دل کی
چھینے سے تم

سے تو یہ دیکھو

۳۶۳

کچھ اشک ہے زنجیروں کی
جو اپنے ہو سانس ہے تنفس
جو پل ہے توفانِ دل کی
جو بحرِ عالم کا شہرِ اکیلی ہے
جو حالتِ کراہت کی

ہر ذرہ میں کچھ اور ہی جھلکا نظر آئے
 یہی غلی غلی کھڑکی پھان اگر آئے
 لہو ہو گیا آنکھوں سے
 بنادے اگر کوئی اس پر دل کی
 عطا کر دے اس غنم کی
 وفا ہوئی ہے دامن پر دل کی
 بھلا ہے نہیں کچھ ان میں
 کہوں اس سے جو میں
 دس ہاتھ سے شیشہ اگر ہو

پہرہ سفید سے نہ جات نوہنے پائی
دل مراد میں کی دیر نہ گئے آدھی
نہیں خواجہ سے کہانیاں نہوے پائی
اسی چمن میں غلام کو کہم جا پوے
سازگار جو چمن غلام کو کہم جا پوے
منقذات اجابت پر ہو شب کو نین
ہر وہ سجدہ کہ فرمایاں نوہنے پائی
کلی دہلی

[illegible]

ہر طرح خون جگر کا غنچہ گل کی طرح آنکھ ادھر کھولی کہ اب بیالہ دھری	ہر خطاب بر نشو و نما خطر بار ہے جون تون سیٹ کرین گرہ دی رکھا ہوئے
گلزار کی خرابی کے در پر بہا رہے سو ٹکڑی درمہ تھے بدل غنچہ دار ہے	یاں زلف و غال و خط بھی ہوا مشکبار ابر بہا رہ چمن حسن سے پر ہے

نظر واجب بر باطل ثبات است گاهی
بی سود اید که یومین یا بیک و غفل
اوست اگر کسی لغوی باشد
او در نزد خداوند عزوجل است
ای کمال آن چنین جرم است خالی همیست
سم فزانی با بحران جزیره کا
بقضیه عظمی

بہشت ان سے فائدہ دل کو نوازے گی
سودا کے پاس سے تیرے جاں کی
محبوبی میں پڑیں خشت گل زمین پر
عجب

بی کون بیداری طلوع کرد
 غمت خواب آلوده را بیدار کرد
 این یسار کاوه چرخ عجبون سار
 راز دار عشق سحر از در بر ستار
 بیان صورت دگرگون کرد
 پیراهه محبت کیست برین کون
 جلوه تو خدای کاوه چرخ
 بجهت تو چرخ کاوه چرخ
 اک رنگ که جلوه نه چرخ
 چرخ کاوه چرخ کاوه چرخ

قسم دے مجلسیوں کو کہ تیری آمد میں
 کرشمہ پیر مغان کا ہو یہ کہ بر در ویر
 نقشندہ باپ کا بیٹا ہے باپ بیٹے کا
 نظر تو شیخ کو رہتی من و سلوا ہے
 جو پوست تخت پہ ہو غرض گداہ شامہ کا
 نہیں نظر میں ترے وسعت کرم و اعظ
 کتابی چہرے کے ملا کو حسن معنی میں

۱۰
 مکتوبات نو ذیل میں بھیجا گیا ہے کہ
 خدیوین کے تئیں پتہ چلا جائے
 کمالی بھیجے جو وہ دیرینہ
 ملک کو بھیجے کہ اس
 ملک کو بھیجے کہ اس
 ملک کو بھیجے کہ اس
 ملک کو بھیجے کہ اس

کس سے جا اٹکا ہر دل میرا عجب یوں ہے
وسعت دنیا میں اتنا تنگ کیا شاعر
عکس روئے کچھ آج ہی نہیں توں نے شوق
اکسی زلف کو تصور میں یوں یاد ہے شوب
مزع امید عاشق ہو تو بجا حاصل مگر
بیقراری دل کی اپنی ہم سے کیا ہو دیر

عالم مین
پہنچی جو حبیب سلما کی
تقلید جاری ہے نام اسکا
زور از زبان مست کریمین
جب کہ

五

بہارِ ناز و گلستانِ دل
 گلستانِ دل میں ہر گل
 گلستانِ دل میں ہر گل
 گلستانِ دل میں ہر گل

سخت کو رنجت کے پوچھو تھا کوئی سودا	پسند خاطر دلہا ہوا یہ فن مجھ سے
کب اسکو گوش کری تھا جانیں اہل کمال	پسنگریزہ ہوا یہ در عدن مجھ سے
ہم میں وارستہ محبت کی مدد گاری سے سب غفلت دنیا ہی فقط عیش شباب شکوہ ہر جور و جفا کا ترس کافر کو قطع الفت نہ کری کب عمل نامہوار ایک میں ہی نہ تھا راجہاں جہان میں عاشق مریستی ہر مری باعثِ آمرزش خلق کام دل جب تین تجھے ہوا حاصل تجھ طلب میں کچھ ہوا آپ کوئے کزندہ	سب سے آزاد ہوئے دل کی گرفتاری سے خواب آور ہی سحر رات کی بیداری سے مجھ گزری ہی سویری ہی فاداری سے چوب سی چہر تو ہوتی ہر دویم آری سے جور کرنے سے ہو کر تو میان باری سے تو بصدقہ مرنے کی ہر مری بخواری سے کلام اپنا تو ہوا ہوا ہر بیکاری سے طالبانِ یانین ہوا تیری طلب گاری سے
پونچے گر شہر تان میں تو پڑی ای سودا	رہو بازار محبت کی خریداری سے
خوشیدہ نے پیاری کی تجھے بنیائی	ریش و ہر دت و ابر و سب صفاتی
سر کی خبر نہ تن کو تن کی نہ سر نے پائی	ای تیج عشق تیری اندر صفاتی

بہارِ ناز و گلستانِ دل
 گلستانِ دل میں ہر گل
 گلستانِ دل میں ہر گل
 گلستانِ دل میں ہر گل

دورِ سبب کی تری باجی
 دورِ سبب کی تری باجی
 دورِ سبب کی تری باجی
 دورِ سبب کی تری باجی

نامح نصیحت اپنی سے خوب شعور کی

بولونہ بول شیخ جی ہم سے کڑی کرٹے
کیا ایک دو مین آن کو چرے گا عتب
تامت زتیر یانغ مین جا خط بندگی
دل جا گل سے اب تو مرے یار کیا ہوا
کیا قدر دل بتان کو خنجرے گل کر کچ
از بسکہ تنگناہر گذر گاہ آخرت
دندان دہن مین وقت تبسم دیکھ ہم
بوسہ نہیں تو گالی ہر گالی نہیں تو مار

یان چٹ کی ہین اس سوعامہ ٹری ٹری
 پیو نیکی اسکی ضد سی تو اب ہم کھڑی کھڑی
 لکھو الیا ہ سر و حین سے کھڑی کھڑی
 دو روز دوستی میں جو باہم لڑی لڑی
 دل خاک ہو گئی ہین کروڑوں ٹری ٹری
 جاتی ہین اسطرن جو کہ دمہ چھڑ چھڑ
 موتی کی کچھ ہین نظر آئے جڑی جڑی
 عاشق نہین ہن منڈ جڑی جس پر لڑی لڑی

سودا اگر ہوتے مہاق و مجنون کا ذکر کیا

عالم عبث اکھاڑی می مروی کڑی کڑی

وہی جان میں روز قلندر ہے
غلامِ شکی میں بہت کا ہوں کہ جو ہے
فیہم ہے وہی آفاق میں ترا جو یا

محبوبِ تن پہ چلبوسِ قمیصری جاے
جاگے خون کو غوان تو نگری جاے
کہ حسینِ یارِ مجھے اُس سے بھری جاے

[illegible]

ہر ایک خرد کلان میں برابری ہے
کہ حسین عارفِ خلقت کی بہتری ہے
کہ جس سے کارِ خلاق کی اتہری ہے
بسانِ ابرو سرِ سایہ گہری ہے
مساوی ازاں را تا باشد ری ہے
نہ یہ کہ مرنے کو بجا سپہ گری ہے
یہ کیا ستم ہے نہ آئینِ داوری ہے
خیالِ اپنی میں سر و ہر کہ سردی ہے
خروس آپ کو سلطانِ خاوری ہے

مقام عدل چہ دم سے ریا راہو
وہی ہو رای مبارک میں اوس کو نشین
ملا زبون سے نہ لاوی یہ اسکو ہر کار
چمن ہی ملک و رعیت ہی گل نھو نکلیے
ہمیشہ جو دو کرم میں بھجے ہر ایک کی قدر
بجا جو طح سپاہی ہو اسکو سمجھو مرد
جو شخص نائب داور کما ہی عالم میں
سو اسے ان سخنون کو جوتج زربین کو
یہ فرتج تو یوں نزدقم ہی جسطح

غرض یہ وہ غزل قطعہ بند ہے سو وہ
کہ اسکی تقدیر کوئی کیا جز انوری جانے

که بجهنم یک تن باقی نفس بود اگر چه بود
همین تو یک نگاه لطف بس بودی اگر چه بود
جویون تخم گل نوزاد رخص بودی اگر چه بود
تو سر بر سایه بال گس بودی اگر چه بود

مرے ملنے کی اس کو تب جس موعی اگر ہو دے
کمال اشفاق کا لازم نہیں دل کی تسلی کو
زمین کشت امید بی کی ہو ستر کیان
فلک کو وعدہ مجھ قسمت ہو کر ظن کا

[illegible]

میرے جلد سود و اگر کوئی نہ دے تو میری جان بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں

آزاد کرتے تم ہمیں قید حیات سے اٹھ کر ماری پاس سے ہر ملک قیاس کے تو خوش رہو گھر اپنی میں جس شکل سے وہ تم اندوہ و درد و غم نے کیا غم جیبا ہر سودا نے اپنی خون کی دیت کسی نگاہ	اس کے عوض جو دل کو گرفتار کر چلے بھیج گیا وہ کوئی جو ہمیں مار کر چلے دو چار نالے ہم پس دیوار کر چلے ہم کو عدم سے قافا لسا لار کر چلے چاہے تو اپنی بات سے انکار کر چلے
---	---

پیارے خدا کو دے اسطے ملک اپنی دل کے چچ انصاف تو کرو یہ کسے مار کر چلے
--

نہیں مچا لو اس سینہ میں کیوں شمع جلتی ہے گھڑی گھر چلی کی سن کی سیراجی دہتا ہے ادا تو لگی دل کو پر اسکا ناز امی محرم رنگ شیریشک آنکھوں میں میری خوش مار ہے اثر آہ میں ہر چند تو تاثیر نالے میں مراو عید کی شب تاج اندوہ تندی تین مجھے تشنہ کیوں کر تلوں ناصح چہ نہ کہیں ہیں خیال خیر مرگان میں یہ احوال ہر دل کا	دھوان نوک زبان سوا ت کر زین بکلتا ہے چلتی تی ہو رہی جتن جن دن یہ دھلتا ہے بغیر از جی لیے کا فری چپاتی ہو ملتا ہے زبس ہر اتھوان آب آتش غم ہو گلتا ہے پر اتنا ہو کر ان دونوں سے سیرا دل بکلتا ہے پڑا ایک مجب سنی کر اندر دل آچلتا ہے بس ان خانہ خرابوں کو کسو کا کچھ بھی چلتا ہے کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل سلتا ہے
--	--

دل جان بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں
 میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں میرا دل بچاؤں

نہیں مچا لو اس سینہ میں کیوں شمع جلتی ہے
 گھڑی گھر چلی کی سن کی سیراجی دہتا ہے
 ادا تو لگی دل کو پر اسکا ناز امی محرم
 رنگ شیریشک آنکھوں میں میری خوش مار ہے
 اثر آہ میں ہر چند تو تاثیر نالے میں
 مراو عید کی شب تاج اندوہ تندی تین
 مجھے تشنہ کیوں کر تلوں ناصح چہ نہ کہیں ہیں
 خیال خیر مرگان میں یہ احوال ہر دل کا

بہشت نفاست ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 سب کچھ ہی ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے

آکھٹھا کر دیکھ تو ایسا میری بھی طرف	کب سے ہوں میں منتظر صاحبِ سلامت کی
کھا کر تیرا دوسرا کچھ سو نہ تھکتا ہوں میں	دو قدم بھی کم نہیں یا دل نہ ہست کر لیے
حرف دغط بکھو مسجد میں تو لایا میرے	ہو اذان ہر وقت کی مانعِ اقامت کر لیے
زخم سینہ کا تو بھرا یا ہو لیکن داغِ دل	رہ گیا ہر دوستی کی یہ علامت کر لیے

اوسکے کوچ میں تو کیوں جاتا ہوا سو داگر	خلق کی سرپائیے لینے کو ملاست کے لیے
--	-------------------------------------

نفا غل رہ زمانے سے بے بسی بیشک	کہ خواب پاسبان ہو گرگ کو طالع کی بیداری
یہ آنکھیں جو بے صدف کب انہیں باز نظر نہیں	عطا اسکی بنا نہ دینے کا ٹھہر جو دیا کو چاندی
نہیں دشنہ لان کو دھت وزنی ناہین	کہ نہ کوئی گاہر پاؤ گاہر آدھی گوساری
ہوا زار ہر کو عشق خوش لبان ہی کو عالم میں	پڑی ہر آتش باقوت و فیض میں چنگاری
زخم داغِ دل کو ترن بدن میرے کچھ مجھ میں	بغل کو چوکی جوں شمع کب تک بجھو گی
مدارِ زمینی تیغِ زبان کو نفع کیا تھے	نہیں مہر ہم پڑی یا جسم زخم سو کاری

تشبہد رسم ملک عشق ہوں سو داگر لیتے ہیں	جہان جرم گم پر نقد جان رو دل گنہگاری
--	--------------------------------------

کہا جانے کس کس کو گاہر اسکی لڑی ہو	جس کوچ میں جا دیکھو تو اک لوٹھ پڑی ہو
------------------------------------	---------------------------------------

بہشت نفاست ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 سب کچھ ہی ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے

۲۷۹

بہشت نفاست ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 سب کچھ ہی ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے

بہشت نفاست ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 سب کچھ ہی ہے جس میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے
 جو دنیا کی ہر چیز میں ہرگز نہ ہو سکتی ہے

جریون لاشی و کما تہون و نانت اینو کو پو
چڑھا پھر شیخ مرکب پرتی گوہر زندہ سیمین
ترا شاہین این خمی از مر تا پات اینو کو

کیست خامہ تازی ہو ترا پر کیا کروں سودا
چلا وی سے تمام اد سکے عراقی کی ہولی ترکی

جاسنا بزم تمعیش کا ہوسنا کی ہے
گدرا انسان کا یہاں سے جو بچا لاکے ہو
زخمِ شمشیر سے جو دست کی ہیں لذتِ یاس
یہ تو بوطرہٴ سنبل میں نہیں ہے یہ جگہ
سر کو خراکے مصلے پر جو بیٹھا ہے شیخ
عشق وہ شہر ہے کہ مشوق سے دل عاشق کا
ہوش میں کیونکہ وہ حکاک رہا ہے جسکے
زادہ اور بہشتی پہ تری تو ہے نظر

دشمن دو ورق گمراہ افلاکی ہے
جون کمان موع ہوا جلد ہے یہ خاکی ہے
درگزر کرنی اور اشخاص سے خاکی ہے
زلف کی کسکے صبا تو نے گرہ والی ہے
کچھ مراقب نہیں مینک میں یہ تریاکی ہے
شکر لبریز جو ہو دی تو زبانِ شاکہ ہے
ہاتھ سے لعل لب یار پہ چاکہ ہے
ہے بھی مسکدہ میں دختر زتالی ہے

عزم کئے کا نتیجہ حسیجہ برای سودا
دل میں تین گبر و مسلمان کے اگر جاکی ہے

مکمل

و اما این که در کتاب مذکور
در باب اول از کتب و کتب
مذکور است که در کتاب مذکور
در باب اول از کتب و کتب
مذکور است که در کتاب مذکور

(۳۸۲)
 کہنی جب کو بیان پڑتی ہے
 لہر جو شعی سے درستان بنط
 کش کا روان پڑتی ہے
 دل سے پوچھا میں یہ کھینچ گئی ہے
 طر فکرمبران پڑتی ہے
 حصار آن گئے کہنے پندستان
 سے اس سے اصفهان پڑتی ہے
 دیر الہا جو کفر و دین کا ہے
 دونوں کے درمیان پڑتی ہے
 تیر لست شعر کی تو ہے
 یوں ہو

ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 عمل دل کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو

میر چھو جو گالی دین سودا پاس اپنے جواب پر دوی	
جان تو حاضر ہر اگر چاہیے گھر سے نکلتے ہی تجھے ہر عشق ہو ڈر تو دہ خاشاک کو	دل تجھے دینے کو جگر چاہیے قتل کو اک پیش نظر چاہیے آگ کے شعلے سے صدر چاہیے
خدا تب توں ہیں کہاں ہر یہ خلق کا کہ نہ ہو نہیں ہر لطف سے خالی ہر یہ یاد کا کہ نہ ہو ہمارے ہوتے ہی آئی خزان کی فضا جو پین نہیں ہر نعرے پر یہ ملک ہوتا تھا جو در نہ نیجان میں یہ تر و شہر کے بے سار کی کوئی سستا ہو کوئی تر پڑی ہو کوئی چھپین عشق ہر شہر پر کیا ہو مری الموت مجھو بلبلو محب کو نہ تکلیف کرو نالے کی شیخ مجھ کو نہ ڈرا اپنی بڑی پکڑی سے خوب کچھ میں جہاں اہل جہاں بھی دیکھو	غور و کبر جو ان میں ہر گز کا کہ نہ ہو نجان میں وصل کی ہم قدر ہر تاکہ نہ ہو جو یہ نہیں تجھ منظور جلد آ کہ نہ ہو جو کچھ سمجھ سے ہو تجھے دخل کیا کہ نہ ہو مرگے خنجر مرگان کے دل انگار کئی آج دیکھے ترے کوچے کے گرفتار کئی یارب انسان کو مرے کے ہر گز کوئی دوب جاوین کو لو میں گل و گلزار کو ایسے تو دیکھے ہیں میں گنبد و ستار کو ایک زندان ہر کہ حسین میں گنہگار کو

ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 عمل دل کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو

ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 عمل دل کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو
 ہونی چاہیے کہ اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہو

و ادعای دل کی بیان می نماید و می گوید که این روز و این وقت
که نام او جبرئیل است و این روز و این وقت که نام او جبرئیل است
و ادعای دل کی بیان می نماید و می گوید که این روز و این وقت
که نام او جبرئیل است و این روز و این وقت که نام او جبرئیل است

چہرین کی مدارات تھی تباہ و نسیم
 نہیں یہ سر و نہالہ دار مرگان نے
 پھیس کے باندھیں میا و بال و پر پیر
 تین کو موند کے سنا تھا قصہ عالم
 تھے عقدہ غنچون کو دل میں طعن لعل
 کرم غنچون کو تئیں عطر دان کھول دیے
 دلون پہ ہو کے صفت آرا نشان کھول دیے
 کہ تا کہ نہ یہ کوئی ندان کھول دیے
 لگے جو کہنے مری داستان کھول دیے
 نسیم صبح نے آدیاں کھول دیے

سودا نے تری دادی کی کچھ سووا سے
کو اڑھیا ت کے آدرمیان کھول دیے

سادون کے بادلوں کی طرح سے بھری ہوئے
 اور دل پر کس سے بگڑی کہ اتنی جوش شک
 پلکین تری کہاں نہ صف آرائی ہو رہا
 آنکھوں کو تیرے کیونکہ میں باندھوں کہ غزل
 بوندی کے جودھوں سے یہ بھرتی ہیں یکدگر
 انصاف کسکو سونپے اپنا بجز خدا
 نزدیک اپنی ہنر سے دست کرہیں تو منع
 مجلس میں چھو کر دن کو جو جودہ شیخی

محبت کی شہادت
 مجیدہ مبرا کی شہادت
 سوزن بین دو سہمی کو بیکار شہادت
 اس پارہ بارہ دل کو کو بیکار شہادت
 سحر و سلطان نہیں بازار عشق میں
 جلا توڑ کس سے تین جان و جان
 ہر تلافی کی یکدم تان و جان
 کرب خال و آل کے سر پر بار و جان
 خبا و مبرا بر سر پر بار و جان
 غری ہو حسین تجاری سو کی کی
 لے

کتب ناموزون کوئی شاہ سوار
 کتب ناموزون کوئی شاہ سوار
 کتب ناموزون کوئی شاہ سوار
 کتب ناموزون کوئی شاہ سوار

کے تھانے سے پروانہ ابلے ہوئے	کہ حق بندگی اس طرح سے ادا کیجے
کہا طیب نے احوال کچھ میرا	کہ سخت جان پر سوو اکا آہ کیا کچھ
ہر سحر قتل تری چشم کا اک مفتون ہے ہر غلطی خیال ہی میں افلاطون ہے راز افشا نہ کرو غیب کی خاموشی کا اس فلک کس قدر غنا کو زمین میں گانا جو بھی کل پر حقیقت تیر ترقی ہے جو کچھ سو ہی غنیمت سمجھا و غنا ہے گل نے شبیم سے لالہ اس کو کھایا لیکن ایک غماز نے اس کے سپر سے یہ کہا	بستہ زلف پہ ہر شام ہی درخون ہے عقل پر پہوگی اسو وہ جو ترا محبوب ہے مجھ جگر رختہ کی بھی تو دل ریخون ہے سرو جو کچھ ہے سرخاک سو وہ دوزخون ہے قطرہ بڑھتا ہی رہی بار تو بچھو جان ہے در نہ سب اہل گستاخا چمن میں چین ہے گانھ میں غنچہ لالہ کے ابھی نہیں ہے ہو جو سوو اکوئی شاعر وہ ترا مشتون ہے
سے بولا یہ کچھ میری طرف سے اوسکو	باندھنا غول یہ طراپنی نیا مضمون ہے
سرو گلشن سے نہ کچھ مفتون ہے	بید بھی قد کا ترے مجنون ہے
جذب طوفان نہ زمین سے ہوتا	تشنہ لب کو نسیان مدفون ہے

جگہ بیکار میں جو جان غنچہ لالہ ہے
 جگہ بیکار میں جو جان غنچہ لالہ ہے
 جگہ بیکار میں جو جان غنچہ لالہ ہے
 جگہ بیکار میں جو جان غنچہ لالہ ہے

۳۸۶
 ۳۸۶
 ۳۸۶
 ۳۸۶

اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے

سوو اکوئی شاعر وہ ترا مشتون ہے
 سوو اکوئی شاعر وہ ترا مشتون ہے
 سوو اکوئی شاعر وہ ترا مشتون ہے
 سوو اکوئی شاعر وہ ترا مشتون ہے

اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے

اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے
 اے شاعر زلف در پٹی دستار کون ہے

مجھ سے کہیں بچھاؤ
 دل کا لومہ پیادہ
 کیا زلف کو لیا جو
 بے چہرہ بنا پیادہ
 کہیں نہ رہا
 فتنہ فتنوں کا
 جہان سے آبا و ائس
 اٹھ کی ہوئی
 جو

یارو
 گفته بودم که بنده بود اینک
 کی جلد ز کس دل سپردان
 پیغمبر من نگاه کا جبین هر دو سحر
 این سخن تو من گرفتار سحر
 قانونی غلبه جین غلبه کی کجاست
 یکلک به دعا جیسا به دعا کی کجاست
 یکلک بر بیان سواش کل رضا ساطع
 بودلین آدس که به نگار ساطع
 دوست اندھی رات به خیار ساطع

اور دل جو جو نبل میں سوا سطح کا کھینچا ہرگز نہ وہ کسی ظالم نہ بھڑکتا ہے

القصر کیا کہون میں گلشن میں زندگی کی

تجربین نہال سودا پاتون ہی آگاہی

سیم سے کوچی من اور صبا بھی ہے ہماری خاک سے کچھ تو کچھ رہا بھی ہے

ترا غرور و مرا عجز تا کج ظاهرالم

جلے ہر شمع سے پروانہ او میں مجھے

خیال اپنے میں جو ہوں ترانہ سنجان

آریان شکوہ سوار اب زمانہ میں ہیات

ستم، واپس اسیروں پہ اس قدر مہیا

اسجد و رکعتی قدم خار دشت پر مخبون

سوراجو شاہی سوکانام ہی ہے

تہا ہر بنا لوس سزا لے لے
یا تھفہ کہ

سبب بس لاسے دست مری میا

ہماری خاک سے دیکھو تو کچھ رہا بھی ہے

ہر ایک بات کا آخر کچھ انتہا بھی ہے

اکسین و مهر محبتین کسین وفا علی و

اگر اپنے کو دلوں کی لہجی سنا بھی ہے

کوئی لسی سے یہ ہمد کیرا شنا بھی ہو

چمن چمن لہسن بیل کی ب نوا بھی ہے

الاسعلاج میں سودا پر ہنپا بھی ہے

اوارہ صذر لکھ سیہ فام سیہ ہے

میں بیچ میاںست ہوں بری تمام ہی ہوں

الانتهى من سبى له سودا مهي و

سو وہ اپنے کما دیکھ کے اسی مرد مبالغہ

میں سے کہ ہمیں کرنے ہو بدنام یہی ہے

عاضد محکم کر لوں گا
ایمان کو شیع کا بھی کو ہوشیاری
اول قبل کرنا باقون کو ہوشیاری
گزشتہ ماقلم میں کچھ دور سے
اب دار سے تو یہ ہے شعور پر تو یہ ہے
مہر و وفا کا انکی دستوری کا دکھایا کہوں میں یاد
عالم کی اب زبان کا دکھایا کہوں میں یاد
سبکدوش ہے تو یہ ہے کہ زور و جبر تو یہ ہے
پہلے کر یہ ہے کہ زور و جبر تو یہ ہے
ہرگز

خط کے آگے ہی علی الشکر غلامی کو نقل
نہدہ پروردگار چھپا کر کے مینڈا از غازی
بازو سے پر داز میرا چکل شہباز ہے
شاعران ہند کا گورچیندہ نہیں
پاؤں کے نیچے مینڈی سوزا تھو اعجاز کو
جسیدم اٹھا پیچھے سے غاطر نشان ہو
رہو اس سبیل سے جو باد سے جہان کو
نام نہاں نہاں ہے پویش و بھگاہ
تھانے کو

ہرآن اس سے کہنا سہو واسی تو نہ ملیو

بد وضع میں جہان کے مشہور ہی تو یہ ہے

چہرہ مریض لب کاتری زردی ہوئی
گدراہی کسلی خاک سے ظالم تو بد خبر
شوخی چھپی نہ حسن کی ہرگز زردی ہو
ہر دم مجھ سے لڑھی تو کیا ہو دکھ تھے
ان زادِ صاوغاں کا دفتر کیا نہ جمیع
ابھری کسوئی طرح میں جھک کر خاک
تج و سپر نہ جا کر سیاہی قریب کو

عیسیٰ گئے دو اتاری ہو دروہ سوہر
وہن کے ساتھ ساتھ تری گروہ سوہر
افلاک کر بھی پر وینیں بڑوہ سوہر
کنے کا تجھے فائدہ بڑوہ سوہر
اپنا لکھا ہو جسپروہ اک فرد ہو سوہر
نظر وں میں اپنر خاؤ پر گروہ سوہر
کتنا ہی تم بناؤ وہ نام دی سوہر

سودا گلی میں یار سے گوبولتا ہر کم

پہرہ سخن کے ساتھ دم سردی سوسے

در دمیرو اتخوان کاکا تری و مسانوم
قد کو تری جسه که مشق خرام ناز ه
ولکو رکستی زینت خیش نفس کیدناغ
بقرار می لکی از جباری جو تو جوش کری

اسعد رای در تری مخزون کیوں آواز
اس جگہ شور قیامت فروش پانڈاز
تجھ بن اب مجھی ہوا ی زندگی ناساز
طاہر سیاب کو آتش پر پرواز ہے

جلیون ہون شریک
 ۳۹۱
 بزرگ کاہ نظر بکوز دہا ہے
 کوئی کچھ حال ہمارا کہ یہ باتوں
 خبر دل کی پوچھی ہو اس کو دردناک
 تیغ کی سے جو رہ نور دہا ہے
 زہر توڑ عشق بین یاروں کی ہو
 اس شمع کی بجلی کی سی ہے
 اس کی ہی بن خوش ہو عین اپنے جا
 موصال پیران چمن کا چو
 بن کی ہے

جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے
 جس کو کسی اور سے پیدا کر دے

پرین حیران ہوں کہ جن سایہ مرغان ہوا حسرت و داغ و اہل درد چلا میری ساتھ ختم گزیرے محبت چمن عشق میں تھا	نہ کیا ایک قدم پھر نہ پختہ رہے پھر تیری نے کیا قافلہ سالار مجھے عوض آب و آتش کیا کھوار مجھے
اس قدر اکیلی ہوا است ہر دریغ و غم جل موائع کو دیکھا جو مرے بالین پر شکر صد شکر نہیں میں کسی غلظت کا غبار	نہ پھر ملک عدم کی یاد ہو سدا چاہا اب اونکی خبر کس لیے ناچا مھر
نہ طاقت اب کسی شعل کہ ہر شمع کی اگر کسی بھی کسوئی تو اپنے مطلب کی بہار خط کی تری ہو گئی خوان کی	نہ طاقت اب کسی شعل کہ ہر شمع کی اگر کسی بھی کسوئی تو اپنے مطلب کی بہار خط کی تری ہو گئی خوان کی
نہ تاب لاسکے خورشید عشق کی شب کی کسو نے حال میری کہی نہ تجویز بات گیانہ سر سے مرو تا ہنوز شور جنوں نشان کھر سے میری غبی علامت دین نہیں ہر رشتہ تسبیح صورت زمار	نہ طاقت اب کسی شعل کہ ہر شمع کی اگر کسی بھی کسوئی تو اپنے مطلب کی بہار خط کی تری ہو گئی خوان کی

چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں
 چھپ چھپ شمعیں شمعیں

[illegible]

انا جو پر عشق متعلیٰ سے محبت فرما رہا ہے
 صاحب تو کہیں تکبر ہے دیوانہ سنا ہے
 مست طلب ہوا ہے کسی کی شکل و چہرہ
 صورت حرم کی کیسی ہے کمال و جہرہ
 چاکر حرم عجب بی بین کیوں پرکاش
 کوئی تو شمع اندری عالم میں کج ہے
 وہ شخص کہ ایک جگہ کا ہم دست و حق ہے
 خاک پر بھی تیرے دیوانہ کی پیاد ہے
 وہ غلام بھی تیری برکت ہوا ہے
 سے غلام و غلامی کی ہے

سرمیش افگندہ اکثر میکہ کی اہست

ليون عليا جاتا ۽ خدمت سي گويما معزول ۽

خشک ہنسی سے ہمارا دیدہ تریاک ہر
 سنجہ سپاس کی کیا پھر کدو ای فلک سمجھی بہنیم
 تہ غلی سوسری اتنا پھر ہے ہر داد خواہ
 رہنائی خلق کی چاچہ تو راجہ کن چل
 گرچہ بین مصفیرون سے رہا کچھ نشان
 رات یوں کہتا تھا غلام مجھے جلاؤ فلک
 فتنہ روز زمین آنکھوں کا ہی ترے غلام
 دست سحر بقید ریامالوئی گر رکھتا ہے فہم

جوئی حباب اس گھر میں جب بکھو نہ نہاک ہو
 ایکدن تیرا دن اور اپنی منت خاک ہو
 جسمیہ دیکھوں ہوں شعلہ گوگیربان چاک ہو
 شیخ ہونے سے عصا مردم چوب تاک ہو
 آشیان کا انکی آوارہ خسرو خاک ہو
 یار نہیں تیری ہی سب خوبی پکے خاک ہو
 خادمہ غزنوی انے گردش انداک ہو
 تو تیا می چشم نقش پا بہاری خاک ہو

کیا لکھون جاں تباہ ایسا کہ سودا و عروج

چاہتے تھے یہ دن اونکی پسینے وان تک نہ آجھا

حیران ہوں شمع کس کی یہ سوزناک ہے
زاہد مجھ پر تھا بخش تری ہونے پر یقین
قتال سے کیوں جھگڑتے ہو کیا مجھے سیر

پرزوانہ کے شعلہ خوکا ہلاک ہے
لیکن جرجیر خشک ہوئی پھر وہ پاک ہو
جاء خطر نہیں ہوا مرزا خم خیر ہے

۳۹۶

شایسته کی تر اعلیٰ و تقدیر
 عطاء نقیصا بین بھی در دوزخ
 وای اسدین پر که نالان چون
 ایک خاموشی در آب شیشه
 کس شکار انداز گایار
 می تنگ قید ناسی
 هر کوی بود چو کس جرم
 هر یک از کوی بود
 من عالمی عن بیکه
 خود اود هر یکی

ای نام و اندام و جان و این پیر و این
ای نام و اندام و جان و این پیر و این

چشمه جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤ
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤ

سب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤ

بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤ

انہی کہ یہ طاقت ہے کہ اس سے سیر آؤ
 شیشہ نہ کہے راز مری دل کا تو عالم
 کیا ہو جو نفس تک مر جاوے جن سے
 سب کام نکلتے ہیں خلک تیری پیکر
 جب پھوٹے ہر ناقوس صنم خانہ دل شیخ
 نام کا جواب آنا تو معلوم ہوا بکاش
 میں بھی ہوں ضعیف اس قدر اور کہ وہا
 دیتا جو کوئی مرغ دل اس شیخ کو سودا

اب لے تو لیا ہے پر اسے دیکھو نادان
 پل میں نہ اڑتا وہ اگر بال و پر آؤ

نسیم کر قدم دوستی بجالاؤ
 جفا دہر جو خاطر میں اب تری آؤ

چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤ
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤ
 ۳۹۹
 چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤ
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤ

نسیم کر قدم دوستی بجالاؤ
 جفا دہر جو خاطر میں اب تری آؤ
 چشمہ جگر من چنانچه در
 سبب سوزنا ہوں یہ کم دین کہ پھر آنا
 بالین پر مری شور قیامت اگر آؤ
 بخوابی سے مریا ہر شب ہجر میں سودا
 اب کہنے کو افسانہ کوئی نوحہ گراؤ

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

سو و احسن دہرے چشم نہ کھو
 وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو
 جہنم گلشن سے بھری نہ کھو
 کہ وہ گل نظر آدے کہ جسے خار نہ ہو

بیجان سے ہنسنے والی شہزادی کی کہیں سے
 چھلک کر جب تک نظر آیا جیسا حال جان اس میں
 دل غم سے اب مہر واد چشم موتی سے
 بوٹوں کے کھیت اور چیتک نہ جگہ ہو

انصاف کچھ بھی یار دہ عشق کو گزرتا	دل غم سے اب مہر واد چشم موتی سے
دہقان سپردہ ہسریوں صلح کر رہی	بوٹوں کے کھیت اور چیتک نہ جگہ ہو
وہ تو بچ کا ہرگز محلو کھنے نہ مانا	گدڑی میں جا کبوتر لیتا ہول گئے
کل یار سے گھما میں ستا ہر آج سودا	بکتا ہر اک نگہ پر اسکے تئیں کو جوئے
کنے لگا کہ نادان چیفت ہر کہ کوئی	اسبند کرنے کو بھی ایسی سیاہ کوئے

ہوشاد اس غزل سیرج آبردی سودا
تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں بول

جون غنچ توہم میں بند بکا کوہلے	پھر گل سے ای پاریوں بلبل کھو نہ بولے
آدے گا وہ چمن میں تو کڑی سبشی کو	شبہم سے کدو بلبل سا لگدنگو نہ بولے
بلغ جہان میں اگر کچھ ہنسنے چل نہ پایا	اکدل ملا کہ جہین میں سیکڑوں بلوئے
ایسا ہی جاؤں جاؤں کرتے ہو تو حار	اس دل پہ چل جو ہونی سو آج ہی وہ چلے
کم بولنا ادا ہی ہر چند پر نہ اتنا	موندھا ہر چشم عاشق کو بھی وہاں سے
چشم پر آب ہون میں جون آئینہ جانی	رک رک کے ہر چہاں سے چھوئے

کون ایسا اب کو یہ سودا گلی میں لسی
آنکھ کوے چلیں ہم دل کھول کر کے رہے

دل غم سے اب مہر واد چشم موتی سے
 بوٹوں کے کھیت اور چیتک نہ جگہ ہو
 گدڑی میں جا کبوتر لیتا ہول گئے
 بکتا ہر اک نگہ پر اسکے تئیں کو جوئے
 اسبند کرنے کو بھی ایسی سیاہ کوئے
 ہوشاد اس غزل سیرج آبردی سودا
 تو اس زمین میں نادان طور اپنا کیوں بول
 جون غنچ توہم میں بند بکا کوہلے
 آدے گا وہ چمن میں تو کڑی سبشی کو
 بلغ جہان میں اگر کچھ ہنسنے چل نہ پایا
 ایسا ہی جاؤں جاؤں کرتے ہو تو حار
 کم بولنا ادا ہی ہر چند پر نہ اتنا
 چشم پر آب ہون میں جون آئینہ جانی
 کون ایسا اب کو یہ سودا گلی میں لسی
 آنکھ کوے چلیں ہم دل کھول کر کے رہے

اب بویان کی ہفتی اور اس کے جلنے کی ہفتی
 زلف
 دیکھو کہ اب بویان کی ہفتی اور اس کے جلنے کی ہفتی
 زلف

آریہ ان عدالت میں
کیا کیا

ایہا عجب است
کیا ظالم کہین تھا۔ سے ملے شاہ
آیہ ان عدالت میں تھا۔ سے ملے شاہ
کیا ظالم کہین تھا۔ سے ملے شاہ
آیہ ان عدالت میں تھا۔ سے ملے شاہ

سنکے یہ کتا ہر میرے نالہ جانکا کو
 عشق کے کو چرمین جلوہ ہی تالکان گراہ
 وہ سمندر رہے کہ جسکا نہ کہیں پاٹ لگے
 تبسم بھی تیرا کیوں نہ دن تیا بھو جاو
 آسنال پر تجھے رحم جفا کا زینین ہر
 سیجائسن کے اٹھ جاوے جو کچھ کہیں دیکھو
 میں کتا بنوں لالہ سے کہنگ نام و گزدر
 کون کیا عشق کی آتش سو یا رہی چر گدیر
 کسا میں داغ مر و دل کا جو ن چراغ جلے
 چرمین بلبلوں نے جب پناؤ عشق کے چکے
 کل جو بھیجا پاس میں کہ جاتری ہم نام کے
 قاصد سی ہی پیام تو جا کیو یا رسے
 اشرف یا کینہ طلبکار ہو کوئی نہ

کیون مجھے ایسا بنایا کیا کہوں افسوس
خضر بھی بیکر چلا دیکھا جو وانکار رنگ راہ
کشتی عمر مری دیکھئے کس گھاٹ لگو
اگر بجلی اسے دیکھے تو زہر آب ہو جاوے
جس دل سودا کو آزار نہیں ہے
محبت سخت بیماری ہو یا رو آہ کیا کیجے
نہویات گراس میں تو کیا آرام ہو گزری
سنی شمع تو بھی گزشت اپنی تو رہ گئی
دیا جواب مجھے ترک عشق نے کہ بے
لگی سارے حرم کو آگ جنو تم کو دل دے
رہ گیا بس نام سنتے ہی کلیجہ تھام کے
اک شخص جان بلب ہی تری انتظار سے
دونگا اسی کو دل چڑھیدا رہو کوئی +

تو تک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ
کہ وہ ان اڑی حجابانِ پطینِ فرشتہ کے

[illegible]

تو تک جگر تو مرے مرغ نامہ پر کا دیکھ
کہ وہ ان مرغ و جان پر حسین و شوق

چون شام بیکار از خدمت من
بسیار از خدمت من بگریز
بسیار از خدمت من بگریز
بسیار از خدمت من بگریز

۴۰۴

وہاں سے لے کر

یون تاغہ نے تجھ کو نکالا وان سے
جون بھان متی ناک سو نکلے ہر سوت

10

اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو

کشتون کا جہان میں زرو مال ہر شکر یوں شکر تو سب کر تو میں لیکن سووا کیا جانے بسا ہے آج کے جاکر جی میں ہی زائے تاجیے تا صبح مشر گل آ کے جھون نے بروفا سے پا کر سن کن کی بات کیا امین کے جھکو اے صورت انسان و حقیقت میں خبر زور سے ہر کم و مہ کے خریطے کی قدر اے وہاب قوانین جہان کے بدستور الطاف و کرم کا ہی جہان میری کام دنیا بہن کہتی ہو کدول مجھے موڑ داڑھی کی سیاہی پسینہ ہی ڈھری اے نفس دلی حرف کو میری کر گوش	کشتون کا ہی بادشاہ اقبال ہر شکر شاکر ہی وہی جسکو بہ حال ہر شکر آتی نہیں ٹیند جھکو نہ پا کر اس رات کو سوئے کچھ ایسا کھاکر میں ترک کیا تھا عشق قسمیں کھاکر کس منہ سے دکھاؤ گمانہ انکو جا کر دے سفلیہ تو قیہ طلب پوچ و پچہ سے پوچ خریطہ جو نکل جاوے کدور ہم چشم کی حرمت تجھے سب کی نظر ایزد نے کیا اُسپہ تجھی کو مامور مجھ فاحشہ پر تو نہ یہ جی جاوے ٹوڑ اب رات نہیں صبح ہوئی ہوئی ہوئی دنیا کی طلب میں جو تر اہو ہدوش
--	---

اے حقیقہ پہ غرا نہ اسے دکھ کے سنگ تیرا تو ہم جنس ہو رہ بھی خاموش

اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو
 اے دین باریک بینی سے دیکھو

اسے

عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے

اے منع فیض دلچاسے خاص عموم
 تو ام رہے دل سو تیر و شادی سرور
 شاہ تری طرف سے نگاہ عالم
 قائم رہے تاحشر ترا جاہ و جلال
 مولا کا اگر عبد ہو کیسا مہی نیم
 تنہا دیکھنے گر چہ سے لازم لیکن
 تنہا پھیرے ہو گو دیکھ کے ہکو عالم
 اتنا ہے بڑا ہکو کیا خالق نے
 مظہر کا ہوا جو قاتل اک مرتد شوم
 تباہ و فوات کمی از روے درد
 کیونکر کون تجھے یہ کہ مجھ سے مل تو
 جا کر گاہت ہی تو اس محبت کی قدر
 اے تفرقہ یاروں کا کچھ مت پوچھو

جاری ہو ہند میں ترا ہی احکام
 تجھ کو بھجان ہو جشن نور و زہرام
 از میں تری ذات سے پناہ عالم
 روشن چون آفتاب شاہ عالم
 یوں چاہیے افزون کھو امید یوم
 ہے عفو بہ از قصاص از بہر کرم
 قدر اس سے کچھ اپنی نہیں ہوتی ہم
 خلقت کی نظر میں نہیں آ سکتے ہم
 اور اسکی ہوئی خبر شہادت کی عمومی
 سودا نے کہ ہا ز جان جان مظلوم
 میں شیشہ ہوا جان میں ظالم سل تو
 تیرا دل میں ہوں اور میرا دل تو
 جب شکل ملاقات کی باہم یوں ہو

دیکھیں میں لب زخم کہیں سیتے قوت
 آپس میں جو ملتے ہیں تو لو ہو رو رو

عالم میں ہر شے اپنے جہ سے ہے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے
 ہر شے اپنے جہ سے ہے ہر شے

باہم جو معاوضہ دلوں کا ہو دے
 باہم جو معاوضہ دلوں کا ہو دے

مرا بیرون تبت سگند و درون تبت سگند
 درون تبت سگند و بیرون تبت سگند
 درون تبت سگند و بیرون تبت سگند
 درون تبت سگند و بیرون تبت سگند

پا ہی تھی تبون کی آشنائی ہے اس دل کے کنارے ہمارے یاد سودا بجان اپنی زبانی تو ہے دے نطق کا ہر چند نہیں تو خالق غامد وہ ایسا ہے کہ عالم کو دے پہونچا کے ہم دیکھ تو کیا کیا نکت جینا تیرا وہ ہم کا اگر ریشہ ہے مرنا نہ تو کیا جانے کیا کرتا تو آنکھوں سے پڑا اشک مرے دھلتا ہو اے غنچہ دہن پار سو تک ہنکے بول کو تانا نہ عمری پرستی کیجے ساقی جو نوشراب ہر آج دم ابر آنکھیں کھین بھون سے کہ حشر کیجے	پر عقل کی مانی رہنائی ہے کچھ آگ لگی تھی سو عجیبائی ہے آفاق میں خاقانی ثانی تو ہے پر نطق کا خلاق معانی تو ہے دار اکو نہ تنہا نہ فقط جم کو دے کھاوے نہ اُسے آپ وہ اور ہم کو دے اور فکر حشیت کی ترا پیشہ ہے اے خانہ خراب اسپہ یہ اندیشہ ہے سرکب سے تری پانون تلوار لٹا ہو کیا دل سے بھرا تو کہ نہیں کھلتا ہو زلفون سے تری دراز دستی کیجے پانی پی پی کے فاقہ مستی کیجے ہر ایک پک چاہے کہ آپ ہی کیجے
---	--

آتی ہر محبے شرم بیان یہ دل ہی جو اسکی ہو قسمت سو اُسے کر دیجے

اس فون ہنسی کی دس لکڑی
 شہادت کو ہر سہاویں پلیدی
 لگا لگا ہنسا کو کھائی غواہی
 نشت دل سے غبار غری دور لڑی
 دیکھانہ کبھی غاب میں اپنی لڑی
 ہر چند شام کی غبار سے لڑی
 اس کی غبار سے لڑی
 ہر چند شام کی غبار سے لڑی

مفون کی غبار سے لڑی
 ہر چند شام کی غبار سے لڑی
 اس کی غبار سے لڑی
 ہر چند شام کی غبار سے لڑی

کوئی کوئی کہہ دے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کوئی کوئی کہہ دے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کوئی کوئی کہہ دے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے
 کوئی کوئی کہہ دے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے

اگر جو مری کہنے سے اس پر ہونگا سو وہ تمہارا ہی میں اور آپ کی کجی پیٹ لپٹا ہر طرح سے ساجا دیا ہے مینڈک چھوڑے پھیلنے لگا سا	تائید کہ کہے جاتے مجھے خلق اللہ لاجول ولا قوہ الا باللہ کو آوہ چیل وہ گاہری کھاسے اس کے پھری ہوں ہونہ مستور لڑا
--	--

رباعیات مستزاد

دنیا کی طلب میں دین کہہ کر بیٹھے کرنا ہی نہ تھا جو کام سو کر بیٹھے ہو عارضی خانہ جسم سن کی سودا سو مالک ہی اس کے آپ ہو کر بیٹھے طاقت نہیں رونے کی بہت چھوڑی کوئی دم کی رمت سے اب تن میں چھوڑی بھولے ہی نہیں یان کچھو پھر آتا ہوا کیا مجھے تراجم ہوا سانچہ سویرے ہر چند جہان میں کم ہیں دافرہم ہیں منزل بھی ہیں اور مسافر ہم ہیں	سو کر کم راہ ای عقل تباہ بر شبہ رشک سبحان اللہ گورل میں غم جو سو شرم میں غم جو اور جای و جب جا جو اتنا ستر ہی کر دیکھو گاہ ہر شام و گاہ
--	--

قطعہ نامی
 صنعت لکڑی کا
 شدہ بود

۱۰
 سو کر کم راہ
 ای عقل تباہ
 بر شبہ رشک
 سبحان اللہ
 گورل میں غم جو
 سو شرم میں غم جو
 اور جای و جب جا
 جو اتنا ستر ہی
 کر دیکھو گاہ
 ہر شام و گاہ

کہ چکی داڑھی کا ہر بال ہے پتھر کا
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال ہے پتھر کا
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال ہے پتھر کا
 کہ چکی داڑھی کا ہر بال ہے پتھر کا

بڑا نالوں میں اس کرانی پر جس سے
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا

قطعه خوش طبعانہ

دیکھ پلنگہ تیرے تعلق میں آسپین تنویر ایک منتر خیر اور نیکو کا فرجاد میں سب پرستی میں ہون میں بنام انھوں کو باغ جہان میں نہیں پرت کس کو کہو خجاست انکی ظاہر ہر چہ عالم پر	بکر اچھ جہان میں بند ہیں آسپین تنویر ایک گو رکھ گوی چھنچھنچہ میں آسپین تنویر ایک کدو چھینڈ لے اور چھنچھنچہ میں آسپین تنویر ایک لوطی اور لونڈ قلندر میں آسپین تنویر ایک
---	---

قطعه بطریق طنز شاعری گفتہ

بوقت صبح مری بلب طبیعت سے تری ہی جنس کا گلشن میں ایک طائر کا کہا یہ ہے تری دوستی سے اس کی تین جو گلستان جہان میں ہو آسمان پر دا دیا جواب جو بیٹے بھی بد کہا تو کہ میں اس کے نالہ کو بد گاہ گاہ کہتا ہوں کہا یہ ہے مری بلب طبیعت نے	ہر ایک مرغ میں آن کر لگا کہنے ترے ترانہ کو نوع دگر لگا کہنے یہ کس کو حق میں تو ہی تجھ سے لگا کہنے تو اس کو حق میں یہ بال و پر لگا کہنے اب اس کا نالہ جہان بڑا اثر لگا کہنے ہر ایک بد اسے شام و سحر لگا کہنے بڑا مجھے وہ اگر سر سبز لگا کہنے
--	---

بڑا نالوں میں اس کرانی پر جس سے
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا
 جلا بڑا وہ سے جس میں گلا

شاعر ہوا ہر فردی یک شاعر کا کلام
 یاد وہ زمان غفلت یادوں کا مسوول
 معقول شعور اس سے گاہی سن رہا
 زمین میں ان شان کا تو ان لوگوں کا
 ان کو تو کلام اس کا کیا نام پار
 حیرت سے کہ چھوٹا دیکھو اس کا
 بیان تک کہ فخر کیا کرتے ہیں اس کا
 لکھنا ہی دیکھو اس کا اور کیا

ان کی دنیا وہ بد
 ان کی دنیا وہ بد
 ان کی دنیا وہ بد
 ان کی دنیا وہ بد

اس سال غلک مہربانی سے ہوا اور خوشی سے بھرپور تھا۔
 اس سال غلک مہربانی سے ہوا اور خوشی سے بھرپور تھا۔
 اس سال غلک مہربانی سے ہوا اور خوشی سے بھرپور تھا۔

دولت

باج دلی میں چو اک روز ہوا میرا دل
 نخل سے بار پڑی سو کھی ٹہری ہن سونیا
 مسکراتا تھا جہاں غنچہ گل گھنٹا تھا
 جس جگہ جلوہ ناز تھے سر و شمشاد
 بچتا کیا ہوں مگر سو کھی ہی اکشاں اوبر
 بدم سر و دھندل حشر و صد سوز جگر
 نہ وہ گل ہی نظر آیا نہ وہ گلشن نہ بہار
 خاک اُڑتی ہے ہر اک طرف تیری خج غبار
 اشک شبنم کی بھی قطرہ کا نہیں ان کا
 شست پر تیری کراںس جانظر آ کر
 عند سب ایک ہی دیال و پروردگار
 دیکھ کر سوئی حشر کتنی ہی بانالہ و زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
 رو سے گل سیر نہ دیدیم وہاں آخر شد

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں

نویزیر فلک یون ہونے پر شہر عالم
 وہاں بجائے سناوی کاوی انھوں کو خبر
 نشاط و جشن و طرب خرمی امن مان
 صبح عید پر حاضر ہر تنہیت کر لیے
 ہلال عید ہوا اور گیارہ ماہ صیام
 جہاں کے سچ یہ مشہور ہے جنہوں کا نام
 نوشی و خوشدلی و عیش و عشرت و آرام
 اسلستان یہ کہہ گیا وہ سجدہ گاہ انام

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں

بہار

قطعہ مبارکباد و عید در محفل ملکیر شاہ ثانی خاں

بہار

بہار

نقد و سنجش کے حاضریہ میں ایک نادر
مقبول ہوئے دارمیں رات کے ساہن میں پڑا
گر اس نے کیا پڑا کیسے پڑا کیسے پڑا
نہاں ہوا کیسے پڑا کیسے پڑا

دگر نہ تیری بخشش کا بیان میں
نگاہ کیما تاثیر تیسری
کیا مسائل انگول میں جو تھے
بجھتے تھے وہ قوم عاوس کو
ہر اک اپنے تئیں مردانگی میں
نہاں آئی جو یہاں میں مضین باہر
مقابل ہوتے ہی افواج دین کی
بہت سے دست پامار و سحر
غرض اس فتح فیروزی جو جس دم

کروں کیا ہے اور ہر از حد نعرہ
 ظلامت میں کر دیتی ہر فولاد
 غرور کبر میں ثانی شداد
 اور اپنی تیغ کو سب قوم پر باد
 گئے رستم جھٹکا گاہ پیداد
 طلب کر مرج درویشہ سے لداد
 انھوں سے آگ بھڑکا اُنکے ہر داد
 نہ پہونچی روح درویشہ بغیر داد
 ہوا دل دوستوں کا خرم و شاد

قومین ہائے افس سے پوچھا سال تاریخ
وہ بولا ہجری ۱۰۰۰ سنہ نو خدا داد

قطعه مبارکباد عید و ریح نواب وزیر الممالک
شجاع الدوله بهادر

مواالی چاہی ہو لاگو نذر دین زر و سیم

[illegible]

و در این مقام است که هر که از این راه بگذرد
 و در این مقام است که هر که از این راه بگذرد
 و در این مقام است که هر که از این راه بگذرد

کسی تالیخ میں توہ لکھی
لیک بعد از حساب کو اس میں
بیا انیشہ ہے کہ کیونکر اسے
نکھ اسی فکر و سوچ میں نہ کھج
تاج اقبال سر پہ ہر اسے

[illegible]

ترہی محفل میں شمع دولت افزوز
ترہی طبع مبارک کو جہان میں
فرغ فیض سے تیرے ہر روشن
نغمہ ترک فلک کی بازگشتی
تفضل سے جناب مرتضیٰ کے

سو دا
کے فقیر کیوں میں اسے
زبان خامہ کا جسے تو نے
بنک گل جو میں جہان کو دینا
روسی کے دست اس کی چھو
یاد تو نیست اس کی یاد
چل آئے ہیں جو یوں یاد
نہاں نہ کرے اپنی طرح سے
نشاں عید و شب قدر سے

یارب جنتک کہ عید قربان ہووے
جمن دیدہ مذبح سد شیم حدود

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فلک جناب درین جزائر کرم
خود به بطین صدف قطره شکل دانند
بر اے سال شمار بی غم و کرم
دوبار شش بطول ای جزائر کرم
نواب احمد خان کاتب
بہار
سال ۱۱۸۱

قطوع سالک

ہر ایک سال گزیرے تو موتیوں سے تلے
آئی تا بد م حشر یہ گرہ نہ کھلے
کہ جیسے مہر کی تابش سے کوہ برف کھلے

قطعه مبارکباد سالگره نواب شیخ الدار آباد

پر شمار تر سے عمر سال عالم کے
 زمین پر دہم میں تعداد ایک سو فرد
 پکارے یہ گروہ رشتہ میں بلج بھان
 جہان میں ابر کرم کی ہو قطر و نسیم
 تو نگر آج کے دن ہر گدا کو کہتے ہیں
 عجب یہ ماہ عجب روز آج ہر جسمین
 الہی جب تئیں دنیا ہو تو ہو دنیا میں
 عروس دہر کی چاہے ہر بال بال گرہ
 فلک پہ زیادہ تراجم سے ہو خیال گرہ
 شجر سو تاج و درختوں میں ڈال ڈال گرہ
 کری ہے مہر و کشت کو یوں نہال گرہ
 کلیہ قفل و فیض کی مثال گرہ
 لبسان تاخن قدرت رکھے کمال گرہ
 کشادہ کار غلایق ہو تیری سال گرہ

مہارکبا و سالگرہ نواب احمد خان

[illegible]

نواب شیخ عبدالکلام

نواب شیخ عبدالکلام

نواب شیخ عبدالکلام

قطعه مبارک باد و عید و مرجع نواب وزیر الممالک
نواب عماد الملک بہار

ہمیشہ آن کے حاضر ہوں انشاء اللہ
صبح و شام پر از باد و شام عید
ہر ایک سال ہوا فرود اختلاط عید
بچے قیام قیامت تلک بہار

فلک جناب رہا رگاہ تیر سیر
پھر اگر سے تری نخل میں دو غریب
دلون سے آنکھ جو خدام اس جناب
اکیس سند دولت کی تیری با امداد

قطعه مبارک باد و غسل صحت نواب احمد خان
غالب جنگ بہار

رکھے قیام تلک صبح و درست
کسل ہو تیری طبیعت کو تھی نہایت
کمر لگ نہ ہو تیری ہر دوگی زرد و زیت
بسان غنچہ قیاس کسی کرتن چہرے
سلامت ہمہ آفاق در سلامت

جہاں آب و ہوا کی وقت تنگ
جو کچھ کہ جنس موالید سے ہو عالم
پر اب خوشی ہو خلقت کو تیری صحت
بزرگ گل کوئی چھو لا نہیں سہاتا
غرض دعا یہی سو و اکی تو سلامت

نواب شیخ عبدالکلام

نواب شیخ عبدالکلام

نواب شیخ عبدالکلام

خداوند بزرگوار کی پادشاهی
اس کے تخت کی ابرار
وہی تاجیکان جو حسن و اقبال ان بین ہونید
پیارے دوست و ہم چڑچب تک اس طرح اس خلق
تعمیر کر دے در عید کی دیو سے ہے بار کرباں

در این سخن در عید کی
میان چین جب تک کہ رسم قزاقی
ج و مہر و باد

یہ وہ در ہے گردِ حبسِ جونِ حرم اپنے دل میں جو رکھے تیری ولہ دوستی رکھیں وہ کسکی بھیجوا اُن میں گنتا ہی پیسہ واپس کو	ہوئے بین اقوامِ ساجدِ صفت دل نہیں وہ پدِ زگوہرِ صدف ہیں جو سگھاسِ درشاہِ نجف اگر قبولِ افتد زسے ہے عز و شرف
---	---

قطعه

برای نذر جو مرزا حسن ضاغان ہے
بحسب امرین تایخ کنے کو سورا
کو محکوم روی بشارت یونین جو معلوم
ہوئی علم کی محرم میں اس بربر تجوید
کیا تھا فکر میں شبقتی سوانک کر پایہ
قبول ہی یہ علم درجناب شاہ شہید

ق

ترے جویا ہیں اس حچن میں ہم تو برا مان بت مضائقہ کیا	ڈھونڈی ہو گل کو عندلیب ایروست فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
--	--

قطعه مبارکباد عید اضحی در مدح حسن ضیاء خان

خوشی جهان میں ہر عید الضحیٰ کی آغوش
ہر ایک نذرِ آگیاں اس جناب کو پہنچ

طرب ہر سینوں میں لہریں دہل چکا اور شا
ملازموں میں کہ وہم بقدر استعداد

[illegible]

پیدائش یہ کہ ایک سال تک
 دینی ہو کہ دنیا کی ہو
 شاد کا نام ہے اس کی طرف
 سے یقین ہو کہ میں سے
 ان کو چاہیے آرام ہو جان
 اس زمانہ سے گذرے ہیں
 اس پیدائش میں یہ کہ
 الیٰ و غیرہ

قطعه

در دولت سرا جو تیرا ہے جس سے تحصیل میں دنیا پر صدق دل سے ترا جو پیرا ہے یہ نظر سر اجڑا ہے مخلصی آخرت کی سمجھا ہے کیا تازت سے تجھ کو پیرا ہے سر ترا سایہ اس علم کا جگر	چلتا کہ حسن رضا خان سے ہو عجیب طرح کی زناوت گاہ یان علم نذر حضرت عباس اس سبب گل زمین اس گھر کی اسی خوش حال وہ کہ اس بنو شاد رہا آفتاب عمر کے سال تاریخ اس علم کی جہ
---	---

قطعه عامل خیر آباد

حضور میں جو کوئی ہو غریب کوئی تلم سے کوئی ہاتھ سے کوئی خدا کے واسطے باج کی کوئی	اگر وہ غریب و کم مخرج تو تازہ ہون تری ات ہی راہ لایہ نیست شہرستان
---	---

قطعه عامل شادی

یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے

سبب ہیں سبب سے کن
 غم نہ خیز کا ہر سر میں
 ہم ازبیب و غم ہیں
 رقص اور ان رنگ بھام

یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے
 یہ نصیحت سوز ہے

جو اس شمشاد کے شاخوں سے لے کر
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے

بسان گل کسو نے جیب کی چاک عجب گلشن پر یہ لیکن کسو سے گئی یان سے وہ محبوبان رعنا لگا ست دل کو بلبل اس چمن سے لگی ہو اس کے دیواروں میں جھشت لب جو پر ہو جسکی کھلتی ہے آنکھ تماشہ غرض اس بے وفا کے	کرے تھا جون صبا پر کوئی گرد نہ حرا سکی رکھو ہے ساز نے برد گل نور ستہ آگے جتنے تھا گرد نظر جو آج سبز آدے سو گل درد حقیقت کی ہر وہ ہر ایک کی فرد جاب اٹھ جا رہے بھر کر دم مرد جنھوں نے موند لیں آنکھیں وہ ہیں
---	---

قطعہ

عالی گوہر کو شاہ شایان دے یہ سمجھ کیون نہ فیض یزدان دے شتر کے بچے کو قلمدان دے	لے کے عجب جھبے ہو دزار جب بہر تارخ غزل و نصب اس نے خان خانان نے بل سے لے کر
--	---

قطعہ مبارکباد و خدائی مہربان خان

صبا اس دوست کو جاہنیت لے یہ کہیو پڑھ کر بخت نامہ محسوس جو عاشق سے محبت پروری کا کرے ہو خامہ یوں صنعت گری کا
--

صفا اس شمشاد کے شاخوں سے لے کر
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے

جو اس شمشاد کے شاخوں سے لے کر
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے
 ہر شاخ پر ایک ایک شمشاد ہے

قطعه تعریف چاه

قطعه بسیار با کمال لطافت و در زمانه
فرزند امیر

جہان میں وہ جو ہر شے کا اور سی کا
ہوا ہے وہ اصل مادہ و مشتری کا

جب اس شادی کو اس شاعر نے دیکھا
 لسی ام مہربان صاحب یہ تاریخ

قطعه تاج باغ بنا کرد چٹپسای

چنانچہ نگارِ گلشنِ فردوسی ہم بودی
خوشی رسید کہ اورا سرورِ محمدی
بگلشنِ تو الٰہی گزند و سہزیدی

ملکیت سے ہمارا جہ ساخت بستانے
چو اگر گشت مرا بہر سال تا بخش
سر عدد بہارش بریدم و گفتم

قطعه تعریف جاہ

آنکه در پهنه اشرف الوزراست
که خضر گفت همچو چشمه کجاست
چه بخوبی درو نقش آراست
زیست منظور تا ابد چو تراست

پیشہ از حکم آصف الدولہ
چنین حسن و لطف و شدت تعمیر
کار فرماش راجہ جہاؤ لال
بشنوئے تشنہ حروف من زہرس

ببر دوستی حسین گویم
آب این را بنوش آب بقاقت

بهارک باشند این فرزندان بکند
تو را اس دره التاج شرافت
شدم در منکر تا بیخ تو
که اس آن گل بیخ نجاست
که با تف گفت ناکه از سر خوش
(۲۲۲)

کرامی کو مہر و بیج سیاح
قطرہ وصف الاول
بنارہ وصف الاول
مہر و بیج سیاح
نفاذ بین آباد
نفاذ بین آباد

شت در عهد السعد الدوری
 یحییٰ بن ابی صفدر اعظم
 سبب بر آنکه طاقش دین
 نام اقدار استخوانی
 پنهانی بود که
 گشت بد و
 نمودن زین
 است بر او
 یافت

[illegible]

بہشت نیانی کے سبب کیوں
پہلی

پہلی
پہلی

پہلی
پہلی

ہر رت پر ہے میرے صلاح لوگ کتے ہیں سہو کا تب ہے

قطعہ

جس بزرگی سے وہ گئے یا نے	ماجرا اُس کا مجھ سے مت پوچھو
کیا کون میں عرض خدا کرے	ایسی غیرت کسی بشر کو ہو
جو میں اپنے قدم کو اُس گھر سے	رکھ باہر برابر سر ہو
یوں ہوئی اہل آسمان سے ندا	جتنے ساکن زمین کے تھے انکو
جاے لا حل اب ہے یہ تاریخ	دفع کرنے کو اُنکے پڑھنے کو
ہو کے بے آبرو نعین لمیس	آج نکلا بہشت سے یارو

قطعہ در تعریف مرغ سبز واری

نہیں کلنگ میں جن اگر سبز واری کو	جو میرے پاس ہو تو میں پکاؤں بھرتہ
لڑائی میں بھی اسی کو ہی اُسے فوقیت	اگر اسکا بچہ ہے جبے اور اسکا بھائی

پہلی پستان

دیکھے ہم دو ٹوپی دیے	مرد استری اُسے ہے
----------------------	-------------------

پہلی
پہلی

پہلی
پہلی

پہلی
پہلی

پہلی
پہلی

ننی دھک دہت پرت پین دہت
 ہوسن پپہ سودن نہیں
 ن لکھنا کو کو دیکھو نہت
 پیمیں کی سمع
 پتون میں اسکا نہیں منل
 سب کو پیار

تنبہ سے کچھ باہر اسے جانوں میں ہر ٹی کھا کے جو دے ہر تک متی چھوٹ جائے تو پھیرا تھ نہ آئے	بد سے سر کے رانوں میں چھوڑ لینے کو وہ کرے جھوٹی کپڑو ہی کپڑو باؤ سے اڑ جائے
---	--

پہیلی

ایک پرکھ دونا کساوین	بن جی کی جی تن کو بچاوین
پانی مین جب ڈوبے ایک	تیجی دوسری ملے بیک
کے پرکھ سون بیک پکار	پھراو چھرے توڑو بے بار

پہیلی

دو اسموں کی ہے اک حسین
 ایک چرند اور ایک پرند
 صورت سیرت میں بھی ایک
 نام میں باہم یہ سنجو
 خلقت میں تو وہ ہے نبات
 سمجھے جسے ہنوسم و تمیز
 حرمت حلت میں پابند
 کھا دین اُنکو بد اور نیک
 فرق سے لیوین کبھو نہ لوگ
 اسم پہننے ہیں جیوانات

اے مومن! تم کو یاد رہے کہ جو ایسا
 مومن ہے جس کا دل اللہ کی راہ میں
 لڑنے کے لیے تیار ہو جائے اور
 اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے
 تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے
 جنت میں سے جس جگہ چاہے
 اسے رہنے کے لیے جگہ عطا فرمائے

من نار جون اور رات
 پہلی شمشیر
 من نار جون اور رات
 پہلی شمشیر

کرتا نہیں ہم کام قیاس ہووے گی کچھ باد بتاس

پہلی شمشیر

سر پر تھنی مکھ پر بار اس نار کا ہے یہی بچار
 میسے غصہ کرے دم جب وہ ناری پیاری ہو

پہلی سپر

ایک نار بھونر اسی کالی کان نہیں وہ پہنے بالی
 ہاگ نہیں وہ سوئے گئے بھول جتنا عرض آتنا ہے طول

پہلی جاربوب

نیزہ بازون کا ایک ہے شکر ایک ہنگے سے سب وہ باہر دیکھ
 رو کرین جس طرف بدای مصاف گھر کے گھر کر دین ایک پل میں مشا

پہلی

پہلی شمشیر
 پانوں چلے نہیں پانوں کماؤں

پہلی شمشیر
 دوہین بوجھتین ستاؤں

پہلی شمشیر
 گرت کو جی کی سب کچھ

پہلی شمشیر
 گرت کو جی کی سب کچھ

پہلی شمشیر
 تین پانوں اور پانوں نہ ایک

پہلی شمشیر
 چو پانوں اور پانوں نہ ایک

پہلی شمشیر
 ایک نار بھونر اسی کالی کان نہیں وہ پہنے بالی

پہلی شمشیر
 ہاگ نہیں وہ سوئے گئے بھول

پیشگی کارپاسی
نارنگہ کارپاسی

زنا ری یان کوئی کوئی بنا لگاؤ تھی پڑ
لوہو کی دو مار بنائی تاج پر کردہ کہتی ہیں

پہیلی ارگجا

آدھارنا سارا ہاتھی جن دیکھا ان لایا چپاتی نہ

پہلی شمع

سرخرامقیش کا اور گوری سنگات

پیشگی کاغذ

گال بھولائے لینا تاکے جب منہ کھولے سر کو کاٹے

پہیلی

ہسٹھ چوکی پر بیٹھے رانی سر پر آگ بدن پر پانی

سیکسٹھ انوار تہذیبی

پتہ: رات سمین اک پتہ: کھولون باتون سب پتہ: ۵۰ پتہ: ۵۰

۲۶۹

ایک ہی لمحہ میں

سازمان اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

کے ذہنی لباس
پر دیسی گلے

میں اب اس طرح

بسم الله الرحمن الرحيم
 شاه ولی امین و اکابران
 اعلیٰ حضرت

پہیلی
بارہ سال کا ایک کما دس
جاگو کا ادھا بھاد
توں

پیشہ

پہیلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ
پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ
پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ

پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ
پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ
پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ پہلی تہ

پہیلی نانچ برچھی

بن تھل چڑو دی ہوا کی پات نہ والہ | بن پھول چل ہو لگے سو کون برچھ کر دلا

پہیلی ہت پھول

جاکیات نہ کو نل پھل سدی دیو جیلا | یہ ترورہ پھول ہو سوا چہ دیکھو آ

پہیلی لالہ

رکت برن اور بھومین میں ٹھانوں | تاپین تاپین واکو نا نو ن

پہیلی شبنم

نہین کھات کد نہین ڈو ہاتھی کھڑی نہین | ستارہ برچھ چنک تک ڈو بڑ پان سا چٹن

پہیلی پوست بارہ

سبن داک کی ہو کی گم کبیر کدھنگ | نیدی ہونیاری ہو جو گویا کو گنگ

پہیلی آئینہ
ایک پتھر مندہ بین چھانک جیو
بڑا زور نہ سچا دیکھو بینکین

پہیلی کھڑیاں
تیرا ایک پانی میں ترے
۲۳۱

پہیلی شبنم
نہین کھات کد نہین ڈو ہاتھی کھڑی نہین
ستارہ برچھ چنک تک ڈو بڑ پان سا چٹن

پہیلی پتھر
کین کو پانوں پر ادو چو پانیں جگا
دو غنی سب اس کی چیدار و سگھاس

پہیلی نقارہ
پہیلی نقارہ
پہیلی نقارہ

پہیلی ایک غوری دھنچھن
چون چون بولین چون چون نہیں
ایک

پیشانی شان غسل
کندای که ملک جام صورت صبی پیدا
امت دود در پیش از او کون یک بار بزم
بنام نوم دل پر ده مانگ و کوبان
و بوی خوش است پیوی بوی بخاری نازون
باز

پہلی فروری ۱۹۰۷ء

ملازم ہمسایہ حق
 بچوں لائی بانسری سونگس لگوانا

پہلی بیان
جس کے کین اور دلوں کے کھا دیں
۳۳۳
نظر رکھنا دین

اسے پہلی مقررہ
پہلی مقررہ
دوکانے جب اس کے
چھاتی جو بریند کین
چھاتی جو بریند کین
چھاتی جو بریند کین

ایک سیمینارک نارعد
واکا آقا

ایک نمائے ایک تاپن ہارا	نامی نائیت نگارا
-------------------------	------------------

پہیلی طاق

واہن موکوچون سہاوسے جنت نہیں پے طاق کہاوسے

پہیلی کاغذ

وہ ناکستی ناوہ لڑھا
جیسا لادو پیٹھ پر لے

پہلی سنگھڑا

ماسیت رنگ سانور و سینگ بل و نه
بار و نام هر سب که این بخت هر صل با نه

پہیلی طبیبہ مرفونک

مارے سے دو جی اٹھے بن مارے درجای
بن پانوں جگ جگ پھر ٹھٹھوں ہاتھ بکای

[illegible]

مجموعہ نجات

ایک سینک نارنگی

سید فاضل

جاسون آف انڈیانا

ایضاً

جو دریا میں سوار ہو کر گئے

جو دستار پہن کر
پہلے پہلے
سندھ و ساہیو
آجھوں و ساہیو

ایک ناراضی دوست کی طرف سے
دہائی کے سنگھار

ایک نادر تریاکیہ
سہ ماہیہ

یہ تمام جہانوں میں
یہ تمام دنیا میں

پہیلی بندوق

کار امنہ اور کاری گات	بن بھوجن وہ کرے نہ بات
نت اٹھ مار جو رے کھاسے	بول بول سب سمجھا جھاسے

پہیلی بندوق

ایک نارودوائین کھائے
اس نارکایہی بھاؤ ۶۷

پیٹ میں دس کے ہاتھی جائے
جن دیکھیا تن چھاتی لاؤ

	پہلی دھوتی	
--	------------	--

ایک نارویجی اردھنکی
جو دھوبن کرتی ہے کام

پہیلی آئینہ

ایک نارپہ کو مہمانی	تن وہا کو سگرا جوں پانی
---------------------	-------------------------

مین

پہیلی جھنور کی

نان دہ پنا دیوستان دہ داس منزل

پہیلی شکر

پہیلی سپر
بارو اکون دی نین آن دہ در پھول
یا چھج دیو کی ایک پات اور پھول

مین کس دیوا کا تانوں | بوجھ سپیلی یا چھانڈو کا تون

پہیلی عرق

دھوپ لگسو کو نین اوچھانڈون لگسو | مین تھچ پوچھن ای سکھی پون لگو مچا

پہیلی چوڑ

چار دس کی سولہ رانی | تین پڑکھ کے ہاتھ بگانی
مرزا جینا داس کے ہاتھ | کبھی سوئی پی کے ساتھ

پہیلی قندیل

سہرا نہ ہلپا تون پر اورنگ ہوڑا لگائی | پیٹ مین واگ لگادی گل مین انکوڑالی چنئی

پہیلی بندوق

اک متواری ہر ہتھیری پر پڑوٹا پالے
اٹا ہاتھی اپنے بھیر ڈالے اور نکالے

ایک تیرہ سا ایشہ چوڑا
بن اسکو دہ سہا چوڑا
نٹ سار سار سار سار

پہیلی تیرو کمان

ناری کیت سنگ دودھ
اور بھگ لگا پا کرے
آن دوجب دھب لگاسے
ناری سبک بوجھ اثر جاسے

پہیلی کمان

پہیلی کمان
پہیلی کمان
پہیلی کمان
پہیلی کمان

و غل غل صورت پدر کو بی خودی
محل سم کابوین مادی
ایم مادرین الت کلایم
ریم سوزاک پدر سم تو شرم
کینا اتمام سم تو شرم
سمی دی سم تو شرم
حق کشت سم تو شرم
غل کشت سم تو شرم
غل کشت سم تو شرم

انکی توامت پہ اوقاتِ حشر لیت
کون ہی تیری سیادت کا مقرر
تیرے والد کو ہوئی تباہی سال
دق سمجھ کر یہ دوا تجویز کی
مولے اک مادہ خرچہ لینے لگا
عمر باقی تھی غرض پانی شفا
آخر کار اس مرض کے بھی لیے

ریم سوزاک پدر ہی تو مشرید
رحم مادر میں الٹ نکلا ہو میر

سُن تو ٹمک اے نصف انسان نصف خر
قتل حرمت پر خدا کی خلق کے
ریزہ چین جس جس کے ہو تو خوان کا
رات دن پھرتا پھریو اے لعین
بیش و کم تجھ میں نہ دیکھا عقل و حق
گھر سے اپنے کھا کو جا دیو کے یاں

[illegible]

دل خلاق کا اسے بر خلاف اس کے سب سے
 اسے علی پر تو اس کے دل خلاق کا
 حجت ای نادان ہنر کا ہنر کا
 ہم سوزاں پر ہر تو شہر کا
 ہم یاد سے اس کے نظاں پر
 ہم کو ہر آل بنی اس کے
 ہر سنون کی جو ہر سنون کی

جنگ ہر شاہی تیرا دوان
 جگہ کے صورت انسان
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران

فدویا بولے سے میں ہوں استاد آکے شہیدا جو ہو مرا شاگرد مرتبہ اسکے شعور کا ہو یہ نہ رفتہ رفتہ سنایہ شہیدانے معنی کے گھر کو تو نے ویران کر کس طرح سے میں ہوں تیرا شاگرد	میں کیا فن شاعری ایجا د گوش دل سے سننے مرا ارشاد سخن اُسکا سخن کے ہو استاد کہا اس نے کہ خاندان برباد پھینک دی اُسکی کھو در بنیاد بیت سعدی کی یہ مجھے ہے یاد
---	--

کس نیاید زیر سایہ بوم در ہما از جہان شود معدوم	مان میرا کہا خدا سے ڈر بولی تیری جو کوئی بوسے گا آگے کو دیکھے خدا جانے جس جگہ ٹھیک کردہ بوسے گا مار کر جب کوئی گرا دے اسے چلین کا ندھے پہ دھر تو پیشین کے
کس نیاید زیر سایہ بوم در ہما از جہان شود معدوم	اپنا شاگرد تو کیونکہ کر تیری بولی کا ہو گا آہن آج سے اُسکی صدا اس کا گھر تیر گولی چلے گی وہ ان اس پر در شا تو تھے اُسکی کھاٹ پر دھر یہی کہ کہ کے اپنا سینہ دھر

جنگ ہر شاہی تیرا دوان
 جگہ کے صورت انسان
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران

جنگ ہر شاہی تیرا دوان
 جگہ کے صورت انسان
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران
 جگہ کے تنہائی اپنی سے حیران

مسدود

مقدم کو جوین میں ہوا سو کا کا گذار
 کیا ال پیدائش کی عیاشی زار
 دیکھیں کل کا تکتک اٹھ پھر کاوش غار
 کہ تو کیا لطف میسر ہو جوین فصل سار
 دولت آنست کہ بختون دل پر بیکار
 در دنیا سچی عمل باغ جنان این کو زمین
 رات آیادہ صفت حسنین زار و زار
 شور و غلغلا میں چنان کے بولاس
 کون جو کہنے لگا دولت گیتی اویار
 چین کہانہ خیر ناس باث کو انور زار
 دولت آنست کہ بختون دل پر بیکار
 در دنیا سچی عمل باغ جنان این کو زمین
 واسوخت

در نہ ہما از جہان شود معدوم
 کس نیاید بریر سایہ بوم
 در نہ ہما از جہان شود معدوم
 کس نیاید بریر سایہ بوم

مورتون میں پڑینگے رنگارنگ	لال طوسی سفید اور کالے
چاہے اتو ہی تو رہے بن کر	خلق شہ گرو اپنے کڑوا لے
کس نیاید بریر سایہ بوم	در نہ ہما از جہان شود معدوم
تیری جس باغ تک صدا جاوے	پھر کوئی خار و خس نہ وان پاوے
تجگو اس گل زمین سے جلد کوئی	کچھ تصدق دے راہ بتلاوے
اُس محلے کو تو آجائے ہے	آپ کو جس محلے پہونچاوے
ٹوئیاں طوطے کے بچے اقبال	ہین جو بولی تو اپنی سکھلاوے
گر نہ شاعر جہان میں ہو کوئی	تجگو سودا نہ شعر و کھلاوے
شومی قسمت اپنی سے بچہ تک	کوئی ناکس ہی آدی تو آوے
کس نیاید بریر سایہ بوم	در نہ ہما از جہان شود معدوم
ای بیابان محسیت کے غول	بستیوں کو نہ کر تو ڈانوا ڈول
فرخ آباد کے محلون میں	حد سے باہر تو کر چکا ہو کلول
جلدیان سے نکل و گر نہ عزا	بھرم میں اس طرح سے دو گاکول

بالا کی کہوں کیس میں اپنا احوال
 زلف خوابان کی مر سے دلو جوئی چو خیال
 بارب اس چچ کو واس ل شیا لکھال
 کا شاپ بوبت موباد و پیو پیو پیو
 ساراز با و ظرایدل ویا سنے را
 بامدہ سرتابان چچ سمانے را
 کیچون دلا میں نہ ہر اک آج کچھ کشتا
 چو قانون کے نہ مل مان بچو کشتا
 در

دلوگوں کی یہ کیا چلت ہو میری جان
 یہی ہے دل اپنے میں نہریں ارمان
 لیکن ہوتا نہیں کچھ شے یا میں درخشاں
 گوشت خاں کی زبان خاں گذارت باقی
 واہ وا ایسی ہی رہی میں فانی
 کوئی یہ طرز وادیا کیسے آج بھی یار
 میں تو چاہتا ہوں بس کافرا بھی یار
 مین

اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ

اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ

میں جہت غیر کا شکریہ کیا تجھے یار	دیکھ لینا تھا جو کچھ دیکھ لیا تجھے یار
گر نظا ہر کسی خلق نکو نہ اسی کرد	
شوق با ماتویہ کردی کہ با بچہ ہا کرد	
شیشہ دل کو مرے سنگ تم سے پھوڑا	دل سے میری بھی انتخاب تیری طرے ہوڑا
تم کو کچھ ساتھ کیا میری نہیں وہ تھوڑا	جھوکو جھانکنا نہیں ہر دم کا ترانہ تھوڑا
خبر ویوں کا جان بچ نہیں کچھ توڑا	شعر رشتی کا دل ایسے پر مین کچھ توڑا
	مید ہم جاوے در دل بدل آراء کرد
	چشم خود فرشتہ گنم زیر کینہ پا کرد
صحبت بد میں تھیں آٹھ پہر محبت ہی	غیر کے ساتھ شب و روز تھیں غفلت ہی
دھیکر طرز تھاری مجھ حسرت ہے	اگر ہو تم آدمی زاوی تو کیا غیرت ہی
واہ وا چاہیے امر د کو لیون بن حیرت ہی	ایسی برداشت کی اک سکویا طاقت ہی
	گر چنین ست کہ دائم بکلامت باشد
	ما بخیریم دشمن نیز سلامت باشد
چشم بد و در میان خوب کا ہو چنگ	چاکو چوڑون میں حق بھر کے لگ رہے ہنگ
بھیگر خندون میں کیسے ہو بجا مانہ چنگ	اس قدر آب سواب تنے اٹھا یا نہ چنگ

اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ

اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ
 اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ اس قدر یاد دہاؤں کہ

ایده های نوین در زمینه های مختلف و روش های نوین در زمینه های مختلف

اب تو کہتے ہیں جریغان دغا باز ام
ہو گا معلوم نکالو گے جو خط ان کا کلام
پتھر سوار کرنے کے ملک و تھیں خاص و عام

نزدان، بنیدیش که از کرد و پیشیان باشی
جمع تاج جمع نباشی تو یویشیان باشی

کاشکے تجھے مروں کے شکر ٹوٹیں غیر سے ملے کھجور کھنیر پوچھو جو نہیں لب تلک نہ ہر گے گونڈو کو کھجور نہیں	تب تو لے یار جلے دل کچھ پھوڑا نہیں ہم ترستے ہی رہیں غیر مریوں کو نہیں نہ کبھی ڈالو بلا سے تو بلا سے چھو نہیں
--	---

آفتاب رزمی غولش مراد شوارت
گزنه نایکبشی تو برین پیرت

کیا کوئی اور طرہ عدالت تھا دنیا میں کیا کہیں اور گرفتار نہ تھا دنیا میں یہ ستم اور پز نہار نہ تھا دنیا میں	باکوئی تجساری بار نہ تھا دنیا میں کیا کسی کو سوجیہ نہ تھا دنیا میں عشق سے کسی کو سہکار نہ تھا دنیا میں
--	--

اے تو کہتے ہیں جریقان و غبارِ سام
 ہو گا معلوم نکالو گے جو خطِ انوکھا
 پھر ترسوا کرینگے ملکہ تمھیں خام
 زانِ مہنڈ پیش کہ از کردہ پشیمان باشی
 جمعِ تاجِ سنہاشی تو پریشان باشی
 کاشکے تجھے مری مری کے شہرِ ٹوٹیں
 غیر سے ملے کھجور نہ پوچھو تھوٹیں
 کب تک نہ رہے گھر تو کو کھجور کھجور
 آنند ز زندگی غرض مراد شوارست
 گزرتا قہقہہ کشی تو برین بارت
 کیا کوئی تجھ اری یار نہ تھا دنیا میں
 کیا کہ کو سو سہیار نہ تھا دنیا میں
 عشق سے کس کو سرکار نہ تھا دنیا میں
 کیا کوئی اور طرہ دار نہ تھا دنیا میں
 کیا کہیں اور گرفتار نہ تھا دنیا میں
 یہ ستم اور پزیر نہ تھا دنیا میں

مسدس در تاج و دستمال و بوی ندرت کشتیری

فصیلت نورباشی کی کشیدگی سازاو
اشعارت گاہ چشم و طراز

رکھی ہو مولوی دختر کو دینے کا نیا راز
مطلوب کو کرے ہی محقر زلف و راز

برقت میتوان فهمید معنیهای نازار
در شرح حکمت اینست مژگان در راه او

که لویدی حبیبی اب هر سطر از این سبلی بر
غرض تسکین اودا کا بوجبهنا شکل سبلی در

کتابی کچھ پوئیاں اس کے جنک کا جمل کی چھٹی پر
لب اسکی مٹھی تیوری کی گرو ٹروی سلی پر

بدقت میتوان فهمید معنیهای ناز او
که شرح حکمت اصفیست مرغان دراز او

رسالہ علم میں غمخیز و کربن فریسا لکھا ہے
کہیں رکھنا کہ پر عینک مطالعہ کرو وہ شکار

بجائے کیے گئے عالمہ وقت اسکو ای بارو
اگر اک ورق اسکا ہاتھ میں جاوے تو یوں دو

بدقت میتوان فهمید معنیها و ناز او
که شرح حکمت اینست مترگان در از او

تو معنی کہے یوں بول رہی مجھ کو بھونکتا ہے

جو کوئی شعر مشکل ہو تو ہی جی کو سنالہ

ادا کرتی کریمہ انیسویں صدی کی ایک عورت
 کی زندگی، حکمت، عقیدے، ناز و
 محبت، نصیب، شکرانہ دار زاد
 حافظہ اور تعریف
 پور شاہ زمان
 خدا

[illegible]

خسرو و تاجہ سا کوئی دوران ہم پہنچا تو	باب تخت سلطنت ایسا ہمیں دکھلا تو
نچہ در دولت پیون بولی سلیمان آ کر تو	اسو قباہی بادشاہی راست بر بالائی تو
زلیت تاج نگین از گوہر والا سے تو	
دیکھ کچھ شاہ بلند اختر کو لوہین نیک و بد	آسمان جا ہمارے پیر اطلوع تا ابد
ذات ہی تیری نورانی نسب تیری کی جد	آفتاب صبح را ہر دم فروغی میدہد
از گلہ خسروی رخسارہ سیما تو	
آسمان تک گر کوئی پہنچو زمین سے کر کج	گر درہ تیری کے آگے مرتبہ اسکا ہوت
فیض کو تیری قدم کے اسکا پہنچو فیض دست	گر چہ خورشید فلک چشم و چراغ عالم است
روشنائی بخش چشم از دست خاک پا تو	
مردمک ہی چشم تیری کی مہوس خسروا	خاک کو جسکی نگاہ کو سے طمائی کیسا
ابج دولت کو نہ پہنچا کوئی بن تیری عطا	جلوہ گاہ طائر اقبال باشد ہر کجا
سایہ انداز سما از حقیر گردن ساجی تو	
علم کی بحث میں باہیات جو کی تو فرمنا	آہں سو رکھ سکتا ہو کتب حق و حقول حق
حاشیہ تصدیق کا تیری نہ لکھیں بر فلک	در معلوم شرع و حکمت با نہر اران خلائک
لکمتہ گاہوں نشد فوت از دل انائی تو	

چاره داران امور دن کا تخمین پیرا
 کہ جھکون دشت میں یا کوہ پہلو دن پیرا
 عشق بی و شیرین مہون میں آوارا
 صبا لطف بگو آن عشق زل و خارا
 کہ سرم کوہ دیبا بیان تو داده مارا
 آتریہ ناسکے ہی اعتقاد او گل
 ہو تو سے تو بر آوے مری داد او گل
 دس نصیب جو تو سے نیکی نہ یاد او گل
 غور حسن اجازت مگر تو داد او گل
 تو نیکی عزیز لب شیردارا
 باقی کی یہ ادب جان

افق عظیم
در آسمان پر عجب
از زمین برافق
از زمین برافق
از زمین برافق

مجلس سوم
در غایت
در غایت
در غایت

ایک دل ہو کر
دل در گزاری
دل در گزاری
دل در گزاری

جو چاہے تو کہ گرفتار ہوں تیرے پر	ملطفت و خلق تو ان کرد صیدا اہل نظر
بدام و دانا گنہ مرغ وانا را	
ترا ساسن نہیں جگ بین تیرے لایب	دل نہیں ہمیں معلوم سر عالم غیب
جو فکر توجہ میں آس کر لای سو جو جیب	بڑا میں قدر تو ان گفت و جمال تعجب
کہ خال مع و دنا نیست کی بیابا	
لبوں کو کہ جیساں جوان و فخر کور کھا	چمن چمن میں پڑا شور ہر طرف غوغا
ہر ایک مرغ نے دی باغ باغ ہو رہا دعا	شکر فروش کہ عمرش در از با جہا
تلقہ نہ کند طوطی شاخ زار	
نصیب کر کے سعادت کا تیرے چرخ دست	جو دیوین جام جم اور کیا و کا جہ دست
گدشتگان کی طرف سے نہ رکھ تو گدگد دست	انفیس صحبت اجابت آشنا و دست
سیا دار چمنان و دست پادرا	
اُسی ربط محبت کرے خدا کی نیست	بتان کے تانہ کرے خلق کو جدائی نیست
کر لگی ہستی کو انکی تو بیوفائی نیست	اندانم از چہ سبب تک آشنائی نیست
سہی قدان چشم ماہ سیارا	
ٹھلے ہر سو واپار از منہ حاقظ	کہ سنے تو سنے ہی شعر شکر از حاقظ

کہ در دو سو
و کہ در دو سو
و کہ در دو سو
و کہ در دو سو

نہیں دیکھ کر
نہیں دیکھ کر
نہیں دیکھ کر
نہیں دیکھ کر

ایک دل ہو کر
ایک دل ہو کر
ایک دل ہو کر
ایک دل ہو کر

من و صند بنمندی دل و دل خفته بیا
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه

دل کو دجو دل بر غرض هر جام بدست
 ندب بند و آزار و هین یک حرفت

چیت است آسائش کو نین سبک سانی دل

چشم نمازگر آرام بر ایسی ہی که بس
 صبر کی غرض هر چه درین نیده مرگان کنش
 دل کو به تری کو چوین چو لاله کی سوز
 این زن را بنو و بنگ ز فریاد و جرس

ترک بیا که در دلت گداز دل

سودا و دهری بیات بر بختی نیم
 دل کاس بن بر چاره که به چای دیم
 کون اسال من ادا و کرم یار و دیم
 عشق چون تیغ لشکر بر دل چاره دیم

کیست جز دماغ که آید بسپرداری دل

مخمس چهارم

زبیل هون که اس گلشن مین سیر گل چمن
 نه طوطی هون که دل سیر افشاری باغ کجاست
 مین هون طوطی آتشباری کسی ہی به آلود
 نه با سحر اسیر و دام نه با گلزار سودا

بهر جا سپردم افروزش می باله تاش

نسلای سبزی نین بوی محو کویان مین
 اگرانی اسفند پاؤن به سر سقا اسفند گلین
 چال آه آب نیا و ساتی هوس کو چوین گلین
 چه گل صند دماغ آرزو از تشنه تسکین

در این کتاب که در کوه کوهی که در کوه
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه
 که کوهی که در کوه کوهی که در کوه

نسلان دو عالم در حضور شمع مین
 کهان مین این بخت با سون دوزخ دارد
 مین فقر و سلطنت بخشن کرد و بختی
 فاکت سینه سخن محو کویان مین

از سر باین من بر خیز و نادان طرب
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر

چهار کجین چون تو بر طریقه شنبه کوی روشن
 درین گلشن منیر نیست ترک احولی کردن

که در هر برگ گل آینه دار حسن است
 که در هر برگ گل آینه دار حسن است

کجا بین فرض بین رتبه بین تو و من کمال
 نمودی بر روی سودا سوتری یکدم نام

تو قطع ساز را من یک لغزش است
 تو قطع ساز را من یک لغزش است

مخمس پنج بسم

ده کون سی گری تھی جب میں لگن لگی
 اور وصل مانگتا ہوں مجھ سے منہ دکھائی

سوزم گرت نہ پیغم میرم چون غنائی
 سوزم گرت نہ پیغم میرم چون غنائی

دوری کو تیری محکوم ای آفتاب عالم
 جسمم تو منہ دکھا دی تو ہوں فنا میں ابد

نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی
 نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی

مخمس ششم تضمین غزل امیر خسرو

جستجوی غزل
 جستجوی غزل
 جستجوی غزل
 جستجوی غزل

از سر باین من بر خیز و نادان طرب
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر
 و در من عشق را در دوزخ زبانه زبیر

از خورشید و زینکلا و تور و پودش نشستی
 و من بسم الله و تادوش نشستی
 آن نازدادا که ده فراموش نشستی
 خون شد و دم از فکر که چون دوش نشستی
 از

[illegible][illegible]

از بہر چہ سر پر دہ در آغوش شستی	
ہو عہد ترا ہم سے وفا غیر سدا دم	پیمان ترا سے یار نہ دیکھا بھی محکم
بر خاست ز دل نالہ و بہوش قتادہ	اس عہدہ غلامی سے جگر خون کر و غم
با غیر چو ای وعدہ فراموش شستی	
دید اپنے کا گوہر مری کا لون میں پرہیز	دیدار کا شوق اپنی مری چشم سے کھویا
سازیم ز دیدار بہ چہینام تو گویا	پیغام سیر وں کا ہون تری اندون جویا
بر خاستی از دیدہ و در گوش شستی	
کستی ہین نصیبی کے نہیں پروہ نہ باندا	صائب کا ہی اشعار کا ہر ایک شاخون
از ہوش ربوہ و ملکین ہرزہ درایان	فیضی والو افضل کو طوطی کین نادان
خیرست چہ این ہمہ بہوش شستی	
بیدل زغن ہندی و ناصر علی کزیناغ	شوکت جو کبوتر ہر بخاریکا سودہ بانغ
شور زغن و زناغ بلندست درین بانغ	نکبین نے کیا تیری جون لالہ مجھ دیاغ
ایو بلبل خوش لہو تو خاموش شستی	
محسن دروازہ دم	

[illegible]

من چار دم

کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب

شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون

من و کجا ہو اک ایسا کہ نہ ہو در شینہ	ہر گل و صبح کا جلوہ شب تار پہ پہ
گر چہ یہ بات ہو فہید خلائق سی عید	دیکھ کر مابین دوزخ و آگ کی سرخ و سفید
جن تے کچھ نہ ہوں یا در بشتان گل و صبح	
کچھ بہار اگر خزان سے بھی ہوئی رسوا تر	دیکھتا کوئی نہیں سوچتا بھی ہر گل و نظر
موجب کا بھی کچھ ہو دیکھا اسی باور کر	جب سے دستا رسید شکر کی جہری
جلوہ نظرون میں نہیں تیرے چندان گل و صبح	
آج شادی جا اگر وہ میں کل ماتم ہے	خوشی رات سے عیش و شمع کی بجائے
پروہ سمجھے ہو تو تحقیق کی کچھ محرم ہے	باغ و دنیا میں سدا شادی و غم تو ام ہے
رو کی شب سے مجھ پر ہو دین چندان گل و صبح	
بہرہ گردی ہو فقط ہون اگر شیشہ و جام	کرنی لگا شستہ چمن کی مری و ساقی کس کام
ہو میر حویہ سلمان تو ہو پھر عیش تمام	میں سودا اسی کو کہ ہو نیک و ناحق بہ نام
دیکھتے باغ میں کیوں جا ہی نادان گل و صبح	
میں کہوں تجھے سو گوشہ دل کی تو اگر	عیش دنیا نہیں موقوف دیوانی اس پر
کہ چمن ہو دین پر از گل تہ دامان سحر	ہو جہان بادہ گلزار بلورین ساغر
اپنے نزدیک تو ہو جلوہ کنان گل و صبح	

شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون
 شود غما سبب جهان در دیده ہون

کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب
 کرم ابرو جان فتن سبب

ایک چار نو ذوقی ہوئی خوار
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے

اب ہوں غرض میں غم نہ مصیبت میں مبتلا	کس سرگردن میں غم غری دل جا کر خدا
دل داد کا لطف غم و لہر زیدہ ام	
آپا نہ رہم تجھ کو مرے حال پر کبھو	پوچھنا نہ توئے لگا کر ریشم سے لہو
دیوینا کیا جواب خدا کے تو رو برد	کرتا ہر جا کے گل کی تسلی حرمین تو
خون جگر سے میں بھی تودا اس کشیدہ ہوں	
بہل صفت نہیں مجھے ابراہیم کیل	ہر سرگسری دم سے نہایت ہی متصل
لہنا اگر ہے مجھے تو ظالم افتاب کیل	غافل ہو کیوں ترنری وقت سے گزرتا
ایسے خبر میں نالہ خلق پریدہ ہوں	
پوچھنا نہ یوں کھو کر تارنگ کیوں ہر ذرا	کتنا نہ تو کبھی میرے مجھے بھر کے آہ سرد
تو کون ہے کہ ملتا ہے میری سے اپنی گرد	میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بھلا
جو مجھ کہ ہوں سودوں غم غم آفت رسیدہ ہوں	
مخمس پانچ دہم	
کوئی اگر کسیکو ازیت دیا کرے	فکر انکی ہر طرح وہ مکافات کیا کری
یہ استم رسیدہ یہ رور و کما کرے	بدلاترے استم کا کوئی تجھے کیا کرے

ایک چار نو ذوقی ہوئی خوار
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے

ایک چار نو ذوقی ہوئی خوار
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے
 عاقلین و عاقلین کے لئے

بجا ہوں سو داغوں کیوں وہ نالان
 کی اس شہنشاہ سے تابان
 غنی بلوں کی زلف واد وادخان
 زنی درباری کی نیرت کمان
 می غار بیدار گشت کمان
 بظاہر میں نہ دیکھا کمان
 کی طوت اگر کمان
 بظاہر میں نہ دیکھا کمان
 کی طوت اگر کمان
 بظاہر میں نہ دیکھا کمان
 کی طوت اگر کمان

مہرست چمن کی سیر کی لکین میں کمان	فکر عاشق و عشق بتان یاد رفتگان
اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے	
ہو جسکو اس جہان میں راحت بھی نہیں کلم	سہا کر زوہ یار کو ہر آن مقسم
اسکی جدائی کا ہی ہر گشت نفس پر الم	اتھنا نہ روز چہرے سودا پر ہر ستم
پروا نہ سان وصال میں ہر سب ہمارو	

محسن شانزدہم

نہ کہ عاشقوں میں محبت کمان ہے	سدا ایک سی نگاہ تہ کمان ہے
تجھے ویسے لوگوں کی محبت کمان ہے	ترے پاس عاشق کی عزت کمان ہے
تجھے بے مروت مروت کمان ہے	
مجھے آرزو ہے زمانے میں اپنی	کہوں تیرے آگے کمانی میں اپنی
شاؤں تجھے ہاں نشانی میں اپنی	بیان کیا کروں ناتوانی میں اپنی
مجھ کو بات کہی کی حافقت کمان ہے	
کے ہی مجھے مجھ پر تنگ مہرون	نہیں رستے میرا کلام تم کیے بن
سجھنا نہیں اس قدر نیک باطن	میں شکوہ کروں جو ظالم کی لیکن

محسن غلام
 اس شہنشاہ سے اس کی ساری دنیا کی
 باقی کی اذیت سے دھڑکنا کی
 احوال مریدان تک پہنچنا کی
 یوں محبت میں اس کی کردار کی
 کیا کہی دل سے دلیا کی
 اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی

کیا کہی دل سے دلیا کی
 اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی
 کیونکہ اس کی ساری دنیا کی

مہر کو یقین تیری سودا کو شاکل
 دیا جو وہ یقین تیری سودا کو شاکل
 ہر روز کا وہ یقین تیری سودا کو شاکل
 ہر روز کا وہ یقین تیری سودا کو شاکل

مختصر

باتی پہنچ کر وقت تفاعل بہانہ
 باتی پہنچ کر وقت تفاعل بہانہ
 باتی پہنچ کر وقت تفاعل بہانہ
 باتی پہنچ کر وقت تفاعل بہانہ

مت پوچھ مری دل کا سر پر مری ٹلنا	منہ کر کے سیکھر سے ہر صبح نکل چلنا
جب رات کہہ تھی ہر پھر شمع نہ ٹکنا	ہر روز کا وہ منہ رات کا یہ جلنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
تقدیر کے گلے کو اسکان نہیں بھونا	تقصیر نہیں دل کی قسمت کا ہر ہونا
ہر چند مسلم سب اب جی کی تین کھونا	لیکن مجھے آتا ہے پھر پھر کسی رونا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
اس جینے سے بہتر ہر ابوت پر ان کے	جل بچے کہیں جا کر یا ڈوب کہیں مریے
کس طرح کٹیں راتیں کس طرح دن بھرے	کچھ بن نہیں آتی ہر حیران ہوں کیا کیے
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
گلشن میں زانی کے یوں عمر ٹٹی ساری	ہر ایک طرف پھرنا کرتے ہوڑے بخواری
آزادگی میری بھی سرداری یہ بھاری	انصاف کرو یا رومین اور گرفتاری
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	
جو بچہ گذرتی ہے مقدمہ نہیں سنا	خون جگر آنکھوں سے دامان تلک سنا
جواب کوئی پوچھے منہ دیکھ کر کہ سنا	دینا نہ جواب اسکو کہنا تو یہی کہنا
کیا کام کیا دل نے دیوانیکو کیا کیسی	

عقبت ہوا اسے کہ وہ سے ہوا نہیں
 عقیبت ہوا اسے کہ وہ سے ہوا نہیں
 عقیبت ہوا اسے کہ وہ سے ہوا نہیں
 عقیبت ہوا اسے کہ وہ سے ہوا نہیں

دقت کو دم کی بوجھ غنیمت ای بجز
 دقت کو دم کی بوجھ غنیمت ای بجز
 دقت کو دم کی بوجھ غنیمت ای بجز
 دقت کو دم کی بوجھ غنیمت ای بجز

مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ

مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ
 مختصر نوادہ

[illegible][illegible]

مخمس بست ویکم

وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ہو گئی	وہ مہربان گئے وہ مدارات ہو گئی
محبت تو رفتہ رفتہ یہ بہیات ہو گئی	حشر کی تو مدتوں یہ مساوات ہو گئی

گالی کجھندی تھی جوابات ہو گئی

کہنا یہ آن آن مرو گھر سے تو نکل	دشنام دینی شرط محل خواہ بے محل
حرمت میں سب طرح سے غرض اچھل	باقی ہوا کھانی اب آگے سوا چل

حسن لوگ تم اس بھی یہ اوقات ہو گئی

رسوای خلق خوار جان اب میں ہو چکا	بے شرم و بے حیا بھی آفاق فی کما
ہرگز نہیں ہر پند نصیحت سے وفادار	اب تو میں چھوڑنیکا نہیں سکونا صحا

ہونی جو چھتھی قبلہ حاجات ہو گئی

رکھنا مجھ سے خلق مجھے خوار تا کجا	رہنا ہمیشہ در پے آزار تا کجا
نت اٹھ کے جو رو ظلم جفا کا تا کجا	بے لاپسٹم سے در گذراں یا کجا

آمال دل میری مکافات ہو گئی

وعدہ بھی تھا یہی کہیں آؤنگا دن محفل	لیکن نہ بعد شام کے پیش از دیو جلے
-------------------------------------	-----------------------------------

اور کتاب رہ کر کتابنا زمین سے
وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ہو گئی
محبت تو رفتہ رفتہ یہ بہیات ہو گئی
حشر کی تو مدتوں یہ مساوات ہو گئی
گالی کجھندی تھی جوابات ہو گئی
کہنا یہ آن آن مرو گھر سے تو نکل
حرمت میں سب طرح سے غرض اچھل
باقی ہوا کھانی اب آگے سوا چل
حسن لوگ تم اس بھی یہ اوقات ہو گئی
رسوای خلق خوار جان اب میں ہو چکا
ہرگز نہیں ہر پند نصیحت سے وفادار
اب تو میں چھوڑنیکا نہیں سکونا صحا
ہونی جو چھتھی قبلہ حاجات ہو گئی
رکھنا مجھ سے خلق مجھے خوار تا کجا
نت اٹھ کے جو رو ظلم جفا کا تا کجا
بے لاپسٹم سے در گذراں یا کجا
آمال دل میری مکافات ہو گئی
وعدہ بھی تھا یہی کہیں آؤنگا دن محفل
لیکن نہ بعد شام کے پیش از دیو جلے

مخمس بست ویکم
وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ہو گئی
محبت تو رفتہ رفتہ یہ بہیات ہو گئی
حشر کی تو مدتوں یہ مساوات ہو گئی
گالی کجھندی تھی جوابات ہو گئی
کہنا یہ آن آن مرو گھر سے تو نکل
حرمت میں سب طرح سے غرض اچھل
باقی ہوا کھانی اب آگے سوا چل
حسن لوگ تم اس بھی یہ اوقات ہو گئی
رسوای خلق خوار جان اب میں ہو چکا
ہرگز نہیں ہر پند نصیحت سے وفادار
اب تو میں چھوڑنیکا نہیں سکونا صحا
ہونی جو چھتھی قبلہ حاجات ہو گئی
رکھنا مجھ سے خلق مجھے خوار تا کجا
نت اٹھ کے جو رو ظلم جفا کا تا کجا
بے لاپسٹم سے در گذراں یا کجا
آمال دل میری مکافات ہو گئی
وعدہ بھی تھا یہی کہیں آؤنگا دن محفل
لیکن نہ بعد شام کے پیش از دیو جلے

مخمس بست ویکم
وہ مہر وہ وفا وہ عنایات ہو گئی
محبت تو رفتہ رفتہ یہ بہیات ہو گئی
حشر کی تو مدتوں یہ مساوات ہو گئی
گالی کجھندی تھی جوابات ہو گئی
کہنا یہ آن آن مرو گھر سے تو نکل
حرمت میں سب طرح سے غرض اچھل
باقی ہوا کھانی اب آگے سوا چل
حسن لوگ تم اس بھی یہ اوقات ہو گئی
رسوای خلق خوار جان اب میں ہو چکا
ہرگز نہیں ہر پند نصیحت سے وفادار
اب تو میں چھوڑنیکا نہیں سکونا صحا
ہونی جو چھتھی قبلہ حاجات ہو گئی
رکھنا مجھ سے خلق مجھے خوار تا کجا
نت اٹھ کے جو رو ظلم جفا کا تا کجا
بے لاپسٹم سے در گذراں یا کجا
آمال دل میری مکافات ہو گئی
وعدہ بھی تھا یہی کہیں آؤنگا دن محفل
لیکن نہ بعد شام کے پیش از دیو جلے

ہر پوچھون ہون بے یمنی اور دیکھو
 کہ باغبان فتح سے کیسی حالت کیا
 و اماں کی لکڑی اس کے جو یہ غار
 دوری کو آسمان کے جو ہم کہ نہیں
 گوش ہی ستاروں کی دوی میں مدہ
 دہی چلن زمانہ کی دوی میں مدہ
 کی لکڑی کے آئینہ کی دوی میں مدہ
 سن سے ہم بخار معلوم ہم کو آہ
 دل پر جو کیسا یوں حاضر ہون جان
 ۴۰
 خواہش ہمیں فرم کی جا کہ کیا
 چہ پہنچے جو کار کو کیستہ خان
 غارت کیا بنون نہ کیستہ خان
 کیستہ کیستہ کیستہ کیستہ خان
 جانب میں کیستہ کیستہ خان
 ۴۱
 خواہش ہمیں فرم کی جا کہ کیا
 چہ پہنچے جو کار کو کیستہ خان
 غارت کیا بنون نہ کیستہ خان
 کیستہ کیستہ کیستہ کیستہ خان
 جانب میں کیستہ کیستہ خان
 ۴۲
 خواہش ہمیں فرم کی جا کہ کیا
 چہ پہنچے جو کار کو کیستہ خان
 غارت کیا بنون نہ کیستہ خان
 کیستہ کیستہ کیستہ کیستہ خان
 جانب میں کیستہ کیستہ خان

فریاد و قیاس کی ہر محبے عہد کی خبر کیا کیا تھے چور و چور

فریاد و قیاس کی ہر محبہ عہد کی خبر
مجھ خوش نصیب کا ہر قدم سبز استقامت

عاشق کے سر پہ جو ترنہ ہوتا ہی نہیں کم

عاشق کے سر پہ جو تہہ ہوتا ہی نہیں کم
تو نے تو عشق ہی کو ٹٹھا کر دیا عدم

شہرت سی تیری مرغ چمن چھوڑ کر چلے

شہرت سی تیری مرغِ حین چھوڑ کر چلے
رہنے کا اسکی سا پُ دلوار کے تلے

اک خلیق کو غور کرنے پیر سے کیا ہلاک کتنے ہی مجھے کر

اک خلق کو غور نے تیرے کیا ہلاک
کتے ہیں تجھ بگلی میں باؤ از در دناک

کر لے لگا، سنہ و خط المستری سے سارا یہ سو قدیم نسخہ

کرنے لگا ہر سبزہ خط استہری سے سارا
ٹھہر ٹھہر اک سو سو بیت جاگداز

سے پہلے تو یہ پتہ چل گیا کہ یہ شخص کون ہے

سوار زوختی دل میں تو یہ بھی رہی ہے | پر غم ہی تھیں نہ وہی ہم سے آئی

ہر خند کر کے تم سے ہم اظہار رہ گئے

نہی ہر کیا رقیب میں جو بختگر بھاگیا	دلال کون سا تجھے اُس سے ملا گیا
تو کوٹریوں کے مول اُسی ہاتھ آگیا	قیمت پہ ایک دل کے تو غلام بھاگیا

یوسف کے ہاتھ ملتے خریدار رہ گئے

شب جن مین کی تھی بادہ غوری تہی بھلکے
پیارے غضب خدا کا پڑا انکی جھوٹھ پر

عتبارگی سے اپنے وہ ہوشیار رہ گھر

کہتے تھے ہم زنا کو کیا جانے ہو تم
 مندل کو اپنے ہاتھ سے کیوں سانے ہو تم
 دنیا کا نیک و بد کمان پہچانتے ہو تم
 لیکن جاہری بات کو ٹی مانے ہو تم

اپنا ساہم تو کتنا ہی سسرار رہ گئے

ملنے کو تیرے غیر سے ہم سن کے رہ گئے
آتش کے سچ رشک و حل بھنگ رہ گئے

کیا کیا ستم نہ سہکے ہم ای بارہ لکھ

ہر راستی تو یکہم ہیں لائقِ حبا

۴

مخمس لست و سوم

ایک تاج بزدلی تو پڑھا کیا کیا کچھ
وہ تو دوزیر فلک اب ہو چکا کیا کیا کچھ

تو بھی ہم غافلون نے اُسکے کیا کیا کیا کچھ

لیا کہوں تجسود میں نقصان کی انچو تہن
راہِ پیمار دھن نے پائی نہ کہ وہاں سو تکلیں

پانی ہو پوچھا نہ سکے جا کر انھوں تک انھیں
دلِ عکبر جان بہ بی منت ہوئی سینہ میں

کھر کو آتش دی محبت نے جلا کیا کیا کچھ

کیا کہوں میں کہ تیری عشق میں کیا مجھ پہ
 جیسے کتاب کوئی ہو ترا صفائے
 زندگی کے غرض اسباب ہر ایک کچھ نہ رہا
 دل گیا صبر کیا ہو ش کیا جی بھی گیا

شغل میں غم کے تریسے گیا کیا کیا کچھ

نہ رہے عشق کی محبہ پاسبان بازار
حسرت وصل و غم جو خیال آزار

مرکبیا میں ہر مردی میں ہاکیا کیلچ

عشق بازوں میں مرا کیونکہ نہ وہ جانتا کہ کوئی جگ میں نہ رہا ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

باره برسی که چو دست خدا نواز
 آرد و هنر که طاعت جو مقومین
 میسایماری که کو خاطرین و هنر
 آسینگی که بنمای پیاستین
 تخی که بکین ثبات و دین
 سوالی که جو روی که است
 کز آن که از قاف

[illegible]

آکے ہر دھول دھپا میں تھک کر مٹایا	
مٹھا کر وہ جھنڈ کو دھیلے کے ہر گند ڈری	مٹھا کر وہ جھنڈ کو دھیلے کے ہر گند ڈری
بھینسا ہی لیکے چھوڑ دن چلا میں کیا تو لایا	
دو تیل کے پکڑے آگے ہمارے چھڑا	دو تیل کے پکڑے آگے ہمارے چھڑا
بکرا نہ لون نہ بھینسا لون اگر کہہ تھو تارنا	بکرا نہ لون نہ بھینسا لون اگر کہہ تھو تارنا
تب جانیکا تو بھڑو پیر دن کو میں مٹایا	
مخمس سبت و ششم	
یون کہہ کر انچر پاپ و اسوقت داکو ہری	یون کہہ کر انچر پاپ و اسوقت داکو ہری
نوشہ مرے کو آری مصحف کا چاؤ ہری	نوشہ مرے کو آری مصحف کا چاؤ ہری
عینک کی جوڑی ساتھ سنگاڑی ہن شیخ جی	
سہ نہیں جی آگے نہیں شہ کو ڈھلا ہریل	سہ نہیں جی آگے نہیں شہ کو ڈھلا ہریل
چوکی دھو انکی پیٹھ کر گستاہی بان کویل	چوکی دھو انکی پیٹھ کر گستاہی بان کویل
طعمہ ابھی آسیکا ہو جاؤ ہن شیخ جی	

[illegible]

[illegible]

کامل فن سخن گفتن پنهان اسرار کمال
دور رسش لغزش نماند منظور هر جا بود
اعتقاد افکار بر یونان و جاکوئی این اجل
نموده بود در رشتش شاید بین تو بود
نقطه

کتابخانه کتب خطی و نثری
مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

لفظ بے ربط تلازم کی الجھجھیں بھین	چشم کو آہو سو بن شاخ نیست نہ کرین
ار دو کو تیغ و تشبیہ نہ دین پر عقل	
ریش بابا جو سنی ہے کوئی قسم انکوں	شانہ و دسمہ بن اسکا وہ نہ لادین مذکور
ربط الفاظ کو معنی سے نہ دین تا مقدور	لف و نشر انکو مرتب جو ہو کر نامنظور
رام پور کی کھیلاری لکھنؤ رستیاں	
لفظوں کو انکا معنی نہ مفہوم کہیں	آفرین کر زمین وقفہ ہو تو ہوں چین چین
گور عرفی سے طلب کرتے ہیں جاگرتھیں	زلف و عارض کی جھلنا نہیں کرین تفسیر
شب شود نیم دور روز شود مستقبل	
ہو عبارت میں کہیں انکی جو لفظ در گوش	آستین لاسے کمالین میں تھیں سو گوش
معنی پوچھو تو یہ جھجھائیں کہ محض ہوش	پاؤں کو مطلب نہ کہی نہ کہ صاحب ہوش
لفظ لفظ انکا اگر ڈھونڈو دیکھیں	
یاں تلک باک نہیں ماہ کی گرا تھ ہو شہر	زلف کو واسطے بندہ جاو کہیں سانپ کی
چشم کے وصف میں کہ ہو تو ہو گردش	نہ تلاش انکی سخن کا سا کہ حسین بیکر
باندھ چین لب کو جو یہ افکار تو دین منتقل	
عالم ربط میں تھا انسو تو میرا یہ معاش	جای و دشنام کہا شعر سن انکا شایاش

سنگ صفت ہو
 ز فتنہ کجیاد کردہ
 زانی کہ طرز فتنہ کجیاد کردہ
 کو بازبان بر زغن فدا کردہ
 چندین خلل بنے دانت کردہ
 اسی چرخ غافل کی جو پیدا کردہ
 وز کین چادرین ستر آباد کردہ
 ۶۶ م
 جانی زبان سے بوی کی دانت کی قبول
 اس کی زبانی شکر کیا دے اصول
 در طفت امن میں است کہ ماعت پر عمل
 بیکرادر کردہ خصم نو امداد کردہ
 بافت کی غریب نو ادل نہ دیکھ رہ
 جلدی پیدا کی کسی وہ اثبات کر کے
 پوچھ کر وہی امری تقصیر تو کر کے
 ای زاده کی زیادہ کر دست پر کر کے
 عمل کو شکر اد کردہ
 نفع ہو نہ

مرد دین
 هرگاه که
 یک اهل
 تقصیر
 بادشمن
 با عطف
 بگویند
 اسکا
 نیت

دل پر خون مریا بوی
 کی کون آنکی غرض کشف و کلمات کی بیان
 بوی بوی
 دل پر خون مریا بوی
 کی کون آنکی غرض کشف و کلمات کی بیان
 بوی بوی

این شعر از مولی و دین داری که عید
 ده که جگر از آن درویش سبک شد
 پیش روی سبک شد از سبک سبک
 طاعت عیسی تا بدین راه
 کولک است بن سبک که سبک است
 این شعر از مولی و دین داری که عید
 ده که جگر از آن درویش سبک شد
 پیش روی سبک شد از سبک سبک
 طاعت عیسی تا بدین راه
 کولک است بن سبک که سبک است

سپنج عرش تک انکو هر اک بات کی بات | ملکی و همین هر انکی یہ نسورات کی بات

کہ ازین ہر دو کی را بسوسے شوش نبرد

جلوہ گر رات کوان دونوں ذکھا ہوتا | کر کے یہ بند سی کی ہوگی غلا فی شراب
 مانگا قاضی سی جو اعلام دیا اونہ جواب | ز اہد خشک ہوا غم کے انگاروں کی پیا

عابد پاک بجز خون جگر ہیچ خورد

شمع جاگھائی کہ سے جرم مری گئے کو | ز اہد خشک کے ٹپکا کرے آنکھوں کو
 عابد پال بجز غم کے نہ کچھ کھائے کچھ | بہتر آفت ازین کار بگردا نم رو

در نہ زین غصہ سیدہ یں خواہد مرد

سو دایس قوم سی کہ بھاگین لب شہید | رکھ دین فراہ صفت سر پر دیشہ سو
 دل کو اپنہ رکھیں در اس ندیشہ سو | مین بھی ہر ایک کو دقت ہون گے دیشہ سو

خاطر مچھن باز نیسا یدار زرد

خمس سی ویم در جو مولوی ندرت کشمیری

شعر ناموزون سی تو بہتر سی کنار خیتہ | لکبک مین قتل مضمون کسی کار خیتہ
 بی خیالی سی یہ کناسکے میرا خیتہ | خون معنی تار فسیج باد ہما خیتہ

اس شعر کی تالیف مولانا ابوالحسن علی ہاشمی دہلوی نے کی ہے۔
 مولانا ابوالحسن علی ہاشمی دہلوی نے اس شعر کی تالیف کی ہے۔
 مولانا ابوالحسن علی ہاشمی دہلوی نے اس شعر کی تالیف کی ہے۔
 مولانا ابوالحسن علی ہاشمی دہلوی نے اس شعر کی تالیف کی ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

با خدای تعالی
 روز و شب از غصه می جگر
 از غم خود فروختن ازین سودا
 از دست دیکه دانا و نوکر
 از پست و کینه طبعی که
 خیریتا اسیر بود و غم
 حق بین سوداگر و غم
 ازین سبب شکری نیست تا ازین
 بودم به یادین گلی دوش را
 غم می دوم در چو بوی نرگس
 بوی بی کسی با کوی بهار
 کن سگما که می منزل پر مهر
 لک لک است هر یک که می
 غم می که می که می که می

[illegible]

شکر سب کچھ آج ہی قیسل و قاتل ہے	کھانیکہ خیر کھانیکا سب کو خیال ہے
یون دخل امر و نہی میں کرتا محال ہے	جو فقہ دان ہیں سب کا یہ اُسنے سوال ہے
اک سحر ایہ کہتا ہے کوا احلال ہے	
حامی اخوت کا قول کا ہو وی چاند خان	اور دوسری میں کیا کہوں ال پی مہربان
کچھ شک ہے کہ تو کی حلت کے ایمان	مجھے جو کوئی پوچھے تو ہم بھی کہیں کہ ہان
اک سحر ایہ کہتا ہے کوا احلال ہے	
یار و سب تو ہم اسی دیر خراب میں	بیٹھا اٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں
حلت رکھے ہر غوغا کس بھی کتاب میں	جب تک کتب ہیں فقہ کی اُنکے جواب میں
اک سحر ایہ کہتا ہے کوا احلال ہے	
کہا ہے آج مجھ تو دن بچ کیا یہ نیل	ملا لطیف بولے کہ کھانا روا ہو چیل
کتا ہے چاند خان کیا کن فی حرام نفل	حلت پہ بینڈ کی کی میناچی کو سودیل
اک سحر ایہ کہتا ہے کوا احلال ہے	
ہو گا اگر حلال تو کو اُس پر کا ۷	لیکن نہ یہ غضب کہ کتا ہی کجاڑ کا
لازم ہے کیا چھوڑنا ہر ایک ہاڑ کا	زور آوری سمجھ کے مزا اپنی دھاکا
اک سحر ایہ کہتا ہے کوا احلال ہے	

اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے

اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے

اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے	
جس وقت چٹ پڑی غرض کسی دین دت	ایہ ہر سے دھول چلی لگی اور او دھو لگا
پکڑی انھوں کی ان کے خبیث انگوٹیاں	مید ہوا اس فساد کا پوچھو تو اتنی بات
اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے	
لوگوں نے مار مار کے انکو دیا ہٹا	چیرا اٹھا زمین سے یہ سج کر کر لپٹا
بوسے میں باجیوں سے دیوں تو نہیں گھٹا	لیکن میں کیا کروں کہ دل اس بات سرکنا
اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے	
انفار بھی سب نکلے اس بات پر اڑی	ہم کوڑیاں طلب کی تو لینے کھر پڑی
یہ بوسے میں لڑو نگاہ بوز کہیں لڑی	وہ لڑ چکی جھین کہیں نفری شری لڑی
اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے	
سخواہ دینے کو نہ درم ان کے نہ دام	ناچار ہوا انھوں نے کیا صلح کا پیام
سکر لگے وہ کہنے کہ اپنا نہیں یہ کام	رہنا انھوں کی گھر جھین بولیں ہر خاص و عام
اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے	
گذران مہتو کرتے تھو کھا کھا کر یاں چڑی	انکی زبان کی چسکوں سے لیکن اب چڑی
کو تو انکی دل میں غذا انکر ٹھٹھے	یوں ہے وہ کہیں نہیں چمن جس کے

اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے

اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے
 اک مسخرا یہ کہتا ہے کہ احوال ہے

جو بوم پر نہیں رہتی تو کیا ہو جگہ چل کر دون با بنا دوں میں
 کیا ہو چل کر اس کے گردن کی شکل میں اس کا حق بدل
 جو بوم پر نہیں رہتی تو کیا ہو چل کر دون با بنا دوں میں
 کیا ہو چل کر اس کے گردن کی شکل میں اس کا حق بدل

مختصر سی و شصت
 شہر آشوب

جو بوم پر نہیں رہتی تو کیا ہو چل کر دون با بنا دوں میں
 کیا ہو چل کر اس کے گردن کی شکل میں اس کا حق بدل

جو بوم پر نہیں رہتی تو کیا ہو چل کر دون با بنا دوں میں
 کیا ہو چل کر اس کے گردن کی شکل میں اس کا حق بدل

کیا ہر خچ بنانے میں اس کی بین یہ بہر	نہیں ہر اصلی و نقلی میں فرق ذرہ بھر
جوا در بوم ہو سو مادہ یہ لگے وہ نہ	جو راہ باٹ میں آتا ہو صبح و شام نظر
کے ہی خلق وہ جاتا ہی اونیے کا	
نظر کرو تو کہ ذرہ بھی بھر طویں میں ہر شور	جو طویں سے کس دنا کس کی ہو دی ہر غور
کیو محبت شعرا اس کی کچھ نہیں منظور	ہوئی ہر بسکہ یہ صنعت گری مری مشہور
ہر ایک دیکھنے آتا ہی اونیے کا	
فہیم ہومری صنعت پر چاہے قربان	رکھی ہر طوی کی میں چہنچہاں کی زبان
کہ جو کہے ہر اس کچھ نہیں ہر اسپر حیان	جسے سمجھ ہو وہ ہوتا ہی اسکوں حیران
سخن جب اپنے سناتا ہی اونیے کا	
کیا ہر کام میں وہ ہے جولائق انعام	قبول خاطر دانا پسند خاص و عام
سو محکو دیکھ کے آئینہ دی ہر یہ دشنام	نہ پوچھ کر اسے جو کچھ کیا ہے میں نے کام
مرے ہنر کو شائے اونیے کا	
میں کار گیر ہوں اٹاؤ کا سب پہ ہر ظاہر	جو کچھ کے کوئی کرتا ہوں پیٹ کی خاطر
وہ بوم ہنہیں میں گرفتار ہو کچھ ماہر	تو اسکی شکل کروں اور جانور کی چھر
عجب یہ شور مچاتا ہے اونیے کا	

جو بوم پر نہیں رہتی تو کیا ہو چل کر دون با بنا دوں میں
 کیا ہو چل کر اس کے گردن کی شکل میں اس کا حق بدل

سوار کزین یاد سپین بود درین سم نه در استانی است
 اطمین نه فی جوی چرخ کلام اطمین تر کل سگهای است
 طایفه از غریب مراد برای خود بدید
 ندان از نام عرب توبه کلام اینست کلامی
 کلام و مشور سببین کلامی
 قبل جوی نه سبب سببین سببین
 کلامی سببین سببین سببین

[illegible]

رہی فقط عربی باجی پراٹھون کی شان	جو چاہیں اسکو نہ بجاوین یہ تو کیا امکان
پراٹھا فکر ہے شریف خراج پر مہر آن	رس گیا حال اگر ملک کا یہی تو نذران
کلمین طاشا کسار و کلمی یا کلمی میں ٹھول	
انھیں سرائی امارت سرباب ہی منظور	کہ ہوں دو مو جھیل اور ایک کتبہ مور
نہ رسم صلح کی سمجھین جنگ کا دستور	جو انہیں قاعدہ دان تھی ہو وہ نشو و
قماش انکی طبیعت کا سبھی صحت ٹھول	
امیراب جوہن دانہ اٹھونکی ہر یہ چال	ہو ہی مغل خانہ نشین دیکھ کر زمانیکہ حال
بکھی ہر سوزنی خواجہ گھر اچھے ہر مال	حضور بیٹھے ہیں اک دو ندیم اہل کمال
دھری ہر سلسلے اگ نیکیدان واکتبول	
جو کوئی ملنے کو انکے اٹھونکی گھڑ آیا	ملے یہ اُس سر کر اپنا دباغ خوش بایا
جو ذکر سلطنت اسین وہ دریاں لایا	انھون نے پھر کے او دھری منہ یزایا
خدا کے واسطی بھائی کچھ اور باتیں لول	
جو صلت کر لیے جج ہوں مغیر و کبیر	تو ملک و مال کا فکر اسطرح کرین میں مشیر
وطن پہونچنے کی سوچھی ہر بخشی کو تدبیر	کھڑا یہ اٹھکی دیوان خاص بیچ وزیر
کر شامیانہ کے بانسو نہ فقری ہر غل	

۱۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۲۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۳۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۴۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۵۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۶۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۷۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۸۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۹۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان
 ۱۰۔ مصلحت میں کسی محموری بین سو کیا مکان

ایک نغمہ سو سے اصفیاء میں
 جو باندہ کا ایک سے پر دار اخلانہ
 اور ایک کی کھیل کا اس قدر ہو
 اور ایک کی کھیل کا اس قدر ہو

اسی خیال میں ہستی ہو عقل و انوار	
اور اب جو زعم میں آفا کے فیلینا ہے	جو ہستی مانھی ہو اس میں تو ہاتھی کا ناہی
نہ ٹھو چار کی کار اتب کا نے ٹھکا ناہی	ہر ایک جھوک سے سو سے عدم روانا ہر
اب اسکو خواہ وہ جان بھلیں غرا کیوں	
کر ہی جھوک سے شاگرد پیشاب معاش	کھین گیا تو باورچی وان کا پویش
کرین قناتون میں دسان مٹھی پر وہ فنا	تے سے کھینچ لے مسند کو آنکھ فراش
اگر کسین کر شاٹھ کی چاندنی کا جھول	
یہ خامان محل کی ہر اندون بدست	یہ خوان دھونے کا کشمیر فی من تانیست
نہ اٹھ کے بلہو کی ہرگز نہ رو زمین قنات	بنی ہی جھوکھ سے دربار لوگوں کھ کی گت
کہ نور ہی مٹھی کے جسطح مٹھی جا کیوں	
مچا رکھی ہر سلاطینوں فیہ تو بہ بھاڑ	کوئی تو کھر سے نکل آئی ہین گریبان بھاڑ
کوئی دراپڑیہ آدے دی مارتا ہی کو اٹ	کوئی کوی جو ہم ایسی ہین چھاو ہیسی ہپاڑ
لو چا ہی کہ ہین سبوز ہر دیکھے جھول	
غرض مال ہر اس گشتگو سے یہ میرا	کہ بے زری فی جب ایسا گھر آنکر گھیرا
تو کوئی قصد کرے لو کری کا ہستیرا	نہیں یہ فائدہ کچھ تادہ چھوڑ کر ڈیرا

جو بچہ چھوٹا ہو وہ بچہ چھوٹا ہو
 اور ایک کی کھیل کا اس قدر ہو
 اور ایک کی کھیل کا اس قدر ہو
 اور ایک کی کھیل کا اس قدر ہو

اور ان ملکاتوں میں ہر سمت ہر سمت
 اور ان ملکاتوں میں ہر سمت ہر سمت
 اور ان ملکاتوں میں ہر سمت ہر سمت
 اور ان ملکاتوں میں ہر سمت ہر سمت

نویز شش منی بر باد است و فراق
 در سواد حلال است نه ماری
 در سواد حلال است نه ماری
 در سواد حلال است نه ماری

ہر کیا سبب اس خبث کا جز یہ کہماقت	عز و نکانہ عاشق ہوں کہ موجب ہوتا
دلکش بت ہندی می عمرین تری دغاہ	
یہ فرض کیا بد ہون میں سچا ہر ترا قول	پر بد مجھے سطح تو نظرون میں لیا تول
صحت مری تیری کا تو اتنا ہی رہا ڈول	تین دیکھ مجھے حرر چھا میں پھا لول
سو بھی کسی کو چوں گلی میں کہہ دیکھا	
اکثر تو مرے خبث میں جکتا ہر ہی بات	اکتو نہیں فلانی کی شب و روز ہر اوقات
خود اسکی نجاست کا نہیں کتے پہ اثبات	لازم ہر مسلمان نہ کرے اس سے ملاقات
یہ چاہے صحبت سے رکھے ایسی کی اگر اہ	
پہنچ ہے جو کتاب ہے تو ہمچہ بھی تین ہی	کتے کو کسے پاک سو وہ دشمن دین ہی
لیکن وہ سگ نفس نخر اس سو کہیں ہی	تجھ پر جو ہر اک نخط و ہر آن تعین ہے
تو اسکانہ کنکار سے تباہ	
دنیا کو بھی جیفے کا سگ نفس ہو طالب	شیر وں پہ جو گیدڑ کو یہ کر داتی چغاب
وہ مرد و جو اس میں کہی فوت طالب	نے خر ہے وہ گوا سپہ ہوا مرد کا قالب
اس حرف میں رشک عقل کو یہ تباہ	
سبھا ہو سگ نفس کو تو اپنے فکاری	اس واسطے اس ساتھ تجھ کو دل ہی یاری

دنیا کے وہ جیفے کو سپہ ہوا
 دنیا کے وہ جیفے کو سپہ ہوا
 دنیا کے وہ جیفے کو سپہ ہوا
 دنیا کے وہ جیفے کو سپہ ہوا

۲۷۹

حسنی درم

کرم عشق میں پلے کر کے تیری یہ تقدیر
 کرم عشق میں پلے کر کے تیری یہ تقدیر
 کرم عشق میں پلے کر کے تیری یہ تقدیر
 کرم عشق میں پلے کر کے تیری یہ تقدیر

خدا کا واسطہ کہ روز کو نہ دے اس
 خدا کا واسطہ کہ روز کو نہ دے اس
 خدا کا واسطہ کہ روز کو نہ دے اس
 خدا کا واسطہ کہ روز کو نہ دے اس

مرزا علی مسدس دیو دریاو

در نہاسی علی باغ جان این ہمہ نیست
دولت است کہ با خون دل آید بکنار
میں کیا خبر نہ اس کی بات کو مانو ز ہزار
نہ غفلت میں پوچھن کے بولالک بار
رات یاد وہ منہ سنبھالے زار و زار

بیت قصیدین سنگام دم سے یہ نصارا
اک خطایک عفت مرزا علی پیارا
نگاہ کھڑی اوپر گدڑ سنا چھڑا
شب روساں جو پلوئی کو تین پلار
دل میوہ دزد ستم صاحب لال نصارا
دردا کہ را زینان خواہ شد نصارا
دہ دود کہ چاری بیت الخلتاں اگر
چلکئی ہوئی بجائی اس بات کو نصارا

بیت ۸۰

اک مار گزرتو جی شاپیہا گریہ
جب آجکے اپنے مادی کہ آہ جہ
کشتی شنگامیہا باو شکارا
بافتہ کہ باو بنیران پیرا شکاری
پاٹاں سے چکی جو رووان سے بولی
بنتی ہون نہیں بن ہونی تھی بولی
نام و خبر ہے تو کہ اپنے چھوٹی

بیت ۸۱
بیت ۸۲
بیت ۸۳
بیت ۸۴
بیت ۸۵
بیت ۸۶
بیت ۸۷
بیت ۸۸
بیت ۸۹
بیت ۹۰

نہوگا کچھ کھوے تند خو ہوا سو ہوا	
کیسے ہیں جن نے دیوے کئی ملک یارو	دکھا کے چہری کی اپڑ تک اک جھلک یارو
ہوا ہی میرا ہی قاتل وہ تک پلک یارو	پہنچ چکا ہے سر زخم دل تک یارو
کوئی سید کوئی مریم کرو ہو اسو ہوا	
دیا جو آپ سی منے جو دل کو سلنے کھو	تو چاہے کہ رہو ہاتھ اس سیتی تم دھو
عبث ہے کہ جو باتیں کر دو تم رو رو	یہ کون حال ہے احوال تم یہ احوال کھو
نہ چھوٹ پھوٹ کر اتنا ہو ہو اسو ہوا	
بولوں کے قتل کے تئیں الامان ہو سو دا	جنوں کی فرج کا یار و نشان ہو سو دا
کیا جب ان نے قائد رندان ہے سو دا	دیا اسو دل و دین اب یہ جان ہو سو دا
پھر آگے دیکھئے جو کچھ کہ ہو ہو اسو ہوا	
مسدس	
صمد کو جوچین میں ہوا سو دا کا گزار	کہا اک لیل نالان سو کر ای عاشق زار
دیکھنا گل کاشک آٹھ پہر کا و شش خار	کہ تو کیا لطف میسر ہو جو یون فصل ہار
دولت است کہ بخون دل آید بکنار	در نہ باسی علی باغ جان این ہمہ نیست

بیت ۹۱
بیت ۹۲
بیت ۹۳
بیت ۹۴
بیت ۹۵
بیت ۹۶
بیت ۹۷
بیت ۹۸
بیت ۹۹
بیت ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد باغی که غنای طبع یک گل شپرده چمن ابداع اوست و طاق نظر یک گلستان
 پریده و رنگ باغ اختراع اوست طوطی شکر خای ناطقه در محاذی مائینه عرائس
 معانی سرگرم ادای دلکشی و ساعده تفکر را به بوی جود و تحقیقش دماغ آسمان بپاک
 شود عشق یک نمکدان بخوان کرم و شیرینی شکر خواب راحت مضامین یک نگشت
 از ماده نعم قادری که عقل کل یک پروانه پرتوه شمع جانش قهاری که عالم ملکوت
 نشر جبهیده محجر جلالش بهشت یک گل سربون طلعه دیوار گلزار مهرش شکر یک کیم
 دو دسیت برخاسته از مطبخ قهرش محیطی که دریای بیکران فیضان باین موج زنی
 قطره ایست از قلم اسرارش جمیلی که مرآت خیالات دو عالم مشتاق مجله وید
 کاتب جلش نوشتن بیایه چون کن ناتمام گذاشته و دورده افلاک و مرکز خاک

1

شہزادہ جہانگیر نے اپنے چچا جہانگیر سے کہا کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ
 میں نے سوچا کہ میں اپنے چچا سے کہوں کہ

مرثیوں کے سنے جو کتنے بند معنی اُنکے تب آدین ہم کے ہاتھ جب بتکار میں سنے یہ سخن ہو میگاہن شعر سے ماہر اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب ماہر اس فن کے جب کیے میں غور آپ کے مرثیوں کو تب اکثر ہاتھ آیا مرے بسعی تمام نہم میرا جہان میں در آیا مرثیہ کہنے کا ہے چوئین بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو مطلب اس کام کی جدی ہوا ضد کے ماری تو یوں وہ کچھ ہی کچھ شعر کے قاعدے کے موجب ہم سوز بانی تھاری لے محمد دم	بندش اُنکی نہ آوے اپنے پسند شرح لکھدے جو مرثیے کے تھ دل میں گزرا کہ مرثیے کا فن میر کی گفتگو ہے دال اسپر سیکھیے اس سے کہنے کا اسلوب دل میں متسا کوئی نہ ٹھہرا اور ڈھونڈنے میں لگا ہر اک کو گھر غرض اک مرثیہ اور ایک سلام وہم اپنا بہت بجا پایا واقعی فن شاعری میں نہیں مرثیے میں روار کھے ہے ہر جگہ شاعر اس راہ سے نہیں آگاہ چاہے ایسا کہے تو کہ نہ کہے کہنے لاگے تھے مرثیہ کم کم ہوا اپنے تئیں کو یوں معلوم
--	--

مرثیوں کے سنے جو کتنے بند
 معنی اُنکے تب آدین ہم کے ہاتھ
 جب بتکار میں سنے یہ سخن
 ہو میگاہن شعر سے ماہر
 اسکا آگاہ جو کوئی ہو خوب
 ماہر اس فن کے جب کیے میں غور
 آپ کے مرثیوں کو تب اکثر
 ہاتھ آیا مرے بسعی تمام
 نہم میرا جہان میں در آیا
 مرثیہ کہنے کا ہے چوئین
 بلکہ وہ چیز جس سے شعر ہو
 مطلب اس کام کی جدی ہوا
 ضد کے ماری تو یوں وہ کچھ ہی کچھ
 شعر کے قاعدے کے موجب ہم
 سوز بانی تھاری لے محمد دم

من
 غلام لہجہ علی ہونہار
 ابوبکر بنی ہونہار
 غلام لہجہ علی ہونہار
 ابوبکر بنی ہونہار

ہذا الاول مع الآخر کے ایک بالیقین
دوسرے مع انہی ہر دو اباطن کے کو الیہ السلام
شروع

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

ساتھ اس کے ہے جس کا نام
 پر فرج باپ سا ہوتا
 حبیبہ ہو فضل ایزد تعالیٰ
 بری ہے مہنی کی نطاسکی
 آپ کو ہے بزرگی احباد
 سب تصدق پیر سحرے تاجدار

من

لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی ہر تیرا کوئی مکان تم سے نہیں پاتا میری خالی سیل

نسخ

عوض کوئی مکان جو لفظ فصیح

س

ہر گریبان گیر دوں تیرے لشکر کا لو

س

تو نہ ہوا ایسی جس میں لفظ ہو
اور لای کا حرف کرد و حکم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطہ کوس داورس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوتی یا ہو چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر و در نہ گزند ہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر عید کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کوسطو کہ
 اس کا راز بالظاہر انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پس لازم ہو دیوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیو باد انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نیغی ماہر نہ کر و چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامو و عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چپ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہو سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو
 اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو
 اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو
 اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو اس کا کلام کو باہر دیکھو

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطہ کوس داورس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوتی یا ہو چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر و در نہ گزند ہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر عید کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کوسطو کہ
 اس کا راز بالظاہر انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پس لازم ہو دیوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیو باد انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نیغی ماہر نہ کر و چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامو و عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چپ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہو سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطہ کوس داورس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوتی یا ہو چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر و در نہ گزند ہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر عید کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کوسطو کہ
 اس کا راز بالظاہر انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پس لازم ہو دیوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیو باد انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نیغی ماہر نہ کر و چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامو و عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چپ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہو سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

مضمون سینہ میں پیش ازمنہ اسیر نہیں کہ پہنچ قفس کے جسوقت زبان پر یافد
 ببل ہو واسطہ کوس داورس کے غرض جس اہل سخن کا درمنصفی زینت لب ہر
 سرشتہ حسن معانی کا اس کلام کی اس ہی انصاف طلب ہو اگر حق تعالیٰ نے صبح
 کا غنہ پدید کے مانند شام سیر کر نیکیہ خاکسار خلق کیا ہو تو ہر انسان کو فالوس
 داغ میں چراغ ہوتی یا ہو چاہیے کہ دیکھا گئے جینی کر و در نہ گزند ہر آلود سے
 ہے اہل کا ہیکو مری ہر عید کلام استادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہو کوسطو کہ
 اس کا راز بالظاہر انہیان ہو لیکن خدا تعالیٰ نے جنہیں شعور کرامت کیا ہو
 ان میں ناکہ اگر کسی کی بددی ہو تو قلب نکال آویز تو اس کیسے کو غرض و غور نہیں
 ہوتا بلکہ غور سے اس کا کیا کچھ پائی تو اس کیسے ٹھور نہیں پس لازم ہو دیوش کو ربط
 انصاف سے ہی کہ جو جھکرو تو بال فیضان ناطقہ اپنی گردن پر نہ لے چنانچہ شیخ سعدی
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۱۰ اول اندیش و انگلی گفتار نہ پای پیش آمدست و
 پس دیو باد انسان کہ جس فن سے آپ کو کیا نیغی ماہر نہ کر و چاہیے کہ کہیں
 اپنی حد سے سخن باہر نہ کرے گفتگوی جاہل پامو و عالم مورد انفعال بلکہ خوشی
 ہو اسکی برابر جہ فضل و کمال ۱۱ بات گراوی تو چپ رہ کہ گمان کے نزدیک
 سوط کا ہو سخن پردہ خاموشی میں نہ اگر نا آگاہ جس فن کا آگاہ ہو اس فن کے

ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے
 ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے
 ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے

غرض کیا کہون کس دشت کا غنچہ
 حسین علی کی شہادت کی شب ہے

مرثیہ عن شرح

یہ مطلع جو ہے آپ کا تو عجب ہے
 کہ یہ ریت کسے والون کا مہر ہے
 دلفریض کا ناطق کی سبب سے
 سچا نو کہ یہ مرثیہ یونہی سب سے

متن

محبوب نے دل سے خوشی سب بتی ہے
 ہر اک گھر میں ماتم کی مجلس چھی ہے
 عجب طرح کی واسے دیلا چھی ہے
 کہ روز قیامت کی گویا یہ شب ہے

شرح

تجی کا رچی قافیہ شانگان ہے
 سودہ ہر سہ مصرع میں موت کمان ہے
 رچی اور تجی قافیہ جب کہ ان ہے
 تو یہ قافیہ ہر طرح سے کدھب ہے

متن

کوئی دل نہیں جسکو ماتم نہوئے گا
 وہ دل دیر ہی جس میں یہ غم نہوئے گا
 یہ دن کچھ قیامت سے بھی کم نہوئے گا
 قیامت میں یہ کچھ نہوئے گا جواب ہے

شرح

ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے
 ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے
 ہر اک جان اس غم سے تھک چکا ہے
 چمن علیہ السلام کی یاد سے

سبح اقربالہ کے بن میں بسایا
کہ بس غم سے خوشید کی تین تب ہی

نہیں اس میں ہرگز مرا حرت بجا
کیا غیر موزون مصرع سراپا

نہ فرودہ جفا اسکو دکھائی ظالم
لینے دیے اسکو اکدم بھی سالم

کہ جسکا وہی آپ رب ہیکا عالم
دیے اسکو کیا کیا تعب و غم

یہ مین دیا ہے یہ کہنا روہی
 جہن جیران ہو ن کس ملک کاہی
 زبان جمع واحد سے یوں کشاہی
 دیے اسکو کیا کیا تعجب پر تعجب ہی

دو نون رات و دن لوگ ہی ہر طرح میں
سحر ہو اخون قضا کے قح میں

ابطا ہر معیبت پہ باطن فرح میں
کہا پی سے شہیر تو خشک لب ہے

ان کے جواب اسکا اور پھر نہ پایا
ان کے لئے اور نہیں اور صبر ہو

سید اہل ایمان و عبادت
میں سے ہیں جو ان کے لئے
مقامِ جنت میں ہیں

عَنْ سَابِقِ النَّجَّارِ
بِإِذْنِ الشَّيْخِ الْإِسْلَامِ
يَعْقُوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ
بِإِذْنِ الشَّيْخِ الْإِسْلَامِ

یہاں بھی میں نے کچھ لکھا ہے

۲۹۲

بہشت کے لیے جو اور پھر اپنے گناہوں کی
توبہ کر لیں اور اللہ سے معافی مانگیں

١٠٠

[illegible]

و غفر شمس بر او ای که خاند
سوی دنیا و دین و دنیا و دین

اُدھر معنی کی روسی افرو دی جان
پہ لفظ اپنی جانب پین لے سو دی جان
ہر ای غیور دن بھی ہر روز پین
لفظ اس میں ایستہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

100

میں نے بعد جو مرنے کی یہی غرض

[illegible]

صغیرین کو جس کی دانت ہوٹھا اس پر بندہ در

بجاء ربا فزاد اهل جحان
هو متايد هو پاسبان ده جهان
افق کي لکون داه غسبو و جو
مهم شکر تو کي باواري غم

لکون ساغی کي افق کي در بیان بود
جهان دیده جو پیش چشم سب
او هر

اکر جیوین کی ہر دھن کو پکڑا
 ای بابا جی ہکو یہ جینا ہے کھاتا
 کوئی نظم میں ہے کہ اتنا ہر دے
 رونا منع ہو جو کے کر نیو ستا
 نہ آو دھری کر لفظ کا ڈھب ہر این
 نہ بابا ہی جی کا مخاطب ہر این
 ہمیں اب عمر حسن بندی کرے گا
 یہ جینا ہی سر پر ہمارے غصہ ہے
 لیے کو مشدد جو تھنے کیا ہے
 پڑے گا چہرے کا جو یہ کہ دیا ہے
 ای بابا دینے میں ہکو محب دو
 ہمیں گور پر فاطمہ کے بیٹھا دو

کہ درجہ اب اگر جو مرد با
 کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے

کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے

کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے

میں اصغر کو بھی اس کھڑی بھولگی ہوں
 میں اس دم تو فافوس سی مل اٹھی ہوں
 اتے میں اُدھر عابدین ذکا پارا
 کہ با با جی میں کیا کرونگا بچارا
 آئی با اکیلا میں اب کیا کرونگا
 اوی با مصیبت میں کیا کیا بھونگا
 میں تم بعد احوال کسکو کہوں گا
 اس آتش کدی میں کتبک و ہونگا
 مجھے کہیے ناموس کیدر حلیجاؤ
 کہان جاگو عورات کو میں چسپاؤں
 ولیکن میں اب انکو کیدر حلیجاؤں
 کہان سو میں اب بیان مدینہ کو لاؤں
 گماشتہ نے ہر اک کو چھاتی لگا کر
 بوقت مصیبت ز آیات اطہر
 یہ فرما کے شپیرن کو سدھار

کہ شب جسکو ساری ہلائی رہی ہوں
 مرا تن بدن شمع سان ملتب ہے
 سر اپنے کے تنیں چار پائی سوار
 مرادل عجب طرح سے مضطرب ہے
 یہ ناموس کیدر میں لیے پھر نکلا
 میں کیا جانوں قسمت میں کیا کیا ہے
 بچوں کا بکنا میں کیدر نگر سہون کا
 مرادل تو تندہ نہ سناست ہے
 یہی چاہتا ہوں کہ کیدر کو کلاؤں
 کروں کیا حبیب کہ یاس زب ہے
 میں چھپنے کو انکے کیدر گھر بناؤں
 یہ حیرت تو بیردن حد ہے
 کہ ای بکیسو صبر ہے استلہا ہے
 قصیر اجمیلان نہیں منتخب ہے
 کھڑے ہو مخالف کو نہ پرکار

کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے

۲۹۵

کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے
 کہ بدست و تنج ایسے

یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے

مرے یار جو چاہے سو مج کو گھبرا	یہ کیا تو ہے حاجی تونس کا لہجہ
کہا میں زبان سو کہ خاموش رہ جا	زیادہ نہ بک آگے جا ادب ہی
دست اور تو سب بونی کی روسی	تھاراجو طور اس گفتگو سے
اسے میں نہ سمجھا یہ پوچھیں کس سے	محبت کا قربان ہونا سب سے

پھرائی جواولاد حیدر کی باری	تو کیا کہیے سہرا یک ز کیا سنواری
ہزاروں ہی مارو وہ مہ اور ناری	پڑا لشکر کا فران میں شغب سے

دل و جان سو قلم میں اس نظم کہوں	کہ بہر نہ مصرع بکھڑی ہو موزوں
مگر لفظ ہی چوتھے مصرع میں سرون	ابراہیم سے اور لڑھکیا سہرا

غرض آخرش سب نے پائی شہادت	چھ مہر خد اکبر لگے گوتے جنت
رہے شاہ تنہا بمیدان محبت	کہ کیا رگی ذرا کچ کیا ادب سے

نہیں ہر شہ مصرع میں یاں بھی قبا	وہی ہی رہی گئی لیکن فصاحت
---------------------------------	---------------------------

یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے

یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے
 یہ مثنوی بیازہ کی بیت کا مطلع ہے

جہاں تا اس سے بنی کا ناس
مجبور بنے نانا کا اسدم ادب

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

اسے تم سناؤ گے جس اہل دین کو	کیسا تمھیں آفرین اس یقین کو
کونکا بجا کہتے ہو اس لعین کو	زبانی پھر ایسے کر یہ کیا غنیمت
سلی کا اگر بول لب ہوئے قاتل	رکھتے تب یہ تشبیہ ک نوع حال
لفظ قافیہ کے لیے حرف بطل	جناب ایسی مین کہیے دراز اور

متن

تجھی کو مرا حق نے قاتل کیا ہے	یہ ابلیس کا کجا جھٹلا ہے
بھلا کہ تو کیا تیرا بیٹا کیا ہے	کہ میرا لہو تجکو شہد و طب ہے

شرح

بقول آپ کوشہ فریبین کہا ہے	جو پہلے دو مصرع میں مضمون بند تھا
تو یوں کیوں کہیں میں ترا کیا لیا ہے	کہ میرا لہو تجکو شہد و طب ہے

متن

یہ سنکر شمر آئے بیٹھا سرھانے	لگا ڈھونڈھنے مار نیلے بنانے
کہا شہ نے اٹھو کہ سن ای ویو	مجھے اپنے نانا کا اسدم ادب ہے

شرح

زبانی محمد سے فقط یہ ہے انشا	کچھ آیا نہ تھا شمر نانا کا بھیجا
------------------------------	----------------------------------

جہاں تا اس سے بنی کا ناس
مجبور بنے نانا کا اسدم ادب

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

نہی آپ بیان مقام کے
وہ خود اس مقام کے

پہلے ہون کا لو ہا تو اس کو کھلا
 کہ نہیں تو بھی کو یہ کو پانچواں
 دہ سب سے کہ دو اور جو تیر
 بسین علی میں سے کہ نہ جھلس
 ۲۹
 جہاں کیا تیر سے کہی سب سے
 کہ نہ کہ وہ آپ ہی علی کو پانچویں
 نہفت کی طرف نظر دو نوں پانچویں
 کہ شا کہ کمان کہ تھاری سواہی
 کتاب آوا سہم تھاری علی بے
 شرح
 اس جابہ تیر کہ شفق کہ اسے
 کہتے یوں باغیہ کہتے ساری
 زبان تھیں تھیں کہتے ساری
 شانائیت لفظ اس کے

اس عابد کی بندی بھی اس وقت اگر
 آخر شاہ نجف تھے ہر اعلم مین
 ہم آئے ہیں جنات کرباں ستم
 اس امت نے ہم پر رادون ہڈی
 آخر حضرت علی شیر باری تعالیٰ
 آخر میر اس حکایت کو کوئی کیا کیگا
 کوئی مہربان ہو سکے کہ بلا جاب
 مین اسکو جو اک طول دیکر ہے لکھا
 ذرا منصفون کو یہ اب اسکو عوا

چھوڑاؤ کہ یہ بھی بڑا کارر ہے
مسلمان کی لاکھون جن اکید میں
یہ کیا قوم ہے جن کا امت لقب ہے
کسی وقت کا بغض ہم سے کال
ہماری حمایت کا پھر وقت کب ہے
یہ دو حرف ہیں اسکو میں نہ بولا
کہ وہ ان جاگرتی دل کو طلب ہے
غزل نہیں ہے مرثیہ نام اسکا
بیان شہادت کا یہ میری ڈھب ہے

تخصیص خواہش انصاف کی مہرچی ہو
طلب بیان نہ نصف کو انصاف کی ہو
غرض مرثیہ یہ جو تم نے کہا ہے
بلاغت کا جی ناک میں آ رہا ہے

سنا صنمفون نے تو یہ وارڈی کہ
پر اسکا ہر اک بند معنی طلب ہے
عجب بحر ہے رطبی اسمین بہا ہے
نصاحت کو دیکھو تو وہ جان طلب ہے

مرثیہ جاندارات ماہ محرم

دن محشر کو نہیں عالم میں کم یہ جاندار
صفوہ اور اق دین پر تجھ جو مطلب کو حرف

کہ نہیں سکتا جو کہ گزری ستم یہ چاند
گر گئی حکمت انکو وہ ان سے کچھ یہ چاند

9.

۱۰۰

۹.
 از ایک بیگز کی بخت علی الدوام سلام
 درود بی علی دان رات صبح و شام سلام
 نودہ امام کی چھ کراں بنیوں کی
 قبول ہو توئی خدمت میں پیا امام سلام
 ادب کی بیگز سیفقر ترا غلام سلام

اس عابد کی بندی بھی ہوتی اگر
 آتشہ نخت تھے ہر اعلیٰ میں
 ہم آئے ہیں جنات کی اب ستم میں
 اس امت نے ہم پر مردان ہو ڈالا
 اور حضرت علی شہر باری تعالیٰ
 آری میر اس حکایت کو کوئی کیا کیگا
 کوئی مہربان ہو سکے کہ بلا جاب
 میں اسکو جو اک طول دیکر ہے لکھا
 ذرا منصفوں کو یہ اب اسکا دعوا
 چھوڑاؤ کہ یہ بھی بڑا کارر ہے
 مسلمان کیوں لا کھون جن ایکدم میں
 یہ کیا قوم ہے جن کا امت لقب ہے
 کسی وقت کا بغض ہم سے نکالا
 ہماری حمایت کا پھر دستک ہے
 یہ دو حرف ہیں اسکو جو میں بولا
 کہ وہ ان جا کی مریگی دلو طلب ہے
 غزل نہیں ہے وہی مرثیہ نام اسکا
 بیان شہادت کا یہ میری ڈھب ہے
 تمہیں خواہش انصاف کی میری ہے
 طلب بیان نہ نصف کو انصاف کی ہے
 غرض مرثیہ یہ جو تھے کہا ہے
 بلاغت کا جی ناک میں آ رہا ہے
 مرثیہ چاند رات ماہ محرم
 کہ نہیں سکتا جو گزری ستم یہ چاند آ
 گر گئی حکمت نگہ و ان سو کچھ یہ چاند آ
 دن و محشر کو نہیں عالم میں کم یہ چاند آ
 صفحہ اوراق دین چھو جو وہ طلب کو حرف

[illegible]

فلا تبنیٰ علیٰ حین ۹
ادب و دردی ۱۰
نظر خیم غایت ۱۱
کرامت کالمان ۱۲
سودا ۱۳
بوی ۱۴

ان فلاحی کراؤنی سوسائٹی

اس معذرت کے ساتھ

مجلس

۵۰۲

اس شاہ کے راجہ کو خدا کا سلام ہے
 آئے تھے جس کے دربار میں میں نے
 آئے تھے جو در ملک عبدغفار
 آدم کی و خون میں و جبکہ وہ
 غلطان پر خاک و خون میں
 اس شاہ اولیا کو خدا کا سلام ہے
 آئے تھے جس کے دربار میں میں نے
 آئے تھے جس کے دربار میں میں نے

سویکے لیے جس کی
باقی رہا جسے میں قہقہا چلا
کریں گی خاک و خون میں قہقہا چلا
انہی صد دنوں کو خدا کا سلام
چاہیے روزِ قیامت بلالین

یہ ظالم کسی زبان کو جو کہنے کا یارا
 جو انہیں طفل تھناست شہاہہ شکوہی ارا
 قضا کی تیغ کا جب سب کو کھانچا جو ہر
 زبان نکال کے بولایہ شمر کا خنجر
 اور جو تو تھمجد کے گنے میں لجاؤں
 تراخی جو ہو کہ اسکی ساتھ ملواؤں
 سخن یہ سن کر لگا کہنے وہ شہ آفاق
 رضا و حق کی ملاقات کا ہر بوج تاق
 خدا کی مرضی سے دل کو مری محبت ہو
 جنھوں کو ذائقہ سو دور اسکی اندر ہو
 بین یہ مرتبہ شپٹین سے چلا آیا
 اور اب جو مجھ تک اسی تیری ہاتھ بھجوا یا
 خنجر حسن اسکو گلہ شہ کے لگ لہو رو یا
 شہ اس سو ملکی فراغت سے اسطرح سو یا
 حرم کی اور کمون پھیر کیا نصیبو نکم

نبی کا قتل کیا ظالموں نے کھر سارا
 کیا نہ عمر نے کچھ فرق زائد و کم کا
 رہا نہ اس شہ مظلوم کا کوئی یادور
 کہ میں ہی اب تو ہوں اکل شہر مودم کا
 جو مرضی ہو دی تو والد کہ باہم ٹھہلاؤں
 ملاپ چاہی جو تو اس شہ بکرم کا
 انھوں کا دل کو مری ہر قدر زمین و فزق
 جو ہو وی اس میں تو ہو ملاپ یا ہم کا
 جو اب تجھ میں زچہ تشہ لب کو نہرت ہو
 اثر فریغ میں انکو رکھے ہے یہ سہم کا
 مری پدر کو بھی حق تو یہ جام پلو یا
 ہمارے واسطے احسان جو یہ پیہم کا
 نبار ترن پہ جو تھنا اپنی اشک سو دھوا
 کہ تا ابد نہ کھلے پر وہ چشم برہم کا
 اگر نیک نعت جگر چشم سے جمیوں کے

جس نے بیک وایستہ سے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو

جس نے بیک وایستہ سے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو
 شہر کو چھوڑا اسے اس کو

یہ زمانہ رسالت میں تھا علم نہیں
 کہ وہ کلام تو سہل تھا علم نہیں
 کہ وہ کلام تو سہل تھا علم نہیں
 کہ وہ کلام تو سہل تھا علم نہیں

کس طرح تھی وہ چشم غلامت میں بندوار
نہاں ہے کہ گویار شک مبین کا
آرائش اب اس بیابان کی سیمین کو مار
خود لیا کر نامزدی تو ہوا

معلوم

کلمہ ہر ایک کی طرف سے لکھا گیا ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔

کھر کھر رسالت کی مٹا سرور میں سن سکر گذرتی ہیں مجھ پر پستی راتیں کیا فکر کروں انکی زبان اور زبون کا بن سرتن داماد میں کس کو دکھائوں اس شاوی سے جب لہر گیا اس کی نین کا اس سیاہ میں اب زندگی نئی کی جودہ تن ٹکڑی کیا حین زکریا یوں ٹکڑی کا اُسجا پہ نظر آئی تھا ہنگامہ محشر ہوتا تھا جگر آب زمین اور زمین کا اس مریض کی کہنی سے رکھ دل میں ایتھ سایہ ہوتی سر پہ شہید و کھر چن کا	بولی کوئی میں کیا کہوں دی کا لیکون چھید دی ہیں کچھ کو مر سے خلق کی تپن اور خلق سمجھتی نہیں یہ دہر کی گھٹن بیٹی کا جلا پا جو ہی کہیں کڑوہ بتاؤں انکھیں کچھ کس طرح میں مہن سے ملاؤں منہ دیکھنا بیٹی کا مری اسکو ہوا سنگ شیشے سے فلک کی پشب عقد گر سنگ کرتے تھے جہان میں غرض اب مادر و دختر چھٹا اسکو کہوں کیا کہیں ان باتوں کو اگر سودا نہ لڑنے تو اعمال سے جو ن بید جس وز تازت پہ قیامت کا ہونو شہید
---	---

مشریب

احوال روزگار سوخ لکھا کیا تخریب سے واقعہ کیا لکب	کوئی پڑھا کیا اسے کوئی سنا کیا ملحد کہیں ہیں پڑھ کر ملاعین لک کیا
---	--

کلمہ ہر ایک کی طرف سے لکھا گیا ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔

کلمہ ہر ایک کی طرف سے لکھا گیا ہے اور اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔
 اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی سزا سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔

[illegible]

اب گھیر لاؤ جا کے اسیر و مکتو ترشتاب
 لایکہ حبس حرم کے گئے سب وہ نابکا
 بولے حرم کہ ماری تم اپنے گناہگار
 کاٹے ہمارے داروں کو مکتو اب مگر
 اب بیان ہی تم بتاؤ کہ ہر سکو بھلے
 گذری ہیں ارشون کی معوی آج چین
 کاٹی ہماری خلق میں چڑ گئی میں نیرین
 پانی ہی بھی نہ تھنے کیا آج تک سلوک
 آئی ہی نہ یہ بولنے میں لومو کی ہلک
 سمجھو جو بیگناہ کہ جتنے ہیں آج تک
 مرنیکو تو مر گئے جھوٹے اس میں کیا ہو شک
 تو تھیں ہم اپنی کار لین فرصت تم تہی
 آل بنی یہ اپنی تو اب مہر تم کرو
 اس سے زیادہ ہم کو تم اب زارست کرو
 رسوائی شہر کو چھو بازارست کرو

میں قصد اس مکان سواپ کوچ کا کیا
 اونٹوں پہ مار مار کے کرنے لگی سوار
 مہنے نہیں تمہارا گناہ و خطا کیا
 لوٹی لٹاے رکھ یہ بیٹھی ہیں گھر جل
 چھوڑو میں کہ اپنا غم اب بدعا کیا
 آنسو نہیں ہماری ٹھنڈی اس میں ایک چین
 جنگل کا چار پایہ بھی پانی سیا کیا
 قطرہ تمہاری ماتھ کا ہی ہو خون نرک
 اس غم میں بسکہ سہیہ ہمارا کٹا کیا
 جبک میں کوئی موانسین میں موت تلک
 مرن تو نہ گئے پر آپ کو ہم ادھر ہوا کیا
 جدھر کو چاہو پھر میں ادھر کو چلو
 جو کچھ کہ کو چلے ہو سو شے بھلا کیا
 چڑھو اسے اشترون پر نمودارست کرو
 کہ یہ چورستے جو ہم پر روا کیا

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نظم از سر و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا

بیٹے تیرے کشتی کی نسبت مجھ کو کیا خاموش ہو رہا یہ سخن کہ کے عابدین دیوان سے اٹھا وہ لعین ہو کر شکر مین سودا خاموش ہو کر یہی نظم دل نگار محشر میں با سکی دیو و جہاں جگہ کر دگار	کیجی وہ کام تامل کوئی محسلا کیا تاثیر حوت اسکو سے ردی نظم حاضرین عابد کے حق میں پھر نہیں معلوم کیا کیا روئی بہت سا عاقل و مجذوب و ہوشیار حق مرثیہ کے کہنے کا تو نے ادا کیا
---	---

مرثیہ حضرت امام حسین

فلک نے کر لیا میں اب جسدِ ظلم کا چھایا سوا پیکان کا ک قطرہ نہ تھا غلامِ زبایا صدایِ اعطش فریاد سے سرور کی تھی یکم کیا تھا پانی پر جلنی وہاں تیر و نکی عالم نظر کر کو کھلا کوئے تھی اور سا ونگا نہ ہیر دفر و آب پر اتنی فلک ایسی جھاکاری یہ تو سم وہ ہی حسین ہر کوئی چھچھو انا ہر کوئی اسوقت چھوٹی ہو بھی ظالم چھوٹا ہر	کمان جبر کو قوس قزح کی طرح پڑھوایا کہوں کیا تیر باران سے نمی کو کھڑ کو دہلایا زمین پر شکوت سے خون کی بو بھٹی ہوئی کھٹا میں دار کر ملکوں کی پر گیری کو دکھلایا بھری میں جل تھا اور پانی میں کھو جھوٹا جگر کو شہر کو منیر کے پیا سانچ کر دایا کچھیر و تنکے چن چن گھونسل اپنا بنا ہر پڑھو سرور دین ان جہاں سرور نہ پایا
--	--

بی بی کا چا تو یارین دان
 جیو کیان کتنی حسین ہو پانی
 چھپ چھپ کر نہشت پو پانی
 چھپ چھپ کر نہشت پو پانی
 چھپ چھپ کر نہشت پو پانی
 چھپ چھپ کر نہشت پو پانی

۱۱۰

نظم از سر و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا

نظم از سر و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا
 و ز ناز و دشت بلا سارا

[illegible]

میں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 پوچھا کہ اسلام پر بولایا وہ فرمانی
 عیسائی سے تو اسے کہ ہم عید کی قربانی
 کرتے تو یمن میں تیرے گھر سے
 دوزخ کا گھر ہے جس میں تیرے گھر سے
 اس کا تعلق ہے جس میں تیرے گھر سے
 اس کا تعلق ہے جس میں تیرے گھر سے

بغیر اس کے تو ہرگز بندے نہ یہ صورت
 کہ جسطرح سے تو آیا ہر جان میں سے
 نموش ہو رہی کہ آسمان کی سمت نگاہ
 وہیں سمجھ گئے اس بات کے ترقی سے
 سولے عابد پیر رہتے تھے ہمراہ
 ہر ایک کو دھڑا جھکے سفینے سے
 بسوے شام چلے رکھ کر کہہ کر نیری
 دیا کفن نہ اسی چار گزینے سے
 حسن کا ریزہ الماس سے جگر بچاٹا
 چڑھا ہر نیری پر سر اس ستم گزیری
 خوشی خوب ہو اظہار کرنی واسکے
 خوشی تھی فاطمہ کو پیر بن کے سینے سے
 پر اس گلی پہ چلاب سے خنجر فو لاد
 یہ رنگیا ہر ٹھٹھک ہاتھ مار سینے سے
 اور اس کے ساتھ کسی مملکت کی سواہی

بحث کری تو پانی کی واسطی منت
 اگر یونہی نہ چلے شام کر نیو جمعیت
 تسخیر یہ سننے لعینوں سے شاہ خلق پنا
 اجل کو اپنی جو کچھ غیش و قوم بھی ہمراہ
 آپ کے کیا ہی کہو یہ امین آہ و لایا
 برای آب بدریا خون سمیت از شاہ
 خبر جو یوں وہ عین بعد قتل آن سرد
 زمین پڑا لگتی دھوپ میں تن مہر
 علی نے سجدہ میں لوہو سرائی کا چاٹا
 حسین شہزادان کا گلے لہو چاٹا
 جھاجو گزری ہو گی سوا اب کہوں کہ
 پڑا وہ سوکھی و عریان ہو پ میں جو
 فلک نہ کرتے تو کی سودا اگر یہ پیدا
 سمجھ نہ مہر کو بالاسے چرخ بد بنیاد
 شہا تو دی محی توفیق گریہ و زاری

اور اب تو میں میں تیرے گھر سے
 جس وقت کی ہے یہ بات نصاریٰ کو
 ہر موسم کی ہے یہ بات نصاریٰ کو
 سوچا میں جواب سنائی میں کہ
 پہلو چھو سا کہیں تاقی نصاریٰ کو
 تن بعد تال کیا یہ نصاریٰ کو
 لا باہر چل گیا غیب کی ہوا سے
 نزدیک بار تو کا ہے جی جی ہوا سے
 کب راہ نصاریٰ نے ہو لا نصاریٰ کو
 شکر نصاریٰ نے ہو لا نصاریٰ کو
 یوں دین میں نصاریٰ نے ہو لا نصاریٰ کو
 یوں دین میں نصاریٰ نے ہو لا نصاریٰ کو

۵۱۲

میں کہ نصاریٰ یوں از رو نادانی
 پوچھا کہ اسلام پر بولایا وہ فرمانی
 عیسائی سے تو اسے کہ ہم عید کی قربانی
 کرتے تو یمن میں تیرے گھر سے
 دوزخ کا گھر ہے جس میں تیرے گھر سے
 اس کا تعلق ہے جس میں تیرے گھر سے
 اس کا تعلق ہے جس میں تیرے گھر سے

انقصہ زمین اور پر کز قتل امام دین
کہنے لگے پھر باہم غارت بھی چلو اگر میں
یہ زونپہ اور اوٹھوں پہ اگر اٹھو کہو دھس
یہ مشورہ کہ ملعون پھر اسے جو خیمے پر
اسوقت ہوا برپا ہنگامہ صد محشر
چادر سی حرم میں جو چہرہ کو چھپاؤ تھا
شمشیر بہنہ کر اور اسکو ڈراؤی تھا
ہاتھ ایک لعین برور و سراپی پہاڑی تھا
کہ کہ یہ عمل کرنا قسمت میں ہمارے تھا
زینب کی کہا اس سوگرتو یہ سمجھتا ہے
بولا کہ نہیں بہنی تم پاس تو اب یہ شئی
اسطرح کیا غارت کھڑے پیسیر کا
چھوڑا نہ لعینوں نے کٹر ابھی ہون پر کا
نیکاس کے حرم ساری اور آگ دہی ہو کو
مقتل کی طرف لا کر کہنے لگے ابل لو

سب شکر کے جگر میں گھسنے لگے پیشانی
تھا سب کچھ اسی خاطر اب سیم اور زلین
سر کاٹ کر مردوں کا کرزند و کوزنہ مانی
تیغ خون سے سر ابرو دو نکو چھاڑو جس اندر
جسمانی سوز لرزاتا عالم روحانی
ہر ایک لعین اس سے چادر وہ چھنا دے تھا
کی اپنے پیہر کے گھر پر یہ ستم انی
اور پائون سوزیب کر خلیاں تارو تھا
نزدیک خدا جس سے کھینچیں گے پیشانی
خلی خلی چپانی کے تہ تو کس لیرے
بہتر ہے کہ میں ہی لون سے تو ہے بہ جانی
زیور کی جگہ ہر زچھلا نہر ہار کا
لٹھنے سے بچا وہ کچھ بھیجے جس عریانی
ایک ایک شتر اوپر بٹھلا کر انھیں دو دو
نفسیج تن اینٹوں کی جاتی ہن جو بچانی

[illegible][illegible][illegible][illegible]

کس نام کی باتوں کو رد و نفی ہونے پر بیان
 میں نے پھر ہر مہینہ نہ انھوں کو کفن دیا
 چھوٹیں جو اس لعین سے تو پہچانیں گے
 یا ایضاً الرسول زبان زیادہ
 جیت دیں کہ پہونچو گھٹن جو مکی گھر
 ہتھو سنگھالی مار کے بری دینی گھر
 زہرا کا غم مجھے ہوا سو تھا غم نبی
 پشتیں سے چین تو مصوبت نصیب کی
 برخوان غم چو عالمیان راصلانہ
 اول صلابہ سلسلہ انبیاء زوند
 منتر پڑھی بیت کہی کھنڈ کھینکھ
 بھرتے آئی ہیں ہیں خیم خیم کو دکھ
 اس دشت ہر بلا میں تہ تیغ آبدار
 لیکر ہو چہ ان و تامل شہر خوار
 پالان نہیں چنکر ان اونٹونہ ہم سوار
 عابد پر بندہ پائو کی ہو ہاتھ میں ہمار
 تاج سفار و خطا چنیں نہ کرد
 برج آفرید جہا چنیں نہ کرد
 دیکھیں فی سناں کی مہون کی کھی
 کن اوکھ میں آئی کراہی پتھی
 گو کو فیان تہم سے ہمارا بھی جان لین
 ظلم انکا اس جگہ تو کسی نہ ہم کہیں

کس نام کی باتوں کو رد و نفی ہونے پر بیان
 میں نے پھر ہر مہینہ نہ انھوں کو کفن دیا
 چھوٹیں جو اس لعین سے تو پہچانیں گے
 یا ایضاً الرسول زبان زیادہ
 جیت دیں کہ پہونچو گھٹن جو مکی گھر
 ہتھو سنگھالی مار کے بری دینی گھر
 زہرا کا غم مجھے ہوا سو تھا غم نبی
 پشتیں سے چین تو مصوبت نصیب کی
 برخوان غم چو عالمیان راصلانہ
 اول صلابہ سلسلہ انبیاء زوند
 منتر پڑھی بیت کہی کھنڈ کھینکھ
 بھرتے آئی ہیں ہیں خیم خیم کو دکھ
 اس دشت ہر بلا میں تہ تیغ آبدار
 لیکر ہو چہ ان و تامل شہر خوار
 پالان نہیں چنکر ان اونٹونہ ہم سوار
 عابد پر بندہ پائو کی ہو ہاتھ میں ہمار
 تاج سفار و خطا چنیں نہ کرد
 برج آفرید جہا چنیں نہ کرد
 دیکھیں فی سناں کی مہون کی کھی
 کن اوکھ میں آئی کراہی پتھی
 گو کو فیان تہم سے ہمارا بھی جان لین
 ظلم انکا اس جگہ تو کسی نہ ہم کہیں

چھوٹیں جو اس لعین سے تو پہچانیں گے	یا ایضاً الرسول زبان زیادہ
جیت دیں کہ پہونچو گھٹن جو مکی گھر	ہتھو سنگھالی مار کے بری دینی گھر
زہرا کا غم مجھے ہوا سو تھا غم نبی	پشتیں سے چین تو مصوبت نصیب کی
برخوان غم چو عالمیان راصلانہ	اول صلابہ سلسلہ انبیاء زوند
منتر پڑھی بیت کہی کھنڈ کھینکھ	بھرتے آئی ہیں ہیں خیم خیم کو دکھ
اس دشت ہر بلا میں تہ تیغ آبدار	لیکر ہو چہ ان و تامل شہر خوار
پالان نہیں چنکر ان اونٹونہ ہم سوار	عابد پر بندہ پائو کی ہو ہاتھ میں ہمار
تاج سفار و خطا چنیں نہ کرد	برج آفرید جہا چنیں نہ کرد
دیکھیں فی سناں کی مہون کی کھی	کن اوکھ میں آئی کراہی پتھی
گو کو فیان تہم سے ہمارا بھی جان لین	ظلم انکا اس جگہ تو کسی نہ ہم کہیں

کس نام کی باتوں کو رد و نفی ہونے پر بیان
 میں نے پھر ہر مہینہ نہ انھوں کو کفن دیا
 چھوٹیں جو اس لعین سے تو پہچانیں گے
 یا ایضاً الرسول زبان زیادہ
 جیت دیں کہ پہونچو گھٹن جو مکی گھر
 ہتھو سنگھالی مار کے بری دینی گھر
 زہرا کا غم مجھے ہوا سو تھا غم نبی
 پشتیں سے چین تو مصوبت نصیب کی
 برخوان غم چو عالمیان راصلانہ
 اول صلابہ سلسلہ انبیاء زوند
 منتر پڑھی بیت کہی کھنڈ کھینکھ
 بھرتے آئی ہیں ہیں خیم خیم کو دکھ
 اس دشت ہر بلا میں تہ تیغ آبدار
 لیکر ہو چہ ان و تامل شہر خوار
 پالان نہیں چنکر ان اونٹونہ ہم سوار
 عابد پر بندہ پائو کی ہو ہاتھ میں ہمار
 تاج سفار و خطا چنیں نہ کرد
 برج آفرید جہا چنیں نہ کرد
 دیکھیں فی سناں کی مہون کی کھی
 کن اوکھ میں آئی کراہی پتھی
 گو کو فیان تہم سے ہمارا بھی جان لین
 ظلم انکا اس جگہ تو کسی نہ ہم کہیں

کدو دھار و غالی بمان در
 کدو نشسته تو می ز پر هوشک و خون من زن بود
 چرخ جادوی سحر خال جودل مثل آینه بود
 چشم من کی فتح است سب از پر چرخ افلاک است
 چرخ است بعد شکر شام از دهن کاکر و نا
 کتن سا که در آتش خط اسطوخودوس
 گوی گاه خاک خاک چو روانه در دست غلام چو
 چرخ جادوی یک یک می کشد اس قوم سحر

[illegible]

۵۲۰

جلد پنجم
کتابخانه

100

خوشی کورات دن کر غم کو تو پا مال ای سووا | الم سے اپنی رکھ سنیے کو مال مال ای سووا

بچا تا ہی اگر تو آپ کو نا جہنم سے

مرثیہ بچنا حضرت امام حسین علیہ السلام

جو مجھے کہتے ہیں کہ ہر شے سو اچھ اور کچھ نہیں تو کمون اسکی ماور اچھ اور حدیث آتی ہے جب میں بلی کی محکبہ یاد اس امر میں جو ہوا ہونی سی یون ارشاد پدار عز اسی زمانہ ہوا جب سو خلق پر اس تم کو دکھو کہ کاٹا کسا حلق سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہو اسلو کس کے کہانی نے جسے ہیں سو والدین اسکی یہ گفتگو محمد کی اس سخن پر دال گلا یہ کاٹنی کا کیا ہے خون سی لال حدیث محکم کی سی یون ہو مفہوم	وہ چاہتی ہیں زبان و مری سنا کچھ اور الم سے آل محمد کے بے بھلا کچھ اور بغیر مرثیہ سمجھو نہون لو احساد مانعت ہے بھلا اسکی کفر یا کچھ اور وہ دل نہیں نہوا ہو الم سے جسکو فرق عزای لاکھ طح کی پر یہ عز اچھ اور علی وفاطمہ میں مادر و پدر جس کے مرحومین کو مجھے نہ جاننا کچھ اور رسول کا ہر وہ قاتل جو ہر کشند آل میں اس گلے گلا وہ سمجھوں گا کچھ اور دوئی جو چاہو بی اور علی میں سو معلوم
--	--

۵۲۱

کلی

وہ چاہتی ہیں زبان و مری سنا کچھ اور
الم سے آل محمد کے بے بھلا کچھ اور
بغیر مرثیہ سمجھو نہون لو احساد
مانعت ہے بھلا اسکی کفر یا کچھ اور
وہ دل نہیں نہوا ہو الم سے جسکو فرق
عزای لاکھ طح کی پر یہ عز اچھ اور
علی وفاطمہ میں مادر و پدر جس کے
مرحومین کو مجھے نہ جاننا کچھ اور
رسول کا ہر وہ قاتل جو ہر کشند آل
میں اس گلے گلا وہ سمجھوں گا کچھ اور
دوئی جو چاہو بی اور علی میں سو معلوم

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

ترتیب حضرت امام حسینؑ

با تو کستی چھین گهرن کا قصہ ت کر سانیان ایک تو تہار ہاجاتا ہ کیدھر سانیان تو چلا مرنے میں کس کو اسے کر چلا کیونکہ تجھ بن ہکو اس صبی سے مزنا ہو چلا تجھ سو اکسا ہی اس جگہ میں ہکو اسرا	مچکرتی تو سب غیش و براور سانیان تجھ بن آفت آنگی ہم سب کی سر سانیان کاٹ پہلے ہاتھ سے اپنی ہمار بھی گلا لوٹ لیو نیلے ہمیں یاں سب تھک سانیان کون ہی حامی ہمار یاں کجیزات خدا
--	--

کون دامن جان سپردا در آغوش تو
 پستی بین سرگودار آغوش تو
 سباز دل و دوزخ بین دشت بین
 خاک می بین از دوزخ بین سب
 دوزخ بین دشت بین سب
 کون کیان مظلوم کیان
 کون کیان مظلوم کیان

وہ شب بہت اُسکی تانی ازاد ہوئی کئی
اُسکی حالت دیکھ کر میری تو جیانی ٹھیک
چھوٹ سا کھڑا ایک اُسکا یوں کھلا گیا
کیا پروردن ہاں مجھ بان کو تنہا کھلا گیا
دیکھیں اگر اپنی پورے شیعہ غور کی سیطرت
دیکھیں اُس موصوم کی تقصیر مار کی سیطرت
ہاں اب جھوٹی مین میں لیکر جھلاؤنگی کسے
ہاں مین دودھ پلانیکو گاؤنگی کسے
دیکھیں اُسکی ننھی گر زکری دھنچا نیکو با
دیکھیں اگر میری پھر چھپا تکی تو پانیکو با
ہاں وہ بالی سکینہ پاس ہی ہو جان لب
جیجہ پر اُسکی مین کا ہر ٹکڑا کیلخت سب
اک طرف شانی کا عباس خیمو کے بیچ
سخت دشت ہو غضب و سو اس ٹھوکر کچھ
مشک لیکر مین گیا پانی کی خاطر غرض

۵۲۶

مجاہد بن ابی بکر
دخینون کی لکھ کر یہ لکھنا
کوئلان تیری خمر تھینتی مجھ کو سنا
زندہ جی رہا باور کا شور مبرسایان
ہلے نہ اس سب طوف سی جان شتاب
وہ جیسے غلام رکھا دین اور کیا کیا خراب
آج کل کیسے مہلے سادیا کا افسانہ تان
ایک ساعت میں غلام پادشاہ
پایس میں مجھ کو بل پادشاہ
مجھ

اس حبیب میں سے ایک گلستانِ روزین
دو نظرون پروردگار سودہ نورالین
رنگین بیانِ محراب و سودہ نورالین
انکسار میں آسمان فسرده دلان و زمین

اس حبیب میں سے ایک گلستانِ روزین
دو نظرون پروردگار سودہ نورالین
رنگین بیانِ محراب و سودہ نورالین
انکسار میں آسمان فسرده دلان و زمین

امام حسین

شام سے پہلے کربلا کی رات
 کربلا کی رات کربلا کی رات
 کربلا کی رات کربلا کی رات
 کربلا کی رات کربلا کی رات

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

خجرا س سپاس کی گردن پوہا رہا
 حال یوں دست نظم سہارا پہنچا
 نہ ترق باقی ہو صغیر بن اکبر میں دم
 رن میں بچان پڑی انگلی تن نازک درم
 اقربا آج کے جتنے تھے پیر شمشیر
 سو کچھ دیکھ انکی پڑی خاک میں نہیں ہم
 بسکہ اس دشت میں آگروہ حق اپنی لڑو
 ہم مصیبت زوگان قتلگہ انکی من کھڑی
 چرخ کی ہر عداوت کی تین کی کھجیہ
 اور فرزند تھار جو ہیں سو آب بغیر
 دین کا جسکی خلاق کرتیں دعوا ہے
 پوچھتا ہو جو کوئی تپہ مصیبت کیا ہے
 کہ کبکاسی ہمیں جاتی ہیں لی شام بعین
 کرتی ہیں خاک گویا سر پہ اتر کر زمین
 غرق اب کتو میں اسطرح سودھ اہل حرم

پانی میٹھا نہ اسی اور نہ کھا را پہنچا
 دیکھ جھگل کی کہیں جانوران روتی ہیں
 اور قاسم کی کہیں کیا جو ہوا اُسے ستم
 دیکھ کر زخمی شمشیر و سنان روتی ہیں
 نہ رہا ایک کبیر کہیں سے نہ ایک صغیر
 ابر کی طرح بغیراد و فغان روتی ہیں
 جو زخمی ہو بدن خاک میں بسیں پڑی
 تن پہ ہر ایک کو جوں نوحہ گران دوتی ہیں
 خوشی براب میں جھگل میں ہوا میں ہیں طیر
 لب دیا وہ کھڑی کشنہ لبان روتی ہیں
 اسکی اولاد کو سر پہ یہ ستم برپا ہے
 دشت غربت میں پڑی دیو طنان دوتی ہیں
 ہاتھ سو ہو ستم کیشو فکی آرام نہیں
 گاہ ہم چڑھ کر بہشت شتران دوتی ہیں
 تھر تھراتی ہیں پڑی سکتے جسوی لوح و قلم

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

قصیدہ

عقل غفلتوں میں کون کون کا ہو
خدا کی عبادت میں کون کون کا ہو
خدا کی عبادت میں کون کون کا ہو
خدا کی عبادت میں کون کون کا ہو

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

تیرے چہرے میں ہے اور چور و جفا کی چٹا
تیرے دھڑکے ہوئے کان میں جال کون کیا ہے
خیر کا کیا زخم بتاؤں ہاں مصیبت و اویلا
فاطمہ لیکر جسکو سوتین کی سی کیفیت کی
دودھ منی ہو جو بال احسب فاطمہ نے ناسال
اسی تو وہ دیکھیں کہا لکھ کر کیا ہو یوں تلخ
برگ کی گل کی تلخ ناز کتر ہیں سوہیات
اسکے سوا اک اور مصیبت و اویلا کی کام
نہیں گذرتا آسمان ہر گرجی میں اس قوت کی
جاتی ہیں خوار و نزار او ٹوٹی شست چٹل
جنھوں کی جانب پاؤں نہ بڑھ سکے نہ گناہ
شام ہی جاتی ہیں لنگھو صورت سی و ستم
پری چاہتے اور پکاریں ملک ہستی کی اعناد
کون ہو ایسا رحم کرے جو حال یہ انکے آج کو دن
غرض جو چھ گندری آستیر کبھی ہونے کی

ایدھر تو سوار ہو اسکا بھال سری بل بھرا
سری لیکر تا قدم سب کھڑو کھڑو پکیر ہے
قہر کیا ایسا کچھ ان کے سبب ہے بیسے
سودہ خاک پہ یوں اب برباش بربستہ
سو پرچم بتری کا وہ گرگسوی منبر ہے
نیٹے کے سر چہرہ نہ بیٹی پر چادر ہے
پاؤں پر منہ جاتا ہی سر خاجکل کا شتر ہے
دھوپ کی شدت سے کھنکھرو زین پر لگے
قتل کیے سب ہنسی باقی ایک سپٹ پیر ہے
کوئی ان انہیں ہر اسکی کوئی اسکی خواہر ہے
صورت و سر پہ لنگھو لنگھو کوئی نہ چادر ہے
کوئی نہ ابع نس ہے انکا کوئی نہ انکا یور ہے
نواشیر ہو لنگھو نالو میں نے فریاد و شہر ہے
کس سے کہیں وہ در در کوئی دادر انکا داوہر
تسیر تو خفا مشن ہو سودا حالت ہر کی تر

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

ہر کسی کو دیکھ کر ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے

کہا گھوڑی سی کہ جا کہ یہ سو زین عبا
 گر گیا جان فدائے حسین مظلوم
 گذر جو برسہ تری سبغ و محسن سبب
 یوں تجھے کہ کے گیا آج حسین مظلوم
 جو تعدی ہو ترے سر پہ تے تو سیو
 یہ سخن کہ کے موا آج حسین مظلوم
 یا راورد دوست سی کہیو تو میری پل تیز
 کہ سلام اور دعا آج حسین مظلوم
 کہیو میں منزل مقصد میں اسی ہو پناہ
 رن میں جا گھوڑی آج حسین مظلوم
 اسکو تم در پردہ لداری ہی رہو میرا
 اس سیتی دور پڑا آج حسین مظلوم
 بھر جہن لو ہو سی گھوڑی زخمی آہ
 گیا کٹوا کر گلا آج حسین مظلوم
 کر نظر لو ہو سی گھوڑی کی بھری ہوئی تیز

راوی لکھتا ہے کہ جب وہ مکان میں آ
 امر خالق اکبر کے ہو راضی برضا
 جسطح سے ہو راضی کی تو راضی ہو
 گاہ تین حرف شکایت نہ زبان سے کہیو
 تلخ مری حق میرے الم میں رہیو
 اور دعا و سنتو نکو میری وطن میں کہیو
 جانا قسمت سی اگر ہو دی مدنی کی تین
 سب جیسو نکو کیا کشتہ اعدا و دین
 پوچھو گر تجھ سے سکینہ نہ بابا آیا
 پھر یہ جیسو جو نہ مانے وہ ترا بتلایا
 کہیو زینب سے سکینہ کو کیا کچھ بیا
 تم سوا اور کوئی اسکا نہیں اب خواہ
 اس وصیت کے ہو ا بعد جو قتل شاہ
 یوں زبان اپنی میں کہیو لگا وہ بھر آہ
 ہو گی دیکھ اسے عشر کلام میں تین

میری
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے

ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے
 ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے ہر کسی کی ہر بات سے

نشیب بزمی که در کف اصفه کمال
 بود بر نیل آب در کف اصفه کمال
 بود بر نیل آب در کف اصفه کمال
 بود بر نیل آب در کف اصفه کمال

کلمه اولی در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه دوم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه سوم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه چهارم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه پنجم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه ششم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه هفتم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه هشتم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه نهم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمه دهم در این کتاب است که در این کتاب است

پیکر آب سرور انکو آوری الفصال
 دین کا خورشید دنیا سگیا بخت نوال
 آج رور و لولین کچرین من هر غارتوال
 دیکھنا کجا غبار کو دودہ تھا تجھ پر وبال
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا نہال
 لیچلے میں آج ہم اس باغ کا پیرہ زوال
 ناقہ اصباح سے تو بہتر کہیں ہی تیری آل
 اعلیٰ امت پر خدا کو امر سے آیا زوال
 کاٹ نیڑی پر رکھا اور تن لیا لوموین آل
 رطلے میں شام کو زنجیر کر یہ بد سگال
 جس گھڑی وہ فائدہ دار دھوا جاتوال
 منہ بقیہ کی طرف کریون لگی کر زغال
 آسمان نمی نظر لگ جانے کا کہ احتمال
 آج تک کسی نہیں دفن و کفن کا کچھ خیال
 آج رن میں آکر دیکھ شکوہ کی مسکا خیال

سننے والے اس سن کہ شرط ایسا ہی دور
 روزگار شہرہ بھی کچھ کم روزگار ہی نہیں
 گوشت کی کچرین کی پوچی نہ تھی جلی صفا
 یا رسول اللہ و کسیو بخون آفشتہ ہیں
 شامیان کچرین سر نہرہ پر رکھا ازراہ طنز
 اسپ و غلعت ایسی کی امید پر پیش یزید
 داد و نوادی ہماری اب کہ نزدیک خدا
 ناقہ جو کب تھا اصباح کا سولہ سکے واسطی
 یہ تو کہ نہ مل کاتیرے تھا جسے سر کو آج
 اہل بیت کے جو ہم باقی رہی سواب ہمیں
 لکھتے ہیں اکثر کتب میں راویان معتبر
 جا پڑی نش برادر پر عزیز کی نگہ
 یہ جگر گوشہ تیرا ہی نہ لاتی تھی جسے
 تالیش خورشید ہی سوکھی گرد و خاک میں
 خلد میں کیا مانع البال اسکی حالت سی تو

کلمہ اولی در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ دوم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ سوم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ چهارم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ پنجم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ ششم در این کتاب است که در این کتاب است
 کلمہ ہفتم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ ہشتم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ نهم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ دهم در این کتاب است کہ در این کتاب است

کلمہ اولی در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ دوم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ سوم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ چهارم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ پنجم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ ششم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ ہفتم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ ہشتم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ نهم در این کتاب است کہ در این کتاب است
 کلمہ دهم در این کتاب است کہ در این کتاب است

جنگل کی پھولیں اور پھولوں کی خوشبو
 چاند کی روشنی اور چاند کی تابانی
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں

اب آب و نان سی پی انھیں نہ بار کھو
 کہتا میں اس لیے تم سے یہ تانہ مجھ کو
 جو پودہ نہیں جیتے یہ اتھا تو تو پودہ ہاں
 زیادہ اس سے شجر ہو کہ پیاس سے نہیں
 تمھاری نفع کی پرین کی زمین رہتا نہیں
 غمگندہ لگے پانی حرم میں ملعونان
 لگے یہ کہنے انھوں پانی تم پو پو ہیں
 یہ سنکے عابد بیمار نے دیا یہ جواب
 ہمارے باپ کو میں اب کی کیا سیراب
 ہمارے باپ کو مر گیا تو میرا ہر روز
 ہمیں جو پودہ تو یہ آب ہو نہت بنا ہوا
 پھر اگر کسی مفصل خبر نہیں معلوم
 غریب و بیکس دی جا رہی وہ تجھ کو ظلم
 خدا ان جتنے وہ مظلوم تھو کر اگلاو اسیر
 سوار اگر انھیں انھوں نے پوسے وہ بوجہ

کہ فائدہ تیرا اس حاکمین الٰہی ہے آج
 ہم انکو جیتی تو پیش یزید ہو پناہ دین
 جو دیاں مرین یہ تو قصہ ہی محقر ہے آج
 کچھ انکی دوستی سے دین یہ بات کہ نہیں
 سخن مر اتو یہ قابل ہر آب زرسہ ہے آج
 پیر و تھو غش ہو کہ سب تشنگی سے خروہ جان
 کرم خلیفہ کو تاب کا تم اوپر ہے آج
 کرم ہی چو پلاؤ تم اب میں وہ آب
 یہ آب ہو تو غرناہ جگر ہے آج
 بریدہ حلق سے جاری ہو اسکو خون ہنوز
 ہمارے دل پہ ہر اک قطرہ جو شر ہو آج
 ہوا کہ یا نہوا اسدن اکھتر حلقوم
 کہیں تھو پانی میں زمہ سے تر ہو آج
 جدا جدا کیا ہر ایک کہ تین زنجیر
 چلو شتاب میں عزم بیشتر ہے آج

جنگل کی پھولیں اور پھولوں کی خوشبو
 چاند کی روشنی اور چاند کی تابانی
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں

جنگل کی پھولیں اور پھولوں کی خوشبو
 چاند کی روشنی اور چاند کی تابانی
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں
 سحر و جادو کی باتیں اور سحر و جادو کی باتیں

مصیبت اولیا و انبیاء کی سنی کیا دیکھا
 تعب و کم کی لکھنی پیو جو کجی جہاں کی سو
 پڑی ہین تین کرم الیوب سی صبر آزمائی سو
 غم فرقت و حوا کی یہ آدم ندر و گرین تھو
 اور ایسا ہجرین یوسف کرد و تیر کھان
 سنا ہو گا جو کچھ فرعون سر دہی کے لایا تھا
 ستم کی تیج و صلیح کا ناتھ ہین آیتھا
 نبی جو تھار ہا ہر آن مرضی الہی مین
 پڑی طوفان کو باعث نوح کی کشتی تباہین
 خیال آتے ہین دل اپنی لاکھوں تانور و
 یہ سب کچھ دیکھ کر پر ایک نو دیکھا نہ وہ نہیں
 تعب کا طرح کا ہر ایک پر عالم میں جو گذرا
 نہیں کھنکے قابل مصطفیٰ لکھ کر جو گذرا
 انھو نہیں کا ہیکل گزری کسی کی جیہ سیر
 پس کاتن نظر آیا پیر کو خاک و خون اندر

ولو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر ہلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ اتری سی تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی انکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر انکی چشم مین نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجی سی ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنچی کیا یونس زجا کر طین باہین
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ہلا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ مین
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پاروا دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی مانت کو کو
 نہ کا نوسنا و آکھین نو وہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لوتھہ بچا نیکی جا اپنا کھو سی
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

کسی کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر ہلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ اتری سی تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی انکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر انکی چشم مین نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجی سی ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنچی کیا یونس زجا کر طین باہین
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ہلا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ مین
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پاروا دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی مانت کو کو
 نہ کا نوسنا و آکھین نو وہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لوتھہ بچا نیکی جا اپنا کھو سی
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

کسی کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر ہلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ اتری سی تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی انکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر انکی چشم مین نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجی سی ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنچی کیا یونس زجا کر طین باہین
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ہلا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ مین
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پاروا دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی مانت کو کو
 نہ کا نوسنا و آکھین نو وہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لوتھہ بچا نیکی جا اپنا کھو سی
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

کسی کو دیکھا نہ وہ جو ماجر اسے کر ہلا دیکھا
 عداوت بھائیوں کی ہو کیا یوسف بھلا
 بلکہ اتری سی تن نکر یا کا بھی ہوا دیکھا
 اگر آب چشم سی انکی سد اسیر جیوان تھے
 اگر انکی چشم مین نور نظر کن سے رہا دیکھا
 بھاہر در پر صیسی کو مت فی چڑھا یا تھا
 تن عجی سی ہر اک عضو عالم سے جدا دیکھا
 مصوہت کھنچی کیا یونس زجا کر طین باہین
 جو گزری ان پر سوال جہاں نے ہلا دیکھا
 کہ سختی کی نماز کا وودا کر ہوا کہ مین
 نبی کی آل نے جوا پی سر پر پاروا دیکھا
 کوئی فرزند کی خاطر کوئی مانت کو کو
 نہ کا نوسنا و آکھین نو وہ ماجر دیکھا
 کہ ہر اک لوتھہ بچا نیکی جا اپنا کھو سی
 پیر کا سر سپرے نوک نیزہ پر دھر دیکھا

۵۳۷
 ۵۳۷

۱

بسیار از این که در این کتاب مذکور است
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب

و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب

مقام پاننان کالی سر و کور و ان در هر
 جدا سسی شری تخی فغان خونید لاش شری
 که باید هر نظر بای تو دست او در هر
 حسین هم شک ایسا که تو یار و بکو کی می
 کیا جو غور هم این تین دور از وفادار
 پسین هم آب سرد اسجا کھین امید کو شری
 نهایت شرم دین سی هم دل نیکو در هر
 حرم خاک سیه پر شمعین اور هم فرش قالی پر
 مروت سی نهایت آپونا آشنا دیکھا
 جھاوین اپنی ہم ناموس کو پر کلین و اور
 کہ ہم اس امر میں ایک کو دراز جیاد کیا
 اور اپنی واسطی ہم اطعہ اقسام کو اوین
 غرض سطح کو صی کو اپنے بے مراد کیا
 جہانین دل سی کہی میں حسین مدوید ہو
 نہ دین اب تار اساکه فراس سی بھلا دیکھا

بجای بان در مان چل کاکه مار کی حوالا نھا
 کہون کیا آہ ای پادشاهت اس جان میں کی
 جو کھورت تخی دولہا کی مصیبت کھلون کی
 شهنشادی کیچھ ہونو انکی غم کو کیا کیے
 چکر انکھشت میں میں میں ہم اسد کو کیا کی
 پسینا جگر گوشہ برای آب و دل ترستہ
 شفاست چھر طلب کیچھ کا عقبہ میں میرستہ
 ستونین فرزند ناگوان خونین ہم تالی پر
 سلمان پھر کاتی میں ہم اس کے انضالی پر
 نہو ناموس غمیر کو زیر چرخ جب پروا
 بخانین کیا جواب سات کا دیو نیکی ہم دوا
 ملاکونان خشک و بھوکھو نی دکھاوین
 رہی پھر صبح کا خطرہ جو بعد از شام ہم کھلون
 محبوب چشم تو وہی ہی جاس کھ کو سن و در
 مسلمان وہی عمرانی اسی غم چچ جو کھو دی

و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب

و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب

و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب
 و در این کتاب مذکور است که در این کتاب

جس نے سے ہم سبھی سکیں
چلے جاتے ہیں اشترون پہ سبھی
جب کا خادم تھا جب سبیل امین
حیف صد حیف آج طوق کران
اور وہ باپ رہت جاتا ہے
تسپاں کھینچنے کو صد افسوس
ہاں اس بکیسی و غربت میں
طعن و تشنیع سے لعین ہر دم
باپ کے غم میں ہر وہ اتلا غرق
دن اسے چین ہر نہ شب آرام
تاب آگ نہیں ہر سنے کی گم
سودا اب تعزیر میں اُس کے تو

ہو گئے سب طرح سے اور ناچار
 قید میں شامیوں کے زار و زار
 گھیرے جاتے ہیں انگوٹوں کو کھار
 عابدین کے ہوا گلے کا ہار
 آج اُس دشت میں جو ہی رہ پزار
 ہاتھ میں دی ہی اشترون کی ہمار
 کون اسکا سے ہمنوس و غمخوار
 کرتے جاتے ہیں اس کے دل کو فگار
 نہیں روئے سوا اُس سے سروکار
 یونہیں گزری جو اس کو لیل و نہد
 خون اشکوں سے روتے ہیں حصار
 عمر طبعی تلک ہو ماتم دار

مثنوی مستدس حضرت امام در زبان
پنجاب مع دوہرہ

2

بلکہ شہزادہ پانی جو روپ چلایا
 ہر پادشاہی دایس سے لڑا
 مانی جنہی چھوڑی
 ہواری دین جلدی گشت گشت
 موت سے بے خوف
 سادھی بیک بیک بیک
 دیکھیں پانی رن میں
 جلاوطن تو سوزنا
 بلکہ جو دم پوٹ غی انگریزوں
 زینب پیکر دیکھو
 لاؤ لاپسی ادا و قیوم
 مانی تندرادی کس
 سبب تندی تو بیک پیرا
 کس پالی سنا دای انکھن
 چھوڑی تو بیک پیرا
 سیلا دیکھو

ہک دکھ تندی مرل دا بھالے میندی نال دوجے سادے سر پانتر دا جبال	
پتھو جیک جیسا اصغر تندی پیرا اکبر دی کل کی اعلیٰ میں سدا سیں تارا	اس خون بھی گودی میں تندی پیرا کس کس خون میں دوان شال مارا گنبا
دل نون ملنے پھانیا مارے سپیہ لوگ ہک ہک کمرے جو بانٹے بنم نہ کشتی لوگ	
بین میں بالو اصغری ہل ہل رہو لاکر کرم نہیں کیوں جاتی تندی میری کیوں جوی	کیوں میں تندی میں ہن کھڑکیں جوی کندی یہ رور در اور ٹھنڈی سانی نہیں جوی
پتو نوسانو کے گیا چکا جیسا نال بتمول جی چل مارتے بلا کساتن لال	
جاندی میں جو کافر لینگے عہد بنی مینا بھی تندی پالدی سیکر دوری مہینا	چھدنی دیندی کاہر تینو سیرا شہر دینا عمر و باقی کس طعنا دوان لوں بھی سہینا
یہ تو قسم نہ دیکھ دی اس بن میں لے بیر اکبر دی گل ہو چہرے حلق اصغری شیر	
پاک وطن والا کی سرک زکر بل وچ کھلایا دریا یان بھاسا تپس پانی نا دلایا	

مانی تندرادی کس
 سبب تندی تو بیک پیرا
 کس پالی سنا دای انکھن
 چھوڑی تو بیک پیرا
 سیلا دیکھو
 مانی تندرادی کس
 سبب تندی تو بیک پیرا
 کس پالی سنا دای انکھن
 چھوڑی تو بیک پیرا
 سیلا دیکھو
 مانی تندرادی کس
 سبب تندی تو بیک پیرا
 کس پالی سنا دای انکھن
 چھوڑی تو بیک پیرا
 سیلا دیکھو

لوہو جوی تندی سنو کونوان
 رنجن جیسا تندی سنو کونوان
 لاس نہیں جیسا تندی سنو کونوان
 لاس نہیں جیسا تندی سنو کونوان

کبریا که خدای است و کرمها را در تیرگی تاریکی جای بمانی
چون سحر شود به نری گوشت همین تیری صلابتی
عجبی در گیسوان تری کیون پیغمبرین چو کرم آبی
چرا بیستاید کردن هر کوچه که کرم آبی

آر سی

[illegible]

آر سی مصحف دیکھ کر ٹوٹی اس کی اس
رو رو گئی جب تک بچے سانس بند نہ ہو

درست ایتیری بنی کورن لیجا کر دکھلاو
کتبک دیکھون بہو کا یہ کھکاش مچھو مچھو

لوگوں ہوا ایسا جو کہ فی ابتن سے تیرا میں لگا
دوال کی یہ اسی تن میں پہلو اس کو شکوہ تھا

بیسناختیہ سنگا رسبیل مین دیو کنواری
چوراوتی رہے لکھی ٹھہری سین

میٹھا کر دے کہ بڑی کی اپنی رستیاں کھینچ کر
چھاتی میں اٹس شوخ بہشت غم کی اگر سڑی چھو

موت کی امید آئی ہر کلمہ کو نیچر تو اب بے چین ہے
چپکے ہو جانے سے یہی ہر مجاہد میں لاکھ لاکھ

فاسم کس سوس کر سوس بن مین سو
کھو نکھٹ مین بنری تیری جی دلوے رو رو

جی میرا ہی تن سو میری کاشمکی ایجاد و ربانہ

روستے روزیاد میں تیری انگلیاں ہر پیکر کو
اسکی صورت کھینکی ہر میرے دل پر جی ہم

بٹیا تو بچان ہے یہ بہو کا حال نہ
 کیا اب جی کر مرن کر وں دزستِ مہال

بتلاوی تو اسکو بھیجی معلوم اسکا اگر نشانی ہے

تیری ماہن پوچھو ایس سب کجا بھی کیا ہیں

[illegible]

[illegible]

و دشمن بنی زبیدی کی مرین چنن لڑکی بچھڑی کوئی
چاؤ مشن لڑکی کی تیجی ہاتھوں کو بھرنید نہ سہی

بیاض کی شب سارا کلم سر پڑا ردھول
دولھا کی چوٹی کردن تھو کے ہون بھول

ایسی کسوڑی بھی جو کنی کی نوشت کرست	مارو شری ہین گرد راقی کو ہو پل اپنا جاوے شرت
آر منی صحت بھی ملک کھیندین جی خفاک شرت	دیکھی نئی یہ ولھا دھن مول ہو روقیات

دو طرح کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز
جیوسے دو بھن جیہ ملک ولعاکا ہوسوز

کوئی بھی مان دیکھی ہو ایسی ہی کو بی بی بیو
کھا نہ جو اس سیاہ میں جاں خون مگر وہ اپنا کھا

یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہوں گے لوگ
حسن شادی کی رسم میں لومہ موز نکھوگ

عمر جو اس دلکشاں سپاہی کو غلبہ تیار کیا
اکس نوشہ کراٹھ پر یونین سی کو موہتا ہوا

بیتا علی حسن کا اسم اسکا ناٹون

آئینہ سلسلہ

مؤلف

[illegible]

بشنواز سے چون خطا کی کندہ
 منصف کے بار و باب اس کا حال
 اس کو کتھون سے شکایت کی کندہ
 از جدا نہیں ہوں تو ہم ادہ لال
 میں تو ہوں سب طرح رافعی ہوں
 راستہ تقدیر جب کھنکھانے لگا
 غامد لب کریم کی منت کا کلام
 کلام سودا
 بشنواز نے چون خطا کی کندہ
 منصف کے بار و باب اس کا حال
 اس کو کتھون سے شکایت کی کندہ
 از جدا نہیں ہوں تو ہم ادہ لال
 میں تو ہوں سب طرح رافعی ہوں
 راستہ تقدیر جب کھنکھانے لگا
 غامد لب کریم کی منت کا کلام
 کلام سودا
 بشنواز نے چون خطا کی کندہ
 منصف کے بار و باب اس کا حال
 اس کو کتھون سے شکایت کی کندہ
 از جدا نہیں ہوں تو ہم ادہ لال
 میں تو ہوں سب طرح رافعی ہوں
 راستہ تقدیر جب کھنکھانے لگا
 غامد لب کریم کی منت کا کلام
 کلام سودا

غلام حرفے حکایت می کند	عزم بد لہا کار آفت می کند
ملے را ابر غارت می کند	گریبے حسد و نہایت می کند
برق چشمک زن اشارت می کند	
بشنواز نے چون حکایت می کند	
شاہ دین نے جب مدینہ چھوڑ کر	اگر بلا کے عزم پر پابندی کر
تنب کرامہ دوست سے باہم تر	حق سے یوں چاہا نہ تھا قصد سفر
سب سے یہ بندہ چلاشا کر	
از حید ایسا شکایت می کند	
میر سبب کی خربج تک سنو	در گذر خطا لکھنے سے مت کیجیو
بھول جانا تم نہ دو را قتل و ن کو	پر اٹھا کر جب قلم لکھنے لگو نا
بھر کے آہ سر دیکھ لیر کو	
بشنواز نے چون حکایت می کند	
جد کے جام قہ پہ بولا سپر امام	دل میں تھانزیر قدم ہوں میں تمام
دہر نے چاہا نہ یاں میرا قیام	شکوہ ہر چند اس سے کرنا ہی حرام
پر یہ دل آزدہ بخیر الام	از جدا ایسا شکایت می کند

از جدا ایسا شکایت می کند
 بشنواز نے چون خطا کی کندہ
 منصف کے بار و باب اس کا حال
 اس کو کتھون سے شکایت کی کندہ
 از جدا نہیں ہوں تو ہم ادہ لال
 میں تو ہوں سب طرح رافعی ہوں
 راستہ تقدیر جب کھنکھانے لگا
 غامد لب کریم کی منت کا کلام
 کلام سودا

ڈالتے تھے خاک سر پر خام و علم		مقتدی کہتے تھے رور و کرہام
آگے پیغمبر کے ای یار و امام		از جہدائیا شکایت می کند
جب چلا رخصت ہو وہ غالی ناب	یون کے تھاجر کے آہ سرد تب	دیکھیے یے دل محنت طلب
خاتمہ تقدیر کیا کہتا ہے اب		بشنوا ز نے چون حکایت میکند
آخرش جس جانہ پنا یا قطرہ آب	ڈالی وان بستی مدینہ کر خراب	تشنگی سے جب ہوا سینہ کباب
سب طرح شا کر ہر بندہ بھیجا		از جہدائیا شکایت می کند
آہ جس صورت سی ابن مصطفیٰ	کر بلا کے بن مین با چندین جفا	ظالمون کے ہاتھ سے مارا پڑا
دیکھو آگے غلامہ اب کہتا ہے کیا		بشنوا ز نے چون حکایت میکند

ظالمون نے کر کے تشنگی بنائی ہے یہ سب عجب
شاہ دین کا سب سے بڑا دشمن ہے یہ سب عجب
موت کے شعلے تلواروں کے تھوک سے لگے ہیں
دور از تابوت کعبہ کے رانے میں
خامہ بون نے عین حکایت کیا ہے

بشنوا ز نے عین حکایت کیا ہے
نصف شب محل ہوا دان کی بیک
واردان محل سے نیا چپ
صاحب محل نے سنی ہے تین
بونی ای وزندہ سینے سے تین
بھگت کر کے کہی دل چاہا

از جہدائیا شکایت می کند
کیا ہو اس سب سے ہمہ الامین
بن فانی کیون کیا یہ سب
موت و آتش کیوں کیا یہ سب
از جہدائیا شکایت می کند
بشنوا ز نے چون حکایت میکند
اس کے سر پائیا میں بھیجے چون پسند

ظلم و جور و جبر و ستم
از جہدائیا شکایت می کند
ظلم و جور و جبر و ستم
از جہدائیا شکایت می کند
ظلم و جور و جبر و ستم
از جہدائیا شکایت می کند
ظلم و جور و جبر و ستم
از جہدائیا شکایت می کند

کلام شادی قاسم کا دین احوال
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 پیاہ کی رات کچھ اچھا ہے یہ نوشتہ قدیم
 کلام تقدیر و قضا کا یہ بیکار کا باشد
 قاسم کہ جو انبار کا باشد
 جلوہ شمع پروردانہ مبارک باشد
 ہونی سے بزم جہان کو الم از دیوار
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا

بوسے کی آگے قلم ہو سینہ چاک بشنوا ز نے چون حکایت میکند	
تیج کردن پر مری جسد چلی سر کے کٹے تک نہ جاگے سیلی	مین سیمجھا ہے رضای حق بھلی سانس بھی اس واسطے ذرہ نہ ملی
تاسکے کوئی نہ یہ ابن علی از جہد ایٹھا شکایت می کند	
فاطمہ بیسنگے ہو سبے اختیار دل میں آخر صبر کو دے کر قرار	رو تین آتش تن کر گلے لگنے ارزا پھر سرد حارین ہو کے محل پر سوا
خامد ہو خستہ سخن پر اکلی بار بشنوا ز نے چون حکایت میکند	
سودا تو خاموش جواب یک تل اشک سی تنہا ننہیں ہی خاک گل	کہہ قلم کو اپنے کاغذ سے نہ مل آب ہے اس حرف سی پھر کی سل
حال جواب یک دل سوخت تل از جہد ایٹھا شکایت میکند	
مرثیہ حضرت قاسم مسدس ترکیب بند	

کلام شادی قاسم کا دین احوال
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 پیاہ کی رات کچھ اچھا ہے یہ نوشتہ قدیم
 کلام تقدیر و قضا کا یہ بیکار کا باشد
 قاسم کہ جو انبار کا باشد
 جلوہ شمع پروردانہ مبارک باشد
 ہونی سے بزم جہان کو الم از دیوار
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا

کلام شادی قاسم کا دین احوال
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 پیاہ کی رات کچھ اچھا ہے یہ نوشتہ قدیم
 کلام تقدیر و قضا کا یہ بیکار کا باشد
 قاسم کہ جو انبار کا باشد
 جلوہ شمع پروردانہ مبارک باشد
 ہونی سے بزم جہان کو الم از دیوار
 دوسرا کچھ کلام اسے بھی دے دو
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا
 ایمنی و یمن کی جگہ میں رہنا

جگہ کی جو ابد غور کیا سہل تر
 اٹھ چلا کہ جسے نبی سے راضی جا چکی ہو
 ہر زلف تو چین شانہ مبارک باشد
 پیوستہ شادی سے کہ خوشی نہ چلے جا
 ہے یہی موجب آمزش نفع کا عالم
 پیوستہ عاقل و دلوں انہ مبارک باشد
 پیوستہ و صوفیو پیرانہ مبارک باشد

سید

کتابخانه

ای پی کون جانی

سے کون نہیں
کرتا بھی بیزاری

جہی دنیا میں

پانچواں باب

کیونکہ علیؑ

وہ علیؑ

وہ علی جس صاحب و

وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ یہاں سے

آدمی و انسانی

اور جو کہ اس کی طرف سے

الحمد لله الذي هدانا لهذا

پیامین اسلام

توین ہمت مردانہ مبارک باشد	
بگفت جو در گمانہ مبارک باشد	
پاسد وطن کو شہادت اتری لا کرجا	دیکھ کر خصلت دوران فودہ ترین گنا
یون لگی کہنے کہ اٹھ جلد ہو تو پیچہ بیان	میشد اتم کو تیری جگہ دون میں نشان
مجلدات کو رغبتانہ مبارک باشد	
تاقیامت بتو آن خانہ مبارک باشد	
تیری نوبت کا اس لاڈلے کیسیلین چننا	دیکھ دیکھ اور بنی کے تیتن سرکار مننا
دمدم غم کے انگاروں پہ جگر کا ہنسا	تسپہ ہر ایک کہ وہم سے سیلے سنا
بدلت حسرت جانانہ مبارک باشد	
آشنائے ز تو بیگانہ مبارک باشد	
چاہنا کھانیکا اس بیاہ میں ہر ناوا	جز کباب دل مہمان نہیں یان بریانی
چلو جبر مانگی ہر نوشہ جو کسی سے پانی	کہتی ہر بیاہ کی کوین سانسے آہ مہانی
ناو نوش غم جانانہ مبارک باشد	
بتو این خمردن شکرانہ مبارک باشد	
آکر کار کوں کیا میں مانی کے کھوڑ	دیکھ اس چہر کو جو بد رسی رکھتا تھا ہٹ

این بیت

فرزند و عزیز از اسرار حق پیوست
ای کجا و ای کجا که تو را بدو فرات

چون دانسان و ملک و نور گیشک بریام
اسرار حق الیهین کریم خدایم

پیرده فرزندی
از سرش تفتیحی
خرد و کلان ملکیتم

و من کفر نوسان چو در محمد کا درون
 لیک است منک ساهرم کرده عین
 حق سطحی ایندازن و عابد در عین
 پیش را عبادت اس شخص کا هو حال تباہ
 و بکراتی کور کلامو بجان اندر
 حق آید وہ دیت ہر دشتی عیوب
 اور مانگو کی سے دہہ ارقطہ آب
 دوسری شدت کرمانہ نہیں ہر بیت اب
 ایل و انش غریب کا اسکا عجب اب

دامن کمر نو ساق چو دامن کا دین
 لکاشم تک ساق تو مری
 جی جی بیضا تھا دیوان کی ملعون پیر
 اس پیر کے ہونے کی ملعون پیر
 تم ملعون عمر سعد بھر آئے اس کی خلعت
 عوف کی شاکہ یوں سنئے اس کی خلعت
 لاکھ پین سر اسکا تری فرمائے اس کی خلعت

ایک کو ال محمدیہ
 مستقل تارکہ بودنی
 کہ سبب خطے دی دنیا پر کو بابا دی
 کہ غیبی خلافت کر کے پیر
 زرتشتی علی محمدی جو جو دنیا پر ایک
 اہل بیت اسکیندی خدین خاضعین تمام
 لا اور ریل جی جو جو کسے ان پانچم
 یہ وہ سر جو جو بادوش محمدیہ نام
 جسکا زنبہ جی طبعش کو می یا پوز

اہل بیت او سکے جو باقی ہیں سو ہیں ہمارے	قید میں کو فیون کو جاتی ہیں وہ بچا کے
نہ انھیں چین ہون کو نہ چین بات آرا	اس مصیبت میں چل جاتے ہیں کہ بل شام
ایسے جاتی ہیں جس راہ سی ہر خاستان	انہیں تالاب و کوئین کا کسی متر میں نشا
پا برہنہ چلے دان زین عبا نشہ دہان	سر کھلے اور وہ اشخاص بہت شہر ان
جسے عمل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک	
مہر وہ کی نہ پڑی جن پر نظر آج تلک	
اس طرح جاتی ہیں کہ دوا کی طرح وہ کفار	ایسکے ہاتھ میں ہون کسیکے ہاتھ ستار
مست و سرشار ہر اک کیف میں پھنسی چلاؤ	عابدین کرتیں جاتے تھوڑے آتی ہزار
	کیا کری ہاؤ وہ اسکا کوئی مجبورین
	اب سوار و نیکی کچھ اسکو سروکار نہیں
ایسے جاتی ہیں جو اسکو سہ ظلم کی صف	کوئی نہیں نہیں ایسا جو کرے انکی طرف
ہیٹ کر منہ کو یہ کہتا ہے کہ یا شاہ نجف	سر نہایا ہر سو پاپ کا نیزی یہ پدھ
	گھوڑی دوڑا کر اسے اتار جاتی ہیں تیر
	جو کماندا تھو اس فوج ستم میں بڑیہ

میں نے یہ بیان کیا ہے جو اس کے ہر دور سے ہوا
تاکہ فحش کے عوض میں دینا اور آخرت
کی بدترین بات علی کا کوئی ایسا نہ بچا
جسکو پھر مجھے غفلت کا خون سی ہو گیا
ایک

نیا سے کھانے کے لئے چاہئے کہ اس کو لگا کر گلے نہ مان کی گود میں نشاۃ و زیادہ پلے بیان یہ کرتی تھی رو رو و سیکنے بالان ار جگر ہر ایک کا جرج اور سینہ نگار زیادہ اس کو نکلا تو سو و اطول کا جزا بہر و دہان اسکی نگاہ و دیگر امام

بہت شباب تم ای بھائی ہو کچھ چلے تھیں نہ دیکھ سکا ہا یہ فلک پر سے تھا جو کوئی اسکی بھی چشم تھی خوبا کر می تھی دبدم اسکی زبان کی تقریر درو بھی شہیدوں پر کر سخن کہتے م سخن ترا تو رولا تا ہر شکل برسطیر

شریہ دیگر

یہ بات وہ نہیں جسے عالم سوچے گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سوچے جو دل پر سو عزیز کجانیسے ہو بول گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سوچے اس کے بھی دل کو کچھ نہایت الم ہوا گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سوچے اگر دیا شہادت حسین کا پیام گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سوچے

نیا سے کھانے کے لئے چاہئے کہ اس کو لگا کر گلے نہ مان کی گود میں نشاۃ و زیادہ پلے بیان یہ کرتی تھی رو رو و سیکنے بالان ار جگر ہر ایک کا جرج اور سینہ نگار زیادہ اس کو نکلا تو سو و اطول کا جزا بہر و دہان اسکی نگاہ و دیگر امام

نزل عام لکھی اور مشک و دہان بن جو

گزری جو فاطمہ پر اسے ہم سوچے

[illegible]

جب پائون بیچ اُسکی لگا خاراہین
آز بسکہ ناتوانی سے کانپو تھا اسکان
چلنے کو جب کسوڑا کماخت اُس سخن
جسوقت تشنگی سی ہو زخماں کس لب
اور کوزہ دیکر ہاتھ لیا چھین اُس جب
اُس محنت و مصوبت و سختی و دہین
جب بول اٹھا وہ قتل کرو اُسکی تھین
حور و ملک یہ سنکر لگور و ز شکل سفین
پر جگمگی بٹھانے لگا اُسکو زیتغ
جسدم سر حسین کو مجلس میں وہ پلید
اور چھپرے جب اُسکو لگا لیکر چہید
یہ حال دیکھ زینب و کلثوم ز فغان
جو کچھ کدور دست ہی پر سنکے وہ فغان
آؤ مہربان خبر نہیں مجکو بھی من و عن
دعوامرا غلط ہے جو کنتا ہوں یہ سخن

[illegible][illegible]

ان سکون کی خوشی میں نہ رہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی آواز سن رہا تھا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا

دروگھا شکر کار و درو جو کیا آطلب پیاس سو پہونے اگر جان تھا برب گو دکھل طبع چھول کر مہجنا تھا آب کو انہیں سو دی رحم کسے آتا تھا ان غریبوں شپہ رور یہ رہتا تھا مشکو دیو تھی آجین پیو گو گرم ایسا آب رتبہ بخارین عبا کا جھون کے مانفوق گرم یہ دھوپ کی تابش سو گریں تھلوق وہ آجین دیو ایڈلھے بہاں عبا شکو تھی یہ شدت تپ مشکو کہ ہوا تھا شکو تھی نظر چار طرف اسکی بچشم پر غم جوش خون با ل اسکی زہ مارا اسدم بھترے اک آہ جگر سوز کماواں پر کچھ تری حال سو میرا ہی نہیں داغ جگر اندکون کیلے خلاف نی کیا ای شہین	تو وہ ماری ہی کی نگرانی نہیں کر سب ہم نہ دین آب تھیں دین بہن گوداں سیسے میں اسکو کنال مان کا جلا جاتا دی رسالت کی جھوٹ بکھاتا تشنگی جو جھون میں کوئی سر نہ پاتا جوش میں سے برابر نونہل آتش پیادہ وہ باج تھا اور گرد و سوار فوج کہ اسی طوق کون یا گریبان آتش کہ تے جانی تھے ستم سر پہ دیکھا کیا خون کف پا کا پی خار میلان آتش ناگمان باپ کا سر نہری پو دیکھا جو علم کہ برستے لگی از دیدہ گریبان آتش اویں قربان تری سر کو رات ہی کہہ کرتی جو غم کی دل فاطمہ بیان آتش بطنی فاطمہ کے نعلن کہانہ و تھین
---	---

جانی تھی کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا

ان سکون کی خوشی میں نہ رہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی آواز سن رہا تھا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا
 کہ جس نے اس کو اس قدر پیارا کیا ہے وہ اس کو اس قدر پیارا کرے گا

باہر دانا کی اعرف جان دہل سے قبول
 کہ اس کو کھجور بہت تر جان حسین ازبیر
 نہ از کھجور در اس می نمود
 چون عیدین یوم و بیتادہم کو قنوں سے
 خدا کے سامنے طلب اللسان حسین ازبیر
 لہول اس میں سے چھوڑی تھیں سے
 بوی غبت تم تپے از کون سے

فنی سزا که در این دهر
 یک کلام طوطی در دهان
 با سبک بود و در دهان
 خاقی سوزن در کفین
 دسار سوزن در کفین
 این رجا در دهان
 پهری در دهان
 غارت در دهان
 ۵۵۶
 این سبک بود و در دهان
 خاقی سوزن در کفین
 دسار سوزن در کفین
 این رجا در دهان
 پهری در دهان
 غارت در دهان

قافلہ اس میں چلا جلد قضا رانگاہ
 ہو گئی صبح تو اک نخل میں لار وہ پناہ
 وار داس جا ہوئی اگر ز چارٹ کی گینہ
 پانی میں کچھ کے جو عکس کیوں نہ تیر
 دیکھ کر آنسے کہا ان کے صاحبزادہ
 کس لیے آن کر اس نخل تلے بیٹھے ہو
 سسکے ہو لے کر دوزندہ میں سلم کی ہم
 نہ کوئی دوست ہو اسجانہ کوئی جو ہم
 تب کہا ان کے کہ تمہیں سو میں جاؤں قربان
 چلے تم گھر میں ہوا اسکو کوئی دم مہمان
 غرض اس عین جو خامہ کرتی تھی سخن
 لیکھی بی بی کنے آنکو زبیر دامن
 پوچھا خاتون نے یہ میں کون جو آؤں میں
 سننے ہی بی بی قدم پر گری ہو گر گریان
 پھر لگی کہ کروں آپ کو میں تمہیں فدا

رہ گئے پیچھے وہ مصوم کم اسی ہوئی
 نیچے اس نخل کے اک آب پشہ تھا قدیم
 اسکی بی بی رکھو تھی آل محمد کو عزیز
 آئی وان اسکو نظر شکل دوزخ شدید
 ہو گئے کون نشان اپنے گھراں کا دو
 کونسی تپہ کو اسی مصیبت ہے عظیم
 باپ کو فریاد مواء کے تہ تیغ مستم
 آسرا ہو گیا کیسا نہیں جز رب کریم
 ایک بی بی ہر مری تمہیں فلا فلا جان
 رکھی گئی تھو نہایت بتواضع تکریم
 گویا آئی تھی قضا ان کنو ہو موہن زندن
 کہا اس سے یہ معزز ہیں کر انکی تعلیم
 تب کیا جاریہ فی صورت احوال بیان
 پاس بے بیٹھی انھیں کر کے سلام تسلیم
 ہوئی حاجت کچھ اگر تھو تو دیجے فرما

جسے کہیں نہ سنے اگر کسی نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا

کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا

کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا
 کہ جس نے سنا وہ سنا کہ جس نے سنا

باز اس عمل میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے

اس کے یوں راوی جانسوز کر رہی تھی کہ
 ایک انجین سے جگادوسر کو پر و کر زار
 خواب میں دیکھو ہوں میں یہ کہ رسول مقبول
 کیوں کیا یہ کہ دو فرزند دل جانسوز
 یہ سخن سن کر سیر سیر ہو ان نے بھی کہا
 ایک سو ایک گلے لگ کر دوڑ پھر لیا
 ہو بر آشفۃ زن اپنی سو لگا کرنے سخن
 تاکہ معلوم کروں مرد کوئی ہو یا زن
 زن بچارہ نے اسکو نہ دیا سو جواب
 حجر میں دیکھو تو د طفل میں شکستہ
 دیکھ کر اُس نے کیا حارث ملعون ز سوال
 اُس لعین کو بھی انھوں نے جو کیا دوسٹال
 ہفتہ مار لگا کہنے سنایہ حیدم
 آخر تر دونوں گیسو میں گرہ دی ملہم
 در کو اُس حجر کی محکم کیا دے کر زنجیر

دونوں بھائی جو وہ سوئی تھے ایک حجر لہا
 کہا آتا ہی نظر صبح پر گردن ہر دو نیم
 کہتے ہیں باپ ہمارے ہی تری دل ز قتل
 پھرین حیران و پریشان بد بیات غنیم
 خواب میں بھی ہی ای جان برادر کچا
 کہ ہوا خواب سے بیدار وہ ملعون لہتم
 ای دغلبا ز چراغ اٹھ کر تو کر لار و شن
 کسکی آتی صد کون ہر اس گھر میں مقیم
 لایا اٹھ کر وہ چراغ آپ ہی ہا شیم عتاب
 اشک آنکھوں سے روان گئی مثال تنیم
 کون ہو تم جو دیار حل اقامت یا مٹال
 بولی ہم دونوں میں مسلم کہ تم دیدہ متیم
 یار در خانہ دس گردن بان میگروم
 مارا ایک ایک طمانچہ خدا کا کریم
 سورا اپنی جگہ آن کے پھر وہ بی پیر

باز اس عمل میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے

باز اس عمل میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
 کیونکہ ان میں سے بعض کتب میں جو کتب میں مذکور ہیں ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے

عجب ہے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا

عجب ہے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا

عجب ہے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا

آگے کیا اسکو کسم پرسی کون دایلا
جسکا تھانام محمد سے پہلے مارا
راوی کتاہی کہ جب کاٹلیو انکو سر
بٹیم گئی چھاتی سے چھاتی کو ملائیکر
آج سوواہیں تو غرب مرنا یا تو نے
کہے یہ مرثیہ جیسا کہ ٹپا یا تو نے

جسطرح دونوں تیریوں کے تین قتل کیا
پھر جدا تیرے کیا ان سنے سربراہیم
وومین دریامین دیا ڈال تنو کو لیکر
آخر الامر تیرے آب وہ مظلوم سیم
دل سے ہر ایک کو شادی کو بھلا یا تو نے
حشر میں اسکی جزا دیوے تھے رب کیم

مرثیہ دیگر

گردون پرا زخروش و فغان و مصیبتا
آفاق بزم ماتیمان و مصیبتا
خلقت و شکل جو نہ نو خاک سولی
ہر شہر کو جو کو چہ وہ ہرہ گلی گلی
کرتیکو سر پہ خاک اٹھا تو میں یہ ملک
روح الامین کے خوشی سے آغشته ہر ملک
افلاک ہو درون و بردن پرا زلال

شیون درون کون و مکان و مصیبتا
عالم تمام گریہ کنان و مصیبتا
دنیا کی حبیب چاک ہو جو گل کی ہو گلی
وا حسرتا جو بلان ہو تو دان و مصیبتا
زیر زمین عجب نہیں آجائی گر خاک
حورون کی ہو یہ و در زبان و مصیبتا
لے فرش تالو فرش کیا غم زیا نال

عجب ہے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا

مرثیہ دیگر

شیون درون کون و مکان و مصیبتا
عالم تمام گریہ کنان و مصیبتا
دنیا کی حبیب چاک ہو جو گل کی ہو گلی
وا حسرتا جو بلان ہو تو دان و مصیبتا
زیر زمین عجب نہیں آجائی گر خاک
حورون کی ہو یہ و در زبان و مصیبتا
لے فرش تالو فرش کیا غم زیا نال

عجب ہے غم کے کوئی کون دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا
میں کو روئے کون کوئی دیکھتا

[illegible]

اس کام سے عجب نہیں امتِ نوح کیا
ایسے چرخِ ابدین کو بچھاتا کر دیا
خیر ان ہون میں یہ قوم بد اعمالِ دشتِ نوح
جن نے کیا نیک کے اجر ای کار کو
مشرقیں آہِ فاطمہ جب یوں قدم دھکا
اور گود میں جگر کے وہ ٹکڑی ہو کر
پہنچے جو مسلمین سب نبی کے وہ نورِ عین
ایمان کا چہرہ جو ہم ہو جو بایِ مشرقین
حسنِ بدوی کو ملکِ نوئے محمدان راز
اُن اشر و نوشت پہ چکر نہیں جواز
خورشیدِ سویا بر چلا دیکھ وہ گردہ
رزاقِ تمام غرضش باین شوکت و شکوہ
مقتلِ سراسر گردہ فی حنہم کیا گذر
تب جبریل زانوی غم سے لگا کر سر
جنت کی ہر فضا کی دلِ سگانپٹ دلا

کرمی چمن سے اس شکل وہ لکیر
لاٹا لگانے کو قدم
آگے نہ بڑھتا
سورج اور خوش زیادہ دراز
میں چھوڑ کر
کرمی چمن سے اس شکل وہ لکیر
لاٹا لگانے کو قدم
آگے نہ بڑھتا
سورج اور خوش زیادہ دراز
میں چھوڑ کر

شاہ ہمیشہ اشک مری حشرم میں رکھ
اس روسیہ کو یان تئیں انی تو غم میں رکھ

اپنے عزائے سابقہ امت الم میں رکھ
نکلے بدن سو کشتی یہ جان و مہمبت

مشرقیہ دیگر

ہاے وہ ناتختار ایابنی
ظالمون نے کر بیچارے ایابنی
وآن موایا ستر تخت جگر
گرچہ تھا اک تیر کے پرتاب پر
گو سفند وں کا جو کائین ہین گلا
نزع کرتے وقت ایسے کو بھلا
شیخ سی کوئی اگر توڑی ہر پھول
اُس تن نازک سی کہ تو کس اصول
فاطمہ سی کہ کہ ہو دین داد خواہ
وہ گلو جو تھا ترانت بوسہ گاہ
گر کہیں مر جاے کوئی بے وطن

فاطمہ کے من کا پیارا بیانی
 کیا کمون کس طرح مارا یا نبی
 تھے جہان سیراب حیوان سرسبز
 وان سے دریا کا کنارہ یا نبی
 آنکو بھی دیتے ہیں پانی اولاً
 نیز نہ میٹھانہ کھرا یا نبی
 دیکھنے والے کا دل ہو ورمول
 خالمون نے سر اٹا را یا نبی
 قتل لوین شبیر ہو ورمول بے گناہ
 وان چا پنجر دو دھارا یا نبی
 اُسکو بھی ملتا ہر دس گز کا کفن

شاہ ہمیشہ اشک مری چشم زم زم
 اس روسیہ کو یان تین ان پر تو غم مین رکھ
 اپنے عزا کے تا بقیامت الم مین رکھ
 نکلے بدن سر کنتی یہ جان و مصیبت
 مرثیہ دیگر
 ہاے وہ نائی تھارا یا بنی
 ظالمون نے کر بیچار یا بنی
 و ان مواپیا سا ترا تحت جگر
 گرچہ تھا اک تیر کے پرتاب پر
 گو سفند دن کا جو کائین مین گلا
 فوج کرتے وقت ایسے کو بھلا
 شمع سی کوئی اگر توڑی ہر پھول
 اس تن نازک سی کہ تو کس اصول
 فاطمہ سو کہ کہ ہو دین داد خواہ
 وہ گلو جو تھا ترانت بوسہ گاہ
 گر کہیں مر جاے کوئی بے وطن
 فاطمہ کے من کا پیار یا بنی
 کیا کمون کس طرح مار یا بنی
 تھے جہان سیراب جیوان سرسبز
 و ان سے دریا کا کنار یا بنی
 آنکو بھی دیتے مین پانی اول
 نیر نہ میٹھا نہ کھارا یا بنی
 دیکھنے والے کا دل ہو دی لول
 ظالمون نے سر اٹھا را یا بنی
 قتل لوین شبیر ہو دی بے گناہ
 و ان چا خنجر دو دھارا یا بنی
 اُسکو بھی ملتا ہر دس گز کا کفن

[illegible]

انار آسا آسا کے دل جگر پرین کا مین
 مٹھایا بیادہ ایسا آسا آسا
 جی جی چھوٹ مہر نہ پوین
 کی اس بیادہ می شاوی نہ پوین
 لیے مٹھادی کی شبنم کی شبنم
 جس کے خون کی شبنم کی شبنم
 لیے آج خون کے شبنم کی شبنم
 جہان

میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے
 میں بیاد کا دیکھا ہے معمول پہنچا ہوا ہے

جہاں بیٹھے تو ہے لوبو کا تھا لا زمین آسمان گر کوئی چھپنے کہیں دیکھا کہ دولہا کی قضا نے گل آرائش کے یان زخم بدلتا بزمک لا زخون سے سرخ تن ہیں چڑھے جب بیاہنے نبری سے برکو کوئی کوٹے سے سینہ کوئی سرکو زہر شادی کہ حسین تخت کی رات کون کیا آرسی مصحف کی دین بات کہیں یون بیاہ میں گائے بھاؤ وہ باہم سم دھیانے کو طیا دے کسی نے کھائی گراں بیاہ کر پان دیے ہیں سم دھنوں کو بار جو ان زہر ہے یہ بیاہ جسکی مشترک دھوم بچاری سم دھنوں کو کھانا معلوم	عجب اُسکے لیے مسند بچائی نہ ان رسموں کے وہ پاؤں ٹھکانی لیا ہونیک سرسرا بندھائی کنول کے پھول چاک پیر میں اسے کہیے غضب یا لکہ خدائی لٹا یا چرخ نے دونوں کے گھر کو جو نوبت ہے تو یہ نوبت دھائی انگاری ہو گئی چٹے میں نوبات نہ پھر دولہا نے شکل اپنی لکھائی کہ ہر اک نہہر گرنو حے کو آدے الم ہر ایک سے لیوے بھائی اجل کے سرخ ہیں لوبو ہوسر زندان سوز خیر انگلی گردن میں بچائی مرین پیاسے براتی ہوئے معلوم سبھوں نے روہی رو جان اپنی کھا
---	---

مرثیہ مفردہ

۵۶۳

میر کو نہیں سے برادے مطلب
 میر کو نہیں سے برادے مطلب
 میر کو نہیں سے برادے مطلب
 میر کو نہیں سے برادے مطلب

غلاموں سے بچا ہوا ہے
 غلاموں سے بچا ہوا ہے
 غلاموں سے بچا ہوا ہے
 غلاموں سے بچا ہوا ہے

[illegible]

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

اس مصیبت پہ کب ہوتی نہیں مہربان کرتی تھی جب بانویہ بین پیٹ سرگاہے کھٹے تھی وہ حسین	حال ہی مجھ پر یہ طاری یا رسول تھا عجب ارض و سما میں شور و سن گاہ رور و کر پکاری یا رسول
--	---

مرثیہ دیگر

غم ہو مخموم حسین و دل عالم داوی چاک نے سپرین خلق کو ہر کرداوی غم ہو سینے میں تو کیونکر کرے اشک جو مل کے باہم یہ محرم میں چاڑی ہنوم پھر ہی از سر نوب سن جبری کاسل دیکھ کر اشکویہ ہو جاوی اسکا احول آہ ہو اسکا علم اور سرشک اشکی فوج گروہ کو عشرت کی معاہدت کر اسکا اوج ایکدن غم خوشی نے یہ کہا سن او غم کام دنیا کا تری ہاتھ رہے ہر دم	اشک کی فوج ہی زنجیرہ از فولادی چشم سے تا قدم راہ اسے بنادی طفل و دیوانہ چلے آئے ہر لای ملزوم جسکو دیکھیں سونو ہاتھ انکی دیو فریادی شعلہ کر دے ہر سو ماہ محرم کا ہلال کہ نہ دیرانہ ہی چھوڑی ہر نہ پھر آبادی آتی ہو سینے سو وہ چترم لک مار کر صبح تاب کیا رہ سکے دل میں جہنم شادی تجسس بے چین ہر تالے حور و ملک آدم دل کو آفاق کرتیں کس لہریہ ایلادی
--	---

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

۵۶۶

وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے
 وہ مسلمان ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے

مہربان سے خوشی کو پہنچانے کے لئے
 سہاگنی کی بیٹی محمد بنی کے لئے
 ہوں جو علامت کی بیٹی کے لئے
 ہوں جو علامت کی بیٹی کے لئے

وہ جو فرزند محمد کے پڑی تھی بے سر
 تاج محل روز بہ ترن سجاں اس ٹھانوں
 ہاں اس طرح کیا قتل نبی کا وہ گانوں
 چرخ نے تخم ستم واسطے اس کے بویا
 تیغ کے واسطے تھا روز ازل ہو گیا
 نہ تو سمجھے یہ لعین ذات خدا کو حاضر
 دین سے منہ موڑ کے دریا میں لہو کی آخر
 لوٹ کر بھیلے جب اہل حرم کو بہیات
 جو سوار اشتہر و نکی شہت پھیلے ستر
 قہر لیجانیکا آگے نہ کے یہ ناکام
 اہل بیت نبوی شقیوں نے سوچا کیشام
 عند ردہ آل نبی سے کیا شیطانوں نے
 حیث کفار کے نزدیک مسلمانوں نے
 پس خوشی از رہ انصاف کراں اس کو غور
 اندنوں تجھ سے سوالی کہیں صحت کس طور

ایک کی لاش زمین کھود نہ وان کر واد کی
 یوں چری تھے کہ گہر دھوپ تھی گہر چھپا
 شہر اسام میں تھی جس کے سبب آری
 رہا اس تخم کے چل کھانیا و انکا جو یا
 گردن آل محمد پہ خط آزا دی
 نہ کیا پاس علی کا نہ نبی کی خاطر
 کشتی آل نبی شامیوں نے ٹھجلادی
 اس مصیبت کی کہان تاج کہ سکتی بت
 مان بتول انہیں کسوں کی تھی کسوں کی دای
 ہی یہ ڈر سوی ادب پر نہوا سکا انجیام
 جا کر دی اپنی خلیفہ کو مبارکبادی
 نہ جسو آنکھوں ہی دکھانہ سنا کانوں نے
 کر دیا خانہ دین بیت ہو چون ابرادی
 اشتیاق جب کریں مولای دو عالم چہر
 ول میں کس طرح مجھوں کہ ہو جا شادی

مہربان سے خوشی کو پہنچانے کے لئے
 سہاگنی کی بیٹی محمد بنی کے لئے
 ہوں جو علامت کی بیٹی کے لئے
 ہوں جو علامت کی بیٹی کے لئے

چندین بین اور نور و دن دکھا دے
 یہ تھی اسید قویہ دن دکھا دے
 سب و روز اپنے ہاتھ میں چاہے
 سب و روز اپنے ہاتھ میں چاہے
 سب و روز اپنے ہاتھ میں چاہے
 سب و روز اپنے ہاتھ میں چاہے

۵۶۶

اب کون بھولے لاس نہیں
 بھولے لاس نہیں بھولے لاس نہیں
 بھولے لاس نہیں بھولے لاس نہیں
 بھولے لاس نہیں بھولے لاس نہیں

ایک کی لاش زمین کھود نہ وان کر واد کی
 یوں چری تھے کہ گہر دھوپ تھی گہر چھپا
 شہر اسام میں تھی جس کے سبب آری
 رہا اس تخم کے چل کھانیا و انکا جو یا
 گردن آل محمد پہ خط آزا دی
 نہ کیا پاس علی کا نہ نبی کی خاطر
 کشتی آل نبی شامیوں نے ٹھجلادی
 اس مصیبت کی کہان تاج کہ سکتی بت
 مان بتول انہیں کسوں کی تھی کسوں کی دای
 ہی یہ ڈر سوی ادب پر نہوا سکا انجیام
 جا کر دی اپنی خلیفہ کو مبارکبادی
 نہ جسو آنکھوں ہی دکھانہ سنا کانوں نے
 کر دیا خانہ دین بیت ہو چون ابرادی
 اشتیاق جب کریں مولای دو عالم چہر
 ول میں کس طرح مجھوں کہ ہو جا شادی

کہ تو یہاں سے جہان سے جلا کر
 کوئی دم اس سے ادا ہوگی
 وہ دن جس سے ایسا بابت
 زبان پر ہے کی طرف الامان ہے
 یہ اسدن آرزو سے مہربان ہے

۵۶۰

س عاصی کو زانو نشانی
مرثیہ حضرت
مقبول حق ہو جس کو کچھ غم حسین کا ہو
لازم جان بین ماتم حسین کا ہو
جن دشن بین شیدن باجم حسین کا ہو
چشم حسین کا ہو ماتم حسین کا ہو
چشم کو تاقیاست ہر دم ہوئی ہو بیا
چشم غریب ہو دین افلاک جاگے جاگے
آواز سورجیے ہر اک
شیون ز شرم

[illegible]

ہر کسی کی تیغ کا وہ شہرستان ہے
 جس کے ہر پہلو پر ایک کھنجر ہے
 ہر ایک کی تیغ کا وہ شہرستان ہے
 جس کے ہر پہلو پر ایک کھنجر ہے

دیو کا گونگسہ وان بھر کا جام پانی
 سب خوش و اتر بانو انگلی ہنری
 سیر جس جگہ میں ہن خوش و طیر سار
 سب بار بار و اسکر ماری پڑی ہنری
 اندیشہ پاک کرو تیار و کر چکدن میں
 جان برباد ہونے نہ گئی سو مایوس
 کوئی نہ پاس نہ تھا جو نہ سو پاس
 و دوست پاس اس کوئی نہ ہنری
 اگر نہیں ہر اس کوئی مگر خدا ہی
 تیغ ستم سے بھائی جاس جگہ ہری
 میٹھار ہا سود و نون کی لوتھ پر گرا ہی
 صورت یکشت و خون کی کرن لالہ لہری
 یون گردن اپنی کرن سے تو باگانی
 جو زیر تیغ آیا چھوٹا بڑا خون میں
 کوئی بھتیجا کوئی ہی بھانجا انھن میں

جس کو میں سوچتا ہوں سوچ حسین کا ہی
 پانی سے آنیکوہ کسی تین پکاری
 ہونو تپہ تشنگی سو وان دم حسین کا ہی
 کوئی نہیں ہر اسکا ابیکسی کوہ میں
 غربت سوا کوئی بھی بہم حسین کا ہی
 اندیشہ آہر و کا اور فکر یاسن موس
 میں کیا کہن کہ کچھ علم حسین کا ہی
 ڈالنے دشمن او پر ایسی فلک تباہی
 اس حال میں محبوب محرم حسین کا ہی
 اسبج بھج بھتیجا مار اوہین پڑا ہی
 قتل اسطرح قہیدہ پیہم حسین کا ہی
 تر پڑی ہر یان بھتیجا وان ٹوٹا بھائی
 کٹنے کا جسطرح سو عالم حسین کا ہی
 کیا کیا عزیز اسکا بیجا تھا انھن میں
 بیٹا کوئی ہر اسکا جو عم حسین کا ہی

اے حسین
 اے حسین
 اے حسین

جنتی مخلوق خدا کی ہیں اس عالم میں
 آدم و دیو و پری حمد و ملک و درجہ
 خون دل ہر ذرہ چشم کو کب تک ہر دل
 ختم کر مرتبہ بیچ آل محمد پہ ملوات

جنتی مخلوق خدا کی ہیں اس عالم میں
 آدم و دیو و پری حمد و ملک و درجہ
 خون دل ہر ذرہ چشم کو کب تک ہر دل
 ختم کر مرتبہ بیچ آل محمد پہ ملوات

غرض اس شادی سے تا شہر رہیں گم
 روز و شب خاک بسوئیں گے اس مہم
 طاقت سب نکلے گی کہ نہیں نظیر بیان
 سودا کہتے ہیں تجھے سچا بے در بیان

مرثیہ حضرت

ہاے دیو حیدر کے پیار کی کیا ہوئی	کیا کہیں رن کو سدھار کی کیا ہوئی
تھے وہ شہزادی ہمار کی کیا ہوئی	کہ بلا میں کن نو ماری کی کیا ہوئی
فاطمہ کہتی ہیں بد روزار زار	کیا ہوئے فرزند میرے تاجدار
انگن میں دیکھو نہیں مجھ کو تدار	کوئی اتنا جا پکار سے کیا ہوئی
دلگو میرے چین اور نور نہیں	چاند سے کھڑی تھی اور گل سہل
دھوئی تھی ہر دم میں جنکو پیر ہیں	سومری آنکھوں کی تار کی کیا ہوئی
جنکو میں اتنا کیا تھا برہین پال	شست و شو کرتی تھی جنکو سر کمال
دیکھ نہیں سکتی تھی مجھ کو سودہ لال	تشنہ لبے یا کنار کی کیا ہوئی
کھر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں	روتی روتی غم سو یہ آنکھیں نہیں
کوئی تو ڈھونڈھو بھلا جا کر کہیں	بیوٹن بکسین بچا کی کیا ہوئی

سازمین تاسمان سب کی کیا ہوئی
 دین و دنیا کے ساتھ کی کیا ہوئی
 غالی ہو وہ جہان ان کی کیا ہوئی
 سچا جوئی دل غار کی کیا ہوئی
 نانی پیغمبر کی کیا ہوئی
 دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی
 دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی

دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی
 دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی
 دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی
 دہ جوش و خروش کی کیا ہوئی

مشرقیہ مریج

شام جب اہل حم ہو کر گرفتار چلے
 دیکھ مقتل کی طرف کرتے گرفتار چلے
 کس سب کینے جو ہر بہن تم منہ موڑا
 مگر اس نے کسی لیے تم ہمیں جیت چھوڑا
 ہم سو ارا دھوئے لیسو کہ نہیں جنگی جا
 ناتوان زین عبا جس سے نہ نکلی آواز
 پارہ منہ ہو وہ اور راہ راز خاستا
 بسکہ ماری ہی بدن اس کو تباہ توان
 ظالموں نے یہ جفا اور تمہیں کہیے
 بسکی ہم آرزو میں کرتے تھے جنت کی سیے
 ہجر کا بسکہ تمہاری ہی الم او سپہ حال
 راہ چلو میں یہ ایسا کہو تقاضا ہے حال
 تن بدن اپنی سے مسلمانین کہتا ہوں
 یاد کر شکوہ کہتا ہوں یہ آہیں بھر کر

شیم گریان دل بریان جگر افکار چلے
 رنیکو تم جو بسچے کیوں نہ نہیں چلے
 خنجر متغ و تبر کا تو نہ تھا کچھ توڑا
 اس طرح لیکے ہمیں قہر تم نگار چلے
 ہم سے نزدیک اجل اور سفر دور دورا
 کھینچتا آنکلی ہمارا کی وہ بیمار چلے
 لکھا ٹیچہ چھچھ کے ہر اکلو بیسہ خون چلے
 گاہ ہیوش گئی ہو کہ وہ ہشیار چلے
 سو طرح عابد بیمار کو آزار دے
 سودہ ہون گریہ کٹان نسبت کی بڑا چلے
 دای افسوس پیر و مبدم کا ہر حال
 لڑکھڑاتا ہوا جو ان زخمی شر چلے
 جالبی خاک لڑاتا وہ چلو سر پر
 مارین ظالم تھیں اپنے نہ مراد چلے

مشرقیہ مریج
 شام جب اہل حم ہو کر گرفتار چلے
 دیکھ مقتل کی طرف کرتے گرفتار چلے
 کس سب کینے جو ہر بہن تم منہ موڑا
 مگر اس نے کسی لیے تم ہمیں جیت چھوڑا
 ہم سو ارا دھوئے لیسو کہ نہیں جنگی جا
 ناتوان زین عبا جس سے نہ نکلی آواز
 پارہ منہ ہو وہ اور راہ راز خاستا
 بسکہ ماری ہی بدن اس کو تباہ توان
 ظالموں نے یہ جفا اور تمہیں کہیے
 بسکی ہم آرزو میں کرتے تھے جنت کی سیے
 ہجر کا بسکہ تمہاری ہی الم او سپہ حال
 راہ چلو میں یہ ایسا کہو تقاضا ہے حال
 تن بدن اپنی سے مسلمانین کہتا ہوں
 یاد کر شکوہ کہتا ہوں یہ آہیں بھر کر

مشرقیہ مریج
 شیم گریان دل بریان جگر افکار چلے
 رنیکو تم جو بسچے کیوں نہ نہیں چلے
 خنجر متغ و تبر کا تو نہ تھا کچھ توڑا
 اس طرح لیکے ہمیں قہر تم نگار چلے
 ہم سے نزدیک اجل اور سفر دور دورا
 کھینچتا آنکلی ہمارا کی وہ بیمار چلے
 لکھا ٹیچہ چھچھ کے ہر اکلو بیسہ خون چلے
 گاہ ہیوش گئی ہو کہ وہ ہشیار چلے
 سو طرح عابد بیمار کو آزار دے
 سودہ ہون گریہ کٹان نسبت کی بڑا چلے
 دای افسوس پیر و مبدم کا ہر حال
 لڑکھڑاتا ہوا جو ان زخمی شر چلے
 جالبی خاک لڑاتا وہ چلو سر پر
 مارین ظالم تھیں اپنے نہ مراد چلے

مشرقیہ مریج
 شام جب اہل حم ہو کر گرفتار چلے
 دیکھ مقتل کی طرف کرتے گرفتار چلے
 کس سب کینے جو ہر بہن تم منہ موڑا
 مگر اس نے کسی لیے تم ہمیں جیت چھوڑا
 ہم سو ارا دھوئے لیسو کہ نہیں جنگی جا
 ناتوان زین عبا جس سے نہ نکلی آواز
 پارہ منہ ہو وہ اور راہ راز خاستا
 بسکہ ماری ہی بدن اس کو تباہ توان
 ظالموں نے یہ جفا اور تمہیں کہیے
 بسکی ہم آرزو میں کرتے تھے جنت کی سیے
 ہجر کا بسکہ تمہاری ہی الم او سپہ حال
 راہ چلو میں یہ ایسا کہو تقاضا ہے حال
 تن بدن اپنی سے مسلمانین کہتا ہوں
 یاد کر شکوہ کہتا ہوں یہ آہیں بھر کر

[illegible]

۵۶۴

یا انکی سر دھانی کو گھر گھر کیا ہے
یا کیجے تو وہ سینہ ابن ابوتراب
یا رونہ کی روح مطہر کے واسطے
انہی سی پر تساوت قلبی کی مین سیر
مٹھ ہون ابن ساقی کو شرک واسطے
یا لوٹ لیدو اپنی چیمبر کا خانان
یا دینی کو وہ فاطمہ کے گھر گیا سلی
نیری سی اوتیغ سی سب کا ہو چوہا
طبع غلاب تیر تنہا کے واسطے
اٹھکا بھی تیغ خاتم سے آخر کیا کلام
غارت گرد و زلزلہ ختم سر زلیو رک واسطے
بیٹی چھپتی مان کنواں بیٹی کر کہنے
جز یہ کہ دین خدا و چیمبر کو واسطے
جلدی سی تم بتاؤ کہ ہر شیئ مال
بر باد زندگی کو نہ دوز کرہ واسطے

[illegible]

نیکو صفت

جواب روایت از روایات دیگر
میان زمین و آسمان
نیکو صفت

کرم با تھمہ دست کسی کا جدا تھا پائو لو تھون پہ جا پڑی نظر آنکی جہان گمان زینب پکاری ہوئی تو ان تھو نہیں جہا اے سگینا ہ کشتہ و مذبح بسبب میں کیونکہ اتنی لو تھو نہیں پائو تھو کہ جب تھمہ سر کشام جائیگا میں کیا کہوں اس سر کے بالین سے سدا چنبرہ رسول ناتاردا کو اپنی رکھو تیرا فرش خواب بابا کی گنیت کے سبب ابن بو تراب کپڑوں کو غم میں چاہیے رو و رو میں ای نور چشم فاطمہ بتلا میں کیا کردن زینب غرض کہ رو و با و از در دیا یخون میں وہ پڑا ہو کہ جس کے قدم کی خاک یا مرفعی علی ملی حشر کا قسم سودا کو بھولیو نہ تو اپنی زینب کا	ٹیکل اور آل ہمیر کے واسطے تاریک و تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دوجہا جائی جگہ دی اپنی بھی خواہر کیو واسطے پہونچی ہوں تھمہ ان کے میں بھی نصیب پہچانے کو سر نہو پیکر کیو واسطے لٹکی تھا لو کہ نیزہ سے اور پڑ رہی تھی شانہ تھا کیسوان معنبر کیو واسطے مان پڑی نہ تن پہ کچھو کس قتاب تین خاک اختیار کی بستر کیو واسطے کفنا کے سطح سے تھو گور میں حرون سو تو نہیں جو چادر و تھو کیو واسطے کہتی تھیں یہ کہ تیغ ستم سے ہوا ہلاک سرہ تھی چشم خسر و خا و کیو واسطے جس روز ہو عرض کی رکھی ہو یہ غلام دریای احطش کے شاد کیو واسطے
---	--

جوابی جگہ وہ
نیکو صفت
نیکو صفت
نیکو صفت

۵۷۷
نیکو صفت
نیکو صفت
نیکو صفت

اور یہاں دوزات کا انکھوں میں دوزات
نیکو صفت
نیکو صفت
نیکو صفت

وہ خجندیہ پر بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

جب نذر خدا لاکے خلیل اپنے پسر کو
 پایا نہ قبول اسکا خدائی نے کسی رو
 گردن کا بنی زاد کی خیر سے نہ یک مو
 دین کو دیا امرا آئی نے پھر اس دم
 یہ دیکھ کے احوال رومی وہ بنی اللہ
 تار یک ہوا نظرون میں لے ماہی سے تار ماہ
 مقبول مرا ہونے پہ سرق کے بدر گاہ
 افسوس صد افسوس کہ شادی کی جگہ غم
 اس سر کی سعادت ہو کہ جو راہ خدا میں
 بندا ہے وہی خوب جو ہر بخ و بل میں
 طمک غور کر و آپ کو دو جگ کی بنامین
 صابر برضا بیٹھو قدم گاڑ کے محکم
 خجندیہ وہی ہے جو گلے میری چلیکا
 وقت اس کے گلے کا ذرہ نہ ملے گا
 سرور ملی ہو گرنہ مرا اسکے ملے گا

کر نو لگو قربان
 شان اپنی کوشا
 کا ٹاکیا اس آن
 زیر دم خنجر
 کر نالہ و فریاد
 یہ غم ہو اروداد
 تم چاہے ہر شا
 بہر تھو کو دل پر
 گردن سے جدا ہو
 راضی برضا ہو
 تم کون ہو کیا ہو
 ای عترت اطر
 یہ تنگو یقین ہو
 گواہ و گھمبیر
 لرزش زمین ہو

اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار
 اس میں بیس تین سو چار

بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو

اُس تو یہ کیو راضی ہی تو ہو سرانہ پہ سیو تھے ساری چہر جادیک بدیر ہر دست کویر تھایا دین تیر فرزند پیس خیم کی طرف کو از دست جفا مل چرو میں لو گد را جو انھوں میں کیا کہیں از نالہ و افغان کرباں پریشان	بستر پر جو بیماری کے ہو عابد بیمار کیسا ہی جو ہر مرضی حق میں تھے آزار جو ظلم دستم تھم کہہ کرین قوم جہا کار تنہا نہ نصیبت میں گرفتار میں کچھ ہم جانا جو قسمت سے دیئے کو تقدار کہیو کہ سلام ابن علی کہ کے سدا را جنتک کہ لعینوں نے سر اسکو کو اتارا مشتاق ملاقات رہا مرگ کے تا دم یہ بھکے شہ دین نے کیا گھوڑ کو خست من بعد نصیب اسکو ہوا جام شہادت دان سو گیا اسپ سو پر وہ عصمت پھر کیا کون تھا حق ہی اُس احوال سو محرم آیا جو نظر خانہ زمین شاہ سے خالی وحشت ہوئی اک وحشت محشر سے زالی خاک اتنی سرد شکل پہ ہر ایک فر ڈالی
--	--

بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو

بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو
 چہ بچہ سناٹا کوئی نہ کیا کیوں نہ ہو

[illegible]

بارید و خنبار
ای احمد مختار
جز عابد بیمار
اب سبو کشتار
دیکه مسکرتین کو
هر جانبی بر سو
خاموش و ثابت
درم خالق اگر

گل شبنم الم سے ہوئی حشیم تر صبا
سیر چمن کو آج سے موقوف کر صبا
غنچے ہوئے خموش گریبان کو چا
بیل کا آہ نالہ سڑ سڑا ہے جگر صبا
ہر اک سخن سودا مبدم آتی ہو لوچر

اشجارِ غم سے ہو گئی بے برگ و بربا
پھر کس خوشی سے کرتی ہے تواب گد بربا
ہو گلشنِ جہان میں قیامت کی ایسے
جہاں عمیرتوں میں گل گردنہ ادھر
گلزارِ فاطمہ کا میں احوال کیا کہوں

دکھلا در بیک زمین عین کمال
عزت که اعلیٰ از حق است
شانی بر پیشانی پادشاهان
فازین هم نهاده سنان پر لوت
و حوائی غنی خجسته فاطمین
سایه سرور و کرمین

[illegible]

لکھتا ہر اک کتاب میں راوی معتبر
نیز سے لے گئے وہ عین سبباً کر
اس لعنتی نے سر کو چھو ابید کی چڑی
صفت تھی جو اہل بیت کی دان سناں کی
آر و سیر تو کو ٹرھ سی ہو جا رہی تھی
جینے سے اپنے جب کہا یہ ہو کر ناہیہ
آریہ تو جو کرتی ہر محسے یہ گفتگو
راوی کو ہے ایک فرنگی نیکو
سن آریزید ہم جو ہیں عیسے کو دین پر
تو نے بنی کی اپنی نہ حرمت رکھی نظر
اس حرف کو یزید عین نے غضب میں
دیکھا جو اس فرنگی ڈاؤنم یہ اجرا
آری سر خدا کو واسطی ایمان کر عطا
انفقہ سر نے شاہ کے کلمہ دیا پڑھا
آخر یزید لعنتی خلق کے کلمے

[illegible]

[illegible]

کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں

کاشی شب آنکھوں میں ان کر تو خوابی کانٹے پر چون اوس ہوائے لیت تہی خواب میں دیکھا باب کو ان ڈکباری کون کر گیا مجھ بن اب تیری غمخواری عابد بھائی ہر تیرا تس کو بیماری چلو پانی کے لیے جو نت داری دل جو جی کون جسکی اور تیری دل لاری بابا بابا کہ کے وہ معصوم بکاری سنکے وہ ملعون نیند سے چو نکال بکاری کس پہ کج ایسا پڑا ہی یہ دکھ بھاری چونک اٹھی ہو یک بیک دتی دکھاری دیتی ہر تسکین اسی بھوپھیاں پیاری دکھلا دلیجا اوسے تاجھو لاری کھانیکو جو قاب ہو یوں کی تیاری سمجھے قاب طعم سہی یہ پرہی ساری	یارو کیا کیسے غرض ان مظلوموں نے تحا یہ زبان زد تجھ بن ابی وادی حسنا رو تو روتی سوئی نادان سکی نہ کہتے تھو وہ لگ لگاوی میری سکی نہ پھوپھیاں تیری سو گین بھیجی میں میری زکرو او غذا کا کیا ہر ایک سی شکو کر نیو الا جز خدا اس رنج و بلا میں باتیں یہ سن کر غرض جو چو کی جو سکی نہ دیکھ یہ حال اہل حرم سب زلا کے بولا زاری کا سبب کیا جا کر خبر لو بولی سکی نہ خواب میں دیکھا اپنی پدر کو تب ہی رہا حشر کا ہی عالم اُس پر سن کر کہا نیز دیدنے سر اس کے پدر کا اوس ملعون کو امر سے سرطشت ہر نہ کر لیجا کہ جب رکھ دیا وہ اگر حرم کے
---	--

کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں

کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں
 کون کی صورت یوں ہوئی تھی کہ اس کی صورت میں بڑی بڑی باتیں

سب دیکھا کا وہ دیکھ گیا ہوا
 ہر جہر اصغر لاڈلا
 گود سے میری کیا چنگا جھلا
 وادریغا وادریغ
 باب کے کام سے چا کر گیا ہوا
 جانتا جیت گیا تھا تے میں
 وادریغا وادریغ
 سب دیکھا کا وہ دیکھ گیا ہوا
 ہر جہر اصغر لاڈلا

کاش میں جانی دینا
 وادریغا وادریغ
 جاتی ہی تھی میری
 ہر جہر اصغر لاڈلا
 فطہ پانی اسکو چکانا
 وادریغا وادریغ
 ہر جہر اصغر لاڈلا

وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا وادیغا وادریغ ہر جہر اصغر لاڈلا	لٹ گیا میرا چمن امید کا وہ مرا سرد و صنوبر کیا ہوا پالتی تھی حکو میں جی کی طرح سو وہ میرا ناز پرور کیا ہوا ساتھ سے سوتی تھی اسکو ساری آ خالی بلس بن پر بستر کیا ہوا رات دن کا تھا وہ میرا مشغلا ختام رادل جس سے خور گیا ہوا مرتدوں فیہ ستم مجھ پر کیا سنتے ہو ای دین کے رہ گیا ہوا ہو گئی خالی بن اس کے میری گود مجھ مدد کا کہ وہ گور کیا ہوا فخر تھان ہو نیسے جسکے مجھے سیس کا میری وہ افسر کیا ہوا دل مرا خون ہو گیا ہر جس بغیر
---	--

ان بیخیز کوئی اب سنتا نہیں
 وادیغا وادریغ
 بچے تھے کہ ہوتے تھے ریک
 ہر جہر اصغر لاڈلا
 شکر لب سوتا ہر گدی گد میں
 وادیغا وادریغ
 خلق اسکا خون سے تر کیا ہوا
 ہر جہر اصغر لاڈلا

یہ سب دیکھا کا وہ دیکھ گیا ہوا
 ہر جہر اصغر لاڈلا
 گود سے میری کیا چنگا جھلا
 وادریغا وادریغ
 باب کے کام سے چا کر گیا ہوا
 جانتا جیت گیا تھا تے میں
 وادریغا وادریغ
 سب دیکھا کا وہ دیکھ گیا ہوا
 ہر جہر اصغر لاڈلا

[illegible]

بیت بنی کباری لال با حسیا واسین
کسان پیر پیرین نڈھال با حسیا واسین
علت دجھو قوت کا حال با حسیا
آبل حرم با حسیا

[illegible]

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی میں نیز دن پر سرون کی ٹھکان
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کے گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زمین دیا ای میر جان

چلتی ہو ہر چشم سے لوہو کی حار
 جس میں جز ماتم خوشی ذرہ نہیں
 ہو گئے ہیں سینے سنگ آبشار
 چھوڑ کر اپنی نوبلی کا پلنگ
 سمدھنیں روتی ہیں دھاترین بار
 دل پر از خون رنگ گشتیہ ہیں یا
 گل میں آرایش کر زخم بے شمار
 صبح کی فوس میں مل کے مات
 ہو گیا روز قیامت آشت کا
 خاک سر ڈال ہوئے یک سیت جب
 گرد و شہ کی لوتھ کے زار و دزار
 اک تن بے سر کو ڈالو کھاٹ پر
 عرش کے آواز شیون ہوئی پل
 بولی ای نوشہ ترا سر جو کہاں
 سچ تو کہہ کن نے لیا تن سہ آمار

اٹے آ زمین کھینے تا دہن
 بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی میں نیز دن پر سرون کی ٹھکان
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کے گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زمین دیا ای میر جان

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی میں نیز دن پر سرون کی ٹھکان
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کے گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زمین دیا ای میر جان

چو بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سے یوں ہر لیک کی آنکھیں بہین
 سونے کو نوشہ و خوش کی بخت تک
 کھیلے ہو سارا کٹم لو ہو سوز نگ
 کیا کروں اگر میں ساچن کا بیان
 لی میں نیز دن پر سرون کی ٹھکان
 کیا کہوں اب جو کٹی مٹھدی کی رت
 ایسی ہی پھر دھوم سہ آئی برات
 جو براتی میں گریبان چاک سب
 شور بول اپنی لو میں جان ملیں
 اس طرح لائے غرض وطن کے گھر
 جب پڑی عورت کی اس پر نظر
 لگت کر اس میں گلو دلحا کی مان
 کیا دھنکا زمین دیا ای میر جان

افسوس کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا
 چہرہ جیسے ایک آفتاب کی مانند ہے جس سے تمام
 کائنات روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں جیسے
 دو تارے ہیں جو آسمان پر چمک رہے ہیں۔ اس کی
 آواز جیسے ایک گونج ہے جو دل کو چھو لیتی ہے۔
 اس کی ہر بات جیسے ایک حکمت ہے جو انسان کو
 سکھاتی ہے۔ اس کی ہر حرکت جیسے ایک شہکار
 ہے جو ہر کوئی دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
 اس کی ہر بات جیسے ایک آیت قرآنی ہے جو ہر
 کوئی سن کر ایمان لے لیتا ہے۔ اس کی ہر حرکت
 جیسے ایک عجز ہے جو ہر کوئی دیکھ کر حیرت میں
 مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی ہر بات جیسے ایک
 حکمت ہے جو ہر انسان کو سکھاتی ہے۔ اس کی
 ہر حرکت جیسے ایک شہکار ہے جو ہر کوئی
 دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی
 ہر بات جیسے ایک آیت قرآنی ہے جو ہر کوئی
 سن کر ایمان لے لیتا ہے۔ اس کی ہر حرکت
 جیسے ایک عجز ہے جو ہر کوئی دیکھ کر حیرت میں
 مبتلا ہو جاتا ہے۔

[illegible]

سر کا وعدہ کر چکا میں جو برکتیں تیرے
تجو کوئی تم میں سے باندھ کر مر رہا ہے
اُس سے بانی غایت ہی میں زیادہ
راوی کھتا ہے اس کو بولیوں میں
پر حرم کو ساتھ لے جانا ہے تدبیر ضعیف
ہر صلاح وقت یوں اب کھ چلا اگوہیں
میں ترا بھائی ہوں کسی کو میری تحقیق
یہ لگا کنوہر و سرور سن کی بجائی کا کلام
حق کی رضی بن گیا اب تک نہیں چھین کام
چاہی یوں سر مرا تیرے پہ جو درخشش
پاس لگی ہو تجر عابد کوئی فرزند خویش
اُسکی قسمت میں ہو یوں اُس و رہو ہرگز
چشم تر ہوں ہشک سے اور تشنگی خوشک
کیسلیں اس اہمیں ہوئی کاٹو نکا و فر
اس طرح کی جا رہی ہو یہ کے و حضور

اُسکے ایسا کو نہیں سکتا میں اپنی سرِ مٹال
 سو چلی عمر اور جینے پہ ہو جسکی نظر
 اُسکی جانب سے نہ ہو گزردل میں مٹال
 جانی آیا تھا کرتی ہی گراؤ شریف
 پاس رکھی کا انھوں کو مت کرو مگر غیب
 انکی دل جمعی کو خاطر چھوڑ دیاں نہیں
 ساتھ لجا نا انھوں کا سخت ہو تم وصال
 یوں مقدمہ ہر شریک حال ہو عترت تمام
 آپر کہنے سے چھوڑوں انکو یاں ہی یہ حال
 اشترون پر اسکی بھی ہو میں سب سے پیش
 سو اسی سطح لیجا دین وہ قوم بے حال
 پیادہ چانی سے ہر اک منزل میں دیکھنے تعجب
 وہ ندی قطو کر جس سے پوٹاں کا سوال
 پا برہنہ تپسہ ہو دی میری سینہ کا سہل
 اسین ای جہاں میں ہر شے کو کالی کہاں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

بلبل کو نرانہ کی بدل نوہ گری ہے
 شبنم جو راجا ہو تو رو شب بتار
 لوٹا یہ رسالت کا ستم کشون و گلزار
 جو غفل محمد کے جگر سے رکھیں سوید
 پانی چین دہر میں ہوئے اور پند
 تیغ و تبر جو رسے جو غفل کٹا ہی
 اسکا جسد پاک زمین پر جو گرا ہی
 دستے تھوڑی اوسہ سدا جگر لبون پر
 اکدم نہ ملو آب انھیں جز دم و خیر
 ان جو ر و جفا مار و نکاہیں کیا کون
 چھاتی یہ ہر سو فارتو ہشت پر جہاں
 کسطح کردن انکی صوابات کی مین بات
 پیدا جو بلا ہو ہی ہر اب ہر مین نرات
 ایسا تو کبھی غم نہوا جبے ہر عالم
 ہر زخم پہ ہوتا ہی فلک بخیہ و مہم

اندوه و غم دور در دو محبت هر چند سخن
 حبس که کشیدن کی اقامت که آخرت
 بنده او کمان سخن شیدان که بوی
 پانی به طلب عمر کی بات نهانی
 بی چلست بین پیاس کی لعل دشمن
 اندک رخ نامزد سلطان

٢١

دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو

دنیا کی حلاوت کا نہیں چاہتی تھمت
 کیونکر نہ روئے خود کو آنسو سے مہربان
 گدرا ہو جب اولاد محمد یہ یہ طوفان
 ہونا ہمیں اب خاک بسر تاجوری ہو
 کس طرح نہاس غم سے شہر و روز ہونا
 ماتم میں جنوں کو ملک جن و پری ہو

مرثیہ حضرت امام

کہتے ہیں روئے کے زین العابدین
 مرتدوں نے کر سندین کرتین
 پوچھی وہ مجدد انشاؤ سے نہ
 کر دیے حک کار وید ادا سے
 آتم کی آیت جب کی شان میں
 آگویہ لوٹا ہوا سید ان میں
 اگر کسی گل شمع دین وہ رو سیاہ
 باز آنکا کھر ہے جبکہ مہر و ماہ
 وارثوں کے سر میں نیرون پر و را
 بے مکان ہیں وہ کہ جنکو ہر زمان
 غالموں کی ماتحت سے ہو بے وطن
 ہوا کہ ہر دادا امیر المومنین
 لکھو یا مہر نبوت کانکین
 جو ہوا ہر آج ہر حبلاد سے
 سب حروف و فقر شریع میں
 حق تعالیٰ نے کسی قرآن میں
 چادر ان میں ایک کر بر سر نہیں
 پھرتے ہیں ہم وہ بدہ ہو کر تباہ
 آگے دروازے پہ گھستے تھو جین
 تن پڑی ہیں خاک و خون کر دیان
 سجدہ کرتے عرش اعلیٰ کے کمین
 آن کر یا ساموا کر بلی کے بن

دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو

دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دین کی باتوں سے غافل نہ رہو
 دنیا کی باتوں سے غافل نہ رہو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہ وان ہو کہ
سوفت فیصل ہو کہ
کتاب طاقتی
بلاور تاپدرا
آن کو بومین پدی بن یکت
تم گشتی ال بی امان
چاچی سنا اب دھار
کے کی خاطر ایک قطع حیات
کستری کا کپڑا لوان

۶۰۷

۱۰۷

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب بھی میری پائی آئین ہو
 غلاموں سے سنا سن کر
 ہر دوسرے سے بھڑا دوا دوا
 قد کو بھائی کا کہہ کر غلام
 دو دن ہاتھ پلنے سے تین دن
 میں پلنے سے تین دن پلنے
 عابدین اللہ کے کرتا حق

چھ نبس چلتا تو یہ تو تھا سبلا مار بھی کر ڈالت میرے تئیں ایسے جینے سے تو بہتر تھاکین در و دل سے میرے کون آگاہ ہو بات دھیاروں کی گب دلخواہ ہو کوئی مجھسا ہو سو میرا سمجھ درد چہرہ بیماری ہو اُسکا ہوے زرد ضعف کے ماری چلا اُس سے نہ جا جب قدم گے رکھتے تباہ کھڑے باپ کا نیرے پہ سر ہو پیش پیش ساتھ اس کے ہونے اُسکا قوم خوش راہ تو چلنا ہو اُسپر لیون کٹھن تازیانے سے کرین مجروح تن راہ وہ لیجاوین حسین ہونہ آب ملک جو پانی مانگے وہ خانہ خراب	جا لپٹ جاتا گلے سے آہ مار ساتھ میری باپ کے شمعین جس مصیبت میں ہوں میں لیل نہار دھو مرے کو کے دل میں راہ ہو گو کسی کے سامنے کیسے ہزار رہ گیا ہو اقر باکٹو کے فسر د نے دوا اُسکی ہونے تیمار دار ہاتھ سے تھانے سر زنجیر پاس راہ چلوتے ہو اُسکو مار مار اونٹوں پر ناموس چھپ سینہ ریش کھینچتا جاتا ہو وہ اُسکی مہار تسبیہ ہر کہ کے لا یعنی سخن کھینچنے کو کھڑین گرتلوں سو خار تب چلین جب گرم ہو خوب آفتاب کھینچ کر شمشیر اُسے دکھلائیں جہا
--	---

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب بھی میری پائی آئین ہو
 غلاموں سے سنا سن کر
 ہر دوسرے سے بھڑا دوا دوا
 قد کو بھائی کا کہہ کر غلام
 دو دن ہاتھ پلنے سے تین دن
 میں پلنے سے تین دن پلنے
 عابدین اللہ کے کرتا حق

دل میں کی جس آدمی کی گفتگو
 دردی پائی نہ پائی آئین ہو
 اب بھی میری پائی آئین ہو
 غلاموں سے سنا سن کر
 ہر دوسرے سے بھڑا دوا دوا
 قد کو بھائی کا کہہ کر غلام
 دو دن ہاتھ پلنے سے تین دن
 میں پلنے سے تین دن پلنے
 عابدین اللہ کے کرتا حق

جسکے تئیں اپنے وطن پر نہ کفن نصیب
 اسکو لے کر نہیں گورگرٹھے کا خیال
 سیس کو تو دی کی طرح تیر و نہر بھیا
 اور ترپتا ہوا تن گھر ہو ہو میں ال
 اس تن بچان پر تیغ بہتوں کی کھانچا
 موزی کا چورنگ ہی آج محمد کی آل
 لیکو سر اسکا شام باسے فرزند خویش
 برھی کا جھبا ہو گسیں کی اسکی بال
 میٹھے مظالم اتار خون بھری پیرہن
 آج وہ کاٹو ہوئے باغ غیبی کو نہال
 ہاتھ میں جھلکی قسم سو بھی نہ رہنویا
 کر نیو پاک لٹک کر ایک پھوڑا رومل
 زاری و اسحاح پر انگور کی اعتنا
 آگے ہی چمکو پھر لوٹ کے مال و مال
 سر کھلے ہر ایک یون جو نہ ہو بہ آفتاب

اُسکا نواسا ہی یہ تھا جو وہ تر جلیب
 طعم و تنج ستم جب سے ہوا یہ غریب
 تیج سے تو عضو عذو اسکا جدا کر دیا
 کاٹ کر خنجر سے سر نیزی سے پر دھریا
 سر کشتین کا ٹکڑی سے جب شامیان
 کیونکہ نہ سر پٹ پیٹ میں کروں آہ و فغان
 آگ کی کیا ایک بیک طرفہ بلا اسکی پیش
 شامہ صفت غم میں کیونکہ نمونہ پیش
 یہ تو رہا ایک کنار لا شو کو وہ دین کفن
 سو کھتی ہو چوب سو خاک پر عریان بن
 اہل حرم کشتین آگ یہ غارت کیسا
 جنس سے پوشاک کی کیا کمون کیونکر کیا
 گوش ملک تیک کج خونگی نہ پہنچی صدا
 پردی سے باہر آؤ انکو تین اشقیا
 ایک بھی جا پر نہ دی جس سے کر دینہ حجاب

قون کی دیر زمین کو
 یومین جو بالاحق فاطمہؑ نے اس پر
 شہنشاہ سے لوٹا ہو کیا اس پر
 حق دے رہی ہو کیا اس پر
 کیونکہ زمین کی قوم سبھی
 دیکھوں گی کہ زمین تری ماہ و سال
 کیونکہ زمین کی زمین میں جیسا پاشا

[illegible]

[illegible]

اس تن بجان ذسکے یہ باتیں کجا
 شکر کی ہر یہ جگہ ہر نہ شکایت کی جا
 تیغ ستم سے ہو اگر کہ جدا سر زن
 خوب ہو اجو ہو اچھپہ یہ رخ و من
 مرتبہ رکھتا ہی یہ جملہ مراتب یہ فوق
 راہ میں حق کی مرین خویش و برادر بد
 چھٹکے جو اس قید سی جادو مدنی کو تو
 یعنی کہ تیرا حسین جگ ہو گیا رخو
 عابد مخزون کو جب کہ کے خیمت کیا
 ساتھ جھاپشونکو شام کا پند لیا
 ختم گرا ی مہربان اب تو فیظ کم کلام
 حشر میں مشور ہو تو جیسا امام

رودہ آل نبیؐ کی محبت ہے	کری وہ خاک بسر جگلوں سے افست ہے
-------------------------	---------------------------------

[illegible]

ندان شد اسے بانو کی گود سی لیکر
 کیا سوال ز سرگرداں آن لشکر
 کیا ہر آل محمد پہ تنے بند یہ آب
 تم اس بچ کا تو گردن پہ اپنی لونہ عدا
 اگر چہ اگر تمہاری گناہ گار ہوں میں
 تمہاری سانسو عاصی اگر نہ بار نہیں
 خدا کو واسطے اسکو تو قطہ پانی دو
 وہاں میں تو گرفتار اسکی تم مت ہو
 دیا جواب عینون فی شاہ دین کو
 ابو تراب کو بیڑیہ جان و تو یقین
 یہ کیسا عین سبب اک عین نے اوایا
 اور اسکو کھینچ کر پھر سو شاہ دین
 وہ تیر حلق پہ اس طفل کو لگانا گاہ
 یہ حال دیکھ کر چپ ہو رہی وہ بھر آہ
 یہ حرف کو دین بانو کو دیکر فرمایا

بحرب گاہ گئے ہو سوار گھوڑی پر
 کہ کچھ بھی روز قیامت سے تملو دہر
 کہ طفل ہے چھ مہینہ کا پیاس سے تبا
 سمجھ لو یہ کہ پھر اس کام میں نہ مت ہر
 تمہارا کشتنی تیغ ابدار ہوں میں
 کہ تو اس پیچھا کیا گناہ ثابت ہو
 پھر اگر قتل مجھے چاہو جس طرح کیجو
 جو کچھ کہ قہر آئی کی تملو غیرت ہو
 کہ خوف ہو کہ تو ان باتوں سے ذرا نہیں
 سخن قبول ترا کب بغیر سبیت ہے
 کمان کو فاق سے سونا شیر کا جوڑا
 کر دو تو منصفو انصاف کیا قساوت ہو
 اور اس طرح کہ گیا پھوٹ اس سے بازو
 پھر خونچیں دین و اسکو یہ حکایت ہو
 بشتاب و کہ میں سیراب اسکو کر لایا

وہ آب ان سے تو کیا تیر سیل
 ہر سو اس طرح سے بہا دیا
 ہر سو اس طرح سے بہا دیا
 ہر سو اس طرح سے بہا دیا

بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا

بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا

بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا

بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا
 بہا دیا

چیم زده جانها بعلادین کلای
ساز راه شست و دافون می کلای
ساز شکیلیم هم نه نیلیدی می هم می
ادارات بکار یک کبیت می هم می
ساخته است بکار یک کبیت می هم می
عزت بنی اهل می هم می
گرمی می هم می
محل می هم می
محل می هم می
اس می هم می
اس می هم می
اس می هم می

۶۱۲

کردن کی بھی کرش کی سعی زده خاموش
حالتی چلوں میں سے مور
ہاں تو کی آواز سی ہے آگاہ رہی
سے علم کی ہے آگاہ رہی
معلوم نہ رہی رہی
خوش رہی

[illegible]

بولے شہ دین آل نبی کی ہر ہین خاک
 آکر پہ لکھی ہیں کہ جو خیمہ ہوا ہر پا
 تھے اہل حرم جتنے انھیں سامنے ملوا
 اس شست میں اپنا میں کروں نذر خدا
 ہر دست مرادہ جو ہر اس ام میں صابر
 رو رو کر یہ سن گئی لیکن زینب و کاشم
 جس روز سہو ہن ہم تری دیدار محرم
 اگر تو نہ ہو دنیا میں تو کیا جی کہ کرینگے
 ہر آن تری یاد میں رو رو کر مرینگے
 بولہ شہ دین اسمیں بس اپنا نہ چلیگا
 سر و حٹ سے مری کا شتہ ذرہ نہ ملیگا
 غارت مری کلنی کرے انھیں جو نا
 مت رو تم ابھی کہ کتھیں آگے رو نہ
 جیو جیگا سود کھی گا جو کچھ رو رو کر باہم
 بھائی کو رو روگی کہ بھتیو نہ ہر اکرم

بہتر ہے کہ خیمہ کمرین اس جا پہ بدستور
 اور خیمہ بین داخل ہو نہ شہر جگہ کی آجھا
 بولے کہ خدا کا مجھ آیا ہی یہ منشور
 جاؤں نہ مدینے کی طرف لیکن کھین پھر
 تم ہو رضا اسکی مین سب طرح ہو سرور
 وہ روز ہو نہ رست شب روز ہو ہمدوم
 او فضل تری نام شبی ہو شہر
 ہم درو جدائی کا تری کیوں نہ جبر نیلے
 چیر جائینگے پھر گھونہیں ہر ایک کی ناسو
 یہ امر کس طرح سے ٹالانے طے گا
 کیسا ہی جو کائے کار کوڑا کوئی مقور
 بھرنی نہ تھیں خقیوں کی ہاتھوں نہ ہونا
 گریا دھیت کو مری تا لب گور
 روئی کی سبب ہن بہت اور نعت جگر
 وہ وقت قریب آنی ہو چاہی نہیں دور

[illegible][illegible][illegible]

(Faint handwritten Persian script at the bottom of the page)

کہاں بی تاب سکو۔ یہ کسے سخت کیسی
جو اسکی نفس پر نہ لایا بسکون گزاری ہے
خدا کا ارچہ کچھ تھا وہ سب بلکہ بجا لائے
مجھ کو نصرت کرو جلدی تم اب میری بڑی
کہا اب بھائیوں کو ساتھ ہی جاکو بھی مت آتی
عجب سوت دل پر مری احوال طاری ہے
مجھ پر عمت بناؤ تم وہ کس خاطر نہیں آتا
جسے میں دیکھتی ہوں گردن اسکی تنہا چوری ہے
جگر کو خون سے لہرا کر مرنا اپنی ڈھونڈتا ہے
کہ تم اب سر بخاؤ اب آج کا دن تیرے بھاری ہو
خدا جانے کہ کس در پہ یہ اور کس کچھ مقرر ہو
یہ جو روتی ہیں تم میں کس کو انکی عکاسی ہو
الکی آکر یہ رو رو دھننی مسالار دو جگر کو
کہ اب شدت سے اسکو تشنگی کی ذمہ داری ہے
صف اعلیٰ آکر جازا بنیہ سخن لائے

بہت یہ ناز پرور سی نہیں جتنی ہیر پر
 نہ طاقت کچھ جو حرف وشتاب ہلو سہی
 مری فرزند اور بھائی زیر تیغ سب آئے
 لڑو گا کیا میں اب جیکر بہت خون جگر کھا
 سکتی تھیں یہ دوا لگی بابا اگر الگ بھائی
 جو یہ ہوتا تو یہ کچھ کام کیوں دیکھ پائی
 سبب کیا ہی کہ جاتا ہی نہ ہی پھر نہیں آتا
 جو آسکا تن اٹھالائی سو تم تو سر نہیں آتا
 جو کوئی یہ تجھاری گرد بیٹھا آج روتا ہی
 مجھ پر اس میں اس حالت سی یوں معلوم ہوئی
 نہ کہ تم کو کیا جانو کہ ہر سبب سبب ہو گیا
 کیسے چشم انکو حال پر کام کیوں تر ہوئے
 آتی آنا میں لاؤ صغر کو اپنی گود میں بانو
 یہ بچا پیاس سی مڑا لاپانی کہیں سے ہو
 میں ہر غم کو شہ کا ندھی کا امید نہیں لڑی

[illegible][illegible]

کیا تھا کہ بکریاں چانی کو دیکھیں
 دیوین سپید باریک اسے ایندھن کے لئے
 دیوین سپید باریک اسے ایندھن کے لئے
 دیوین سپید باریک اسے ایندھن کے لئے

ترتیب مان رو رو دیکھو چوڑا اگر لٹائی ہو سنا پکس لیٹھی ہو اور انگوٹھا تکی ہے پنکھوراک کا بھنگو کیسی مان جھلا نیکو گیا کیون چھوڑ تو بھنگو غم اپنی من رو لانیکو بہن یہ کس طرح جوگی تہا او میری بھائی کھلاوی کی گویا دین لابی تیری مان جانی عورت تیری جہانمیری آج کو کاش میں تکی طح انکاری کو کر کی میری ات دن جیتی غرض رو رو دیکھو اس گھٹئی میں کیتی تھی بچ حالت حرم کو دل پہ کچھ ہلکے گندنی تھی یہ تو فرشتہ کی گویا سودا پڑھایا ہو نہ تھا اپنی ہی خاطر خانہ میں گھر بنایا ہو	تر اخلق انگو ہر دم کھول کھول کیوں جاتی ہو گئی تم کو دوسرے شاید جو مان کیا آہ دزاری ہو کس لاونگی بدل تیرے پوری کی مسلمانیکو مجھ بھی ساتھ لیتا جا سکیں نہ تجھے داری تیری بدل ہی بھنگی کر دن کیوں موت گئی تری بن لیکم بھی زندگی کا بچہ بھاری ہو تو اتنا کا بیو غم میں تیری میں ہر دم کھاتی جلا یا جن تجھے غم میں مجھ دہ کون ناری ہو سنا پکٹ کر ہر خطہ آہ سر دھرتی تھی کہ جسکی شرح لکھو سوز زبان غامہ غاری ہو حدیث من کی پر کر عل سب کور و لایا ہو جگہ خست میں سب کو واسطی تو زسوار ہو
--	--

مرثیہ حضرت امام

کسی پر فاطمہ رو رو کے یار با پناہ مال	کھو گیا ہو مرا کر بلا میں یاب لال
--	--

۶۱۵

کسی کا بچہ جو قاسم تھا اس میں جان پہنچا
 سو اسی اس کا سوتے طاق و توان پہنچا
 کہ پورے دنیا کی خبر گیری کا پورا سکو خیال
 کھڑی میں روئی تھوون اس کی جوانی پہنچا
 ان اشیاؤں کے لئے کہ اس کی جوانی پہنچا
 کیا ہے اس کی جوانی کے لئے کہ اس کی جوانی پہنچا
 کیا ہے اس کی جوانی کے لئے کہ اس کی جوانی پہنچا
 کیا ہے اس کی جوانی کے لئے کہ اس کی جوانی پہنچا

میں

[illegible]

سر حسین جدا جب ہوا ہر خنجر سے
 جو کوئی آوی ترا خویش و اقربا گھر سے
 جو ہو تو باپ تو معصوم کا ہیکو ڈرتے
 لب فرات پر اس طور پیا سی کیوں مرتے
 مین خم دیکھ کے اکبر کے بقیار ہوئی
 نیپٹ مین غمساں اٹھو نکمزار و زار ہوئی
 بتا دی مجھ کو کہ اب ڈھونڈتے کمان جاؤ
 سو او تیری کسی حال پناو کھلاؤن
 بیان کرتی ہوں ہر وقت مین سمجھا کر
 نہیں مین سننے کی جب تک ملین آکھ
 اب اس قدر تو ستم کر چکا فلک بد خو
 تہ روؤن کیونکہ مین اپنے ستم سید کو
 کسا یہ حضرت زینب زامی ای بھالی
 فلک کی کیوں تری حالت عجب کو کھلا
 ہشی کا تخت جگر اور علی کا نور العین

۹۱۹۲۹۳
 بلکائی کوڑے تلجو آب زلال
 مرثیہ حضرت
 فاقہ سے وہ فاقہ حیدم مذکور چلا
 سید زین العابدین بن عکبا جلیلا
 کن اب فقیر کے بابا کا گلا
 جاکتا جلیلا کو اسے پند میرا خیر ان عرب
 چاہتے ہیں کہ پورا راہ سلطان عرب
 اس سب سے کہ پورا راہ سلطان عرب
 مرثیہ شایعہ جلیلا

لوٹ لیکڑا لمون فی پھر دیا خمیر جیلا
سرگزشت اسکی سرد ونگا جین کس کو چڑھا
کاش کھا جاتی مجھ بھی رن مین شمشیر بلا
ہاتھ سر اُن ظالم کو روہ جو شامی مین لپیہ
پیادہ یا دھو لپٹیں سو آفات کا کرتیلا
نزدختو نکالیں سایہ نہ فریہ نہ گانو
لاکھ کاٹا ٹوٹ کر رہ میری تلو و نین گلا
پانوئیں زنجیر میری اُن لعینوں نے جڑی
جس سے مین اک آن ملنا نہ سکتا تھا بلا
باطنی اید اوجھ میری سو اسکا کیا حساب
سوطح سے بات اُنکی میں سے تھا دل جلا
میر سخن سے شفیق ہو جاتا تھا میر اسید جل
طرح آنسو کی غم جو دتی ہی رو دزدن دھلا
تشتکی کی جسکھڑی ہوئی تھی لھنیان مجھ
مار کر سپاس اپنی رہ جاتا تھا سہو تم للا

715 ن سو

3

ناچھانک

زبان و دین

بسم الله الرحمن الرحيم

مفتی محمد شفیع

1

۷۷

۱۰۰

مجلس

[illegible]

شیوہ احسان سوانہ نہ سہ گز وہ طلبا
ہو دیگا کیا جانے اس میں کیا حق کار
اس سخن پر آب ہوا نکھونکی رہ ان جلیلا

خشک بود لب جامه ای که بر لبش تر بود
 بای های درد او ای درینا گدوده خالی گدوده
 افسوس سیر شد گردن گیر سپهر جان و همک
 بای های درد او ای درینا سوختگیون کاغذ بود
 با بچه چایین سکنه ای جنبه نیکای هر ساله
 بای های درد او ای درینا و چه پانیس گریه
 چنین عجب متبادل که میری ساخته سوزشک
 بای های درد او ای درینا نوحه سر کاغذ گدوده
 بای های درد او ای درینا دود و حلقه بگریه
 آن خضر راتحه آری کین سوزشک که درونین
 بای های درد او ای درینا سوزشک جان گدوده

کستی میں بانیہ پت کر سکر جو سیرا ہر لہو
 جس کارن لاکھ طرح کو دکھ بھر میں مگر
 باغہ حراں شام کو سکر کھتی تھی میں تھک
 یوں نہ اسو دین سکر سیر پلک سکر لال پلک
 ایسا بیجا جو کہ جسکا حسب بی یوں اظہار
 مانکا اُسکی خسرو جس پر سو حوض پہ کوثر کھنڈ
 آٹھ پہ تھا مکتو اُسکی فکر شکو کو دھونیکا
 فخر و شرف تھا بھگو بیظن سکر ہونیکا
 جس کر وٹ نیند آتی اُسکو گیس وٹ میں تھی
 لڑتا سیلا دیکر اُسکا دل اج تھار وٹ نہیں
 اب جو چاہوں ہوں ہر دن کا چھو کرتن کو کھوڑن

[illegible]

[illegible]

بجز خدا کے یہ بندہ کچھ اپنا کس سے کہے میں اور دیکھوں کہ پکی سی تیر کی خون سے	اگر پہاڑ پہ ہو دکھ مرآتو وہ نہ سے تری بدن پہ ترا سر نہ پہنچا کین سے
--	---

سرانجام کیون تن اپنی یہ برقرار فہمیں

و کہ ایندول کا کھون کس سوای پڑھیا کٹو کی کسطح اس مرغ سومی اوقات	کوئی راہی کھون جس کو سوزنول کی بات ہو قریب تر تو قتلگ سے آب فرات
--	---

نہ تیرے خلق میں پائی کی پہونچو ہا رافس

یہ زخمِ ناکوکِ دلِ دوزِ ہینِ تری تن پر
جگہ کوئی نہیں ثابتِ جدھر رہی ہو نظر

کہ نہ فلک پہ نہوینگے اس قدر اختر
میں دیکھوں صدی جی اپنے ترا یہ حال پر

کہ تجھ بدن سی ہو پیکان تیر بار افسوس

ہوئی ہر کس سے نصیبت یزیر چرخ کائن
 کہ بعد مرگ کیا ہونہ اُسکو دفن و کفن
 یہ گرد و خاک میں بوجہ بھراڑا ہے بدن
 تنہا چھوڑ دیں کیونکہ دیکھیں میرے زمین

کہ تیرا تین پہ لفظ کا نہیں ہوتا مفسوس

ترا تو ای پدرا س شست مین بی کیچک حال
دکھاوین کسکو گنہ رتا ہی ہم چو احوال

از شامیان ستم پیشه نابکار افسوس

ابن اسحاق بن ابراهیم بن محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی طالب
بنی هاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مره بن کعب بن لؤی بن غالب بن فزاره بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمه بن معد بن عدنان

کوئی تو روزِ زماں میں ہے کس کا کوئی خوش
 جب سخن سے اُن غریبوں کے جو دل پر نشیں
 لبِ سستے قلیعے میں طعونِ زہرِ بدِ ابولہٰسے
 کیا رسولِ اخترِ مہمان ایسے مسلمان ہاں پید
 اور یوں ماریں امامِ دین کو یہ کچھ زہر
 میں جو کچھ بچا تھا تو اُسے بھی میں نہ بید
 آ کر آبا سے کر دین کر دیا باجِ صحیح

صبح ہوئی تھی تو پھر ادھنوں پہ انگور کھارے	کہتے ہیں عابد کو لے چل وہ نصیر ناچار
راہ چلو آتی ہیں پھر اُس ناتوان کو مار مار	جانتے اتنا نہیں غلام کہ ادھنوں کی مہار
مچھینے کی تاب کب ہوتی ہو بیمار کو بچ	
کر دیا ہو ایک تو بیماری نے اسکو نبل	قطع منزل سے نہیں ہے چین اسکو ایک پل
جد ہی اُسکا کرے اب مشکل اُسکی آگے حل	کیا یہ مشکل ہے کہ وہ ملو نہ تو کہتی ہیں حل
اور چل سکتا نہیں ہے راہ وہ غار کو بچ	
ایک تو پہنچا تھا بیماری سے مر گئے تریب	دوسری اس حال پر ہوئی مصیبت نصیب
کیا دوا کا ذکر ہے اور کیا ہے مذکور طبیب	آب کا قطرہ جو اُسے ملتا ہے وہ غریب
کتر ہیں یا اب تلوار دنگی ہو جان کو بچ	
طعن و طعز آگرو مستجاب ہے ہر مار کے	بچنے دم بھر نہ دین سایہ تلوار کے
پائو کے لوہو میں اسکو ڈوب رہی ہے خار کے	کیا گذرتی ہو نیکی کہ دل پہ اُس بیمار کے
جبکی بیماری کئی ایسے داکٹر نہ کو بچ	
دی جو مستورات کو ڈھارس کی اینٹیں	پچھلے ہیں شام بکس کر انھیں اعدا دین
جتنے دارف فقی ہوئے وہ طعز و تشویر کین	بچ رہا ہے قتل سے جو شخص یعنی عابدین
سو وہ کچھ حالت ہے اُسکی اُن انکار کو بچ	

[illegible]

عمل پیرا
 قاتل آقا محمد آقا
 چوین توبه بقا عین فتنه بین
 اجل سبب زندگی راه خدا بین
 سبب طاعت عظیم در فضا بین
 قاتل آقا محمد آقا
 بیان اسرار کائنات
 ستم کار کائنات
 کجی و حقارت با ستم
 کجی و حقارت با ستم
 قاتل آقا محمد آقا
 قاتل آقا محمد آقا

[illegible][illegible]

ملکیا مانی میں انکی سلطنت کا تاج تخت تھک بھی کہتا ہو اگر کوئی کچھ آنکھوں سے دیکھ کر	ہیں یہ نازک داخل ان میں جو کجی تخت بدلتی ہیں بوجہ کی آنکھوں سے دیکھ کر
---	--

وا حسينا و احسينا و احسینا و احسن

کیا کروں میں اب انھوں نے جو ایسی کابیان خواہ انکا دوست ہو وہی خواہ غمخواران جان	کچھ نہیں ہر فرق ہرگز نیک و بد کو دینا سانو آجا کوئی اس سے کتنی ہین کہ مان
--	--

و احسینا و حسینا و احسین

ہر روایت پہونچی جب قتل پہاوا رسول خاک ڈالی سر پہ اپنے اور لکڑی نہو چل	دیکھ کر زیب فوسوی لاش فرزند قبول سپٹ سپٹ اپنی سر و صورت کیا کھڑکھول
--	--

واحسينا واحسينا واحسينا واحسين

چکر کہا یوں انہی میں سے جو قربان ہیں ہا، بھائی و بھین میں کہ انکھنوں سے بھقان	وارون ہر خرم بدن پرتہ یوں ہی بل میں اب یہی کہ کہ رہو گی مرگ کی خواہان میں
---	---

وا حسينا و احسینا و احسینا و احسین

جس سے آخر میں دل ہو جیوئی کا کھٹا کو بستر
دولت کو میں لیتی آ کر تیرے کو بستر
شاہد تو تھی عرب میں مجھ تیرا روبرو
یاد تو اکثر تجھ کو بولینگے ہر سو بستر

وَأَسِيَّا وَأَسِيَّا وَأَسِيَّا وَأَسِيَّا

[illegible]

ہزاروں کھینچ تلواریں مقابل ہو دین تنہا
مگر یہ ظلم جس پر ہو نہ لاساری دنیا سے

خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

کیا چو پایہ آگھر اپنے جنگل سیر کر سارا
کھیر و آشیان ہو پختا ہو این جگہ پر پارا
بسیابان مرگ یون کسا ہو انچھو کا گھسارا
نہ ہو پختا ہو وطن ایڑ وطن سی ہو کر آوارا

خلف ساقی کو شہر کا محمدؐ کا نواسہ ہے

پیمبر زاد و زمین مارا کسے نانا کی امت نے	کسی پر بھی کبھی تیغ کسے نانا کی امت نے
بناد و شکو مارا ہو تے نانا کی امت نے	کیا ہر قتل دنیا میں جسے نانا کی امت نے

خلف ساقی کو شتر کا محمد کا نواسا ہے

کیمین ہن رو آپس میں یہودی اور نصرانی یکرتب انکو میں جنگو ہو و عوام مسلمان	رہی تفسیر میں ہم تو زراہ نامسلمان سمجھتے ہو وہ ہر کون آج مارا جب کون پانی
--	--

خلف ساقی کو نثر کا محمدؐ کا نوا سا ہے

زمین سحر نقش با سپر بر اصدی کاخ بدغم
کوئی پوچھی نھوں سو جا کر است عین کوئی

خلف ساتی کوثر کا عجز کا لوا سا ہے

مسلمان ہیں جس کی ان میرا بھائی کی جانی

34

علاوہ اسی کے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔
 فقط اس سبب سے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔
 علاوہ اسی کے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔

سپہ بچے ہیں کہ فی ہم میں جین خیمہ چاہیے کہ	پیر کا بھی سب سے بڑا ہن گھر گھرانے کو
نہ چادر چھوڑے نہ سر پہ چھادر نہ چھپانیکو	مری مانع جو ہوتی ہو مگر یہ دن دکھانیکو
خدا کو واسطے زینب مرا جینا چاہوں	
یقین کر جانو اس خواہر نگہیں ہر قابل	تجربہ چھپا ہنتر کی پشت پر دیکھیں جو محل
پیادہ آگے عابد کو کرن نظر رہ ہنزل	بجلی ہو موت ہی اس جو ہوں حال گوشل
خدا کو واسطے زینب مرا جینا چاہوں	
جنھوں کو دیکھنے سے ایک پہلو بھی سیری	سوا سن شیت بلا میں سو گز وہ خاک کی ٹھیری
مجھ کو کیا زندگی لازم ہو اب کی عمر سیری	اگر تم دین و دنیا میں کھو ہو آبر و میری
خدا کو واسطے زینب مرا جینا چاہوں	
کرو انصاف شک ل میں بھلا کس طرح	برستی دیکھ فرزون پہ تیغ جو جینوں میں
ہلاک صغر مر احیب ہو کر تو غر جینوں میں	مری لویں سامنے اکبر سا بیٹا اور جینوں میں
خدا کو واسطے زینب مرا جینا چاہوں	
ضیافت کی عجب گردن لہان اہل نیک	ندی رحمت کیسے کہ ایدم پانی کر سنے کی
نچھوڑا اسکو بھی تھی عمر جسکی چہ مینے کی	بھلی تلوڑی ہو فکر مجھ جیسے کہ جینے کی
خدا کو واسطے زینب مرا جینا چاہوں	

علاوہ اسی کے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔
 فقط اس سبب سے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔
 علاوہ اسی کے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔

اب یہ اہل حق ہیں
 ان کے لئے یہ ہے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔
 ان کے لئے یہ ہے کہ جو بھی اس کے لئے کوشش کرے وہ اپنے لئے بہت سی نعمتیں حاصل کرے گا۔

بارفتیان و عزیزان شہادت طلبی		چہ بگویم تو پاس دل کے زقوم سربلی	
بادشاہ عجیب و غریب		بادشاہ عجیب و غریب	
کیا بیان تجس کر وہاں میں لایہ نمود		جو جگر گشتہ حیدر پہ ہوار و زبند	
خوش فرزند و فریق کو کئے فردا فرد		یاد میں اسکی یہ کھتا ہوں میں بھر دم نہ	
بادشاہ عجیب و غریب		بادشاہ عجیب و غریب	
شہ بہنخا و دو تن اور عدد و جمع کثیر		جان شیریں دی سمیت انہی صغیر کثیر	
دیکھ یوں سر کو شہادت کا لیتا ہے		دفتر غم میں بیتا حشر کرین گے تخریر	
بادشاہ عجیب و غریب		بادشاہ عجیب و غریب	
مضی حق سے تو اکدم نہوا وہ باہر		سفر ازی اسے سمجھا جو ہوا نیز کو	
لذت تشنگی تھی مسکو شراب کو شر		جیسا وہ آپ غرض و سیاسی اسکا لشکر	
بادشاہ عجیب و غریب		بادشاہ عجیب و غریب	
جو کہ میں اسکی فریقوں نے تو لوہا چاہا		آب شمشیر سے پیاس پی کی کوب زوایا	
کوئی ایسا نہوا اپنے مجھ دو آبا		غیر آن شہ جو کہ بیٹی سوت مرابا	
بادشاہ عجیب و غریب		بادشاہ عجیب و غریب	
خواہش تھی تیرے پیچھے میرا تھا اسے مجھ		اک ہوا ایک کی چھاتی پہ قدم چھکوشید	

[illegible]

بادشاہ ہے نبی بود و سپاہی

بادشاہ عجبی بود و سپاہ عجبی
 خلق اسامی عجبی بود و سپاہ عجبی
 بادشاہ عجبی بود و سپاہ عجبی
 خلق اسامی عجبی بود و سپاہ عجبی

[illegible]

طوق گردن میں جو کو میری منجھسج بھاری
 بیچکر تو نے وہ غمشیر سران میں ناری
 راہ چلتی میں لہو ہوا کھیلے سے جاری
 غم مہرباؤ کر رہیں گے تجھے قوم ناری

باو شہا ہے عجیبی بود و سیا ہے عجیبی

منزبہ بیگا ہوں اس سے نہیں ہم بالوس
سیرہ بیگا ہوں اگر خار گرین ہیں بالوس

بادشاہ ہے عجبی پودو سیاہی عجبی

چپ ہوسو واتونکلاب بی بیان جا کلاہ
سننے والونکی لہو پکی ہوسکھونکی راہ

بادشاہ عجمی بود و سیاہ عجمی

مشرعہ مسدس جمع بند

مان اصغر کی دن اور رین ہے ہے اصغر ابن حسین	رور و کرتی ہیں یہ بین ۶ کسکو دیکھیں گے یہ نین
---	--

تجھ بن میرے نور عین
کیونکر ہو اس دل کو چین

[illegible]

تجربہ میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
تجگو اپنی گود میں پال	گھٹلا کر میں گلے میں ڈال
وہ ہوتی تھی زلفوں کے بال	کیون اب مجھ سے تو ہے ال
تجربہ میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
تجھ اس دل میں یہ ارمان	دو دھون پل کر رہے جوان
مرگ نے لیکن دی نہ امان	کیا کیجے اسے میری جان
تجربہ میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
چھینک تجھے جب آتی تھی	گنتی تھی میں پریشانی
مے تو جب بچیں میں جی	کہہ میں تیرے لبہ باری
تجربہ میرے نور العین	
کیونکر ہوا اس دل کو چین	
رونا میں کو سہلاؤں	دو دھاتھک کر کسو پلاؤں

چھینک تجھے جب آتی تھی گنتی تھی میں پریشانی
 مے تو جب بچیں میں جی کہہ میں تیرے لبہ باری
 رونا میں کو سہلاؤں دو دھاتھک کر کسو پلاؤں
 تجربہ میرے نور العین کیونکر ہوا اس دل کو چین
 تجھ اس دل میں یہ ارمان دو دھون پل کر رہے جوان
 مرگ نے لیکن دی نہ امان کیا کیجے اسے میری جان
 تجربہ میرے نور العین کیونکر ہوا اس دل کو چین
 تجگو اپنی گود میں پال گھٹلا کر میں گلے میں ڈال
 وہ ہوتی تھی زلفوں کے بال کیون اب مجھ سے تو ہے ال
 تجربہ میرے نور العین کیونکر ہوا اس دل کو چین
 تجھ اس دل میں یہ ارمان دو دھون پل کر رہے جوان
 مرگ نے لیکن دی نہ امان کیا کیجے اسے میری جان
 تجربہ میرے نور العین کیونکر ہوا اس دل کو چین
 چھینک تجھے جب آتی تھی گنتی تھی میں پریشانی
 مے تو جب بچیں میں جی کہہ میں تیرے لبہ باری
 رونا میں کو سہلاؤں دو دھاتھک کر کسو پلاؤں

۱۶۲۵

کستہ ہیں تم چھوڑ میں اب کہاں جاؤں
اب ہم کبھی دھرا نہیں تباؤ و گھبراؤ

فقد جوئیں سب بی بیان پاسر لفظ

کسان سوال پشتمین دیکھیں جو یہ حال

ہم بھی مرین جہان پرشہ کا مقل

کرتی میں سب بہن ہی ہاتھ اینٹھ لے

جن سن سونل آج هو ابر شهر دينا

اَللّٰہِ مِنْ حُبِّہِمْ سَنُوْہِمْ اَکِیْہِمْ جِیْہِمْ

ایک نہیں جتنا کہ احسا کا لیون نام

وارث تو سب مر کے اے مٹنا کس کام

پچھریں دن میں جا کر منہ کسکو دکھلاؤں

بخشود، سو حواش او هر سه جبهه او من

گے کیا دلور، جواب اسے ای دے، کہ میں

۱۰. چھوڑو کہ اُڑا کر کہہ تم کھیا ہو

لاکھ طر حکا اب ہمیں آتا ہی نہیں

من کو انی رہ گئی ہوا، یہی مہو مہو ہے

تم من جگہ میں کون ہاں اب ہر والی

ایسے کمپن ترم بھول گئے ہکو شہ عالی

دن تور و تکتا کشمیر کیونکر آتھن

حیرت حاکم شاہ کریم مراد آبادی

انہی میں سے ہی ہونی چاہئے۔

مارکٹاری ہیٹ مندرجہ سے سو

کتے ہیں تم چھوڑ ہیں اب کہاں سکا
 اب ہم کیدھر جائیں بتاؤ دھکم کار
 قید ہو تین سب بی میان پایہ لظلال
 کسان سول اللہ میں دیکھیں جو یہ حال
 کرتی میں سب میں ہی ہاتھ اپنی مل
 ہم بھی مرین جہان ہر شہ کا مقل
 آن بن جب میں سنو ہمارا کیا ہو جینا
 جن بن سول آج ہو اہر شہر مدینا
 ایک نہیں جتیار ہا جسکا کیون نام
 وارث تو سب ہر جگہ اب جینا کلام
 بختوں سے جو کاش اُدھر سے جتیار آوین
 پھر دین میں جا کر منہ کسکو کھلاوین
 پوچھے جو کوئی آج کہ ہر تم کھو یا سورا
 لکھیا دیوین جواب اسی دین کر مہر
 لاکھ طرکا اب ہمیں آتا ہر انسوس
 من کو اپنی رہ گئی یون ہی سوسوس
 ایسے کیون تم بھول گئے ہر کوشہ عالی
 تم بن جب میں کوں ہا اب ہر والی
 جس سے جا کر شاہ کرین ہر دھک تہین
 دن تو روز کٹا کشیں کیونکہ اب تہین
 انجی میں ہر ہی ہونی ہوئے ستور
 مار کٹاری پٹ میں مر رہیے سو

[illegible]

ہسا دکھا کون پہچانے میں نہ اچھینے	حبسا پیا سا ہو گیا گھر کا گھر تہ تیغ
زینب اور کلثوم ہی رورور رہا رہا	آج ہمارے کہاں گئی وہ زہرا مادر
زہرا کی ہم بیٹیاں سنیں تیری کہانیں	سن کر لوں تین اونٹوں اور چائین
لاڈلی مٹی لے جو وہ ہوا ایک تھاری	لے لے تیرا نام وہ ہر دم ہی بھاری
کرمی کی بچھین پڑو سا کر کانہیں ناؤں	کپڑا بھی اتنا نہیں کریں جو بڑھ چھاؤں
کر بل سوا ب شام لے جاتی ہیں شامی	جگ میں ایسا ہاڑی ہو اپانی کاتوڑا
ہم بگیں اب کیا کریں ایڑن کر سالاکا	جنگو گھیریں سطح لہر جائیں کفار
سنگے نو پیسہ واکسٹور اب غمگین	اہل حرم کو شام تلک ایوں بیکر بیدین

کلمین کی موت کوں میں سب بار
 ردوت ہوں دن رات میں زخم
 نینس پرست زخم آلت کی چھانی
 پیر کی ماری کی کس نانی
 پوچھیں بی بی فاطمہ کی
 ردوت زینب کی فاطمہ کی
 بدل کھادی کلمین کی
 پوچھ نہیں کو بات پست
 ۶۳۸
 کما چھینا بجا کو دھڑک
 بابا کے تم امراؤں کے
 امان کیلئے یہی چاندی
 وہی سمجھو اور حیدر علی
 شاہ بنا چون اور حیدر علی
 لپٹے ہی جا کو نالوں کو
 کو کو کو کو کما کی
 کلمین کی موت کوں میں
 کلمین کی موت کوں میں

[illegible]

مجبور قاسم سہا کر کے گھر گیا ہر سوچے
لوگ کہیں بل گیا من جانوں ہوں چھوڑے

جیتون کی تو جھوکے خجانی
پیاس کے مار میں یہ سہیں
جائے چاہی ہاتھ کٹا دے
پانی پر کیا کیا کچھ ستیا
پانی کی ہر بچ تھی کالا +

مرتون کو بھی دیا نہ پانی
بوند کی خاطر بچے ترپہیں
تسیر پانی ہاتھ نہ آوے
جو کوئی گیا نہ آیا جیتا
وہاں جو گیا اسکو ڈوس ڈالا

باری چچا اور بھائی بھائی اور غمخوار
ایک ہی باری مگر گویا سہند کی کشتی

سب دنان ہو گئے خاک کر ڈھیر مجھ سیکس کی سپر شاد مرتی ہیں غربت کی ماری دان رو رو جی مجھے کھو دین لو ہو کی اڑاڑ ٹپتی ہیں چوٹیں کون سی جی میں کیا کر دو چین	تجے بھائی جان تھو میرے ایسا کون جو مجھ تک آوے ہیں جو حسرت و غم بھاری کچھ کھپا کر میری باپا کر رو دینا بہنیں میں کھو سو دین بیٹھیں جگ میں خاک کون بزم میں راج چین
---	--

[illegible]

